يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب و صحیفۂ فیض آیات نسخۂ اکسیر اعظم بلکہ بہ ہدایت مجسم زیباتر از عروس اردی بہشت و خوبتر از بہار ہیفت مشکوٰۃ مصباح اصطفا و لہم فیوض اصفیا شمع شبستان تطورات وجود نور گلستان مجو دکہ نامی و اسم گرامیش

مونس الذاکرین

است مصنفۂ قدوۃ الواصلین عمدۃ السالکین رئیس الاتقیا تاج الاصفیا حضرت عالی منقبت والا مرتبت شاہ الٰہ بخش گنج نور اللہ مرقدہ است و مزار فائض الانوار حضرت ایشان قدس سرہ بہ بقعۂ متبرکۂ کنڈھلہ ضلع میرٹھ جا گرفتہ است و این روضۂ مقدس مرجع ضاو شریف مرحظ ر وسا عجم است گروہ انام شب و روز مشتاقانہ بہ بارگاہ ایشان بہ تمنا و مرام خود ہا مے رسند و بتقریب میلہ دریائے گنگ مجتمع بودہ شکریہ حصول مطالب خودہا بجناب گردون قباب حضرت او شان اتحاف مے سازند و ایام عرس جناب ایشان عشرۂ اولی از ماہ صیام و تاریخ فاتحہ و قل ہفتم شہر مذکور است و آن مقتدائے انام در زمان اکبر شاہ بمسند حیات جلوہ فرما بود و تاریخ وفاتش از اعداد سورۃ اخلاص ۱۰۰۲ کہ یکہزار و دو است ہویدا است

در مطبع سوامی واقع بانس بریلی اختتام طبع پوشید

جنوری ۱۸۸۸ع

مضمون	صفحہ

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاهر سهروردی

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ احمد غزالی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ابوبکر نساج قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو القاسم کرکانی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو عثمان قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو علی کاتب قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو علی رودباری قدس الله سره

الهی بحرمت راز و نیازیکه سید الطائفه حضرت شیخ خواجه جنید بغدادی قدس الله سره

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت خواجه سری سقطی قدس الله سره

الهی بحرمت راز و نیازیکه حضرت خواجه معروف کرخی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه حضرت خواجه داؤد طائی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه حضرت خواجه حبیب عجمی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه حضرت خواجه حسن بصری قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه حضرت اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب کرم الله

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید المرسلین خاتم النبیین رسول رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام حضرت قادریہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ اکبر بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک بادشنی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ السادات میر سید علی عاشقان میر علی قوام الدین حسینی چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید قوام الدین حسینی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت بندگی میران سید حسین خان حاجی الحرمین قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میراں سید راجو قتال قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میراں سید جلال مخدوم جہانیاں قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم ابو الفتح زکریا

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ صدر الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ شہاب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ میران محی الدین غوث الثقلین قدس سرہ اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت سید ابو سعید ابو المبارک مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو الحسن علی ابن یوسف ہکاری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو الفرح ابو یوسف طرطوسی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ عبد العزیز التمیمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو بکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ امام موسیٰ علی رضا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ امام موسیٰ کاظم قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ امام جعفر صادق قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام حسین شہید دشت کربلا قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ اخی سراج الدین عثمان قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ نظام الدین احمد بدایونی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فرید مسعود قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی قدس

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ احمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ عبداللہ چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ السید المرسلین رسول رب العالمین محبت احمد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام سہروردیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ فیض بخش بندگی حضرت آلہ شاہ گنج بخش قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سیاح العالمین حضرت شاہ مبارک بالادستی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات حضرت شاہ عاشقان میر علی قوام الدین چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید شہاب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ میران سیدان حاجی الحرمین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم جہانیان میر جلال الدین قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید راجو قتال قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم رکن الدین ابوالفتح قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ عارف صدر الحق و سراج الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم بہاؤ الدین ذکریا القریشی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ مخدوم شیخ سراج العالم شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب السہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ وجیہ الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ ابو سراج ریحانی سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم ابو العباس نہاوندی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ امام داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید المرسلین خاتم النبیین رسول رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلعم

شجرہ پیران عظام سہروردیہ
از جانب مخدوم جہانیان آبا و اجداد

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شاہ العارفین بندگی شاہ الہ بخش گنج بخش قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شاہ العالمین بندگی شاہ مبارک بالا دستی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ السادات میر سید علی عاشقان میر سید علی قیام الدین

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید قیام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید ثانی حاجی الحرمین قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میران سید راجو قتال کبیر بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم جہانیان سید جلال بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میران سید احمد کبیر بخاری قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جلال بزرگ بخاری قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید علی موحد بخاری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جعفر بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیر شمس الدین محمد بخاری قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید محمود بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید عبد اللہ بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید محمد علی اصغر بخاری قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جعفر بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت علی بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام جواد محمد تقی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام علی موسیٰ رضا قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام موسیٰ کاظم قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام جعفر صادق قدس اللہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین امام حسین شہید دشت کربلا رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ پیرانِ عظام قلندریہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین فیض بخش حضرت شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک بالا دستے قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سلطان العارفین جانشین عاشقان فرد محبوب رسول شاہ عارفان قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ بہاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ حسین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم میر سید نجم الدین غوث الدہر ابو العباس قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جعفر کردیادمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جمیل ناؤسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ عبد العزیز علم دار محمد مصطفےٰ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ پیران عظام فردوسیہ قدس سرہم

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العاشقین حضرت بندگی شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العاشقین بندگی شاہ مبارک بالا دستی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات حضرت میر سید علی قیام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ شرف الدین یحییٰ منیری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ بدر الدین سمرقندی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سیف الدین ناصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ نجم الدین کبرے قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ وجیہ الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ محمد بن عبد اللہ معروف بعمویہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ امام علی موسیٰ رضا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ امام موسیٰ کاظم قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام جعفر صادق قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام حسین شہید دشت کربلا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ پیران عظام از طرف سلطان بایزید بسطامی

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ بدر امین فیض بخش شاہ العالمین شاہ دالہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت بندگی شاہ مبارک بالا دستی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ تاج العارفین حضرت میر علی عاشقان میر علی قوام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت بندگی شاہ قدن قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سلطان العارفین حضرت شاہ عبد اللہ شطار قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیخی شیخ السلام والاولیاء الحاجی محمد بن عارف انصاری الفقرا

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ بندگی حضرت شیخ محمد بن خدا قلی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ مخدوم شیخ خدا قلی الفقرا معنا و عبد اللہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ ابوالحق ابی یزید الفقرا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ مظفر مولانا ترک طوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیخ ابی یزید الفقرا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ مغربی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت تاج التارکین سلطان العارفین سلطان بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام المسلمین امیر المومنین امام جعفر صادق قدس سرہ العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت امیر المومنین حضرت امام محمد باقر قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت امام المسلمین امیر المومنین حضرت امام زین العابدین قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت امام المسلمین حضرت امام حسین شہید کربلا قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت امام المسلمین امیر المومنین اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم

شجرہ پیران جانب حضرت بندگی شاہ بدیع الدین قدس سرہ

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت شاه العالمین بندگی شاه الله بخش گنج بخش قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که شاه العالمین حضرت بندگی شاه مبارک بالا دستی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که سید السادات میر سید علی جانشین میر علی قوام الدین قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت میر سید قیام الدین قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت مخدوم سید خان حاجی الحرمین قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت بندگی شاه بدیع الدین شاه مدار قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت شیخ مکی قدس الله سره العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ طیفور شامی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام بہشت حضرت مخدوم برہان الدین شیخ درویش چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ درویش برہان الدین قاسم سہر اللہداد اودہی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فتح اللہ اودہی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ صدر الدین حکیم طبیب قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فرید الدین مسعود قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ معین الحق والدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چشتی قدس
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ نصیر الدین ابو یوسف چشتی قدس
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ مظفر چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی قدس اللہ سرہ
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری چشتی قدس اللہ
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری چشتی قدس اللہ سرہ
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی چشتی قدس اللہ سرہ
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ابراہیم ادہم چشتی قدس اللہ سرہ
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ فضیل عیاض چشتی قدس اللہ سرہ
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت عبد الواحد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ حسن بصری چشتی قدس اللہ سرہ
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
الہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ

شجرہ عالیہ حضرت پیران قادریہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ بندگی حضرت شیخ درویش برهان الدین قاسم سلّمهم اللّٰه و دهم

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ سید حسن بهرایچی قدس اللّٰه سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه السادات میر سید جمیل قدس اللّٰه سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه سید السادات میر سید جلال الدین بخاری قدس اللّٰه سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ عبد الغنی قدس اللّٰه سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ شمس الدین عبد الفضل عبد الغنی قدس سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ نجیب الدین ابی الغیث قدس اللّٰه سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ ابو المکارم فاضل بن عبد الغنی قدس اللّٰه سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ شمس الدین علی افلح قدس اللّٰه سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ قطب الدین علی الحداد قدس اللّٰه سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ حضرت غوث الثقلین امام محی الدین الشیخ عبد القادر جیلانی

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ابا سعید مخزومی قدس اللّٰه سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ ابی الحسن علی ابن یوسف الهنکاری قدس اللّٰه

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس اللّٰه سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ ابو الفضل عبد الواحد عبد التمیمی قدس اللّٰه سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ ابابکر محمد بن دلف شبلی قدس اللّٰه سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ ابو القاسم جنید بغدادی قدس اللّٰه سره العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت امام داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ پیران عظام سہروردیان قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ قطب عالم حضرت مخدوم شیخ درویش برہان الدین قاسم اودھی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ سید ان سید بڈھن بہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میر سید اجمل قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ مخدوم جہانیاں میر جلال الدین بخاری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شیخ رکن الدین ابو الفتح قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شیخ صدر الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شیخ بہاء الحق والدین سہروردی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شیخ سراج العالم شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ضیاء الدین ابو النجیب ابو القاہر سہروردی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ وجیہ الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ ابو الفرح رنجیاسے قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیخ العباس قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ علے رومی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ امام داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۹۰۰	۷۰۰	۹۰۰	۷۰۰
عمر آدم علیہ السلام	عمر شیث علیہ السلام	عمر نوح علیہ السلام	عمر ہود علیہ السلام
۱۸۰۰	۱۹۰	۱۳۰	۷۰۰
عمر صالح علیہ السلام	عمر ابراہیم علیہ السلام	عمر اسمعیل علیہ السلام	عمر اسحاق علیہ السلام
۱۸۰	۱۰۸	۱۳۵	۹۰
عمر یعقوب علیہ السلام	عمر یوسف علیہ السلام	عمر ایوب علیہ السلام	عمر موسیٰ علیہ السلام
۲۰۰	۶۳		
عمر زکریا علیہ السلام	عمر حضرت رسول رب العالمین	نزول حضرت جبرئیل علیہ السلام	تمت

پشت نامه

بسم الله الرحمن الرحیم

بدانکه حضرت شاه الٰه بخش گنج بخش شطاری و حضرت شیخ عبدالخالق شطاری رحمة الله تعالیٰ
سره و پسران قاضی شیخ محمدان خرقه پوش طریقت ابن قاضی محمد جمال ابن قاضی کبیر
ابن بندگی شیخ موسیٰ ابن قاضی عمران یحییٰ بودند و قاضی عمران یحییٰ و قاضی قوام الحق
والدین برادران حقیقی صدیقی قریشی یمنی باشندهٔ سیستان از هجری پسران شیخ حسام الدین
بندگی شیخ موسیٰ همراه قاضی قوام الحق والدین عم خود که قاضی هجیر که حوالی سیستان است
بودند اول در دهلی تشریف آوردند و در قصبهٔ [illegible] مضاف صوبه دهلی استقامت
ورزیدند و اولاد حضرت بندگی شیخ موسیٰ در قصبهٔ [illegible] ریاست و اعزاز ممتاز
اند و شیخ قوام الحق والدین در قصبه رهتک سکونت اختیار فرمودند چنانچه تا حال اولاد
امجاد ایشان در آن قصبه ریاست بسیار دارند و از اولاد ایشان شنیده شد که قاضی قوام الحق
والدین از جناب حضرت سلطان المشائخ سلطان نظام الدین اولیاء قدس سره نعمت
بیعت مشرف اندوز شده‌اند و شیخ حسام الدین بن شیخ نظام الدین ابن شیخ فخر الدین بن
شیخ علاء الدین بن شیخ معین الدین بن شیخ کمال الدین که ایشان از [illegible] آمده
در سیستان سکونت فرموده‌اند و این بیت اکثر میخواندند سگ [illegible] سلطنتی داشتی
ملک یمن را بچه نگذاشتی و این هم شنیده شد که حاکم سیستان را چون خبر آمدن
شیخ کمال الدین رسید و قصد گرفتن ایشان کرد شیخ موصوف جبته در گلو انداخته [illegible]

وشیخ کمال الدین بن شیخ امام الدین ابن سلطان شمس الدین که حاکم مین ابن شیخ محمود
ابن شیخ احمد حاکم مین ابن شیخ محمد ابن شیخ ابراهیم ابن شیخ اسمعیل ابن شیخ عبدالله
رضی الله عنه حاکم مین که از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بودند ابن عبدالرحمان
رضی الله عنه که کنیت وی ابو عبدالله هست و آن نیز از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم هست ابن حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه که کنیت وی عبدالله بوده و به
ملقب به صدیق اکبر به صدق مقال خود شدند قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
فی حضر انت عتیق الله فرمیند سمی بعتیق الله - ابن ابی قحافه رضی الله عنه که آن هم
از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بوده است واین چهار کس نسباً بعد
نسب از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم برحق و در این صفت خاص از معاصران
ممتاز بودند و ابو قحافه مذکور رضی الله عنه ابن عثمان ابن عامر ابن عمرو ابن کعب ثانی ابن سعد
ابن تیم صاحب قبیله تیمیه ابن مره انجا از جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم
می آمیزند و ما فوق آن در نسب نامه جناب سرور کائنات صلی الله علیه وآله وسلم
مذکور و مسطور هست تحریرش چندان ضروری نیست -

واحوال اولاد امجاد سلسله پیرین منسوب است

که حضرت قدوة الواصلین زبدة الکاملین شیخ الله بخش گنج بخش شطاری و حضرت شیخ المشائخ
شیخ عبدالخالق شطاری قدس سرهما برادران حقیقی بودند ما حضرت شیخ المشائخ شیخ
الله بخش گنج بخش شطاری رحمه الله بحالت تجرد از دار فانی بجاودانی رحلت فرمودند
و شیخ المشائخ حضرت شیخ عبدالخالق شطاری یک پسر گذاشتند یعنی شیخ محمد و از ایشان
شیخ روشن جهان پیدا شدند که بدست پدر خود شیخ محمد بیعت نمودند و شیخ محمد از نشاه
محمد خان صاحب مزار ایشان الوار محمد خانصاحب بیرون خانقاه حضرت شاه الله بخش گنج بخش واقع

قصبه گڑه مکتیسر ست رضی الله عنهما که خلفاء شاه گنج بخش شطاری قدس سره بودند دست
به بیع هستند وازروشن جهان خاص شیخ محمد سایح متولد شدند وازان پسر یکی شیخ محمد
آبلا ول فوت شدند دوم قاضی الهی بخش سوم قاضی محمد سعید و دو دختر که یکی به چودهری
احسان کاسنوی کتخدا شد دوم به محمد امین ابن علی اکبر کتخدا شد و قاضی الهی بخش را
دو پسر یکی قاضی حیات بخش دوم قاضی قادر بخش واز قاضی حیات بخش را یک پسر
حاجی مولوی حافظ احمد الله که بهمرهی سید احمد صاحب شهید شدند و حافظ صاحب
موصوف یک دختر گذاشتند ونیز از قاضی حیات بخش یک دختر پیدا شد که با وحید الدین
خلف قاضی قادر بخش کتخدا شد و قاضی قادر بخش را چهار پسر یکی قاضی محمد محمود بخش
دوم قاضی محمد امیر سوم قاضی وحید الدین چهارم قاضی حمید الدین ویک دختر پیدا
شدند و قاضی محمد محمود بخش یک پسر گذاشت قاضی محمد عبد الباری و قاضی محمد عبد الباری را
پسر شدند عبد الهادی وعبد الواحد وعبد الحکیم وعبد الهادی را دو پسر اند محمد بشیر و
عبد الفاضل وعبد الواحد را یک پسر عبد الوارث ست و قاضی محمد امیر دو پسر یکی ظهیر الدین
دوم صفی الدین وچهار دختر گذاشتند و قاضی حمید الدین را یک پسر قاضی معین الدین ویک
دختر ست و قاضی وحید الدین را دو پسر قاضی فرید الدین و قاضی رشید الدین وسه دختر
که یکی به مولوی عبد الرب صاحب منسوب شد دوم مفتی عبید الله سوم مفتی یعقوب علی
ساکن میرٹھ و قاضی فرید الدین را پنج پسر یکی قاضی شجاع الدین دوم قاضی فهیم الدین سوم
قاضی رضی الدین چهارم قاضی حکیم الدین پنجم محمد اسمعیل وسه دختر هستند و شجاع الدین را
دو پسر اند مصباح الدین و شفیع الدین و رضی الدین را یک پسر علیم الدین ست و رشید الدین را
یک پسر غیاث الدین ست و قاضی محمد سعید را دو پسر یکی شیخ غلام الهی بخش دوم خدا بخش
خدا بخش و شیخ غلام الهی بخش را یک پسر ست غلام عاشقان پیدا شد و غلام عاشقان را

یک پسر شیخ احمد بخش و احمد بخش را سه پسر یکے فیاض بخش دوم عبدالرحمن سوم امیر علے
و شیخ خدا بخش را دو پسر شدند یکے حاجی عبدالستار دوم محی الدین که هر دو مرید سید صاحب
رحمة الله متوطن رائے بریلی بودند و حاجی عبدالستار را یک پسر حجی عبدالرزاق و حجی
عبدالرزاق را از زوجۂ اولی یک پسر بشیر احمد و یک دختر و از زوجۂ ثانی دو پسر نظیر احمد
و سعید احمد شدند و از شیخ محی الدین چهار پسر یکے مولوی محمد عبدالقیوم دوم مولوی محمد
عبدالحق سوم مولوی محمد عبدالحی چهارم مولوی محمد عبدالرب و پنج دختر متولد شدند
که یکے بہ قاضی نجم الدین صاحب سکندرآبادی دوم بہ قاضی وزیر علی صاحب
مرحوم متوطن بلند شہر کتخدا شده بود که نواسه آن مسعود الحسن طال عمره بود
بود دختر سوم بہ مولوی عطا حسین صاحب متوطن شیرکوٹ ضلع بجنور چهارم
بہ قاضی فہیم الدین صاحب پسر قاضی فرید الدین متوطن میرٹھ کتخدا شده است و
پنجم ناکتخدا فوت شد و مولوی عبدالحق مرحوم دو دختر گذاشتند که یکے بہ بشیر احمد
پسر عبدالرزاق کتخدا شده است و مولوی عبدالحی صاحب را یک پسر مسمی بہ
نظام الدین احمد و یک دختر و مولوی عبدالرب صاحب را یک دختر است فقط

شدی عاشق شدی ترک نسب کن جامی
که درین راه فلان ابن فلان چیزی نیست
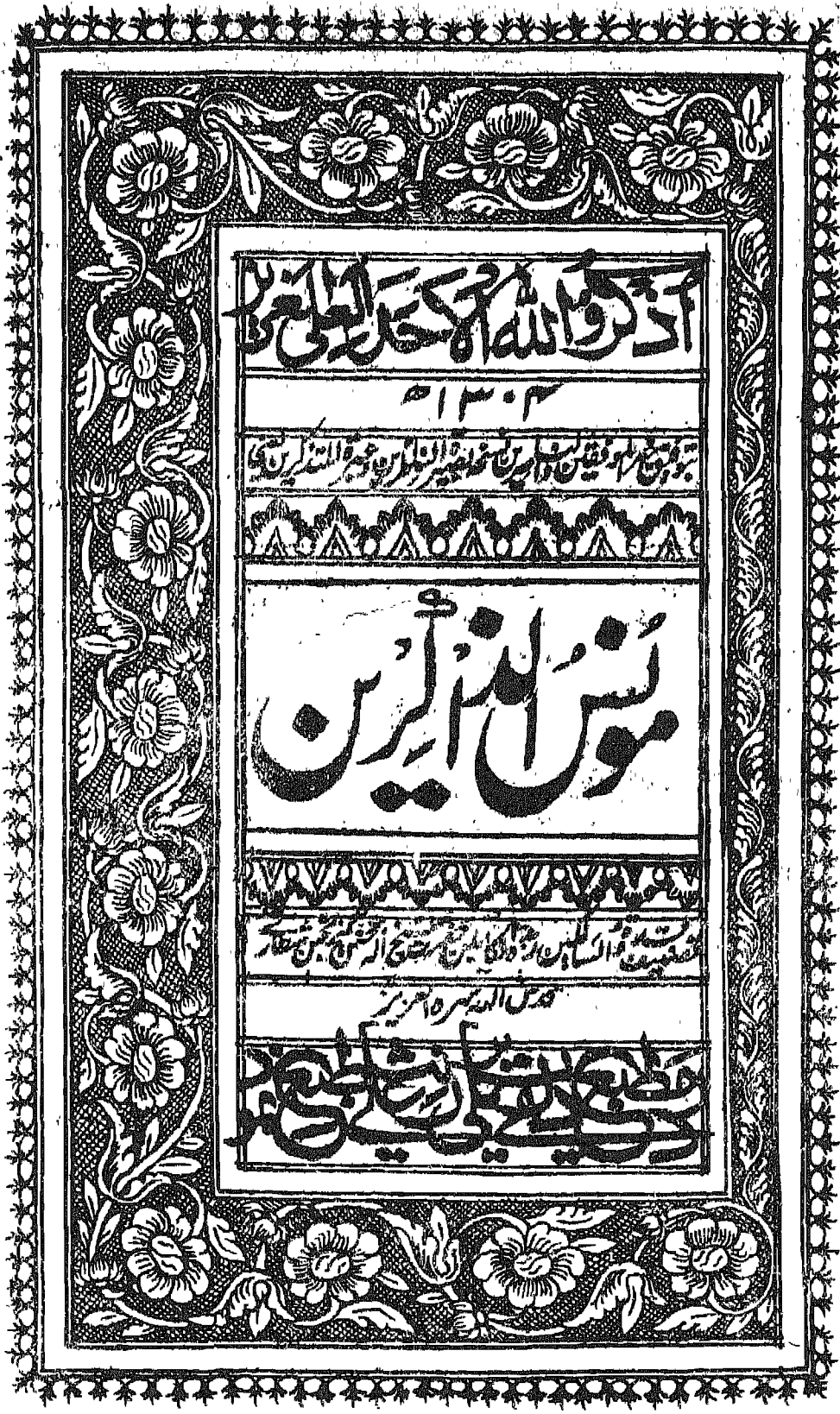
تمام شد

اذکروا اللہ الاکبر العلی العزیز
۱۳۰۴ھ
[illegible]
مونس الذاکرین
تصنیف قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین حضرت شیخ [illegible]
قدس اللہ سرہ العزیز
در مطبع مجتبائی دہلی طبع شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الذَّاکِرِیْنَ بِنُوْرِ الْمُرَاقَبَۃِ
سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے روشن کیا دلکو یاد کرنیوالونکے ساتھ نور مراقبہ

وَالْاِحْسَانِ وَخَصَّهُمْ بِذِکْرِہٖ اِیَّاهُمْ لِمَا قَالَ فَاذْکُرُوْنِیْ
اور مشاہدہ کے اور خاص کیا انکو ساتھ یاد اپنی کے جو کہا پس یاد کرو تم مجھے

اَذْکُرْکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ وَاَکْرَمَهُمْ بِاِکْرَامِ جَلِیْسِهِمْ بِالرَّحْمَۃِ
یاد کروں میں تمکو قرآن میں اور بزرگ کیا انکو ساتھ بزرگ کرنے ہمنشین انکے کے ساتھ بخشش

وَالْغُفْرَانِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْمُصْطَفٰی مُحَمَّدِنِ النَّذِیْرِ
اور مغفرت کے۔ اور درود اوپر نبی اس اللہ کے جو برگزیدہ کیے گئے محمد ہیں ڈرانیوالے

الْعُرْیَانِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَحْبَابِہِ الذَّاکِرِیْنَ ذِکْرًا
کھلے اور اوپر آل انکی کے اور یارون انکے کے اور دوستون انکے کے کہ یاد کرنیوالے یاد

لِلّٰهِ کَثِیْرًا بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانِ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ الشَّیْخُ
اللہ کو بہت بیچ پوشیدہ اور ظاہر کے پیچھے حمد و نعت کے پس کہا پیشوا

الْاَعْظَمُ الْمَخْدُوْمُ الْمُعَظَّمُ مُبَیِّنُ الدَّقَائِقِ عَلٰی قَدْرِ
بڑے مخدوم تعظیم کیے گئے نے کہ بیان کرنیوالے باریکیونکے ہیں اوپر اندازہ

عُقُولِ الْخَلَائِقِ فِي الدِّيْنِ وَمُظْهِرِ اَبْوَابِ الْحَقَائِقِ

عقلون خلق اللہ کے بیچ دین کے اور ظاہر کرنیوالے دروازون حقیقتون کے

وَاٰدَابِ الطُّرُقِ لِلْمَشَائِخِ وَالْمُرْشِدِيْنَ الَّذِیْ طُرْفَةُ عَيْنٍ

اوپر دروازے راہون سلوک کے ہین واسطے مشائخون اور مرشدونکے اِسطرح کہ ایک پلک مارنا

مِنْ صُحْبَتِهٖ بِالْاِفَادَةِ تَفَضَّلُ عَلٰى عِبَادَةِ سِنِيْنَ وَفِیْ

صحبت اُنکے سے ساتھ فائدہ دینی کے فضیلت رکھتی ہے اوپر عبادت برسونکے اور بیچ

قِلَّةِ عِبَادَةٍ مِنْهُ اَلْفُ اَلْفِ سَعَادَةٍ وَشِفَاءُ الصُّدُوْرِ

تھوڑی عبادت کے اِن سے ہزار ہزار نیکبختی اور شفا سینونکے

لِلْمُحِبِّيْنَ وَقَدِ امْتَلَأَ الْاٰفَاقُ بِكَثْرَةِ الْخُلُوْقِ

واسطے دوستونکے اور تحقیق بھر گئی ہین تا کین ساتھ اُن بہونکے کہ پیدا ہوتی ہین خوشبو

مِنْ صُنُوْفِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ فِیْ زَمَانِنَا وَلَيْسَ الْوُقُوْفُ

طرح طرح کے روزون اور عبادتون کے بیچ زمانہ ہمارے کے اور نہین ہے خبر

لِاَحَدٍ مِنَ الْاُلُوْفِ فِیْ صُنُوْفِ اَهْلِ الصُّوْفِ بِحَقِيْقَةِ

واسطے کسی کے ہزارون مین سے بیچ گروہون صاحب صوف کے ساتھ حقیقت

لُبْسِهٖ مَاذَا اُفِيْدَ بِهٖ كُلَّ لَمْحَةٍ فِیْ حَضْرَتِهٖ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ

پہننے اس صوف کے کہ کیا ہے پس زیادہ ہوتی ہے ہر لحظہ بیچ دربار اُنکے کے روشنی اوپر روشنی کے

وَالْاِنْتِبَاهُ عَلَى انْتِبَاهِ الْاَصْحَابِ وَظُهُوْرُ اٰثَارِ الْغَيْبَةِ

اور خبرداری اوپر خبردار ہونے یارون کے اور ظاہر ہوتی ہین نشانیان غیبت کی

مِنَ انْشِرَاحِ قُلُوْبِهِمْ عَلٰى جِبَاهِ الْاَحْبَابِ فَبَانَ

روشنی دلون اُنکے سے اوپر پیشانیون دوستون کے پس ظاہر ہوا

للطالبين مقصود ظهوره لا يركن الى الخلاء مامورة

واسطے طالبوں کے مقصود ظہور انکے کا میل نہیں کرتا طرف پوشیدگی کے حکم کیا گیا

بالتقوى والى الراغبين يثور نوره فيكمل في المرأة

انکا ساتھ تقویٰ کے اور طرف راغبوں کے جوش مارتا ہے نور انکا پس کامل ہوتا ہے بیچ آئینہ

منظوره ونقوى واوصل الزام بابه كثيرا من

دیکھنے منظور نظر انکا اور مضبوط ہوتا ہے اور پہنچا دیا لازم پکڑنے دروازہ انکے نے بہتوں کو جوانوں

الشباب بالشيوخ واكرم ارشادهد ايته اهل

سے ساتھ بزرگوں کے اور بزرگ کیا رہنمائی ہدایت انکی نے مستعدوں

البداية بالرسوخ امام الاماجد والافاضل

کو بسبب اعتقاد کی مضبوطی کے امام بزرگوں اور بڑوں کے

شيخ مبارك بن عبد المقتدر بن فاضل متعه

شیخ مبارک بیٹے عبد المقتدر کے بیٹے فاضل کے

الله المسلمين بطول بقائه وايد تنوير صدور

نفع کرے الله مسلمانوں کو ساتھ درازی زندگی انکی کے اور مدد کرے روشنی سینوں

الشطار بانوار لقائه اردنا ان يبلغ منا الى من

شطار کے ساتھ روشنی دیدار انکے کے ارادہ کیا ہمنے یہ کہ پہنچے ہم سے طرف انکی

خلفنا بيان بان اذ ليس لهذه البيوت الا بيت

کہ خلیفہ ہیں بیان روشن اسواسطے کہ نہیں ان گھروں کے لیے مگر گھر

العنكبوت تبيان ويكون ذلك في فصل ذكر

مکڑی کا بیان اور ہووے یہ بیچ فصل بزرگی یاد اللہ کے

العلى وتأييدات مواطئة بالخفي والجلي فهذه

کہ بلند ہے اور تائیدیں موافق اسکے ساتھ آہستہ کرنے اور بلند کرنے کے پس یہ

المجموع فيه اشارات لا يعقلها الا من كان

مجموعہ بیچ اسکے اشارے ہیں نہیں سمجھتا اسکو مگر جو شخص کہ ہو

عالما بطريقها وعبارات لا يقدر غير ذوي العلم

عالم ساتھ طریقہ اسکے کے اور عبارتیں ہیں کہ نہیں قدرت رکھتا سوا صاحب علم

ان يؤدي تلك الامانات الى فريقها وترغيب

کے اسکے کہ پہنچاوے اُن امانات کو طرف گروہ اسکے کے اور رغبت دینا ہے

للخواص والعوام وتحريض على تحصيل العبادات

واسطے خواص اور عوام کے اور حرص دلانا اوپر حاصل کرنے کی عبادات کے

بالدوام وتربية للاخوان بيد فائق الاحسان و

ساتھ ہمیشگی کرنے کے اور سکھانا واسطے بھائیوں کے ساتھ ہاتھ نیکیوں احسان کے اور

شوق توضح الحقائق على رتبة الايقان وفيها ورد

شوق ہے کہ ظاہر کرتی ہے حقیقتیں اوپر مرتبہ یقین کے اور بیچ اسکے

بين الانبياء مثبت للفؤاد وتنزيل حجاب

وارد ہوا ہے بیچ انبیاء کے ثابت رکھنے والا ہے واسطے دل کے اور اتارنا [illegible] واسطے

على ذلك المراد جمعته متحفا اليه به بالطافه

[illegible] کیا جان اسکو اور پیدا مراد کے جمع کیا ہے میں نے اس کتاب کو حالانکہ تحفہ کرنے والا ہوں

وما كنت ان اجترئ بهذه البضاعة المزجاة على

[illegible] لیکن تھا میں لائق کہ جرات کروں اس پونجی [illegible]

إِنَّمَا فِيهِ وَمَا جِئْتُ بِهِ إِلَّا أَنَا مَأْمُورٌ وَكَلَّفَنِي بِهِ الْأَمِيرُ

تحفہ کرنے اسکے کے اور نہیں لایا ہون اسکو مگر ہین حکم کیا گیا تھا اور تکلیف دی مجھکو ساتھ اسکے امیر

فِيمَا مِنْ عِنْدِهِ إِلَيْهِ الْحَقُّ وَمَنْ بِهِ أَهْلٌ أَمِيرٌ جَعَلَ

بیچ اس چیز کے کہ نزدیک اسکے سے ہے طرف اس امیر کے حق یعنی حکم کرنا اور ساتھ اسکے یار امیر ہین کیا

اللّٰهُ لِكُلِّ مَنْ سَعَى فِيهِ أَجْرَةً وَلِي أَجْرِي مِنْهُ أَنْهَارٌ

اللہ نے واسطے ہر شخص کے کہ کوشش کی بیچ اسکے ثواب اور واسطے میرے ثواب میرا اسکی طرف سے نہریں

فَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ الَّتِي إِلَى عِبَادِهِ تَجْرِي

فضل اور رحمت اسکی کے ہین جو طرف بندون اسکے کے بہتی ہین۔

ترجمہ تحریر وو رپارسی حاصل الکلام تقریر آن ست کہ چون عزم مستحکم شد کہ فرائد
پراگندہ جمع کردہ فوائد این جمع پراگندہ گردانند چندی اسباب از احادیث
وآیات درینباب از بدایا اصحاب در مجلس شریف حاضر بود باین درویش
دادند و بار تالیف نہ برین ضعیف کہ بہمت خویش بنہادند وفرمودند کہ این
ثواب درنامہ عمل شیخ الہ بخش باشد بعدہ بضرورۃ الحال خاموشی کہ تا ۱۲
دوازدہ سال بلکہ بیشتر داشتہ باشتمال حکم از دست گذاشتہ ودر تکلم با قرا
خام ورکیاست کوشیدن ناتمامی دانستہ در وبا تکار مسکن نبود بدینکار رو
بنمود وبجواب صواب ندید واین عبادت را سعادت بپسندید۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اور نہیں طاقت اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے۔

تا چون بتاثیر نفس پاک ایشان وبہمت جماعہ فقیران ودرویشان این رسائل
ذکر برین طریق ترتیب یافتہ بعد مطالعہ بہ تحسین شریف تشریف دادند

مونس الذاکرین نام نہادند۔
وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ اِیَّاہُ نَعْبُدُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ۔
اور اللہ توفیق دینے والا اور مدد دینے والا ہے خاص اسکو پوجتے ہیں ہم اور اسی سے مدد چاہتے ہیں

ذکر شجرہ پیران صاحب تلقین و ارشاد خاندان چشتیہ کہ شامل رشتہ اند بطریق استمداد

بیا اے ہمتِ مردان بہ تاثیر ... ہمہ در کار من کن کار اکسیر
درے بکشا بہ مفتاحِ سمائی ... بکن بر کشتہ غمہم رسائی
مگر بے گنج باید دست آویز ... توانند تا شود طبعم گہر ریز
بہر بایست تحصیل علم این راہ ... کہ قدرش نیست در امکان آگاہ
بیا اے دل بحبل اللہ درہوش ... بزن دستی کہ ہم یابی تو تا دوش
بالہامم گفت ہر نیک تدبیر ... بہمت کوشش و دامن ہمتم گیر
بیا بر پاے مردی نے زبونی ... چو مردان نہ قدم بر رہنمونی
ز مرشد رہ رسید این حکم در گوش ... ز تاب ہمتش ز و ہمتم جوش
پدیدم قوتش با ضعف خود یار ... منور تر ز روزم شد شب تار
اطاعت کردم و خامہ گرفتم ... شد آسان ہر چہ بود اندر شگفتم
فَاعْلَمْ کُنْتُ لَا اَعْلَمُ وَ اَدْرِیْ ... اَتَانِیْ عَلٰی نَصِیْبٍ مِّنْہُ صَدْرِیْ
پس جانتا ہین کہ نہ جانتا تھا اور نہ خبر رکھتا ... یہ کہ روشن ہوا حصہ اس سے سینہ میرا
بیا اے طالب راہ خدائی ... کہ بکشے راہ را بر خود کشائی
مقام پاک و متبرک جہنجھانہ ... چو این بقعہ مبارک جاے خانہ
ہر دو مشرق و مغرب اندر پئے وین ... بخدمت گفتش ہر دو معتکف نشین

پس چون خواجه جمال مرتضی را | در روی چون فرستی مصطفی را
بیار از صدق با اصناف حاجات | دو دست خود برآرد در مناجات

مناجات در امید نجات و خواستن حاجات از در قاضی الحاجات

الهی بدست هوای نفسانی و کید شیطانی و خطرات لایعنی ناصیه جنان و اختیار بنا دانی ما را سپاری پروردگارا روی همت ما را بتوجه تام الی الله و باعراض عما سوی الله علی الدوام متوجه داری۔

الهی نقش پریشانی از لوح دل و پیشانی ما پاک بشوی و آنچه آبروی دو جهانی ارزانی باشد بتوفیقش گوئی۔

الهی هر آنچه فرموده و راه نموده نفس کور ما را بینائی بخشی تا بدان راه رود و از نور هدایت خویش روشنائی بنما تا در ظلمات کفر نرود۔

الهی بینی ما را از بوی خود بینی فراغی ده تا رائحه قرب دریابد و در دم نقد هم به نقد دم کرامت کن تا غم نقد از درون بیرون بشتابد اسم صالح کردگارا زبانم بانم خود تر دار و خاموشی کنیم و فراموشی دو

الهی سمع ما را بزیور حسن قبول و اتباع قول احسن بیارائی که حمله بی شنوائی زبان و بی شنوائی گوش خود روی و خود رای ست۔

الهی برا ستم دست رسی نه که اندیشه پیش و پس ینه از سینه بیرون برانم و بدین دو و صدر سد و شده را شرح ده و غنچه دل دهن بسته را فرا روزی گردان خالقا چون در آفرینش پاک تو چون مردیم نه زنیم در زمره آزادگان مردم کن که دست همت بد کونین نه زنیم

الهی پشت ما را چنان بی شکم گردان که به هیچ پیش و کم دوتا نه گردد

روبا ضعیفت خودرا تو اکرام کن کہ رام او گرود واگر شیر ست واگرو
اَنْتَ رَبِّیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ مِنَ الْحَرَامِ
تو ہو رب میرا اے صاحب بزرگی اور بخشش کے یا اللہ نگاہ رکھ شرمگاہ میری زنا سے
الٰہی مرا انسان را چون این سامان نیست کہ ما داریم بہ کمال انسانی
بی بہا ئم کن کہ خود را چون بہا یم بگذاریم۔
الٰہی تو در سگان خودم کن وازین سگم کہ درا ندرون ست خلاصی بخش
وچون کَلْبُھُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْہِ - با دوستان خویشم
اخلاصی روزے گردان۔
الٰہی چون تو قریبی مرا بغریبی مہجور مدار واز قرب خویشم اگاہی دہ
وچون از قرب وبعد منزہ بدین دقیقہ راہے بنما اے قادر چون ضعیف
وعاجزم آفریدی ہرچہ بعجز از تو خواہم دہ وانچہ در او اسے حقوق وانم
شو واز ان عجز بنا ہم دہ۔
اَللّٰھُمَّ یَا مَلِکَ یَوْمِ الدِّیْنِ اجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ
یا اللہ یا خاوند دن جزا کے کر ہمکو قبول کیے گیئوں سے
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَرْدُوْدِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَرْجُوْ مِنْکَ
اور مت کر ہم کو رد کیے گیئوں سے یا اللہ ہم تحقیق رکھتے ہین تجہ سے
الْقَبُوْلَ وَنَرْجُوْھَا فَلَا تَضْرِبْ بِھَا نَقُوْلُ یَا اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ
قبول کی اور امید رکھتے ہین اس دنیا مین پس نمار اس چیز کے کہ کہتے ہین ہم اے خدا جہانکے
وُجُوْھَنَا وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ
موہنون ہمارے کو اور درود اللہ کا اوپر بہترین خلق اس خدا کے کہ محمد ہین اور آل

وَاخْتَارَ الْمَخْدُومُ عَظَّمَهُ اللّٰهُ مِنَ الْبَيَانِ فَضْلَ الذِّكْرِ
اور اختیار کیا مخدوم نے بزرگ کرے اسکو اللہ بیان سے فضیلت ذکر کو
لِاَنَّ هٰذِهِ الطَّائِفَةَ لَهُمْ كِبَرُهُمْ فِيْهِ وَقَدْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ
اسواسطہ کہ یہہ گروہ واسطے انکے بزرگی انکی ہو بیچ اسکے اور تحقیق ظاہر ہوا اوپر
ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِمَّا بَلَغَهُمْ مِنْ فِيْهِ ـ
انکے یہہ فضل اس چیز سے کہ پہنچا انکو بیچ اسکے سے
در روضہ ہند وسیہ مسطورست از محمد ابن الفضل البلخی رض او گفت کہ
دیدم من شقیق بن ادہم زاہد را در خواب وگفتم
يَا مُعَلِّمَ الْخَيْرِ اَرْشِدْنِيْ فَقَالَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ ذِكْرِ مَوْلَاكَ
اے سکھانیوالے خیر کے رہنمای کر مجھکو پس کہا بھلائی تمام بیچ ذکر مولا تیرے کے ہے
وَالشَّرُّ كُلُّهُ فِيْ حُبِّكَ لِدُنْيَاكَ ۔ واستعمال لفظ خیر بر چند وجہ
اور برای تمام بیچ محبت تیرے کے واسطہ دنیا تیرے کے
آمدہ است بمعنی مال کما فی قوله تعالى وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ
جیسے بیچ قول اللہ تعالے کے اور تحقیق آدمی واسطہ دوستی مال کے البتہ سخت
اى لحب المال البخيل وبمعنی اسپ آمدہ است کما فی قوله تعالے
یعنی واسطہ محبت مال کے البتہ بخیل ہے۔ جیسا بیچ قول اللہ تعالے کے
اِنِّيْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ وبمعنی خبز نیز آمدہ است
تحقیق دوست رکھا میں نے محبت انکی یعنی گھوڑونکی یاد سے رب کے لیے۔
كما فى قوله تعالى فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ
جیسے بیچ قول اللہ تعالے کے پس کہا اے رب میرے تحقیق واسطہ اس چیز کے کہ بھیجے تو طرف میری محتاج ہوں

وآنجا کہ لفظ خیر میان دو لفظ واقع شود بمعنی بہتری باشد۔
کما فی قوله تعالی وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ
جیسے بیچ قول اللہ تعالی کے اور آخرت بہت بہتری اور بہت باقی رہنے والے اور شب قدر
خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ و چون بمقابلہ شر واقع شود بمعنی جنس نیکی باشد
بہتر ہی ہزار مہینے سے۔
کما فی قوله تعالی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ
جیسے بیچ قول اللہ تعالی کے پس جو کوئی کرے ہموزن ذرہ کے بھلائی دیکھے اسکو اور جو کوئی
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ
کرے ہموزن ذرہ کے برائی دیکھے اسکو۔
وا ینجا ہمین مرادست یعنی از جنس نیکی از ہر چہ ہست در ذکر حق تعالے
مندرج ست و از شمول احاطت آن بیرون نہ بدینوجہ یکے آنکہ در ذکر
حق سبحانہ تعالے کہ بندہ مخلص مرحضرت او را یاد کند بحکم فَاذْكُرُوْنِيْ
اَذْكُرْكُمْ یاد کردن حق سبحانہ تعالے مر بندہ را از وجود او موجود
ست و جملہ خیرات من حیث الفضل درین عبادت بقیام و قعود منتہی ہست
دوم آنکہ نیکوئی ہمہ بر دو نوع ست یکے اتیان اوامر دوم اجتناب نواہی
واین ہر دو را باعث خوف و رجا باید و آن از ذکر حق سبحانہ تعالے پدید آید
پس برین معنی جنس نیکی را شامل باشد و محبت دنیا کہ در گزیدہ جنس شر باشد
بدین کہ نسیان آخرت و متابعت ہوا از وے زاید و باعث خوف و حیا
را از دل بر باید پس چون اعتصام بحبل ایمانی سستی پذیرد و غلبات
وساوس شیطانی قوت گیرد ہر شر کہ ہست از انجا سر برزند۔

فَمَنْ صَفَا قَلْبُهٗ وَسَكَنَ طَلَبُهٗ عَنِ الدُّنْیَا وَشَهْوَاتِهَا

پس صاف ہوا جسکا دل اور ٹھہر گئی طلب اُسکی دنیا سے اور خواہشون اُسکی سے

وَذَكَرَ مِنْ مَبْدَءِهٖ وَمَعَادِهٖ وَرَضِیَ مَعَ كَثْرَةِ

اور یاد کیا پہلے پیدا ہونے اپنے سے اور آخر لوٹنے سے اور راضی ہوا باوجود زیادتی

الدِّيْنِ بِقِلَّةِ زَادِهٖ صَارَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ بِمَا سُدَّ عَلَيْهِ

قرض کے ساتھ تھوڑے توشہ اپنے کے ہوگیا پہنچنے والون سے ساتھ اُس چیز کے کہ بند ہوا

هٰذَا الْبَابُ وَاجْتَنَبَ مِمَّا هُوَ رَأْسُ الْخَطَايَا حَقَّ

اوپر اُسکے یہ دروازہ اور پرہیز کیا اُس چیز سے کہ وہ سر ہی گناہون کا۔ حق پرہیز

الْاِجْتِنَابِ وَكَذَا مَنْ وَصَلَ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ وَ

کرنیکا۔ اور ایسے ہی جو شخص ملا ساتھ یاد رحمن کے او

وَجَدَ حَلَاوَتَهٗ بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ اَدْرَكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ

پایا مزہ اُسکا بیچ دل کے اور زبان کے پایا بھلائی تمام کو

وَاٰمِنَ مِنَ الضِّدِّ وَمَا يُلِدُهٗ قطعه مصدر رحلہ نکوئی ذکر است

اور امن پائی ہر عکسی سے اور جو شامل اُسکے ہی۔

عروۂ ہست ذکر حق وثقےٰ ہمہ کرار وبہ ذکر حق بکشاد رفت آسان براہ زہد وتقیٰ

فصل اول در آنکہ ہر موجود بدرگاہ حضرت معبود از عجم و فصیح حیوان ونبات وجماد ناطق است بتوحید حق سبحانہ اثباتاً ونفیاً

پس باید دانست کہ ذکر حق سبحانہ تعالےٰ بکوی اسم عجیبا وتبیت الملل واکم

کہ ہر آفریدہ باستطاعت موصوف است وہر مخلوقی درین دائرہ موقوف۔

قال الله عزوجل وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ
فرمایا الله تعالیٰ غالب وبزرگ نے اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد کی اسکی کے
لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ودر زاہدی مسطور ست اَمَّا تَسْبِیْحُ
لیکن نہیں سمجھتے ہو تم تسبیح اسکی — لیکن تسبیح فرشتون
الْمَلَائِكَةِ وَالْمُؤْمِنِ مَآلُهُ النُّطْقُ وَاَمَّا تَسْبِیْحُ السَّمٰوٰتِ
کی اور مومن کے انجام اسکا گویائی ہے اور لیکن تسبیح آسمانون
وَالْاَرْضِ وَالْجَمَادَاتِ مِنْ حَیْثُ الْخِلْقَةِ وَالصِّفَةِ
کی اور زمین کی اور پتھرون کی از راہ پیدایش اور صفت اسکی کے ہے -
کہ ہر مخلوقے دلیل ست برآنکہ اورا آفریدگارے ہست بیمانند وبیچون
بعضے مفسران ہر شئے را بلسانِ حال مسبّح مے گویند وآنکہ بعضے دیگر
میگویند کہ ہر شئے ست در تسبیح بلسان قال رسیدن فکر ہر کسے ست بدین
دقیقہ محال **قطعہ** ہرچہ مخلوق ہست در تسبیح + بہر ادراک استطاعت نیست
جملہ درجاتِ خیر در ذکر ست - ہر کرا ذکر نیست طاعت نیست + وشک نیست
کہ تسبیح مخلوقات بلسان قال از درک افہام ما دورست وغریب وبزبان
حال واضح ترست وبہ فہم ہر عاقلے ست قریب از انکہ مخلوقے نیست کہ بر وجود
صانع الہ گواہ نیست وبر وحدۃ وقدرۃ وعلم او شاہد وناطق نہ کہ وجود بے
موجد نبود وصنع بے صانع نباشد واگر شریک بود در خلل افتد یکے عدم خواہد
ویکے وجود موجود نشود وصانع اگر عالم نباشد نداند قادر نباشد
نتواند خدا اے را نشاید **قطعہ** گر ترا گوش ہوش بکشاید + صنع یابی
گواہ بر صانع + دیدۂ عشق نیک بیند مغز + عقل بر پوستے شود قانع

نکتہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَ رَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ

نہین دیکھا مینے کسی چیز کو مگر اور دیکھا مینے اللہ کو بیچ اسکے یعنے بصیرت کرنیوالا

و در چشم شپرہ خود بروز روشن شب تاریک ست ۔ پس ہر کہ در خود ازین نکتہ راہ نیافتہ

وآن کرا سر گوش نہ شد مستمع این نیا ہاے نغمہ وحدت ست و جملہ نواآت

گوش مے باید کہ آن شنوا است × این نغمہ بیرون از زخمہ عود و چنگ ست

کہ نوائیست کہ از وجود ہر سنگ ست ۔ شوریست کہ جز بگوش شوریدگان نشنید

رازیست کہ محرم آن جز دیدۂ عمدیدگان نہ شد ۔ سودائیست کہ مرغوا الہان خراب

را در سر ست و مستان شوق را از ہر شئ مستی در نظر ست قطعہ عاشق مست

را بگوش روان ست + نالہ ذکر حق ز ہر موجود + آدم از عشق مست ایمان خود

اہل ملکوت آمدہ بہ سجود × از رنگ ہر سنگ بر جراحت عاشق نمکے ست

بے شک و دلے کہ خالی ازین شور ست سنگے ست بے نمک

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ

کہا اللہ تعالے نے اور پہاڑون سے گھاٹیان سفید اور سرخ طرح طرح

اَلْوَانُهَا وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ

رنگ انکے اور بہونگ کالے ۔

تجارت عاشق را دانی کہ در بازار حسن ابی لسود ست تا نگوئی کہ ہر سنگ سیہ ست

آگہ از غرابیب سود ست قطعہ عقل و دین روشن ست چون خورشید + نیست

کسے ورا ورا ہدایت × وین دگر عقل بیچہا دار دہ مے بردا زود ابرا ہدایت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

کہا اللہ تعالے نے اور بیچ ذاتون تمہارے کے آیا پس نہین دیکھتے ہو تم ۔

ہر کہ فکرش از تقلیب قلب گذشتہ بہ متقلب رسیدہ و بزبان حال مردِ جود
خود را بہر حال ذاکر دیدہ او بملک معرفت شاہ شد و از حقیقت نسبت
اشیا را آگاہ یافتہ و آنکہ از صنع وجود خود انسانی بیخبرست فارغ از شہر
جملہ بیخ و بیرست **قطعہ** عجب صنعے تو خود بالنطق ادراک × و لیکے بر وجودے
خالق پاک × بسمع و بصر گرائی ورائی × مستوے ترمزین تر از افلاک - در انکہ
سپہر در خود کنی لیسے از دلائل الوہیت و عجائبات ست کہ آن ہمہ آیات ربوبیت
کہ در آفاق میجوئی بجا بانست قال صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ
فرمایا حضرتؐ نے درود اللہ کا آپپر اور سلام جسنے
عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ۔
پہچانا آپکو سو تحقیق پہچانا اپنے رب کو
پس ہر کہ چشم فکر در خود ندید از خدا بینی دورست واز حقیقت عرفان آنکہ
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ نخواند محجوب و مہجورست **رباعی**۔
جو کوئی آسمان و زمین میں ہو فانی ہو۔
عقلے کہ ترا بر تو نماید راہے × علمے کہ کند گر تو گدائی شاہے × ان عقل کل و
علم لدنی با تو × گویند کہ فے الدین فلا اکراہے قَالَ اللّٰہ تعالےٰ
کہا اللہ تعالےٰ نے
وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ پس طالب صادق را
اور وہ ساتھ تمھارے ہو جہاں کہیں ہو تم۔
ہمیشہ حسبت وجوے علم معیت باید و صحبت با اہل بصارت کہ رہ بدین جمعیت
شاید کہ اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ۔ مومن آئینہ مومن کا ہو۔

ف درین رہ بایدت ہمراہ یارے	کہ از راہ تو سازد دور خارے
منازل دیدہ رہ بشناختہ مسیر	ہبا یہ دیدہ و انگہ اقتدا کرد

بزرگی در مناجات گفتہ بیت فَذَكَرَكَ النَّاسِي بِنِسْيَانِهِ وَ اَطَاعَكَ

پس یاد کیا تجھ کو بھولنے والے نے ساتھ نسیان اپنے کے اور اطاعت کی تیری

الْعَاصِي بِعِصْيَانِهِ وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ اِنْ عَصٰى

گنہگار نے ساتھ عصیان اپنے کے اور نہیں ہے کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اسکی کے

دَاعِيَ اِيْمَانِكَ فَقَدْ اَطَاعَ دَاعِيَ سُلْطَانِكَ وَلٰكِنْ قَامَتْ

اگر نافرمانی کی بھو کرنیوالون بیان تیرے کی تو پس تحقیق فرمانبرداری کی پکارنیوا غلبہ تیرے کی لیکن قائم ہوئی

عَلَيْهِ حُجَّتُكَ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ

اوپر اسکے دلیل تیری کہ پس واسطے اللہ کے ہے دلیل پوری نہیں سوال کیا جاتا ہے اوس چیز سے

هُمْ يُسْئَلُوْنَ۔

کہ کرتا ہے اور وہ پوچھے جائینگے

پس اینجا استبازرا راست دگشرا کشوالی آما ای عزیز دررا تمیز خالی ہیچ چیزرا از ذکر یزدانی مدان کہ ہر دو مسبح اند بلسان حال یکے بمشغل گواہست و یکے بادی و این تسبیح را مرد بازاد ودانا مہوش نہا دشنود بگوش آزادی تاچون دیدہ و لب بکشاید و اسرار۔

مَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا۔

نہین کوئی چلنے والا مگر وہ پکڑنیوالا ہے پیشانی اسکی۔

عیان نماید یعنی ہیچ جنبی بے این مہار نہ بینی انقش ناصیہ نیز از لوح فکر نہ تراشی در پے اہل ہدے کہ بر مذہب خدا اند محقق نباشی قطعہ

مبرآمدی ازخوف آفات + ایا صوفی اِذَا فَاتَتْ اِضَافَات + سلوک
راه را دعوی بہر کس + رسیدی درمیان لولا العلامات + وعلامت صدق
آن بود کہ در ذکر حق سبحانہ تعالےٰ یا داؤد علیہ السلام سنگ درخروش
آمدے وبہو کما قال اللہ تعالیٰ یا جبال اَوِّبِی مَعَہٗ وَالطَّیْرُ
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے پہاڑو رجوع کرو ساتہ اُسکے اور آپ نے جانور

اندرین حیرتم گمست رہ راہبین	رشتۂ فکر را سراسر کو تاہ بین
برزبان سالکان بے سروپا	شہد اللہ انہ لا الہ بین

گروش چرخ بے ستون بر صانع بیچون بے بالغ شاہدست - وبرزبان
ہر ستارہ اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (چندین طلوع واحوال بازی بحکم
معبود تمہارا معبود ایک ہی
نیست نیکوترین کہ این گوئی بازی بے چوگان نیست -
تُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ -
پاکی بیان کرتی ہی واسطہ اللہ کے جو بیچ آسمانوں اور جو بیچ زمین کے ہی -
در عروج ونزول بروج وستارگان پیستگان امرے اند یعنی بیقرار
مے پویند وتسبیح فاطر السموات میگویند

قطعہ

جملہ اشیا بحکم کن فیکون	مختلف در وجود رنگا رنگ
متفق در گواہئے توحید	ہم زبان گشتہ ہینگر وہمسنگ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فرمایا اللہ تعالےٰ نے تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانوں کے اور زمینوں کے
وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ -
اور آنے جانے رات اور دن کے نشانیاں ہین واسطے صاحبان عقل کے -
میآرند کہ در بنی اسرائیل عابدے بود حق سبحانہ وتعالےٰ را می پرستید

دوران ایام چنان بود که هرکه فارغ البال سی سال در عبادت می
گذرانیدے از درخت ابرے یا سایه بر سر برابر شدے و تا او در جهان
ماندے برابر ماندے عابدے را سی سال بکمال رسید و اثر آن
ندید شکایت حال پیش مادر ببرد و مادرش پرسید که درین مدت هیچ
گناہے واقع شده باشد گفت نے بلکه قصد بگناه هم در وقوع نیامده
است ۔ مادر گفت هیچ باشد که نظر بسوے آسمان کرده باشی و بغیر
فکرت باز داشته عابد گفت این نوع بسیار واقع شده است مادرش
گفت هوش دار کسی که نظر بچنین خلقت عظیم و صنع جسیم کند و به فکر باز
نیاید او بدان درجه نرسد و آن کرامت نیابد

مثنوی

گردش چرخ معلق بے ستون	بر خدائے رهبرست و رهنمون
قادرے پاک آسمان این چنین	باز دار و تا نیفتد بر زمین
باید اندر رنج و فکرش بودنت	زانکه سود نت می برد آسودنت
گر ترا فضل خدا باید مدام	این چنین می باش ایجان والسلام

در روضه زندوسیه مسطور است قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
که گفت یا عائشه رضی الله عنها بیان کن عجب ترین چیزے که دیده
از رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔ پس عائشه رضی الله عنها بگریست
باز بگریست و گفت که آمد بر من شبے رسول الله صلی الله علیه وسلم که
آن شب نوبت من بود و بستر من بکمال خود آراسته و برای عبادت
از من دستوری خواست ۔ پس گفتم من که من هوائے نفس از تو می
خواهم و مرا قرب تو کافی است و دستوری دادم رسول الله صلی الله علیه وسلم

در گوشہ خانہ برفت و وضو ساخت و آب بسیار بریخت و بہ نماز برخاست
و در قرأۃ بگریہ آویخت و بعد از نماز بنشست فحمد اللہ و اثنی علیہ
پس تعریف کی اور صفت کی اوسکی
پس ہمچنان بگریست و آب چشم مبارک او نیز بزمین رسیدہ بود کہ
بلال بیامد و گفت۔ بابی انت و امی یا رسول اللہ ما
پدر و مادر من فدا باد تو شود یا رسول اللہ کیون
یبکیک وقد غفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر
رولاتی ہے تکو اور تحقیق بخشا ہے اللہ نے جو پہلے ہو چکا گناہ تیرے سے اور جو پیچھے ہوا
فقال علیہ السلام افلا اکون عبدا شکورا
پس فرمایا اوپر انکے سلام کیا پس نہو نہین بندہ شکر گذار
وما یمنعنی عن البکاء وقد انزل علی البارحۃ
اور کون مانع ہے مجھکو رونے سے حالیکہ تحقیق نازل کیا گیا اوپر میرے کل
وقرا ان فی خلق السموات والارض واختلاف
اور پڑھا تحقیق بیچ پیدایش آسمانون اور زمین کے اور آنے جانے
اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون
رات اور دن کے البتہ نشانیان ہین واسطے صاحب عقل کے وہ لوگ جو یاد
اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون فی
کرتے ہین اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹون اپنی کے اور فکر کرتے ہین بیچ
خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا
پیدایش آسمانون اور زمین کے اے رب ہمارے نہین پیدا کیا تونے بے فائدہ
سبحانک فقنا عذاب النار وقال علیہ السلام یا

باکی ہو تجھکو پس بچا ہم کو عذاب آگ کے سے اور فرمایا حضرت نے اوپر آپکے سلام اگر

بِلَالُ بَيْتِكَ نَارٌ لَا يُطْفِئُهَا إِلَّا مَاءُ الْعَيْنِ وَيْلٌ لِمَنْ

بلال گھر آگ ہو نہیں بجھاتا ہو اسکو مگر پانی آنکھ کا افسوس ہو واسطے اس شخص

قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيهَا

کے کہ پڑھے یہ آیت اور نہ فکر کرے بیچ اسکے۔

اگر داری ز سر کار دین ہوش	سخن دین را بکن از مصطفی گوش
کہ گفت از اختلاف اللیل خواندن	بود بے فکر اندر ویل ماندن
وگر خواہی کہ آن آتش نشانی	نیابی آب جز اشک از فشانی

و از زاہد سے مسطور ست وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

اور فکر کرتے ہین بیچ پیدایش آسمانون کے اور زمین کے

لَهَا صَانِعًا قَادِرًا عَالِمًا در تفسیر دیگر آمده است کہ الآیتین

واسطے انکے بنانیوالا قادر ہو جاننے والا۔ البتہ نشانیان

لِأُولِي الْأَلْبَابِ الْآيَاتُ عَلَى الْوُجُودِ وَالْوَحْدَةِ وَالْعِلْمِ

واسطے عقلمندون کے اور نشانیان ہین اوپر وجود اور یگانگی اور علم

وَالْقُدْرَةِ لِذَوِي الْعُقُولِ الْخَالِصَةِ

قطعہ

اور قدرت کو واسطے صاحب عقلون خالص کے ہین۔

پیش فکرت مسبحان خاموش	ذکر بر ہر زبان سنت بے تکلیف
چہ ملک بر فلک چہ پاکیزہ	چہ بنی آدم و چہ کرم کثیف

پس شنیدن ذکر از صنع کردگار بگوش فکر ست کہ اندیشش دنگار آنرا بکار دارند و ہر آفریده را بے آفریننده در چشم نیارد۔ اما در آنکہ ذکر حق و

سبحانہ از فکر افضلست مے آرند کہ از استنا د ابو علی دقاق کسے پرسید

اَلذِّکْرُ اَتَمُّ اَمِ الْفِکْرُ پس او از سائل پرسید کہ نزد تو

یاد تمام تر ہے یا فکر

چیست او گفت عِنْدِیْ اَلذِّکْرُ اَتَمُّ مِنَ الْفِکْرِ

نزدیک میرے ذکر تمام تر ہی فکر سے

گفت از کجا دانی گفت لِاَنَّ الْحَقَّ تَعَالٰی یُوْصَفُ بِالذِّکْرِ

اسواسطے کہ حق تعالے موصوف کیا جاتا ہی ذکر کے ساتھ

وَلَا یُوْصَفُ بِالْفِکْرِ فَمَا یُوْصَفُ بِہٖ اَلْحَقُّ اَتَمُّ فَاسْتَحْسَنَہٗ

اور نہین صفت کیا جاتا ہی فکر سے پس جو چیز کہ صفت کیا جاتا اسکی ساتھ حق بہت بہتر ہے پس نیک کہا

اَلشَّیْخُ اَبُوْ عَلِیٍّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ پس چون ذکر بے فکر ہیچ است و فکر

اسکو شیخ بو علی نے رحم کرے اسکو اللہ

بے ذکر ہیچ بر ہیچ پس ذاکر حق سبحانہ و تعالے با فکر باید و زبید و از ہر

موجودے بدان فکر پاک تسبیح باید شنید قطعہ

در گواہست جملہ وحدت	ہم نبات ہم سفالہ و ہم سنگ
دیدہ دل و گوش دل باید	چشم پر سم نہان نماید تنگ

پس ہر کہ بفکر رسید در ذکر افزود و مرد بے فکر استقامت بر ذکر نتوا

نمود چونکہ ہر مخلوق بلسان حال ناطق بتوحید حضرت ذی الجلال است

آدمی کہ بے یاد او بود کمتر از سنگ و سفال ست غزل

گوید ثنا ہی پاکش ہر ذرہ بنالہ	در وصف او بسبیح ہم سنگ و ہم سفالہ
دان ہرچہ در وجود ست در حمد و در درود	بر جلوہ وددوست ہر شی ذکر لالہ

خار و گلی کہ رویدت بیج او بگوید — ترا بہ بد و بخوبی در لالہ زار لالہ
ہر برگ از گیاہی بر وحدتش گواہی — می خوان بانتباہی اوراق این رسالہ
گل رنگ و بو فروشست آن غنچہ با سبخوشست — بلبل بصد خروشست اندر نوا و نالہ
مشتاق شوق دانند قدر شراب مستی — ہر علی قلی نیابد بوی ازین پیالہ
پس مرد حق جو را کیف الطریق گوید — حالات پاکش او را یکبارگی حوالہ
آن زاہدان سادہ شبہا بپا ستادہ — در بندگی ستادہ اکنون زہی قبالہ
الحبشی دارد بر فرق تاج شاہی — از خوان شاہ شاہان بخشید این نوالہ

مکتوب بجانب ملک العلما مولانا حاتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا
گواہی دی اللہ نے کہ نہین کوی معبود مگر
هُوَ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
وہ اور صاحبون علم نے درحالیکہ قائم ہین ساتہ انصاف کے نہین کوی معبود مگر وہ غالب حکمت والا۔
چون شہادت علماء دین با شہادت ملائک بشہادت باری جل و علا
قرین ست زہی شرفی کہ شرف علم دین و علماء دین ست عالمان بنایہ نیاب
از خود وحید اند بدین نیاز محرمان راز توحید اند در وھو معکم
دور بین اند یعنی کہ حق سبحانہ و تعالی را دور نمی بینند اہل خشیہ اند کہ مبشر دا
وَاُسِرُّوْا اَنَّهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ درست دا
اور حکم کئی گئے یہ کہ راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ اس سے۔
تبلیغ قُلْ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا
کہہ تو سوای اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندون اسکے سے جو عالم ہین

درجات اعلای شان برتر از آفاق ست که در عقد عقیدہ شان لفند ما باق ست ایشا نند که در قدر قدر میبگزرانند و ستی در مشیت بجهل انبازند اَلْعِلْمُ نُكْتَةٌ چه نکته است باریک بنده را همیگوید از ضمیر باریک خنک آن دل که هدف این تیر ست و آزاد بنده که درین غم اسیرست این صحیفه ئیست که بهر کس نمایند راز لیست که با یکے از هزار بکشایند - کَلِّمُوا النَّاسَ فِيمَا يَعْرِفُونَ و دیرست که گفته اند فرد

کلام کرو تم لوگون سے اُس چیز سے کہ پہچانین -

محرم راز صد سال یکے خیزد | پیش هر کس سخن از عالم اسرار مزن

لَتَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ سِيمَاهُمْ

پہچانتا ہو تو آنکو ساتھ چہرہ آنکے کو اور البتہ پہچانتا ہو تو آنکو بیچ آواز کہنے کو پیشانی آنکی

فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ضمیر ایشان بے شان ست و علم

بیچ منہون آنکے کے اثر سجدونکے سے -

ایشان بے انشان ایشانراکه بجان جودست حالت تسلیم ایشان همان سجود ست رحمت بر قائلے باد که گفت ع

سجدۂ دیگران به پیشانی | سجدۂ عاشقان تو مید ست

ایشان اگرچه در بدایت برجان باختن باشند اما بنهایت در تسلیم باختن باشند که در پایان تحقیق - قول ابی بکر صدیق رضی الله عنه این بوده هٰكَذَا كُنَّا حَتّٰى قَسَتِ الْقُلُوبُ -

ایسے ہی تھے ہم یہانتک کہ سخت ہوے دل -

و چه قساوت ست و تحمل نتوان کرد بر اشد قسوة حالات ناشکیبا عاشق

عاشق اگرچہ صد زیب دارد امّا زینت حقیقی حالت اہل شکیب دارد
آن را سکر و صحو باشد و این مطلق از خویشتن محو باشد آوردند
بر سر حرف در آوان بہار شوریدگان راستی در کار است و یک شور
ایشان درین روزگار بہار است بر خوشیدن گلے میبرند و بنوشیدن
ملے فرحت میگیرند و بجز خوشیدن بلبلے سیر این تیر ند ابیات

نہال عشق بر آمد ز صحن دل چو گلستان — بہر شاخے دگر میوہ ز ہر غنچہ گلی خندان
آدمی نیست کہ عاشق نشود وقت بہار — ہر گیاہے کہ بہ نوروز نجنبد حطب است
ہر گیاہے کہ بر زمین روید — وحدہٗ لا شریک لہ گوید

بذکرش ہر چہ بینی در خروش است — ولے داند درین معنے کہ گوش است
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوان است — کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبان است

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ
فرمایا اللہ تعالے نے اور نہین کوئی شئے مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد اسکے کے
درمیان این آیت کہ خلاصۂ کتاب و مرہم دلہا کباب و مستان شوق
را پیالہ شراب ست چند کلمہ کم و بیش از تحقیق محققانۂ خویش و از صحائف
کتاب خانہ خود درج نمایند و کمترے سعی کردن دریغ نفرمایند دیگر ہمہ
بخیر ست و بخیر خواہد بود ان شاء اللہ تعالے —

جواب از ایشان بجانب درویشان

مخاطبات فرح امیز و ملاطفات روح انگیز کہ از صوب صواب عالیجناب
شیخ الشیوخ صاحب الفیض والرسوخ بنام زد این رکیک الفہم و بطی الوہم
شرف اصدار یافتہ بوصل و وضوح پیوستہ کلمات مشائخ بمشابہ متشابہات

اند مارا وامثال مارا مقدور ومیسور نیست که معانی آن مبالغے را
احاطت وادراک تواند نمود مگر بقدر فہم خود بعضے شمہ ازان معلوم گشتہ
مَنْ لَمْ یَصِلْ اِلٰی ھٰذَا الْمَقَامِ لَمْ یَعْرِفْ ھٰذَا الْکَلَامَ
جو کوئی نہ پہنچا طرف اس مقام کے نہ پہچانا اس کلام کو
اگر حضور موفور السرور بکرم الله الشکور میسر ومیسور شود بمشافہہ مستفیض
گردد وتسبیح که از فحواے آیت کریمہ
وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ مِن حیثُ الظّاہر
اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہو ساتھ حمد اسکی حیثیت ظاہر سے
مفسران ومذکران اہل یقین بحکم شرع متین فہم کردہ بیان فرمودہ اند
بعضے تسبیح حال مراد داشتہ اند کہ ہر چیزے ممکن کہ در عالم حادث ستا
بوجود محدث بحمد واجب الوجود موصوف بصفات کمال بلسان حال ناطق
ست وبعضے تسبیح مقالی مراد داشتہ اند کہ ہر حادثے بتسبیح صانع خود
بصفات قدیمہ بلسان مقال مسبح ست فاما ہر کس معلوم نمیکنند و
شنود الا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ خاطر بمطالعہ عبارات شائقہ واستعارات
مگر جس کو چاہے الله
ذائقہ مشتاق ملاقات فائض البرکات از حد بیرون ست کہ این کلام از
اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ بودہ ست الله تعالے سایہ ذات بابرکات
دیا گیا ہوں جمیع کو بیچ الی بالین
الی آخر الاوقات بر کافہ مومنین ومومنات مظلل وممدود دارد آمین
پس بحکم اختلاف مذکور اگر مسبح بلسان حال ست گویند ہر موجودے
بر وجود حق سبحانہ دال ست واگر مسبح گویند ہر چیزے چنانکہ بعضے ملا
میگویند بلسان پس دلالت میکند بر حیات ہر شی عند الله این مقال از

این شور را با خالق پاک راز و بدرگاه خداوند افلاک نیازے ہست۔
وَلٰكِن لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ر باعے
لیکن نہین سمجھتے ہو تم تسبیح انکی

دیدہ ہوش بخواہ ای شاہی	زانکه از سر راہ گمراہی
بشنو قول رسول الہی	آرنا الاشیاء کما ہے

میارند که در پاے مبارک رسول الله صلے الله علیه وسلم آماس بود سنگے بر آتش گرم میکردند و بر پاے می نہادند سنگ به تنگ آمد و در حضرت حق بنالید فرمان شد که داد توا از دست خود بستانم تا در آن روز که بدن آن مبارک رسول الله صلے الله علیه وسلم سنگ رسید و مجروح شد نه ہمان سنگ بود که فرشتگان انرا در لشکر کفار انداخته بودند چون خاصان درگاه و مقربان حضرت آله برین دقیقه راه و از حقیقت اشیا آگاه دارند ازین نوع آداب

ایشانرا آگاه میدارند قطعه	فیض خداوند بخاصان المنو
از رہ خاص از مدد خاص خویش	ہیچ بدان رہ نتوان راه برد
از رہ تکلیف با خلاص خویش	و نیز مے آرند از مہتر موسی علیه السلام

که از سنگ جامه خواسته و گفت ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ
(پہتر کپڑا میرا پتھر کپڑا میرا)
و انچنان بود که ہر یکے قوم چون خوف لوم نبود برہنه غسل میکردند مہتر موسی علیه السلام جامه پیچیده و باب می در آمد پس بدین که راه بے اکراه ایشان از تکلیف بری بود قوم بدگمان شدند مگر در تن مبارک او عیبے ہست گفتند انه آدر و آدر و آنرا گفتند که عظیم الخصیتین باشد تا روزے مہتر موسے علیه السلام باب در آمده بود و جامه بر سنگ داشته سنگ بحکم فرمان درجریان آمد و

ازانجا کہ بود با جامہ بہم روان شد مہتر موسی علیہ السلام بضرورت از آب
برہنہ بیرون آمدند و از سنگ جامہ خواستند فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا
پس پاک کیا اسکو اللہ نے اس چیز سے کہ کہا انہوں نے

ہست در ہر شیئ حیات ولیک		ہیچ کس نیست زین و قیقہ آگاہ
آئینہ دل چو جان نماے شود		بیرون آمد جان جان نمائی راہ

ونیز رسول علیہ السلام از کوہ آب خواستہ می آرند کہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ در سفرے ہمراہ رسول علیہ السلام بود تشنگی برو بے غالب آمد حال خود
باز نمود رسول علیہ السلام فرمود برین کوہ برو و بگو کہ مرا رسول خدا پیغام
بر تو فرستادہ ست آب دہ کوہ مسکین چون آب نداشت جواب داد و گفت
ازان روز باز کہ این آیت فرود آمدہ ست وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
اور ایندھن اس آگ کا آدمی اور پتھر
سدہ بر چارہ نمی یابم چندان گریستم کہ آب در من نماندہ ست با رسول خدا
بگوی دعا کند تا از آتش دوزخ نجات یابم ابن مسعود رضی اللہ عنہ آمد
حال باز نمود رسول علیہ السلام در حق آن سنگ دست دعا بر آورد حق
سبحانہ تعالیٰ آزادش گردانیدہ إِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ
تحقیق بعضے پتھروں سے البتہ وہ ہیں کہ بہتی ہیں ان
الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَإِنَّ مِنْهَا
ندیان اور تحقیق بعض اس سے البتہ وہ ہیں کہ پھٹتے ہیں پس نکلتا ہے ان میں سے پانی اور تحقیق بعض
لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ
اس میں البتہ وہ ہے کہ گر پڑتا ہے ڈر اللہ کے سے اور نہیں اللہ بے خبر اس چیز سے کہ کرتے ہو تم

در رہ خشیہ اگر سنگ بدینسان باشد		کمتر از سنگ نخشیہ چہ بد انسان باشد

از سنگہا سخت تر خارہ ہست اما نہ آنچنانکہ آدمی ناہموارہ ست پس چون منعم

در عالم حقیقت نه رنگ اوست نه جنس هر کرا درونه سخت است دانی که
او باعتبار معانی سنگ است نه انس قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ آورده اند که فردا کوه احد را بصورت
احد پہاڑ ہم دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہیں ہم اسکو
آدمی گردانند و با صدیقان حشر کنند و هم چنین بسیار آدمیان را با سنگها
در دوزخ برند

قطعه

چون فریقی در یمین باشد فریقی در یسار
یا لئیم تا با لئیم فردا کنند هم در شمار
این گروه مصطفی باشد درو اهل صفا
وین شیاطین انس باشد با شیاطین جار
منقول است که پیش از انکه در مسجد
مدینه منبر آراسته کنند حضرت مصطفی علیه و آله السلام بر ستون مسجد تکیه کرده
خطبه می گفت چون منبر شد ستون بآواز بلند بنالید و خواست که تا بر قدم رسول
علیه و آله السلام از منبر فرود آمد و آنرا کناره گرفت ستون بر طریق خردگان
میگریست و دم میگرفت حضرت رسول علیه و آله و سلم اورا فرمود امی حنانه از
حضرت حق تعالی درخواست کردم که ترا نهال بهشت گرداند و نام آن چوب
حنانه بود می آرند اگر رسول علیه و آله السلام اورا کنار نگرفتی از گریه باز [illegible]
وانه ناله باز نماندی

قطعه

هر کسی عشق با خدا دارد
خشک چوبی ست گرچه با خود برگ
زیستن آنکه خالی از عشق ست
زیستن صورت ست معنی مرگ
و می آرند که چون مهتر داود علیه السلام
زبور خواندی مرغان از هوا باز ایستادندی و وحوش از بیابان می آمدی
و آواز بشنودندی و هر برگ درختی که سبز بودی زرد گشتی و زرد و سبز گشتی و کوه‌ها

بموافقت او شیخ گفتندی و می آرند شمنون مجنون در مسجد وعظ می گفت حاضران را مستمع نیافت غفلت شان بروی گران آمد سخ بجانب قندیلها مسجد کرد و گفت با شما میگویم بنفس پاک او در قندیلها اثر کرد همه بهم

یار ہم عشق دہ و مستی دہ	عشق با مو و مو پرستی دہ
چون ہستی تو طنا ہر پیدا	آگر از مستر کار ہستی دہ

در خیر المجالس آمده است از شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ که ایشان در شہر نیشاپور رفتند و خلق شہر ہمہ تبرک کردند مگر درویشی بود اورا امام کرامی گفتندی ہرگاه که نام شیخ شنیدی لعنت کردی تا شیخ کرامی را آخر ہمت شد شیخ بپرسیدن او روان شد حسن مودب خادم خانقاه یکی را برای استکشاف مزاج او پیش فرستاد چون او شنید گفت او اینجا کجا می آید او را بگوئید در کلیسا برود این سخن شیخ را معلوم کردند شیخ فرمود ما را نفس ہمہ پاس باید داشت و در کلیسا باید رفت محفہ جانب کلیسا روان کردند در راه پرسید درین محفہ کیست گفتند ابو سعید او لعنت کرده یاران قصد کہ او را برنجانند شیخ ملاطفت فرمود زنہار او را کسی نرنجاند که او دین ما را باطل میداند و لعنت بر باطل میکند را فضی خلق شیخ دید تائب شد پیشتر رفت روز یکشنبہ بود ترسایان گرد آمده بودند صورت مریم پارسا و صورت عیسی علیہ السلام می پرستیدند بر شیخ گمان بردند شاید که در دین ما در آید شیخ در کلیسا رفتہ و بسرآن ہر دو صورت ایستاد و شد لعنہ رخ با مہتر عیسی علیہ السلام کرد و این آیت خواند ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ

کیا تو نے کہا تہا واسطے لوگون کے

اَتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔

پکڑو مجھکو اور ماں میری کو دو خدا سوائے اللہ کے

یعنی تو گفتۂ مرا و مادرم را بخدائے پرستید اگر نگفتہ جو خدا را سجدہ کن بجبر و آنکہ شیخ این سخن گفت ہر دو صورت مستقبل قبلہ شدند و در سجدہ افتادند ترسایان چون کرامت شیخ معائنہ کردند ہمہ کلمہ توحید گفتند و مسلمان شدند شیخ رخ بجانب یاران کردند و فرمودند دیدید برنفس پیرے کارکردم چہا معائنہ شد و این حکایت درخیر المجالس در مجلس افزود

۵ مست شوقت ابسوی بتخانہ مستم		تسبیح بتان زمزمۂ عشق تو بود

شیخ گرامی این ہمہ بشنید و وان بیر در شیخ رسید و عذر خواست و در تفسیر آیت یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا آمدہ ست قِیْلَ یَا رَسُوْلَ

اس دن بیان کریگی زمین خبرین اپنی کہا گیا اے رسول

اللّٰہِ مَا حَدِیْثُھَا قَالَ تَشْھَدُ عَلٰی کُلِّ عَامِلٍ بِالْخَیْرِ

اللہ کے کیا ہی بیان کر زمین کا فرمایا گواہی دیگی اوپر ہر عمل کرنیوالے بھلائی اور برائی کے

وَالشَّرِّ جائے بگوید و نام بگوید و وقت بگوید و زمین را بکردار ما بیان علم ست و ہرکہ سخنے بگوید بداند لیکن نمیگوید کہ فرمانش نیست وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ پارہہائے زمین میان خود با یکدیگر نزدیک

اور بیچ زمین کے قطعے ہیں پاس پاس۔

سخن آیند و جایگاہ مومن نیکو کار بطاعت اوبنازد و جایگاہ کافر و تباہ کار بگناہ او بنالد و در خبرست کہ سجدہ گاہ مومن چہل شبانہ روز بروے بگرید و زمین ہرگ ہر مرد مطیع و مرد عزیز بگرید و آسمان نیز آمانہ ان

خشک شدن ہر گیز واز مردن غافل بے تمیز قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فَمَا
بَکَتْ عَلَیْھِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ فرمایا اللہ تعالے نے پس نہ
روئے اوپر ان کے آسمان اور زمین

در شرح تیسیر اوردہ است چون ابوجہل علیہ اللعن از جہان رفت عکرمہ
رضی اللہ عنہ گفت مرا جای باید رفت کہ نام محمد شنید نشود در جزیرہ
ہمہ جانوران تری وخشکی را بنام محمد ذاکر یافت از انجا بازہ در جزیرہ دیگر
خراب رفت آنجا ہمہ حجر ومدر را در کلمہ طیب گویا یافتہ ہر دو از جہل بیتابانہ
گفت دروغ راچندان فروغ نبود مراہم پیش حضرت او باید رفت کہ
ذکر او در آسمان و زمین ہست قفل دلش بکشاد و بشرف اسلام مشرف

بہ تسبیحی ہر چہ ہست ذاکر دان بزبان ہا اگر شدی آگاہ	نہ کہ در ذکر او ہمین تو توئی از ہمہ خلق ذکر او شنوی

در انیس الواعظین آمدہ است روزی موسیٰ علیہ السلام در بیابا بابنی اسرائیل
خدا یتعالے میگفت در خاطر مبارک او گذشتہ کہ درین بیابان خبر اذکار
دیگر ہم باشد در حال ہمہ وحوش وطیور در جبال غیب را فرمان شد کہ آواز
ذکر را بردارند چنان غلغلہ خاست کہ آواز موسیٰ علیہ السلام محو شد موسیٰ
و سر بسجدہ نہاد و گفت الہی فرو زمین ہم آواز ذکر بود فرمان شد اِضْرِبْ
عَصَاکَ عَلَی الْاَرْضِ عصا بر زمین زد و زمین بشگافت آب بیرون آمد
مار عصا اپنا اوپر زمین کے۔ فرمان شد عصا بر آب زن از ان آب سنگی
بیرون آمد فرمان شد بر سنگ عصا زن مرغی سبز بیرون آمد و از
مے گفت موسیٰ علیہ السلام پرسید ای مرغ چند گاہ ہست کہ تراحق سبحانہ تعالے

آفریدہ است گفت سیصد سال گفت درین سہ صد کار تو چیست گفت از ہر کار دیگر کار کدام افضل است کہ شب و روز دریا دا و بیم اہو موسئے و دو بار آب برین عرض میکند نمیخورم از خوف آنکہ نباید کہ لوک در آب کنم و عزرائیل در رسد این بگفت و در سنگ شد و سنگ در آب رفت و آب در زمین نا پدید شد در روضۂ زند و سیہ مسطور است قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ سَمِعْتُ
کہا رحم کرے اسکو اللہ اور سنا مین نے

اَبَا الْفَضْلِ مُحَمَّدَ ابْنَ نَعِيمٍ الْكَتَّانِيَّ او گفت کہ دیدم من
ابو الفضل محمد بیٹے نعیم کتانی کو

در بعضے از کنار دریا صیاد شے را کہ ماہی میگرفت و دختر کے برابر او نشست ہر ماہی کہ صید میکرد و سوی دختر انداخت و دختر در روی ماہی میدید و بدریا باز می انداخت پدرش گفت ای دختر من بگمان ماہی بہ مشقت صید می کنم و تو آنرا بدریا می اندازی دختر گفت چون می شنوم کہ ماہی اللہ اللہ میگوید

فَلَا اُحِبُّ اَنْ اُعَذِّبَ شَيْئًا يَقُولُ اَللّٰهَ اَللّٰهَ

پس نہین دوست رکھتا ہون یہ کہ عذاب کرون ایک چیز کو کہ کہے اللہ اللہ

در معدن المعانی آوردہ است بزرگی در راہ میگذشت آواز بانگ نماز شنید و ہیچ اجابت نکرد و پیشتر شد سگے بانگ میکرد گفت جل جلالہ و عم نوالہ سبحان اللہ ما سبب چیست گفت موذن در غفلت بود از ان غفلتم آمد و سگ بیشک و دانستم کہ خدا ایرا یاد میکند او را اجابت کردم ؎ سگ کہ یاد تو کند بغفلت آن سگ مردم است + ور کند یاد تو مردم از غفلت سگ است + در خزانہ جلالی از عین العلم آوردہ است کہ از گریۂ طفل تنگ نباید کہ ذکرست لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کند

هرآینه خوبست وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ -

اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے حمد اسکے کی -

رحمت بر قائلے باد کہ گفت شعر	ای گریۂ طفل بے گناہ از غم تو
ای نعرۂ پیر خانقاہ از غم تو	وی نالۂ مرغ صبحگاہ از غم تو
آہ از غم تو ہزار آہ از غم تو	در گلستان شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

آمدہ است **حکایت** یاد دارم شبے با کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم سحر در کنارہ بیشہ خفتہ شوریدہ در سفر ہمراہ من بود نعرہ بزد و راہ بیابان گرفت و یکنفس آرام نیافت چون روز روشن شد گفتمش آنچہ حالت بود گفت بلبلان از درخت بنالہ در آمدہ و کبکان در کوہ و غوکان در آب و بہائم در بیشہ اندیشہ کردم از مروت نباشد ہمہ در تسبیح و من بخواب غفلت رفتہ شعر

دوش مرغے بصبح می نالید	خواب و صبرم ببرد و طاقت و ہوش
گفتم این شرط آدمیت نیست	مرغ تسبیح خوان و من خاموش

در انیس الواعظین آمدہ ہست ای حسن کمتر از غوک مباش بشنو کہ در حق او پیغمبر علیہ و آلہ السلام فرمودہ است قال علیہ السلام لا تقتلوا الضفدع فانہ کثیر التسبیح

فرمایا اپ انکے سلام ست نہ قتل کرو مینڈک کو پس تحقیق وہ بہت تسبیح کرنیوالا ہے

و نیز آمدہ است کہ اگر بر مومنان غفلت غالب نبود حق ایشان را تقاضا نکردے و نفرمودے اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا

فصل دوم در قدم داشتن براہ و بکثرت کوشیدن در ذکر حضرت اللہ

قَالَ اللہُ تَعَالٰی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ

فرمایا اللہ تعالے نے اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ تعالے کو

ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

یاد کرنا بہت اور تسبیح کرو اسکی صبح اور شام۔

نگارندۂ پاک بیچون و دارندۂ افلاک بے ستون بے کام در کلام کریم قرآن
عظیم میفرماید ای گزیدگان با آگاہ و ای مخلصان اہل انتباہ و ای موحدان
و دینداران و ای گزیدگان حضرت کردگار یاد کنید مر خدا تعالے را یاد کردنی
بسیار و دارید زبانہا را بثنا او بکار و غافل نشوید از ذکر اللہ و بپاکی یاد
کنید او را گاہ بیگاہ تا آئینۂ دل بحب و حرص دنیا رخسیس نفیس محجوب و بے نور نشود
و صفا و ذکا را آن بسرور فانی و بغرور لایعنی وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

اور نہیں زندگی دنیا کی مگر فائدہ مندی غرور کی

مشغول نشود و دور نگردد و بتوجہ تام علی الدوام در یاد مولا کہ ہر چہ جز اوست
فراموشی اولے بپاکی دل بکوشید و شراب شوق محبت بنوشید و شما ای ذاکران
قدر بدانید آ ذکر کرا گردانید قرار و آرام بے یاد او بر خود حرام گردانید و
گردن در کمند غفلت و سہو و فراموشی است بکشید تا چندے ندار۔

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

کیا نہ آیا ہے واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے یہ کہ عاجزی کریں دل انکے واسطے اللہ کے

در گوش کنید تا عالم غفلت و فراموشی را فراموش کنید و ماسوا اللہ را در یاد
نیارید و صیقلہ ذکر و استغفار بر آئینۂ دل جاری دارید پس اینجا باید دانست کہ حیث
بکثرت ذکر آئینۂ دل پاک نشود و بہیچ رنگ بے زنگ نگردد۔

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ وَصَقَالَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ

اور فرمایا نبی نے اوپر آنکے اور آل آنکی کو سلام واسطے ہر چیز کے صاف کرنیوالی چیز ہو اور صافی دل کی یاد الہی

ونیز باید دانست کہ صلاح وفساد تن در صلاح وفساد دل ست۔

قَالَ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اَلَا اِنَّ فِی الْجَسَدِ لَمُضْغَةً

فرمایا اوپر آنکے اور آل آنکی کے سلام خبردار ہو تحقیق بیچ بدن کے البتہ گوشت کا ٹکڑا

اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ بِصَلَاحِهَا وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ

مراد دل سی ہو جسوقت کہ سنور گیا سنور گیا تمام بدن ساتہ سنورنے آسکے کو اور جسوقت بگڑ گیا بگڑ گیا

بِفَسَادِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ۔

ساتہ بگڑنے آسکے کو تمام بدن خبردار ہو اور وہ دل ہو۔

واین معنی نیز باید دانست کہ ہر دل را صحتی و مرضے وموتے وحیاتے ہست

پس حیات تن از حیات دل معتبر ست کہ اصل ست ومقصود لی حیات دل ذات

کہ در عدم ست جملہ وجود عَلٰی مَا یُشِیْرُ اِلَیْهِ الْحَدِیْثُ

اوپر اس چیز کے کہ اشارت کرتی ہو طرف آسکے حدیث

تن خفتہ و زندہ دل زبیر گل		بہ از عابدے زندہ و مردہ دل

در موت وحیات دل را بزمین تشبیہ میکنند چنانکہ زمین را بحقیقت موت نیست

در موت او ہمین خالی بودن اوست از نفع ہمچنین دلے کہ از کثرت حب ہو

وشغل ملاہی محجوب از حضرت الہی در خلاف ومعصیت بگمراہی زنگ گرفتہ

وتباہی پذیرفتہ ست حیات او لمات باشد بزرگان گفتہ اند ہر دل کہ

وتیا در وے جائے یافتہ خرابش کردہ وَلَیْسَ عَلَی الْخَرَابِ خَرَاجٌ

اور نہین اوپر ویرانہ کے محصول

پس چنانکہ زمین خراب را اعزہ گویند ہم چنین ہر دل کہ بہموم وغموم غرا

فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ درویشان آنرا پژمرده نامند صدق الله
پس نہین ہے اللہ سے بیچ کسی چیز کے

واین گروہ مردوران اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ وَمَا یَشْعُرُوْنَ
مردہ ہین نہین زندے اور نہین معلوم کرتے

و مومن را باید ہمیشہ پرہیز نماید از آنچہ سختی بدل پدید آید در زرابدی مسطور است
قَسْوَۃُ الْقُلُوْبِ مِنْ ثَلٰثَۃِ اَشْیَاءَ طُوْلُ الْاَمَلِ وَنِسْیَانُ
سختی دلون کی تین چیزون سے درازی آرزو کی اور بہول جانا

الذِّکْرِ وَکَثْرَۃُ الشَّھَوَاتِ درعوارف مسطور است
یاد اللہ کا اور کثرت خواہشون کی

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ مَوْتُ الْقَلْبِ مِنْ شَھَوَاتِ النَّفْسِ
کہا محمد بیٹے علی نے مرنا دل کا خواہشون نفس سے ہے

پس چنانچہ سختی و تاریکی دل کہ عبارت از موت اوست از فوت کردن
فرصت یا نماز و امید دراز و نسیان ذکر و اتیان شہوت بے فکرے افزاید
ہمچنین صفا و نور قلب کہ حیات اوست جز بکثرت ذکر حاصل نیاید
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ درخزانہ جلالی آوردہ
فرمایا اللہ تعالی نے کیا جو شخص کہ تہا مردہ پس جلایا ہم نے اسکو

اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا یعنی بِکَثْرَۃِ شُغْلِ الدُّنْیَا فَاَحْیَیْنٰہُ یعنی بِذِکْرِ الْمَوْلٰی
کیا جو شخص کہ تہا مردہ یعنی ساتہ کثرت کام دنیا کے پس جلایا ہم نے اسکو یعنی ساتہ ذکر مولی کے

ونیز باید دانست کہ چون دل بمتابعت ہوای نفسانی وحب وحرص جیفہ دنیاوی
و غفلت و نسیان و خلاف و عصیان گرفتار آید آن علامت غلبہ شیطان باشد

کہ شیطان بران دل غالب آمدہ بود کما قال اللہ تعالیٰ استحوذ
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے غالب آیا ہے
علیہم الشیطان فانسٰھم ذکر اللہ
اوپر انکے شیطان پس بھلا دیا انکو یاد اللہ کے تئیں
یعنی شیطان بوسوسہ خود غلبہ کردہ است بر ایشان پس فراموش کنانیدہ
است ایشانرا یاد کردن خدا تعالیٰ در مدارک آمدہ است۔
قال شاہ شجاع الکرمانی علامۃ استحواذ
فرمایا شاہ شجاع کرمانی نے نشانی غالب آنے
الشیطان علی العبد ان یشغلہ بعمارۃ ظاھرہ
شیطان کے اوپر بندہ کے یہ کہ مشغول کرتا ہو اسکو ساتھ آبادی ظاہر کی
من الماکل والملابس ویشغل قلبہ عن
کہانے اور پہننے سے اور مشغول کرتا ہو دل اسکا فکر
التفکر فی آلاء اللہ ونعمائہ والقیام بشکرھا
کرنے سے بیچ نعمتوں اللہ کے اور نعمتوں اسکے کا اور باز رکھتا ہو قائم ہونے سے ساتھ شکر
ویشغل لسانہ عن ذکر ربہ بالکذب والبھتان
اسکے کے اور مشغول کرتا ہو زبان اسکے یاد رب اسکے سے ساتھ جھوٹ اور طوفان کے
ویشغل قلبہ عن التفکر والمراقبۃ بتدبیر الدنیا
اور مشغول کرتا ہو دل اسکا فکر کرنے اور مراقبہ سے ساتھ تدبیر دنیا کے
جمیعًا پس تا دل بنور معمور نگردد این غلبہ شیطان دور نشود
انتہی۔

مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ

ایک جن سے اور ایک ہمنشین فرشتے سے کہا صحابہ نے تمکو بھی اے رسول

اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا

خدا کے کہا مجھکو بھی ولیکن اللہ نے مدد دے مجھکو اوپر اسکے پس اسلام لایا

يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِالْخَيْرِ شرح اور روایت اَسْلَمُ رُوِيَ بِضَمِّ الْمِيْمِ اَىْ اَسْلَمُ

پس نہیں حکم کرتا مجھکو مگر ساتھ نیکی کے سلامت رہتا ہون ساتھ پیش میم کے یعنی سلامت

اَنَا مِنْهُ وَرُوِيَ بِفَتْحِهَا وَهُوَ الْاَصَحُّ اَىْ اَسْلَمَ اَىْ صَارَ

ہوں اس جن سے میں اور روایت ساتھ زبر کے ہی اور وہ بہت صحیح زیادہ ہی یعنی اسلام لایا وہ جن یعنی ہو گیا

مُسْلِمًا اَلْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ مَلَكًا وَشَيْطَانًا

مسلمان یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر اسکے کہ ساتھ ہر آدمی کی ایک فرشتہ ہی اور ایک جن

مے آرند دو دیو را با یکدیگر ملاقات شد یکے ایشان فربہ بود و دیگر لاغر فربہ مر

لاغر را پرسید از چہ سبب لاغری گفت مر دو کہ من بر دوی نا مردام او دائم در یاد

حق سبحانہ مے باشد در خوردن و نوشیدن و خفتن و پوشیدن ہمہ بسم اللہ

میگوید فِي الْاَعْلٰى اللّٰه او نمے باشم پس او پرسید کہ فربہی تو از چیست

گفت ہیچ نعمتون اللہ کے اور نعمتون اسکے از زبان سے یا دحق نمیرود

فعل بدل لِسَانَهُ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ ہم ازان فربہم پس از ینجا ست

اگر وے مشغول کرتا ہی زبان اسکے یاد رب اسکے دستان خدا را دو آنرا در حیات

نشارند قَلْبَهُ عَنِ التَّفَكُّرِ وَالْمُرَاقَبَةِ ست کہ چون مخلصے را سلطنت

و یا دمی رہتا ہی دل اسکا فکر کرنے اور مراقبہ سے رو ہند کہ فلان از نہ ہارا

خواجہ حسن گا پس تا ول بنور سحمو رنگرد و این چنان انس گرفتہ بود کہ

یکدم بے یاد حق از وے نرفتے وقدمے بے توجہ برنگرفتے وقتے دو کس از شہرے
قصد دیدن او کردند چون در شہر رسیدند گربہ در دوکان بیافتند کہ حسن بود
ایشان ازسخن گربہ گریہ کردند متحیر ماندند وکلمہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
تحقیق ہم ہیں واسطے اللہ کو اور طرف اسکی رجوع کرنیوالے
بر زبان راندند وگفتند اگر ملاقات آن بزرگ بحکم آنکہ نصیب نبود میسر نشد
بارے بزیارت قبر او مشرف شویم قصد خانقاہ کردند رسیدند وخواجہ را سلامت
دیدند از حیرت بیہوش گشتند خواجہ استکشاف حال ایشان کردند ماجرا نقل
کردند خواجہ بگریست وگفت بدین ساعتے بیاد حق سبحانہ گذشتہ نداردو دانند
کہ حسن نماند شاید کہ این سخن در گوش آن گربہ ہم افتادہ باشد۔
در خزانۂ جلالی آوردہ است ہر کہ لحظہ از یاد حق تعالے غائب باشد در آندم خلل
در ایمان باشد وَلِلّٰهِ دَرُّ مَنْ قَالَ

اور واسطے اللہ کے ہے خوبی اسکی جسنے کہا۔

دران کو غافل از وے یکزمان ست	در آندم کافرست اما نہان ست
وگر خود غائبے پیوستہ باشد	درے اسلام بروے بستہ باشد
حضوری بخش امے پروردگارم	کہ من غائب شدن طاقت ندارم

چون خالی بودن از ذکر بمنزلۂ مرگست نزدیک درویشان وتازگی دل
بحلاوت ذکر وتلاوت ست حیات ایشان۔ پس مومن باید کہ خود را بزنجیر
غفلت نہ بندد وبموت سہو ونسیان مردار شدن نہ پسندد۔

زبہرِ پاکبازان ست ولے	زطیب عشق طیب زندگانے
اگر زان طیب خالی اندرونست	فَكَالْاَمْوَاتِ بَلْ لَا يَشْعُرُوْنَ

قال علیہ وآلہ السلام لا تجعلوا بیوتکم مقابر

فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام مت کرو گھروں اپنوں کو جاے قبر

یعنی منزل مسکون بے ذکر حق ہیچون چون گورست کہ ساکن مردہ بد

ہواے نفس زبون در حب وحرص دنیا، دون پر شورست پس مخلص

را گور جاے آسودن ست وخانۂ دنیا جاے اعمال واہل غفلت یا حسرت

بر حیات زندگی یا جائع مال ست ؎

انس تو گر بذکر حق باشد	مونس جان وروان محق باشد
ور تو از ذکر بستی اینجا لب	بینی از سائلان بگور ادب
چند خود را بحرص درسوزی	مردہ باشی چو خشک وتر سوزی
ہرچہ از خشک ہست باخود ہست	از دل خویش جملہ بیرون
تا بود با حقیقت وآگاہ	گفتن لا الہ الا اللہ

وقت فرصت ضائع مگذار کہ آسیب ہواست تا زندہ دل را از محبت غیر

حق پاک کن بحیات پاک شوی تا زندہ امروز کہ زبان بر گویاہی ست

یاد حق فرو بند کہ فردا در مردگان در آئی وحسرت بنیاد سود مند ۔ قال

اللہ ذکر من قال ؎

واسطے اللہ کے خوبی اسکی جس نے کہا۔

اگر مردہ مسکین زبان داشتے	بفریاد وزاری فغان داشتے
کہ اے زندہ تا ہست امکان گفت	لب از ذکر چون ما نبایہ نہفت

از بزرگے پرسیدند کیف اصبحت بگریست وگفت ۔ اف

کیونکر صبح کی تو نے

وَ اللّٰهُ فِیْ غَفْلَةٍ عَظِیْمَةٍ مِنَ الْمَوْتِ مَعَ ذُنُوْبٍ قَدْ اَحَاطَتْ
قسم ہو خدا کی بیچ غفلت بڑی کے موت سے ساتھ گناہوں کے تحقیق احاطہ کیا
بِیْ وَ اَجَلٍ یُسْرِعُ کُلَّ یَوْمٍ فِیْ عُمْرِیْ
ساتھ میرے اور موت شتابی کرتی ہو ہر دن بیچ عمر میری کے

در معدن المعانی آمدہ است کہ خواجہ واسطی را از ذکر پرسیدند کہ چیست گفت ذکر بیرون آمدنست از میدان غفلت بہ صحرا ر مشاہدہ بر غلبۂ خوف و شدۂ حب
قَالَ فُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ کَفٰی بِاللّٰهِ مُحِبًّا وَ بِالْقُرْاٰنِ مُؤْنِسًا
فرمایا فضیل بیٹے عیاض نے کفایت ہے اللہ دوست اور قرآن شریف غمخوار
وَ بِالْمَوْتِ وَاعِظًا۔
اور موت نصیحت کرنے والی۔

و مومن چنانچہ از شیاطین جن ہوشیار باشد ہمچنان از شیاطین انس نیز باید کہ بگریزد و از صحبت شان پرہیزد و در خیر المجالس آوردہ است شیاطین انس آنانند کہ از ذکر خدا باز دارند و ہر کہ از ذکر خدا باز ماند شیطان بر وے مسلط گردد
کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی منہ پھیرے یاد رحمن سے موکل کرتے
لَهٗ شَیْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ در تفسیر آمدہ است۔
ہیں ہم واسطے اسکے شیطان پس وہ اسکا ہمنشین ہے۔
وَ مَنْ یَّعْشُ اَیْ یَتَعَامَ اَیْ یَعْرِفُ اَنَّهُ الْحَقُّ وَ هُوَ یَتَجَاهَلُ
اور جو کوئی منہ پھیرے یعنی اندھا ہووے یعنی پہچانے کہ یہ حق ہے اور وہ نادان ہووے
نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطَانًا قَالَ ابْنُ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نُسَلِّطْ

تعبیات کرتے ہین واسطے اسکے شیطان فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جو اس سے غافل ہے
عَلَيْهِ فَهُوَ مَعَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى الْمَعَاصِي
اوپر اسکے پس وہ ساتھ اسکے ہے بیچ دنیا کے اور آخرت کے انگیختہ کرتا ہے اسکو اوپر گناہوں کے
یا رسی آن باشد ہر کہ روے بگرداند از یاد حق سبحانہ تعالے بر سبب وی
بگماردکہ در دنیا و دوزخ قرین او باشد و شیطان ہر چند کہ بر ہر یکے موکل
چنانکہ در ذکر رفتہ اما اینجا بر طریق یار و برادر میگردد و
الْعِيَاذُ بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ
پناہ ہے اللہ کی فرمایا اللہ تعالے نے اور بہائی انکے کہینچتے ہین انکو بیچ گمراہی کے
یعنی آنانکہ حق تعالے را یاد نکنند بکشند ایشانرا برادران شان در بیراہی
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ
اور فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے ہین بہائی شیطانون کے
پس از شیاطین انس کہ اخوان شیاطین جن اند و خویشان یعنی در بیراہ
کردن مردمانند نظر ایشان می باید گریخت و خاک بر سر ایشان باید رفت کہ صحبت
ایشان زہر قاتل ست و درشے بی دوا است
وَقَالَ السَّمَّاكُ كَتَبَ إِلَيْنَا صَاحِبٌ لَنَا أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ
اور کہا سماک نے لکہا طرف ہمارے مصاحب ہمارے نے لیکن پیچھے حمد و نعت کے پس تحقیق
النَّاسَ كَانُوا دَوَاءً فَأَصْبَحُوا دَاءً لَا يَقْبَلُ الدَّوَاءَ فَفِرَّ
لوگ تھے دوا امیری پس ہوگئے وہ مرض کہ نہیں قبول کرتا دوا کو پس بہاگ
مِنْهُمْ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ وَالْخَذِلِ اللّٰهُ مُتَّقِيًا چنانچہ گفتہ
ان سے جیسا بہاگنا تیرا شیر سے ہے اور اختیار کر اللہ کو غمخوار۔

تا تو ام یار شوی من بکنم یار دگر | گوشهٔ گیرم و درون گوشه نهم کار دگر
یار تنها یارم شو و مارا بعالم کار نیست | در پی سوداش ترک عالمیم و شوا نیست

قال علیه السلام العافية عشرة اجزاء تسعة منها
فرمایا اوپر آنکے اور آل آنکے سلام تندرستی دس جزو ہین نو ان مین سے بیچ
في الصمت الا ذكر الله تعالى والجزء العاشر ترك
چپکے رہنے کے مگر یاد اللہ تعالے کے اور جزو دسوان چھوڑ دینا
مجالسة السفهاء۔
ہمنشینی احمقون کے ہے۔

بزرگے گفته است که سلامتی را رسول علیه واله السلام ده جزو فرموده اند
نه جزو در خاموشی و یک جزو در عزلت اما بهترین اجزا جزو عزلت است مرید صادق
را سر همه سعادتها بعد تلقین صحبت مرشد کامل است و با عزلت که گفته اند
تفقه ثم اعتزل خواجه فضیل عیاض گفته است۔
من خالط الناس لا يسلم من احد الشيئين اما
جو کوئی آمیزش کرے لوگون سے سلامت نرہیگا ایک دو چیزون سے یا تو
ان يخوض معهم اذا خاضوا في الباطل او يسكت
خوض کرے ساتھ انکے جب خوض کرین بیچ باطل کے یا چپکا رہے جب
اذا رأى منكرا فيأثم
دیکھے خلاف شرع پس گناہگار ہووے۔

فوائد عزلت بسیار بیشتر از هزار بلکه بیرون از شمار است اما اینجا اگر کسی گوید
الشيطان مع الواحد وهو من الاثنين ابعد۔

شیطان ساتھ اکیلے کے ہو اور شیطان دو شخص سے دور زیادہ ہے۔

جواب او آن ست کہ بذکر حق مشغول باشد و بمشغولی حق انس گیرد ہمیشہ ہمنشین او کہ بود فاطر السموات ہمنشین او باشد بشنو کہ حق تعالے چہ مے فرماید انا جلیس من ذکرنی

مین ہمنشین ہون اسکا کہ یاد کرے مجھکو۔

اینجا کجا رسد شیطان ان عبادی لیس لک علیہم سلطن۔

تحقیق بندے میرے نہین واسطے تیرے اوپر انکے غلبہ۔

آثار یاد او ست یعنی لطف حق ست کہ شانرا در حمایت ہمی آرد و شر او را از ایشان دور میدارد آورده اند کہ وحی کرد حق تعالے موسے علیہ السلام را کہ ای موسی من میخواہم کہ با تو جلیس شوم و با تو سخن گویم چون موسے علیہ السلام شنید بہ خاست و بتعظیم بنشست حق تعالے بر وی وحی کرده ای موسے چون تو مرا یاد کردی بدرستی کہ تو با من جلیس شدی اما پیش از تلقین مرید صادق را مرشد کامل در خدمت ظاہری باید کہ بیازماید و بذکر مواظبت نماید تا بخدمت قدر استقامت معلوم شود و دل بدان ذکر چون منور گردد بنور واشرقت الارض بنور ربہا پس نور قمر مشہود

اور چمکیگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے۔

ہر آئینہ چون کثافت و قساوت از دل برخیزد و رقت لینت و خوف حق در باطن پیدا آید کما قال اللہ تعالی تقشعر منہ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے بال کھڑے ہوتی ہین قرآن سے

جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم

کہاں لیہر انکے جو ڈرتے ہین رب اپنے سے پہر نرم ہوتے ہین چمڑے اُن کے

وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ ط

اور دل اُنکے طرف یاد اللہ کے۔

آنکاہ مومن مومن حقیقی باشد وحقیقت ایمان آنجا ملا ہر گردد۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ

سوائے اسکے نہین کہ ایمان والے وہی ہین جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہین دل اُنکے

وانما برائے حصر ست واذین مومنان مومنان کامل مراد اند۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الْكَامِلُونَ

سوائے اسکے نہین کہ ایمان والے کامل ہین انسان ہین۔

یعنی ہر آئینہ مومنان کامل آنانند کہ چون یاد کردہ شود حق تعالے

بہ نزد شان یعنی بگویند شان اِتَّقُوا اللّٰهَ بترسند دلہائے ایشان بخلاف

دلہائے کافران ومنافقان کہ ایشانرا از یاد حق تعالے قساوتے دیگر

در دل پیدا آید كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے پس وائے ہے واسطے اُنکے جنکے دل سخت ہین

قُلُوبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ در مدارک گفتہ است اَیْ مِنْ

یاد اللہ کی سے یعنی سبب

اَجْلِ ذِكْرِ اللّٰهِ اَيْ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَاٰيَاتُهُ عِنْدَهُمْ

یاد اللہ کی سے اور جب یاد کیا جاوے اللہ اور آیتین اُس کی نزدیک اُنکے

زَادَتْ قُلُوبُهُمْ قَسَاوَةً كَقَوْلِهٖ تَعَالَىٰ فَزَادَتْهُمْ

زیادہ ہوتے ہین دل اُنکے سختی مین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے پس زیادہ ہوئے

رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِذَا قِیْلَ

ناپاکی ہین طرف ناپاکی اپنی کے فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور جب کہا جاتا ہے واسطے اسکے ڈر اللہ

اِتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ

پکڑتی ہے یعنی غرور سے قبول نہین کرتا ہے اسکی عزت ساتھ گناہ کے پس کفایت ہے اسکو دوزخ۔

در زاہدی آوردہ است کہ اگر منافقے را گویند اِتَّقِ اللّٰهَ ۔ کبر

نخوتش بگیرد پس بسندہ ہست او را دوزخ و بد بستریست۔

فَاِذَا قِیْلَ لَکَ اِتَّقِ اللّٰهَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پس جب کہا جاوے تجکو ڈر اللہ سے کہہ نہین کوئی معبود مگر اللہ۔

و نیز آوردہ است کہ حضرت عمر بن الخطاب را رضی اللہ عنہ بگفت اتق اللہ

عمر بر سجدہ رفت و گفت اینقدر استطاعت نیست مے آرند چون آیت

اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ نازل شد بر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

گران آمد بعد ازان این آیت فرود آمد فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

پس ڈرو اللہ سے جسقدر ڈر سکو۔

بعضے میگویند این آیت ناسخ است بعضی میگویند مبین یعنی تقوی بقدر

استطاعت ست و در روضۂ زندوسیہ مسطورست۔

قَالَ الشَّیْخُ اَبُوْحَامِدٍ اللَّبْسَوِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ سُئِلَ

فرمایا شیخ ابوحامد لبسوی نے رحم کرے اسپر اللہ اور تحقیق پوچھا گیا

عَنِ الْمُتَّقِیْ فَقَالَ مَنْ قَدَرَ حَتّٰی قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصَلّٰی

متقی سے کہا جسنے قدرت پائی یہانتک کہ کہا نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نماز

صَلٰوةَ الْخَمْسِ فِیْ مَوَاقِیْتِهَا وَذَکَرَ اللّٰهَ فِی

نمازین پانچ پہر وقتون اسکے کے اور یاد کیا اللہ کو بیچ فراغت اور تنگی کے

السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ فَهُوَ مُتَّقِي سے آرند کہ ابو یزید بسطامی

پس وہ متقی ہے

این آیت شنید یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا

جسدن اکٹھا کرینگے متقیون کو طرف رحمن کے بطریق مہمانی

نعرہ زد و گفت كَيْفَ يُحْشَرُ اِلَيْهِ مَنْ هُوَ جَلِيْسُهٗ

کیونکہ حشر کیا جاوے طرف اسکی وہ شخص کہ وہ ہمنشین اسکا ہو

دیگرے شنید گفت مِنِ اسْمِ الْجَبَّارِ اِلَى اسْمِ الرَّحْمٰنِ

اسم جبار کے سے طرف اسم رحمن کے

یعنی متقی از ہیبت جبار پرہیزگارست و اِلَى الرَّحْمٰنِ اشارت

بکمال انس حضرت کردگارست و ذکر متقی ذکر ہیبت ست کہ از ذکر

ہمی گویند در عوارف مسطور ست كُنَّا لِلتَّقْوٰى وَجْهُهٗ خَالِصٌ

پس ساتھ پرہیزگاری کے پیدا ہونا خالص

الذِّكْرِ وَبِهَا يُفْتَحُ بَابُهٗ

ذکر کا ہے اور ساتھ پرہیزگاری کی کہلتا ہی دروازہ ذکر کا

یعنی ذکر خالص از تقوے پیدا آید و باب ذکر از تقوے بکشاید و نیز

آوردہ است کہ تقوے اولا در ظاہر سرایت کند و جوارح را از مکروہات

وفضولات و مالا یعنی نگاہ دارد و حمایت ظاہر کند

ثُمَّ تَنْتَقِلُ تَقْوٰهُ اِلٰى بَاطِنِهٖ وَيُطَهِّرُ الْبَاطِنَ وَيُقَيِّدُهٗ

پھر سروان ہوتی ہی پرہیزگاری طرف باطن اسکی کے اور پاک کرتی ہی باطن کو اور قید کرتی ہی

عَنِ الْمَکَارِہِ ثُمَّ مِنَ الْفُضُوْلِ حَتّٰی یَتَّقِیَ حَدِیْثَ

باطن کو برائیون سے پھر زیادتیون سے یہانتک بچاتی ہو بات کرنے نفس سے

النَّفْسِ قَالَ سَھْلُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَشَدُّ الْمَعَاصِیْ

کہا سہیل بیٹے عبداللہ نے بدترین گناہون مین بات کرنے نفس کے ہے

حَدِیْثُ النَّفْسِ ۔

پس چون متقی ذاکر را خانۂ دل بکثرت ذکر از ماسوی اللہ پاک شود ہر آئینہ بیت اللہ گردد و در جنب عظمت و جلال حقیقی ہیچ چیز را شرف نماند و ہیچ چیز و ہیچکس نشناز و ہمہ را پس پشت اندازد و بخود نیز نہ پردازد ؎

مستغرق ذکر آن چنانم		از ہستی خویش شد فراموش

طالب دوست بدین صفت باید تا در ستودگان حضرت حق در آید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ

فرمایا اللہ تعالے نے غافل نہین کرتے آن بندونکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ

اَیْ لَا یَشْغَلُهُمْ تِجَارَةٌ فِی السَّفَرِ وَلَا بَیْعٌ فِی الْحَضَرِ

کے سے یعنی باز رکھتے انکو سوداگری بیچ سفر کے اور نہ بیچنا بیچ شہر کے

عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ اَیْ بِلِسَانٍ وَّقَلْبٍ

یاد اللہ کے سے اہی سانۂ زبان کے اور دل کے

در عوارف آمدہ ست گفت ذوالنون مصری دیدم من عورتے را نزدیک شام پرسیدم از کجا می آئی گفت از نزدیک قومے

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا

دور ہوتی ہین کروٹین انکی خوابگاہ سے پکارتے ہین رب اپنے کو ڈرسے اور لالچ سے

باز پرسیدم کجا خواہی رفت گفت اِلیٰ رِجَالٍ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ
طرف مردون کی کہ باز نہین رکھتی انکو
وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ گفتم چیزے از وصف ایشان بگوی
سوداگری اور نہ بیچنا یاد الله کی سے
شعر انشا کرد و گفت ــ شعر
قَوْمٌ هُمُومُهُمْ بِاللّٰهِ قَدْ عَلِقَتْ + فَمَا
لوگ ہین کہ ہمتین اُن کے ساتھ الله کے تحقیق متعلق ہین
لَهُمْ هِمَمٌ تَعَلَّقَتْ اِلیٰ اَحَدٍ + فَطَلَبَ الْقَوْمُ سَيِّدَهُمْ
پس نہین واسطے انکے ہمتین کہ متعلق ہون طرف کسیکو پس طلب کیا قوم نے سردار اپنے
وَمَوْلَاهُمْ + يَا حُسْنَ مَطْلَبِهِمْ لِلْوَاحِدِ الصَّمَدِ + و در روضہ
کو اور مولا اپنے کو کیا ہی اچھا ہی طلب کرنا ایک مقصود کو
زندوسیہ مسطور ست عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
شہر بن حوشب سے راضی ہو الله اُس سے اسماء
عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
بنت یزید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا نے درود بھیجے الله کا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْمَعُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ
اوپر انکے اور سلام جمع کیے جاوینگے پہلے اور پچھلے لوگ پس پکاریگا فرشتہ
يَسْمَعُ الْخَلَائِقُ كُلُّهَا سَيُعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ
پکاریگا الا سنینگے خلائق تمام البتہ جانینگے مجمع کے لوگ کون
اَوْلیٰ بِالْكَرَمِ ثُمَّ يُنَادِيْ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ

لائق زیادہ ہو ساتھ بخشش کے پھر پکاریگا کہاں ہین وہ لوگ تھے یکسو کرتے
تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا
تھی کروٹین اپنی خوابگاہ سو پکارتے تھے رب اپنے کو ڈرسے اور
وَّطَمَعًا الاية فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ ثُمَّ يُنَادِي
لالچ سے تا آخر آیت پس کھڑے ہونگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر پکاریگا
فَيَقُولُ لِيَقُمِ الَّذِينَ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ
پس کہیگا چاہیے کہ کھڑے ہوں وہ لوگ کہ نہیں باز رکھتی انکو سوداگری اور نہ بیچنا
ذِكْرِ اللّٰهِ فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ ثُمَّ يُحَاسَبُ سَائِرُ
یاد اللہ کی سی پس کھڑے ہونگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر حساب کیا جاویگا تمام لوگوں سی
النَّاسِ وطالب ذاکر باید کہ نہ در شب خوابش بود نہ در روز آرام صفت
قومے کہ در ذکر رفتہ اند علے الدوام از خلق متوحش باشد و در پناہ انس
بذکر حق ہم بذکر حق آویختہ بود وہر مطلوبے ومحبوبے کہ ہست
مِمَّا يُجْمَعُ بِهٖ يُفْرَحُ۔
اس چیز سے کہ جمع کیا جاتا ہی اور ساتھ اسکے خوش ہوتا ہی۔
از دامن ریزد و آزاد لطلب مراد بر پاے استقامت خیزد۔
قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ رحمه الله
کہ اللہ پھر چھوڑدے انکو بیچ فکر اپنی کے بازی کرتے رحم کرے اسکو اللہ جسنے کہ

خطے در کشش بگرد ماسوے الله		۵ چو داری موسی حق پن قلم ہو اللہ
بنگر کہ انس چیست مصحف نہ الله		بارہ کہ انس گیری زروسوختہ شوی

منقول ست از خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ او گفت کہ ربیع بن ال

رشید را گفتند چرا با ما نشینی و در سخن نیائی گفت من هم چو شما

نیستم لِاَنَّ لَوْ فَارَقَنِیْ ذِکْرُ الْمَوْتِ سَاعَةً

واسطے اسکے کہ اگر جدائی کرے مجھ سے یاد موت کی ایک دم البتہ

لَخَشِیْتُ اَنْ یَفْسُدَ عَلَیَّ قَلْبِیْ و بخلوت و انقطاع و انزوا

ڈرتا ہوں یہ کہ فساد آوے اوپر دل میرے کے۔

مواظبت نماید تا آنزمانکہ خلوت در انجمن حاصل آید اما مریدیکہ تلقین نیز

اگر صادق ست و صاحب یقین در سایۂ مرشد کامل ہم در مجلس و حضور

مرشد این معاملہ باشد کہ خلوت در انجمن بیند و بعد تلقین ہم تا مبتدی نسبت

ہمین حکم دارد و منتہی مستقل بنفسہ ست او درینحالت اکثر باشد بلکہ دوام

چنانکہ بدل او ہیچ چیز و ہیچکس را راہ نبود ہرچند کہ با ہمہ باشد بے ہمہ بود

شطرے ازین حد و بہ در عوارف مسطور ست ؎

اِنِّیْ جَعَلْتُکَ فِی الْفُؤَادِ مُحَدِّثِیْ + وَاَبَحْتُ جِسْمِیْ لِمَنْ

تحقیق کیا مینے تجکو بیچ دل کے بات کرنیوالا اپنا اور مباح کیا مینے بدن اپنا واسطے

اَرَادَ جُلُوْسِیْ + فَالْجِسْمُ مِنِّیْ لِلْجَلِیْسِ مُؤَانِسٌ +

اُسکے کہ چاہے بیٹھنا میرا پس جسم میرا طرف منہ واسطے ہم نشین کے الفت کرنیوالا ہے

وَحَبِیْبُ قَلْبِیْ فِی الْفُؤَادِ اَنِیْسِیْ + پس ہر کہ بکثرت ذکر حق

اور دوست دل میرا اندر دل کے مونس میرا ہے

تعالے نرم شد و درگداز بکمال رسید بمیل اسے۔

ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ۔

پھر نرم ہوتے ہیں چمڑے اُنکے اور دل اُنکے طرف یاد اللہ کے۔

مائل گشتہ خشیتہ وقشعریرۃ ازان دل زائل شدہ در عبودیت
رام گشتہ وجنبش او آرام یافتہ صاحب آن دل ہرچند کہ بتن در آمیختہ
بود بدل از جملہ غائب باشد اگر کونین آرایند بگوشہ چشم ننگرد وجائز ست
اگر خداوند این حال در بیع وشرا ہم باشد اما بخدا باشد کہ

لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ صفت ا

نہین غافل کرتی ہے انکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ کی سے

شدہ واینمعنی را استقامت گویند ولینت ہم گویند وقساوۃ ہم گویند
چنانکہ از حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آمدہ ہست کہ آیۃ

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

کیا نہین وقت آیا واسطے آن لوگونکے کہ ایمان لائے یہ کہ عاجزی کرین دل انکے واسطے یاد اللہ کے

نزدیک ایشان خواند وشد گریے از حاضران در گریہ شدند

فَبَكَوْا بُكَاءً شَدِيدًا فَقَالَ هٰكَذَا

پس روئے رونا سخت پس فرمایا ایسے ہی تھے ہم

كُنَّا حَتّٰى قَسَتِ الْقُلُوبُ در عوارف آمدہ ست

یہانتک کہ سخت ہوئے دل

قَسَتْ أَيْ تَصَلَّبَتْ وَأَدْمَنَتْ سَمَاعَ الْقُرْآنِ

سخت ہوئے یعنی سنگ کے ہوئے اور عادت کی سننے قرآن کی

وَأَلِفَتْ أَنْوَارَهُ فَمَا اسْتَغْرَبَتْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ یعنی قرآن

اور الفت پکڑی ساتھ نور اسکے کے پس نہین نادر جانا اس قرآنکو یہانتک کہ متغیر ہو

دل وعادت ساخت شنیدن قرآنرا والفت گرفتہ باسرار وانوار

آن پس غریب مے پندارد کہ متغیر شود وگریستن بار یستن باشد کہ گفتہ اند
لبکاء من بقیۃ الوجود واین قساوۃ عبارۃ از فنا مطلق ہست
رونا لوازم زندگی کے سے ہے
کما قال علیہ وآلہ السلام فی حقہ رضی اللہ
جیسے کہ فرمایا پیغمبر نے اوپر آنکے اور آل انکی کے سلام بیچ حق اسکے کو راضی
تعالی عنہ من اراد ان ینظر الی میتۃ تمشی علی
ہوا اللہ تعالی اس سے جو شخص کہ چاہیے یہ کہ دیکھے طرف مردے کے کہ چلتا ہو اوپر
وجہ الارض فلینظر الی ابن ابی قحافۃ رضی اللہ عنہ
روے زمین کے پس چاہیے کہ دیکھے طرف ابی قحافہ کو یعنی حضرت ابوبکر کے راضی ہوا اللہ اسسے
بخلاف آن دل کہ تغیر پذیرد وباندک مزججے در دل لیثت آید
قال دون حال من یحتاج الی المزح بزعجۃ وبہ قلیل علیل
باز قساوت گیرد وحفظ آن دل باید کوشید کہ زنگ نگیرد وسعی باید نمود کہ
قساوۃ نہ پذیرد کما قال علیہ وآلہ السلام اذیبوا
جیسا فرمایا پیغمبر خدا نے اوپر آنکے اور آل انکے سلام گلاؤ
طعامکم بذکر اللہ ولا تناموا علیہ فتقسی قلوبکم
کھانے اپنے کو ساتھ یاد اللہ کے اور نہ خواب کرو اوپر کھانے طعام کے پس سخت ہو دل تمہارے
مومن باید کہ مشغول باشد بعبادت وذکر بدوام در صبح وشام خصوصا
بعد طعام کہ کسل وطلب آرام درآنوقت غالب تر مے باشد ودر عوارف
در باب اداب خواب مسطور ست فان وجد بہ ثقلا علی المعدۃ
پس اگر پاوے ساتھ اسکے بوجہ اوپر معدہ کے

يَنْبَغِي أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ ثِقَلَهُ عَلَى الْقَلْبِ أَكْثَرُ

لائق ہے کہ جانے یہ کہ بوجھ اسکا اوپر دل کے زیادہ ہے

فَلَا يَنَامُ حَتَّى يُذِيبَ الطَّعَامَ بِالذِّكْرِ وَالتِّلَاوَةِ

پس خواب نکرے یہانتک کہ گلاوے کہانیکو ساتھ یاد خدا کے اور پڑھنے قرآن

وَالْاِسْتِغْفَارِ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لَأَنْ أَنْقُصَ مِنْ

اور استغفار کے کہتے ہین بعضے انکے البتہ کم کرون طعام سے

عَشَائِي لُقْمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً

اپنا ایک لقمہ کے تئین پیارا زیادہ طرف میری اس سے کہ بیدار رہون ساری رات

پس مادام کہ دل ببلوغ تام نرسیدہ ست بالینت پرورش باید

تا قوی گردد ولینت وی برنگ قساوۃ برآید وسبب قساوۃ نماید

بعضے ہیچ از لینت وقساوۃ اثر نکنند امّا من حیث الخلقۃ

دلے اثر کردن لینت وقساوۃ گوییم کہ جائز ست چنانکہ از رسول اللہ

صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم اوردہ اند کہ بر وفات ابراہیم پسر خود

گریستند وفرمودند کہ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا

روتی ہین آنکھیں اور غمگین ہوتا ہے دل اور نہین

نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا اللّٰهُ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ

کہتے ہین ہم مگر جو راضی ہو رب ہمارا اللہ اے ابراہیم تحقیق ہم سبب تیرے البتہ غمگین ہین

پس ازین رو کہ دل ولست هر دلے کہ باشد بروے ازین لینت وقساوۃ

نیز تاثیر کنند چہ کامل چہ ناقص کہ فرمود علیہ السلام اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِي

وبواردی چنانکہ شنیدن قرآن شریف وصوت حسن مردم مسعود

آنا فشاوہ کہ در ذکر رفتہ اشارت ست بر استمرار حال و دائم بودن در شرح صدر یکجال یعنی آن دلے ست کہ از شرح در شرح آید و از غایت نرمی سخت نباید و ہیچ بستہ نشود کہ باز نکشاید۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ
فرمایا اللہ تعالے نے کیا پس جو شخص کہ کھولا ہے اللہ نے سینہ اسکا واسطے اسلام

فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ
کے پس وہ اوپر روشنی کے ہے رب اپنے سے پس واہی ہے واسطے اسکے کہ سخت ہیں دل انکے

ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اینجا تقدیران ست کہ
یاد اللہ کے سے یہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ فَاھْتَدٰی كَمَنْ طَبَعَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ
کیا پس جو شخص کہ کھولا ہے اللہ نے سینہ اسکا پس راہ پائی مانند اسکی ہے کہ مہر کی اللہ نے

فَقَسٰی پس بدلالت قولہ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ۔
دل اسکو پس سخت ہوا پس واہی ہے واسطے انکے کہ سخت ہیں دل انکے۔

آنرا حذف کردند و معنی پارسی آنبا شد کہ پس ہست آنکس کہ بکشادہ است خدا یتعالے سینہ او را برای اسلام پس او بر نور اسلام ست از راہ نمودن خداوند خود برابر آنکس کہ دل او را مہر کردہ است خدا یتعالے از ترک یاد حقتعالے پس ہلاک و عذاب دوزخ از ترک یاد حقتعالے مر آن کسانے راست کہ سخت ست دلہای شان از یاد کردن خدا یتعالے و ایشانند در گمراہی پیدا و در مدارک مسطور ست۔

سُئِلَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ عَنِ الشَّرْحِ فَقَالَ اِذَا

پوچھے گئے نبی اوپر آنکے سلام اور اوپر آل انکی کو کہولنا سینہ سے پس فرمایا جسوقت

دَخَلَ النُّوْرُ فِي الْقَلْبِ انْشَرَحَ وَانْفَتَحَ فَقِيْلَ هَلْ لَهٗ

داخل ہوتا ہی نور بیچ دل کے کشادہ ہوتا ہی اور کہلتا ہی پس کہا گیا واسطے اسکے

عَلَامَةٌ فَقَالَ نَعَمْ اَلْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِيْ

نشانی پس فرمایا ہان رجوع کرنا طرف گہر ہمیشگی کے اور دور کرنا

عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ النُّزُوْلِ

گہر غرور کے سے کہ دنیا ہے اور تیار رہنا واسطے موت کے پہلے اترنے سے

اما قساوہ وصلابت حقیقی لازمہ دلہای کفار و اشقیاست بیز

مَا اَشَدُّ وَاَصْلَبُ قَالَ قَلْبُ الْكَافِرِ

کیا چیز سخت تر ہے اور وزنی زیادہ کہا دل کافر کا۔

کہ ار سنگ کہ در خلقت سنگ ست سختی دلہا شان کہ از گوشت اند سخت تر

ست در آداب المریدین مسطورست

قَالَ سَرِيُّ السَّقَطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْقُلُوْبُ

فرمایا سری مفلس سقطی نے رحم کرے اوپر اسکے اللہ تعالیٰ دل

ثَلٰثَةٌ قَلْبٌ كَالْجَبَلِ لَا يُحَرِّكُهٗ شَيْءٌ وَقَلْبٌ كَالنَّخْلَةِ

تین طرح ہین ایکدل ہے مانند پہاڑ کی نہین حرکت دیتی ہے اسکو کوئی چیز اور ایکدل ہے

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَالرِّيْحُ تُمِيْلُهَا يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَقَلْبٌ

مانند درخت کہجور کے جڑ اسکی مضبوط ہے اور ہوا ہلاتی ہے اسکو داہنے اور بائین اور ایکدل

كَالرِّيْشَةِ تَذْهَبُ مَعَ كُلِّ رِيْحٍ وَلَا تَثْبُتُ۔

دل ہے مانند پر کے جاتا ہے ساتھ ہر ہوا کے اور نہین ثابت رہتا۔

پس ہر دل کہ اسیر وساوس شیطانی و گرفتار ہوای نفسانی گشته و بجد ایشان
از ناوانی گرفته كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے آیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پکڑا معبود اپنا خواہش اپنی کو
واین استفہام ست بمعنی تعجب ایا نمے بینی تو ای محمد مر آنکس را کہ بگرفته ست معبود
خود ہوای نفس خود را یعنی مطیع اوست يَتَّبِعُ مَا يَدْعُوهُ إِلَيْهِ فَكَأَنَّمَا
پیروی کرتا ہے اس چیز کے کہ بلاتا ہے اسکو طرف اپنے پس گویا
يَعْبُدُهُ كَمَا يَعْبُدُ الرَّجُلُ إِلٰهَهُ پس آن دل کہ در متابعت ہوای
کہ عبادت کرتا ہے اسکے جیسے کہ عبادت کرتا ہے مرد معبود اپنے کی۔
بیقرار ست ہمچو پری ست کہ در دست پا و گرفتار ست و آن دل ساہی ست و
لاہی غافل از یاد الٰہی سرگردان ست بتباہی کہ در نماز و استغفار نیز جنبانی

قطعہ ممکن نیست	تن درون نماز دل بیرون
گشتہا مے کند بہ جہانی	این چنین حالت پریشان را
سر ہم باید نماز میخوانی	تا دل چون بر بساط ست و بہ تثبیت عنایت

يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثبات یافته
ثابت رکھتا ہے اللہ انکو کہ ایمان لائے وہ لوگ کہ کہا انہوں نے رب ہمارا اللہ ہے۔
و بآب فضل رحمت قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا
کہہ اے محمد ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اسکی کے پس ساتھ اسکے پس چاہئے کہ خوش ہوں
پرورش یافته و بکمال گرفته با وخطرات ہر چند کہ جنبش آرد چون ثابت الاصل
بود نہ پا دے ندارد و مرید صادق بحکم عبادت اَلْفَقْرُ نَفْيُ الْخَوَاطِرِ
فقر دور کرنا خطروں کا
بقوت تثبیت و استقامت بساط و انبساط دل بحار روب۔

تَخْلِیَۃُ الْقَلْبِ مِمَّا خَلَتْ عَنِ اللّٰہِ ۔ از خاشاک غیر پاک دا
خالی کرنا دل کا اس چیز سے کہ سواے اللہ کے ۔

و پاسبان سرایے دل باشد و ہیچ اجنبی و نامحرم را در آمدن نگزارد از خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالے نقل ست گفت دوازدہ سال در دہلیز خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالے پاسبانی دل کردم یعنی غیر خدا را یا دنیا ور دوم و نگذاشتم کہ خطرۂ غیر سبحانی در دل گزرد و در عوارف مسطور ست ۔

وَقَدْ کَانَ الشِّبْلِیُّ یَقُوْلُ لِلْمِصْرِیِّ فِیْ اِبْتِدَاءِ اَمْرِہٖ
اور تحقیق تہو شبلی کہ کہتی تہو واسطے ذوالنون مصری کے بیچ ابتدار کام انکے کے اگر

اِنْ خَطَرَ بِبَالِکَ مِنَ الْجُمْعَۃِ اِلَی الْجُمْعَۃِ غَیْرُ اللّٰہِ فَحَرَامٌ
خطرہ کرے بیچ دل تیر یکے ایک جمعہ سے طرف جمعہ دوسیر یکے سواے خدا کے پس حرام ہو

عَلَیْکَ اَنْ تَحْضُرَ فِیْہِ ۔ رحمت بر جان عراقی باد کہ گفتہ ۔
اوپر تیرے یہ کہ حاضر ہو بیچ اسکے

جب نقش نگارہ ہر چہ بینے		از لوح ضمیر پاک بتراشش
باشد کہ بہ بینے اے عراقے		در نقش وجود خویش نقاشش

و نیز مسطور ست قَالَ اَبُوْ بَکْرِنِ الدَّقَّاقُ لَا یَکُوْنُ الْمُرِیْدُ
فرمایا ابو بکر دقاق نے نہیں ہوتا ہے مرید

مُرِیْدًا حَتّٰی لَا یَکْتُبَ عَلَیْہِ صَاحِبُ الشِّمَالِ شَیْئًا عِشْرِیْنَ سَنَۃً
مرید کامل یہانتک کہ نہ لکھے اوپر اسکے فرشتہ کہ مصاحب ہو بائین طرف کچھہ بیس برس تک

دل و اندر صفاے روحانے	۵	ورنہ من لا بیس فرقانے
پاک شو پاک و انکہ جنبد پاکے		نیست در کار دین چالاکے

پاک شو تا از اہل دین گردی　　　　اینچنان باش تا چنین گردی

و نیز باید دانست که دل ثابت الاصل ہمچون نخل که باد آنرا در تحرک آرد
آن ست که حضرت مصطفی علیہ و آلہ السلام حنظلہ سیدی را رضی اللہ
تعالی عنہ فرمود که اگر ہمیشہ باشید چنانچہ مو باشید شما نزدیک من
در ذکر خدای عزوجل ہر آئینہ مصافحہ کند با شما فرشتگان بر بستر ہای شما
و در راہ ہای شما **وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً فَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ**
ولیکن ای حنظلہ ایک ساعت پس ایک ساعت تین بار
لفظ ساعت سہ کرت فرمود یعنی ساعتے در امور دنیاوی و ساعتے
در ذکر خدای عزوجل و این حدیث در بیان ذکر دائرہ باقصہ مذکور ست
ہر دل که چون دل صدیق رضی اللہ عنہ شد ہمچون کوہ گشتہ اما راہ دور ست
و آفات نامحصور تا کرا عنایت محض دستگیری کند و بدان درجہ رسانند

رَحِمَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ قَالَ - رباعی
رحم کرے اللہ تعالی اسکو جس نے کہا

راہ زنان نشستہ در دل زنند　　　　راہ بر شو تا بسوی منزل رسند
ترسم از ایشان که شب خون عنند　　　　خوار از ین دائرہ بیرون کنند

دشمنان در راہ زنان این گذرگاہ بسیار اند و خطرہا که در سفر باطن اندیشہا ریند
خطر در راہ دین بسیار باشد　　　　کہ گلی خوشبو ہی پر از خار باشد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ظاہر ہے
وَقَالَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ السَّلَامُ اَعْدٰى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ
اور فرمایا حضرت نے اوپر آنکے سلام بڑا دشمن دشمن تیرا نفس ہے

اے لتنی بکن جنبیک - ہرچہ مربندہ را از یاد حق باز
جو دو میان و دو کردہ توں تیری ہے۔
بجو مشغول کند دشمن باشد چنانکہ مال وزن وفرزند
کما قال اللہ تعالیٰ یایھا الذین اٰمنوا لا تلھکم
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مشغول نکریں
اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ۔
تمکو مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری یاد اللہ کے سے۔
و ہرچہ مطلوب بود آنرا بت را شمرد و پندارد۔
کما قیل ما شغلک عن الحق فھو طاغوتک
جیسا کہ کہا گیا جو چیز کہ مشغول کرے تجکو حق تعالیٰ سے اور فراموش

فصل سوم

در بدایت سلوک بانابت و انتباہ و سیر او درون طالب بہوا و
الی اللہ و ارادت آوردن طالب صاحب یقین و رسیدن مرید بشر
تربیت و تلقین۔ اینجا باید دانست کہ ہیچ آفریدہ از مومن و کافر
خالی از طلب خدا نیست ہیچ موجودے از اندیشہ رہ بجد جستن جدا
یعنی ہرکہ از خویش افزون ہست وہر کہ مست از مارج وہر مخلوقے دیگر
نیست از این دائرہ خارج اما بعضے ایشان سالک و واصل الی اللہ
ز سالک قال اللہ تعالیٰ فمنھم من ھدی اللہ و منھم
فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس بعض انمیں وہ ہے جسکو ہدایت کی اللہ نے اور انمیں
من حقت علیہ الضلالۃ۔

اور بعض انمین وہ ہیں کہ ثابت ہوئی اوپر اسکے گمراہی -

پس بدان ای طالب دین نہ بدین راہ ہمین تو مشتاقی کہ ہیچ کس و ناکس را ازین نگاپوے خالی نیابی اما اختلاف حالات بر قسمت ازل میکنند ولالت کہ بعضے رو براہ ہدایت نہادہ اند و بعضے براہ ضلالت آمدیم بر سر سخن بدانکہ اول چیزے کہ بندہ را در راہ طلب در آرد انتباہ است و آن جذبۂ رحمانی ست برائے دفع غلبۂ شیطانی و ذکر حق سبحانہ و تعالی مر احیاء زمین دل را بمنزلہ باران ست و انتباہ بمنزلہ باد بشارت -

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ هُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ ہے جو بھیجتا ہو باؤن کو

بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ مقامات راہ را چون پنج ست این اول

خوشخبری دینے والیں آگے رحمت اسکی کے

گام مر طالبان راہ ہدایت ست کالوحی والالہام و بعد ازان توبہ ست و بعد آن انابت -

مانند وحی اور الہام کے

اَمَّا الْاِنْتِبَاهُ هُوَ خُرُوْجُ الْعَبْدِ مِنْ حَدِّ الْغَفْلَةِ وَالتَّوْبَةُ

لیکن انتباہ وہ نکلنا بندی کا ہے سرحد غفلت سے اور توبہ وہ

هِيَ الرُّجُوْعُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ الذَّهَابِ مَعَ دَوَامِ

رجوع ہو طرف اللہ کے پیچھے جانے کے عند دہی کے ساتھ ہمیشگی

النَّدَامَةِ وَكَثْرَةِ الْاِسْتِغْفَارِ - و فرق درمیان

شرمندگی اور زیادتی استغفار کے -

توبہ و استغفار آن ست کہ توبہ از آیندہ باشد و استغفار از گذشتہ چنانکہ

با توعزم و اختیار باید بہم چنین ندامت و افسوس با استغفار۔
وَالْاِنَابَةُ وَهِيَ الرُّجُوْعُ مِنَ الْغَفْلَةِ اِلَى الذِّكْرِ
اور انابت اور وہ رجوع ہے غفلت سے طرف ذکر کے
وبعض میان توبہ و انابت فرق میکنند۔
وَقِيْلَ التَّوْبَةُ الرَّهْبَةُ وَالْاِنَابَةُ الرَّغْبَةُ وَقِيْلَ التَّوْبَةُ
اور کہا گیا توبہ ڈر ہے اور انابت رغبت ہو اور کہا گیا توبہ
فِى الظَّاهِرِ وَالْاِنَابَةُ فِى الْبَاطِنِ۔ و این جملہ در اداب المریدین
بیچ ظاہر کے اور انابت بیچ باطن کے
و در عوارف مسطور ست و در خیر المجالس آمده ست کہ توبہ سہ مقام دارد اول
توبہ آن از معاصی است تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا
توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ خالص
بعد ازان انابت ست کما قال اللہ تعالیٰ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے رجوع کرتے رہو طرف اللہ
و آن از مناجات ست یعنی انچہ از مباحات ست ازان باز آید بعد ازان اوبہ ست
و ہر سہ یک معنی دارد وَهُوَ الرُّجُوْعُ مِنَ الذَّنْبِ قَالَ اللّٰهُ
اور وہ رجوع ہے گناہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ
تَعَالٰى نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ۔
اچھا بندہ ہو تحقیق وہ رجوع کرنیوالا ہے۔
و این مقام انبیا است و نماز اوابین را ہم ازین جہت گویند و اوبہ از حس
حسن رفتن است و بدانکہ اگرچہ توبہ و استغفار ہر دو کرد حق استغفار مقدم ست برا عاد

ادب ذکر کتقدیم الوضوء علی الصلوٰۃ بتشریفہا
مانند تقدیم وضو کی اوپر نماز کے ساتھ بزرگی اسکے۔

اما از روئے معنی ذکر حق بہ توبہ و استغفار نیز سبقت دارد کہ اگر عظمت
ہیبت حق و الم عذاب و شدت عقاب و کثرت آثام و خوف مقام ولا
شدہ باشد بندہ استغفار نکند و آن از جملہ تحقیق ذکر است۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْٓا
فرمایا اللہ تعالے نے اور وہ لوگ جب کریں بے حیائی اور ظلم کریں
اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِيَعْلَمَ الْعَبْدُ
نفسوں اپنے کو یاد کریں اللہ کو پس طلب بخشش کریں تا جانے بندہ یہ
اَنَّهٗ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّقَدِّمَ ذِكْرَ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى
کہ لائق ہے یہ کہ مقدم کرے یاد نام اللہ تعالے کے
عَلَى الْاِسْتِغْفَارِ وَالسُّؤَالِ لِيَكُوْنَ اَسْرَعَ فِي
اوپر استغفار اور سوال کے تو کہ ہو شتاب تر بیچ
الْاِجَابَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَمْنَعُهٗ بِعِصْيَانِهٖ عَنْ ذِكْرِهٖ
قبولیت کے اور یہ کہ اللہ تعالے منع کرتا ہے اسکو ساتھ گناہ اسکو کے
فَيَرْجُوْا اَنْ لَّا يَمْنَعَهٗ مَغْفِرَةً بِسُؤَالِهٖ اِذْ ذِكْرُ
ذکر سے پس امید ہے یہ کہ نہ منع کرے اسکو بخشش سے ساتھ مانگنے
اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ سُؤَالِ الْمَغْفِرَةِ۔
اسکے کے اسواسطے کہ ذکر اللہ کا افضل ہے مانگنے بخشش کے سے۔

یعنی حقتعالے بکرم عمیم براے آنکہ گنا ہگار امیدوار بمغفرت کردہ

ذکر پاک خود مقدم بر استغفار گردانیدہ و در تلقین ذکر یکے از شرائط اصلی
استغفار ست یعنی پیش از تلقین باید کہ مرید طہارت کامل کند یعنی بظاہر
و باطن طہارت ظاہر بآب پاک و طہارت باطن باخلاص
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ ٥
اور نہین حکم کیے گئے مگر تو کہ عبادت کرین اللہ کو خالص کرکے

شستہ باید بدو صد چشمہ گوشہ دہنم	تا الصبا خوف و رجا ذکر جمال تو کنم
ہزار بار بشستم دہن بمشک و گلاب	ہنوز ذکر تو گفتن مرا نمے شاید

مے آرند کہ از بنی اسرائیل اگر کسے خواستے کہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
نہین کوئی معبود مگر اللہ
گوید چہل روز گوشت نخورے و زن خود را جماع نکرے و چہل روز گناہ
نکرے آنگاہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بگفتے و اینجا باید دانست کہ تلقین
ذکر شرط ست برائے فائدہ کہ ذکر تا بہ تلقین مرشد کامل صاحب تصرف نبود
فائدہ ندہد و تلقین ذکر از رسول علیہ السلام بصحابہ رسیدہ ست و از صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین بمشائخ اِلٰى زَمَانِنَا هٰذَا و روایت کردہ اند
کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از حضرت رسول علیہ و آلہ السلام بیعت کردہ و گفت
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ اَقْرَبَ الطُّرُقِ اِلَى اللّٰهِ وَاَسْهَلَهَا
اے پیغمبر خدا کے راہ دکہلا مجھکو نزدیک تر راہون مین طرف اللہ کے اور آسان تر
عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ وَاَفْضَلَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اسکے اوپر بندون اللہ کے اور بزرگتر اسکے نزدیک اللہ کے پس فرمایا پیغمبر خدا نے
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ بِمَا نِلْتَ بِهِ النُّبُوَّةَ فَقَالَ عَلِيٌّ

اوپر آنکے اور آل انکی کے سلام لازم پکڑ اس چیز کو پایا ہین نے اسکی پیغمبر
وَمَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ
کو پس کہا علی نے اور کیا ہے وہ اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا پیغمبر اللہ کے نے اوپر
اٰلِهِ السَّلَامُ ذِكْرُ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَهٰكَذَا
آنکے اور آل انکی کے سلام ذکر اللہ کا پس فرمایا علی نے اوپر انکے
فَضِيْلَةُ الذِّكْرِ وَكُلُّ النَّاسِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
سلام ایسی ہی بزرگی ذکر کی اور سب لوگ یاد کرتے ہین اللہ کو
فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام اے علی نہ قائم ہوگی قیامت
عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ حَيٌّ مَنْ يَقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ فَقَالَ
حالانکہ اوپر روے زمین کے زندہ ہووہ شخص کہ کہے اللہ اللہ پس کہا
عَلِيٌّ كَيْفَ اَذْكُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْهِ
علی نے کیونکر ذکر کرون اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے
وَاٰلِهِ السَّلَامُ غَمِّضْ عَيْنَيْكَ وَانْصِتْ حَتّٰى اَذْكُرَ ثَلٰثَ
اور آل انکی کے سلام بند کر دونو آنکھین اپنی اور چپ رہ یہانتک کہ ذکر کرون
مَرَّاتٍ وَاَنْتَ تَسْمَعُ فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ لَا
تین بار اور تو سنے تو پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُغَمِّضًا عَيْنَيْهِ وَرَافِعًا
سلام نہین کوئی معبود مگر اللہ تین بار درحالیکہ بند کرنیوالے دونو آنکھین اپنی اور بلند
صَوْتَهٗ وَعَلِيٌّ يَسْمَعُ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ

کرنیوالی آواز اپنی اور علی سنتے تھے پھر کہا علی نے لا الہ الا اللہ تین بار اور پیغمبر

سَمِعَ ذَاتِ وَالنَّبِيُّ يَسْمَعُ ثُمَّ لَقَّنَ الْعَلِيُّ كَرَّمَ اللّٰهُ

سنتے تھے پھر سکھایا علی نے پرہیزگار کرے اللہ

وَجْهَهُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ لَقَّنَ حَبِيْبَ

ذات اسکی حسن بصری کو رحم کرے اسکو اللہ اور تلقین

الْعَجَمِيَّ وَالْبَاقِيْ مِنْ هٰذِهِ السِّلْسِلَةِ فِيْمَا يُكْتَبُ

سکھلایا حبیب عجمی کو اور باقی اس سلسلہ سے جو آگے آتا ہے آگے لکھا جاتا ہے

و این آوردن حدیث اینجا بدانستن است کہ دیگران گمان نبایدکرد کہ تلقین

مشائخ را اصلے نیست و ایشان از خود وضعے نہادہ اند و چنین نیست بلکہ

از حضرت رسول علیہ السلام و اصحاب رضوان اللہ تعالے عنہم اجمعین

آمدہ است اما چون مرشد خواہد کہ تلقین کند توبہ و استغفار و صوم طے

فرماید و برائے تصحیح توبہ تجدید ایمان فرماید و طریق آنست کہ آن مرید گوید

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مُرَادِ اللّٰهِ

ایمان لایا مین اللہ پر اور جو آیا نزدیک اللہ کے سے اوپر مراد اللہ کے اور ایمان

وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰى

لایا مین پیغمبر اللہ کے اور جو آیا نزدیک پیغمبر اللہ کے سے اوپر مراد

مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَتَبَرَّاْتُ عَنْ جَحْدِ اللّٰهِ وَجَحْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

رسول اللہ کے اور بیزار ہوا انکار کرنے خدا اور انکار کرنے پیغمبر خدا کے

وَالْاِلْحَادِ فِيْ كَلَامِ اللّٰهِ وَكَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اور کجراہی کرنے سے بیچ کلام اللہ کے اور کلام پیغمبر خدا کے

درمیان عشا پچھلی کے اور وتر کے۔

تلقین فرماید باید کہ چراغ روشن باشد و در خلوت مجلس بائے نباشد

اگرچہ ملقن باشد کہ تلقین مرشدان بحسب استعداد و قابلیت مرید

مختلف ست بعدہ مرید را گوید مربع بنشیند و دو دست بر زانو نہد و

انگشت پای راست بر رگ کیماس نہد چون این رگ مربوط بہ قلب ست حرارت

بدل پیدا خواہد آمد کہ موجب تصفیۂ باطن خواہد بود بعد ازان بقدر صلاحیت

مرید ارادہ تلقین فرماید پس چہار ضرب و ہیئت یکزبان ذکر نفی و اثبات

گوید و باز بدو ضرب اقتصار کند و ذکر صبح و شام و ہر چہ دیگر از اسم

ذات و صفات خواہد امر فرماید۔

ثُمَّ يَرْفَعُ الشَّيْخُ يَدَيْهِ وَيَدْعُو لَهُ وَيَقُولُ

پھر اونچے کرے شیخ ہاتھ اپنے اور دعا کرے واسطے اسکے اور کہے۔

یعنی مرشد چون از تلقین فارغ شود دو دست بر دارد و مرید را بدین طریق

دعا کند **اَللّٰهُمَّ خُذْ مِنْهُ وَتَقَبَّلْ مِنْهُ وَافْتَحْ عَلَيْهِ اَبْوَابَ**

اے اللہ لے اِس سے اور قبول کر اِس سے اور کھول اوپر اسکے

كُلِّ خَيْرٍ كَمَا فَتَحْتَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَاَوْلِيَائِكَ

تمام بھلائی کے جیسا کھولے تو نے اوپر تمام پیغمبرون اپنے کے اور ولیوں اپنے کے

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ساتھ رحمت اپنی کے اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالوں سے۔

پس چون طالب صادق بہ تلقین ذکر تشریف یابد و بدین دولت رسد

کہ در مواظبت مبالغہ نماید تا از وی بہرہ مند گردد و در کثرت ذکر چندان

جہد کنند کہ خلق مجنونش گویند

قَالَ عَلَیْهِ وَ اٰلِهِ السَّلَامُ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ

فرمایا پیغمبر نے اوپر آنکے اور آل آنکے کی سلام بہت کرو یاد اللہ

اللّٰهِ حَتّٰی یُقَالَ اِنَّکُمْ مَجَانِیْنُ

کی یہاں تک کہ کہا جاوے تحقیق تم دیوانے ہو

این بیت در خیر المجالس آوردہ است فرد

در عشق چہ جائے خانہ داریست		مجنون شو و کوہ گیر و بگریز

واین بیت در خزانہ جلالی از رسائل شیخ امین الدین گازرونی رحمۃ اللہ تعالیٰ آوردہ است

چون بلبل بیقرار در موسم گل		مونال ولا کہ بعد ازین نتوانے

و در جہر و خفی بہمہ حال نشستہ و استادہ و پہلو بر زمین نہادہ در یاد حق کوشد

و چشم از اغیار بپوشد تا حضور دست دہد

کَمَا قِیْلَ مَنْ غَضَّ طَرْفَهٗ کَثُرَتْ لَهٗ وَقِیْلَ مَنْ کَثُرَتْ

جیسا کہ کہا گیا جسنے بند کی آنکھ اپنی آویگی بہت عجیب تحفے آسکے اور کہا گیا جو شخص کہ

لَحَظَاتُهٗ دَامَتْ حَسَرَاتُهٗ نیز باید کہ کثرت ذکر من حیث الفضیلۃ

زیادہ ہوا دیکھنا اسکا ہمیشہ رہے حسرتیں اسکی۔ جس طرح کہ فضیلت لکھی

بود کہ کثرت کمیت معتبر و مفید نیست چنانکہ نقل ست کہ از خواجہ ابی یزید

بسطامی رحمۃ اللہ علیہ او گفت کہ ذکر کثیر آن ست کہ بحضور دل شود و بغفلت

اگر چہ بشمار اندک باشد پس حضور و اخلاص در کثرت مداومت نماید تا بر آنچہ

مواظبت ذکر با شرائط و آداب بود زمین دل نباتات تازہ و زندہ گردد و تعمید

باطن صفا پذیرد و نور سعادت وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ

اور کیا ہمنے واسطے اُسکے روشنی کہ چلتا ہے ساتھ اُسکے بیچ لوگون کے

بر دل تافتن گیرد و باید کہ از موت و میل بدون حق برید ہ شود و بیوند

و بد محبت حق سبحانہ اکتفی کند و بسندگی نماید و بداند کہ تا مادام کہ

بعدم التفات اِلٰے مَا سِوَے اللّٰہُ تَعَالٰے - و سیر

طرف اُس چیز کے کہ سوا ے اللہ تعالےٰ کے ہے

شیطان را برے دست نباشد کہ قصد اغواے شیطان بر ہیچکس تا

نیشود و چہ مبتدی و چہ منتہی پس از مکر شیطان و فریب نفس تا باشد

ہوشیار باشد و دائم در ذکر پروردگار بود کہ گفتہ اند۔

ذِكْرُ اللّٰهِ فِي الْقَلْبِ سَيْفُ الْمُرِيدِيْنَ بِهٖ يَقَاتِلُكُ

یاد اللہ کی بیچ دل کے شمشیر مریدین کی ہے ساتھ اُسکے

اَعْدَاءَ اللّٰهِ وَيَدْفَعُوْنَ الْاٰفَاتِ الَّتِيْ تَقْصِدُ بِهِمْ

ہین دشمن اللہ کے سے اور ساتھ اُسکے دور کرتے ہیں آفتون کو جو کہ قصد کرتی

و مفتاح الجنان آمدہ است کہ حاتم اصم گفت رضی اللہ عنہ کہ

شیطان بر تو صبح کردن پرسان تو ثنا گوئی ایشا نست و سلاح تو بشیطان

ذکر خداوند عزوجل و اینجا باید دانست کہ علم عالم بعلم خواطر فرض راہ است

کہ تعلق آن بحقیقت کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ است کہ تا مرید عالم بعلم

خواطر نشود و باریکی ہاے راہ اسلام و دنیا بدریچہ این علم سالک نتواند

بین و کسب باشد و اطلاع بر دقائق این علم فرض عین است کہ درین

اثبات اثنین است یعنی تا نفی نشود اثبات ایمان اسانی حقی نشود

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْعِلْمُ

فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر انکے اور انکی ال کے طلب کرنا علم فرض ہے -

عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ درعوارف مسطور است

اوپر ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے -

قَالَ بَعْضُهُمْ عِلْمُ الْخَوَاطِرِ وَتَفْصِيلُهَا فَرِيضَةٌ لِاَنَّ

کہا بعضوں انکے نے علم خطروں کا اور جدا جدا اس کا فرض ہے واسطے

الْخَوَاطِرَ هِيَ اَصْلُ الْفِعْلِ وَمَبْدَأُهُ وَمَنْشَأُهُ فَ

انکے کہ خطرے ہی جڑ ہیں کام کے اور جائے ابتدا انکے اور جائے

بِذٰلِكَ يُعْلَمُ الْفَرْقُ بَيْنَ لَمَّةِ الْمَلَكِ وَلَمَّةِ الشَّيْطَانِ

پیدا ہونے اسکی کے اور ساتھ اسکے جانا جاتا ہے فرق درمیان وسوسے فرشتہ اور وسوسہ

وَلَا يَصِحُّ الْفِعْلُ اِلَّا بِصِحَّتِهَا فَصَارَ عِلْمُ ذٰلِكَ

شیطان کے اور نہیں صحیح ہوتا کام مگر ساتھ درستی اسکی کے پس ہوا جاننا

فَرْضًا حَتّٰی يَصِحَّ الْفِعْلُ مِنَ الْعَبْدِ -

اس کا فرض یہاں تک کہ صحیح ہو کام بندہ سے -

و بیان خطرات چہار است و خطرات شیطانی بیشمار اند پس خطرہ شیطانی

بنیاد کار شرک و نفاق در توحید و قبول نبوت و ارکان ایمان کہ در غیب اند

و ایمان بران جملہ واجب است و رشد لعنت و در طریقت حسن ظن بہ پیر و مر

وایمان بہ جملہ اولیا و جستن تاویل در افعال و اقوال مرشد از انچہ در بینا بہ شرع

افتد تحریض بر معصیت و خلاف و حزن و طول الامل و نسیان الاجل

از شیطان باشد مُغَلِّبَةُ الشَّيْطَانِ هُجْرَةُ الْاِيمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اور غلبہ شیطان کا جدا کرتا ہے ایمان کو فرمایا اللہ تعالے نے

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ

غالب آیا ہی اوپر اُنکے شیطان پس بہولا دیا اُنکو یاد اللہ کے

وخطرۂ نفسانی حُبُّ اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ وَطُوْلُ الْاَمَلِ

دوستی لذتون اور خواہشون کے اور درازی آرزو

وَلِنِسْيَانِ الْاَجَلِ وحب مال وجاہ بزمین وباغ وطلب

اور بہولنا موت کا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَنفس

فرمایا اللہ تعالے نے شیطان وعدہ دیتا ہی تمکو محتاجی کا

شاگرد شیطان ست چنانکہ درحق او یَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ

حکم کرتا ہے تمکو ساتھ بیحیائی کے

در قرآن ست درباب او اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ فرمانشت وعدو نفس

شیطان ست واز دنیا واہل انست وخطرۂ ملکی حب خیرات وحسنات

وصوم وصلوة وحج وزکوة وَمَا شَاكَلَهَا مِنَ النَّوَافِلِ

اور جو جیسے مانند اسکے ہی نفلون

غَيْرَ الْمُؤَكَّدَاتِ وخطرۂ سبحانی ذکر وفکر حق وتوجہ تام

سوائے تاکید کیے گئے کے

دوام محبت وعشق کہ از کونین رہاند واز ما سوی اللّٰہ

یعنی بہ اوامر فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ

پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا

در حشر وش ست آنرا کہ نہان نداد يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ در گوش

در عوارف مسطور ست وسمعت الشیخ ابا محمد بن
اور سنا ہیں نے شیخ ابو محمد بیٹے
عبد البصری رحمه الله بالبصرة یقول الخواطر اربعة
عبد البصری کو رحم کرے الله شہر بصرہ کے کہتے تھے کہ خطرے
خاطر من النفس وخاطر من الحق وخاطر من
چار ہیں ایک خطرہ نفس کیطرف سے اور ایک خطرہ حق سے اور خطرہ شیطان سے
الشیطان وخاطر من الملك فاما الذی من النفس
اور خطرہ فرشتے سے پس اے پر جو خطرہ نفس سے ہے
یحس به من ارض القلب والذی من الحق
معلوم ہوتا ہے وہ زمین دل کے سے اور جو حق کیطرف سے ہے
یحس به فوق القلب والذی من الملك عن یمین
معلوم ہوتا ہے وہ اوپر دل سے اور جو فرشتے سے ہے داہنی طرف
القلب والذی من الشیطان عن یسار القلب
دل کے سے اور جو شیطان سے ہے بائیں طرف دل کے سے

ونیز در باب نفی واثبات رد وقبول خطرات ہم در عوارف مسطور ست
وقیل بنور التوحید یقبل الخاطر من الله وبنور
اور کہا ساتھ نور توحید کے قبول کرے خطرہ الله سے اور ساتھ
المعرفة یقبل من الملك وبنور الایمان ینهی اخواص
روشنی معرفت کی قبول کرے فرشتے سے ساتھ روشنی ایمان کے [illegible] چیز کہ جاری
بنور الاسلام یرد علی العدو عانت وہمہ

این دو کا نزاد و مشرب دگرست		جان جانان ست در ره شطا

طائر این هوا را از همت و اخلاص دو پر واز باید تا اگر یکے ازین هر دو
بسته شد و با هر دو پرواز نیاید قَالَ رُوَیمٌ الْاِخْلَاصُ اَنْ
فرمایا رویم نے اخلاص کیا ہے یہ کہ
لَا یَرْضٰی صَاحِبُهٗ عَلَیْهِ عِوَضًا فِی الدَّارَیْنِ وَلَا حَظًّا مِنَ الْمَلَکَیْنِ
نہ راضی ہو صاحب اس اخلاص کا اوپر اسکے ازروے بدلہ کے بیچ دو جہان کے اور نہ حصہ دو فرشتوں سے
ایشان با دل قدم از دنیا و آخرت بگزرند تا که بسر عزت و بقاء ایزد
نظر دارند و پاے همت بر افلاک ایشانند که همیشه دل از هستی خویش
ریش دارند و پیشه فنا و محویت خویش
وَالْمُخْلِصُوْنَ عَلٰی خَطَرٍ عَظِیْمٍ درین محل بندگی مخدوم
اور مخلص لوگ اوپر خطرے بڑے کے ہیں
عظمه الله تعالی این بیت بر لفظ مبارک راندند

تا چه خواهد کرد با من دور گیتی زین دو کار		دست او در گردنم یا خون من بر گردنش

در عوارف مسطور ست قَالَ عُثْمَانُ الْمَغْرِبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
فرمایا عثمان مغربی نے رحم کرے اسے الله
اَلْاِخْلَاصُ مَا لَا یَکُوْنُ فِیْهِ لِلنَّفْسِ حَظٌّ بِحَالٍ ہذا مسطور
اخلاص وہ چیز ہے کہ نہ ہو بیچ اسکے واسطے نفس کے حصہ بیچ کسی حال کے
وَهٰذَا اِخْلَاصُ الْعَوَامِّ وَاِخْلَاصُ الْخَوَاصِّ
اور یہ اخلاص عام لوگوں کا ہے اور اخلاص خاص لوگوں کا وہ چیز کہ جاری ہے
مَا یَجْرِیْ عَلَیْهِمْ لَا بِهِمْ فَتَبْدُوْ مِنْهُمُ الطَّاعَاتُ وَهُمْ

غیبت اوپر انکے نعمت ساتھ انکے پس طن ہر ہوتے ہیں آن سے بندگی

عنها بمعزل ولا يقع لهم عليها رؤية ولا بها اعتداد

اور وہ اس سے ایک طرف ہیں اور نہیں واقع ہوتا ساتھ انکے اوپر اسکے دیکھنا اور ساتھ

ونیز مسطور ہست قال ابو بکر الدقاق نقصان کل مخلص

اسکو گنتی — فرمایا ابو بکر دقاق نے کمی ہر ایک مخلص کی

في اخلاصه رؤية اخلاصه قول ابی سعید خراز ہست رحمۃ اللہ

بیچ اخلاص اسکے دیکھنا اخلاص اپنے کا

رياء العارفين افضل من اخلاص المريدين

دکھانا عارفون کا بزرگ زیادہ ہے اخلاص مریدون کے سے

ہر آئینہ اخلاص مرید کہ باسند بیان [illegible] مصالح کہ اخلاص او از حظ خا

نباشد وریا او از مصالح زیرا کہ عارف را ہمہ کارہا برائے مصلحت

باشد برائے اصلاح کار مرید علیہ السلام [illegible] حق تعالیٰ و حسنات و سیئات

حسنات خود درمیان نباشد مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید

آنرا کہ فنا شیوہ و فقر آئین ہست	نہ کشف و یقین نہ معرفت نہ دین ہست
رفت او ز میان ہمین خدا ماند خدا	الفقر اذا تم ہو اللہ این ہست

قال علیہ وآلہ السلام لا یزال عبدی یتقرب الی با

فرمایا حضرت نے اوپر انکے سلام اور آل انکی کے سلام ہمیشہ بندہ میرا نزدیکی کرتا ہے

النوافل حتی احبہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی

طرف میری ساتھ نفلوں کے یہانتک کہ دوست رکھتا ہوں اسکو پس جب دوست رکھتا ہوں اسکو پس ہوتا ہوں

یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ وید التی یبطش

کان اسکو جو سنتا ہو ساتھ اسکے اور بینائی اسکی جو دیکھتا ہو ساتھ اسکے اور ہاتھ اسکے جونکہ
بها ورجله التي يمشي بها ولئن سألني لأعطينه
پاتا ہے ساتھ اسکے اور پاؤن اسکو جو چلتا ہے ساتھ اسکے اور اگر مانگتا ہی مجھ سے البتہ
وان استعاذني لأعيذنه اینہمہ بیان اخلاص بود اما
دیتا ہون اسکو اور اگر پناہ چاہتا ہو مجھ سے البتہ پناہ دیتا ہون اسکو۔
ہمت آن است کہ گفتہ اند الهمة ما يبعثك نفسك على طلب الغاية
مقصد وہ چیز ہے کہ اٹھاتا ہو تجھکو نفس تیرا اوپر طلب انتہائے مقصد کے
ونیز گفتہ اند کہ حقتعالے دردوستان او میان کمانے دادہ است و ملائک مقرب
آنرا نشناختند و آن کمان ہمین ہمت است چنانکہ گفتہ است

حقا کہ بہ دنیا در نگرد		چرخ فلک ار بود بسر کمانم

مے آرند کہ بزرگے حضرت عزت جل جلالہ را در خواب دید فرمان شد یا فلان
ہمہ کس از ما چیزے میخواہند مگر ابا یزید کہ او از من مرا میخواہد۔
ونیز آوردہ اند کہ روزے خواجہ بایزید قرآن مے خواند چون بدین آیت رسید
منكم من يريد الدنيا ومنكم من يريد الآخرة بگریست و گفت
بعض تم میں سے وہ ہو کہ ارادہ کرتا ہو دنیا کا اور تم میں سے وہ ہو کہ ارادہ کرتا ہو آخرت کا
هذا شكاية من الله على عبيده كأنه يقول منكم
یہ شکایت ہو اللہ کی طرف سے اوپر بندون اپنے کے گویا کہ وہ کہتا ہے بعض تم میں سے
من رضي عني بالدنيا ومنكم من رضي عني بالعقبى فأين
وہ ہو کہ راضی ہوا مجھ سے ساتھ دنیا کے اور بعض تم میں سے وہ ہو کہ راضی ہوا مجھ سے
من رضي عني بي۔

قطعہ

ساتھ حضرت کے پس کہاں وہ راضی ہوا مجھ سے ساتھ میرے

گر سر برود فدائے پایت		دست از تو نمی کنم رہا
جز وصل تو ام حرام بادا		حاجت کہ بخواہم از خدا

گرچہ در راہ موتوا قبل ان تموتوا قدم زدہ
اما این در بارہ ہمت بلندرا دوش وا بستہ دعوی و تمنی این
آسان ست لاکن نہ آسان ست بے برہان از وعید
قال اللہ تعالیٰ لم تقولون یا الهنا
کیوں کہتے سوا مقصود ہمارے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
کنتم تمنون الموت من قبل ان تلقوہ فقد
تھے تم آرزو کرتے تھے موت کی پہلے اس سے کہ ملو تم اس سے پس تحقیق
رأیتموہ وانتم تنظرون۔ در آداب المریدین مسطور
تم نے اسکو اور تم دیکھتے ہو۔
کہ طائفہ را از عارفان و عابدان و زاہدان پرسیدند کہ حال ایشان
چیست گفتند ما خرجوا من نفوسهم الا لنفوسهم
نہیں نکلے نفسوں اپنے سے مگر واسطے نفسوں اپنے کے چھوڑا انھوں نے
ترکوا النعيم الفاني للنعيم الباقي فاين حال البقاء
نعمت فانی کو واسطے نعمت باقی کے پس کہاں ہیں حال بقا کا فنا
یعنی بیرون نیامدند از نفسہائے خویش مگر بسوی نفسہای خویش
آوردند نعمتہائے فانی جنس دنیا برائے نعمتہای جاودانی و نفس
ایشانند کہ حقیقت ہر دو جہان دیدند دنیا را برآخرت نگزیدند۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ
فرمایا اللہ تعالے نے بلکہ اختیار کرتے ہو زندگی دنیا کے اور آخرت
خَیْرٌ وَّاَبْقٰی وَاین نوع بمنزل تجارۃ است بمعنی چیزی دادن وچیزی ستدن
بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والی ہو
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ
فرمایا اللہ تعالے نے اوپر جو ڈرا کھڑا ہونے سے رب اپنے کے پاس اور منع کیا جی کو
عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى وَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ
خواہش سے پس تحقیق بہشت وہ ہی آرام کی جگہ اور کہا ابو الحسن
بن شمعون منعوا انفسهم من الهوى العاجل خوفا
بیٹے شمعون کے نے منع کیا انھون نے جیون اپنے کو خواہش سے جلد آنیوالی کے ڈر سے
من العذاب الآجل ففازوا بالجنة ليس فيها
عذاب آگے آنے والے کے سے پس پہنچے بیچ بہشت کے نہیں بیچ اس کے
منع من هوآء ولا خوف من عذاب پس حال زاہدان
روک خواہش سے اور نہیں ڈر عذاب سے
ست کہ ایشان انچہ مشروع ومباح ست نیز بگذاشتند وہوای نفس را از مباحات
دنیا باز داشتند اما بنسبت آن طائفہ مقتصد ست آن ست۔
بدليل قولهم فاين حال البقاء من الفناء
ساتھ دلیل قول انکے کے پس کہاں ہے حال بقا کا فنا سے۔
پس اینجا ہر چہ می بازی بازو رائگان دہ و بگو بہ چون بازرگان مدہ در باعی

من با تو ہمین نہ وخطلسم خواہم باخت		ہر چند ہمی بری دگر خواہم باخت

جز عشق تو هرچه هست درخواهم باخت	ناطق نیزی که مختصر خواهم باخت

می آرند که مهتر عیسی علیه السلام بر گروهی از عابدان گذشت رسید و پرسید که از
عبادت خدا چه مقصود دارید گفتند از دوزخ ترسکاریم و به بهشت امیدواریم فرمود
از مخلوقی بیم دارید و به مخلوقی امیدوارید از سر ایشان گذشت و بر قومی دیگر رسید و پرسید
که از عبادت حق مطلوب شما چیست گفتند حبّاً لله و تعظیماً لاٰلائه
واسطے محبت اللہ کے اور تعظیم آسکی کے
فرمود شما آن قومید که مرا با شما بودن فرمان است
کما قال الله تعالیٰ واصبر نفسك مع الذین
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور روک رکہ ذات اپنی ساتھ اُنکے جو
یدعون ربهم بالغداة والعشی یریدون وجهه
پکارتے ہیں رب اپنے کو صبح کو اور شام کو چاہتے ہیں ذات اسکی
هر آئینه چون حق سبحانه وجل جلاله وعم نواله حکم انا عند المنکسرة قلوبهم لاجلی
با ایشان نشست انبیا صلوات الله وسلامه علیهم را نیز فرمان بصبر با ایشان کرد درویشان
پس همت در حقیقت که اینهمه سعادت بار اوست و هر یکی را بقدر همت عندالله عندالناس
اعتبار اوست ۵ همت بلند دار که نزد خدا و خلق + باشد بقدر همت تو اعتبار
گفته اند چون مومن میگوید لا اله الا الله میگوید هیچ چیز نمیخواهم و هیچ
مطلوب و مقصود ندارم الا الله اینجا محک در کار میشود و امتحان صد هزار رسید
می آید تا هر یکی کمال و نقصان همت خود آشکارا ببیند همی آرند چون خلیل الله تعالیٰ
را صلوات الله تعالے وسلامه علیه منجنیق کردند در آتش انداختند در هوا
جبرئیل علیه السلام رسید و پرسید هل لك حاجة شیر ... گفت
اما الیك فلا خیر الباس آورده است چون سلطان المشائخ ابراهیم ادهم

قدس الله سره توجه بحق آورد و در ایام بدایت بر سر غاری رسید هشتاد
کس دیده اندرون غار که سر بسجده نهاده بودند و جان بحق داده مگر یک کس
سر برآورد و گفت ای ابراهیم میدانی که ما هشتاد تن رو بخدا آورده عهد بسته بودیم
که از خدا بغیر خدا راضی نشویم و بیافتن هیچ نعمت شاد نگردیم چون درین
وادی رسیدیم با خضر علیه السلام ملاقات شد گفتیم که سفر با نیک آمد که با چنین بزرگ
ملاقات شد ندای از غیب شنوانیدند ای مدعیان عهد فراموش کردید بخضر همی باش
بنده از بندگان من از شرم درین غار آمدند و جان بحق دادند مگر مرا ای ابراهیم بسلیم
دادن تو داشته بودند تا معلوم کنی همت بلند داری و بکونین سر فرود نیاری
پس همت بلند آن است که بر مسند قرب نشاند و بدرجه وصول رساند تا هر دون
و خسروی سر نگون قدر این معنی ندانند چنانکه گفت فرد

سگ چون استخوان یافت جان شمرد	خسرو چو یافت عمران شمرد

و بیگو بینند هر چه در بند آنی بنده آنی و نیز بیگو بینند هر که خدا را بنعمت و عطا
بکر خط نفس است می پرستد خود را نه پرستنده خدا را۔

كما قال الله تعالى اتخذ الهه هواه

جیسا فرمایا الله تعالے نے پکڑا ہے معبود اپنا اپنی خواہش کو
یا بنعمت و عطا را می پرستد چنانکه گفته اند هر چه مقصود تست معبود تست ا
هر چه دل بند تست خداوند تست در اینجا النظر با مسطور است رباعی

ای دل ببر از هر چه ترا پیوند است	زیرا همه بر جان تو قید است
سود می بکن از عمر که سرمایه عمر	روزی چند است کس نداند چند است

پس درجه همت مردان منتهی قل هو الله است و یوم یفر المرء شانرا

کفروا الی اللہ ست آن حتیا جی کہ وارند از سیری ستا
این قرار شان از کمال ولیری ست ان اللہ یحب معالی الہم
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے بلند ہمتون کو
ویبغض بسفسا فہا و در اداب المریدین مسطور ست سئل
اور ناخوش رکھتا ہے ز بان آوری کو پوچھے گئے
الجنید رحمہ اللہ تعالی عن قولہ لا یسئلون الناس
جنید رحم کرے اپنر اللہ تعالے قول حق تعالے کے سے نہین مانگتے ہین
الحافا فقال یمنعہم علو ہمتہم عن رفع حوائجہم
سے اور ہے زاری کے پس کہا منع کرتی ہے انکو بلند ہمت انکی بلند کرنی حاجتون انکی
الا الی مولاہم وعباس رضی اللہ تعالے عنہ گفت لا یسئل
نہین مانگے
سے مگر طرف صاحب اپنے کے
الناس الحافا ولا عنیرہ الحافا وخیر المجالس آوردہ است
لوگون سے لپٹ کر اور نہ لجنیبہ لپٹ کر
الفقیر لا یسئال عن اللہ استحیاء ولا عن
فقیر نہین مانگتا اللہ سے شرم سے اور نہ لوگون
الناس استنکافا موسی علیہ السلام را فرمودند کہ بجوا و از درگاہ
سے حقارت جان کر
ما ہر چہ اگر چہ نمک خمیرت حاجت باشد یا علف گوسپند
قولہ تعالی یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف
فرمایا اللہ تعالے نو گمان کرتا ہے انکو نادان دولتمند نہ مانگنے سے

این آیت در شان اصحاب صفہ ست می آرند چون ایشانرا گرسنگی غالب آمدے بر خاک می غلطیدند تا بدیوانگی نسبت کردہ می شدند و ایشانرا از کمال تعفف کہ داشتند جہال غنیا می پنداشتند و نیز بنزدیک حق تعالی آرزو و خواستے ندارند کہ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَہٗ در وصف ہمت ایشان ست گفتہ اند ہر کہ را ہمت دنیاست بحکم اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُہَا کِلَابٌ۔

دنیا مردار ہے اور چاہنے والے اسکے کتے ہیں

سگے ست مردار طلب و ہر کرا ہمت آخرتست او بر شہوات نفس حریص ست و ہر کرا ہمت مولے ست یعنی ہیچ چیز نخواہد ہمت او بر ہیچ چیز مائل نگردد چنانچہ

آنکس گوہر ست لاقیمۃ لہ

قطعہ

دنیاست بلا خانہ و عقبے ہوس آباد	ما حاصل این ہر دو بیک جو نستانیم
این فتنہ بد نیا شد و آن غرہ بعقبے	ما فارغ از ہر دو نہ اینیم نہ آنیم

وگفتہ اند کہ ہمت پاک بایکہ حضرت پاک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ را شاید بیابی

سیر آمدہ ز جان و تن مے باید	بیرون شدہ ز خویشتن مے باید
در ہر قدمے ہزار بند افزون ست	زین گرم روے بند شکن مے باید

حد اندران این مشرب یعنی عشاق شطار از ہر سہ مشرب بگزرند و ترقی کنند و ہر سہ خطرہ غیر سبحانی را بہ لا الہ الا اللہ نفی کردانند و از اخلاق ذمیمہ و حمیدہ خود بیرون روند و مفلس شدہ و از خود خود را بیزار ساختہ بہ نفی و اثبات پرداختہ باشند و گویند

فرد

از ما نہ علم پرس نہ زہد و نہ معرفت	ما بے ہمہ رویم با مید لا الہ

فصل چہارم دربیان مواظبت ذکر بر حسب توفیق و کار کردن بہ تقلید بہ تحقیق

در رسالہ مخدوم شیخ عبداللہ آمدہ است اگر سائلے سوال کند کہ از کلام سابق
چنان معلوم شد کہ ہر کہ از سہ مشرب ترقی کند او ذکر نفی و اثبات تواند کرد پس
مبتدی را چگونہ تلقین کنند جواب گوئیم بتحقیق خبر منتہی این ذکر نتوان گفت
اما مبتدی تنبیہ مرشد کہ او را تلقین میکند باستحضار ہمہ این ذکر چندان گوید کہ
تحقیق رسد و معنے ذکر بے تجلی کند الا در این ذکر تحقیق گوید و مرید را ارادت
صادق و ہمت کامل ہر کمال را شرط است کہ کمال صدق و اخلاص مخلص اہل
گرداند و کمال ہمت مرصادق را باختصاص رساند۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا
فرمایا اللہ تعالے نے پیچھے وارث کیا ہمنے کتاب کا انکو جنکو چن لیا ہم نے
مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ
بندوں اپنے سے پس بعضے انہیں ظالم ہیں واسطے ذات اپنی کے اور بعضے انہیں بیچ کی راہ چلنے والے
مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ كُلُّهُمْ
بعضے انہیں بہشتی والے ہیں ساتھ نیکیوں کے فرمایا اوپر انکے اور اوپر آل انکے سلام وہ سب
فِي الْجَنَّةِ قَالَ بَعْضُهُمُ الظَّالِمُ يَذْكُرُ اللّٰهَ بِلِسَانِهٖ
بیچ بہشت کے ہیں کہا بعضوں نے ظالم یاد کرتا ہے اللہ کو اپنی زبان سے
وَالْمُقْتَصِدُ بِقَلْبِهٖ وَالسَّابِقُ لَا يَنْسٰى رَبَّهٗ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
اور بیچ کی راہ چلنے والا اپنے دل میں اور پیشی کرنے والا نہیں بھولتا رب اپنے کو اور کہا بعضوں نے ظالم
الظَّالِمُ يَعْبُدُ عَلَى الْغَفْلَةِ وَالْعَادَةِ وَالْمُقْتَصِدُ يَعْبُدُ عَلَى
عبادت کرتا ہے اوپر غفلت کے اور عادت کے اور بیچ کی راہ
الرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ وَالسَّابِقُ يَعْبُدُ عَلَى الْهَيْبَةِ وَالْمِنَّةِ۔

چلنے والا عبادت کرتا ہوا اور غربت اور وحشت کی اور سنت کرنیوالا عبادت کرتا ہوا اور پیروی شریعت کے
پس ذکر مبتدی لسانی وحالتی باشد وچون در مواظبت مبالغہ نماید راہ
ذکر زبان بدل کشاید وطریق ملازمت آن ہست کہ در عوارف مسطور ہست۔
وَيَكُونُ عِبَادَتُهُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ بِسُنَنِهَا الرَّاتِبَةِ فَحَسْبُ
اور ہوتی ہے عبادت اسکی نماز پانچ ساتھ سنت روزمرہ کے پس
وَسَائِرُ أَوْقَاتِهِ مَشْغُولَةٌ بِالذِّكْرِ الْوَاحِدِ لَا يَتَخَلَّلُهَا
کفایت ہے اور تمام وقت اسکی مشغول ساتھ یاد اکیلے کے نہین بیچ مین آتا اسکے
فُتُورٌ وَلَا يُوجَدُ مِنْهُ قُصُورٌ وَلَا يَزَالُ يُرَدِّدُ ذَلِكَ
فتور اور نہین پایا جاتا اس سے قصور اور ہمیشہ بار بار کرتا ہے یہ ذکر
الذِّكْرَ مُلَازِمًا بِهِ حَتَّى فِي طَرِيقِ الْوُضُوءِ وَ
لازم پکڑنے والا اسکو یہانتک کہ بیچ راہ وضو کے
سَاعَةِ الْأَكْلِ لَا يَفْتُرُ عَنْهُ ودر معدن المعانی آوردہ ا
اور وقت کھانے کے نہین سست ہوتا ہے اس سے۔
کہ ذکر بر چہار نوع ہست اول ذکر زبان کہ بغفلت دل باشد دوم ذکر زبانی
بود ودل ہم ازان آگاہ شود وبوقتے غافل سوم ذکر دل وزبان باجتماع القلب
واللسان چہارم آنکہ دل ذاکر باشد وزبان خاموش واین انتہاست ودر ذکر
حقیقت ذکر ہمین ہست درین مقام اگرچہ زبان بچیزے دیگر گویا بود اما دل ذاکر باشد
چنانکہ صاحب ذکر بگوش خود بشنود ونیز اینحکایت درین محل آوردہ ہست فرمود
بزرگے بدین مقام رسیدہ بود در دل او گمان شد شاید چنانچہ آواز ذکر از دل خود من
مے شنوم دیگران ہم بشنوند از خوف فتنہ بیرون رفتہ وآبادانی ترک گرفتہ اما

آن بزرگ را گمانے پیش نبود دیگر از این کجا باشد کہ آواز دل شنوند مگر کسے کہ ہمچو او باشند و در جوارف مسطور ست۔

اِنَّ الذِّکْرَ عَلٰی اَرْبَعَۃِ اَقْسَامٍ ذِکْرٌ بِاللِّسَانِ
تحقیق ذکر اوپر چار قسم کے ہو ذکر ساتھ زبان کے

وَذِکْرٌ بِالْقَلْبِ وَذِکْرٌ بِالسِّرِّ وَذِکْرٌ بِالرُّوْحِ
اور ذکر ساتھ دل کے اور ذکر ساتھ سر کے اور ذکر ساتھ روح کے

فَاِذَا صَحَّ ذِکْرُ الرُّوْحِ سَکَتَ السِّرُّ وَالْقَلْبُ وَاللِّسَانُ
پس جس وقت درست ہوا ذکر روح کا چپ ہوا سر اور دل اور زبان

عَنِ الذِّکْرِ وَذٰلِکَ ذِکْرُ الْمُشَاهَدَةِ وَاِذَا صَحَّ ذِکْرُ
ذکر سے اور یہ ذکر مشاہدہ کا ہے اور جب درست ہوا ذکر

السِّرِّ سَکَتَ الْقَلْبُ وَاللِّسَانُ عَنِ الذِّکْرِ وَذٰلِکَ ذِکْرُ
سر کا چپ ہوا دل اور زبان ذکر سے اور یہ ذکر

الْهَیْبَةِ وَاِذَا صَحَّ ذِکْرُ الْقَلْبِ فَتَرَ اللِّسَانُ
ہیبت کا ہے اور جب صحیح ہوا ذکر دل کا سست ہو جاتی ہے زبان

عَنِ الذِّکْرِ وَذٰلِکَ ذِکْرُ الْاٰلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ
ذکر سے اور یہ ذکر بخششوں اور نعمتوں کا

وَاِذَا غَفَلَ الْقَلْبُ عَنِ الذِّکْرِ اَقْبَلَ اللِّسَانُ بِالذِّکْرِ
اور جب غافل ہوا دل ذکر سے اقبال کیا زبان نے ساتھ ذکر

وَذٰلِکَ ذِکْرُ الْعَادَةِ وَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهٖ
کے اور یہ ذکر عادت کا ہو اور واسطے ہر ایک واحد کے ان

الاذکار عندھم آفۃ فآفۃ ذکر الروح

ذکرون سے نزدیک انکے آفت ہو پس آفت ذکر روح کی

اطلاع السر علیہ وآفۃ ذکر السر اطلاع القلب

خبردار رہنا سر کا اوپر اسکے اور آفت ذکر سر کی سطلع ہونا دل کا

علیہ وآفۃ ذکر القلب اطلاع النفس علیہ وآفۃ

اوپر اسکے اور آفت ذکر دل کی سطلع ہونا نفس کا اوپر اسکے اور آفت

ذکر النفس رؤیۃ ذلک وتعظیمہ او طلب

ذکر نفس کی دیکھنا اس کا اور تعظیم اسکی اور طلب کرنا

ثوابہ او ظن بہ انہ یصل الی شیئ من المقامات

ثواب کا ساتہ اسکی یا گمان ساتہ اسکے یہ کہ پہنچا طرف ایک چیز کے مقامات سے

واقل الناس قیمۃ عندھم من یرید اظھارہ

اور کمتر لوگوں کا قیمت میں نزدیک ان لوگوں کے وہ ہو کہ ارادہ کرے

واقبال الخلق علیہ پس مرید در ابتدا از ذکر لسان مشغول باشد

ظاہر کرنے اسکے کا اور آنا خلق کا اوپر اسکے۔

وآفات از انچہ گفتہ شدہ است درین باب از رویۃ ذکر و تعظیم ذکر و طلب

ثواب باید کہ در یابد و از ہمہ ہوشیار باشد اما ترقی ازین ذکر پس ذکر حضور

باطن ست کہ چنانچہ اطلاع نفس آفت ست مر ذکر دل را ہمچنین ادراک دل

ترقی باشد مر ذکر زبان را و دیگر ذکرہا ہم برین قیاس اند پس اینجا مرد باید

کہ کار را باشد چنانچہ گفت **فرد**

کار کن کار بگذر از گفتار		کاندرین راہ کار دارد کار

تا اسرار علمی حجابہ حالے شوند و ذکر از زبان بدل رسد و از دل بسر پیوندد و
از سر بروح رسد آنگاہ سر صفت روح گیرد و دل صفت سر گیرد و نفس صفت دل گیرد

تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ آئے اِتَّصِفُوا بِاَوْصَافِ اللّٰہِ

خلق اختیار کرو ساتھ خلقوں اللہ کے اور موصوف ہو ساتھ وصفوں اللہ کے
اینجا مسلم گردد و باید کہ حیات خود تا آنگاہ کہ در ذکر حق سبحانہ تعالیٰ باشد
بحقیقت داند و بے یاد حق قول خواجہ معاذ رحمۃ اللہ بر زبان آنکہ گفتہ

اِلٰہِیْ مَا طَابَتِ الدُّنْیَا اِلَّا بِذِکْرِکَ وَلَا الْاٰخِرَۃُ

اے خدا نہیں خوش ہو دنیا مگر ساتھ یاد تیرے کے اور نہ آخرت مگر

اِلَّا بِعَفْوِکَ وَلَا الْجَنَّۃُ اِلَّا بِرُؤْیَتِکَ و ہر چند کہ تحصیل

ساتھ عفو تیرے کے اور نہ بہشت مگر ساتھ دیکھنے تیرے کے
علم شریعت و نماز نفل و روزہ نفل باشد اگر از ذکر حق تعالیٰ باز دارد از
عقوبت و غرامت تصور کنند کہ گفتہ اند

لِکُلِّ شَیْءٍ عُقُوْبَۃٌ وَعُقُوْبَۃُ الْعَارِفِ اِنْقِطَاعُہٗ عَنِ الذِّکْرِ

ساتھ ہر چیز کے عذاب ہے اور عذاب خداشناس کا ٹوٹنا اسکا یاد اللہ کے سے

دل طلب کمال در مدرسہ چند	تحصیل اصول و حکمت و ہندسہ چند
ہر فکر کہ جز ذکر خدا وسوسہ است	شرمے ز خدا بدار این وسوسہ چند

نصیحت فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ

پس یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں اپنی کے

از ابن عباس رضی اللہ عنہ منقول است کہ گفت - اِنَّ اللّٰہَ لَا یَفْتَرِضُ
[illegible] اللہ [illegible]

عَلٰی عِبَادِہٖ فَرِیْضَۃً اِلَّا جَعَلَ لَھَا حَدًّا مَّعْلُوْمًا ثُمَّ عُذِّرَ

اوپر بندون اپنے کے فرض کیا واسطے اسکے حد جانی گئی پھر بندہ

تَارِکُھَا فِیْ حَالِ عُذْرٍ اِلَّا الذِّکْرُ فَاِنَّ اللّٰہَ

چھوڑنے والا اسکا بیچ حال عذر کے مگر ذکر پس تحقیق اللہ

تَعَالٰی لَمْ یَجْعَلْ لَہٗ حَدًّا یَّنْتَھِیْ اِلَیْہِ وَلَمْ یُعَیِّنْہُ اَحَدًا

تعالے نے نہین مقرر کی واسطے اسکے حد کہ نہایت ہو طرف اسکے اور نہ معین کیا کسی کو

فِیْ قَوْلِہٖ اِلَّا مَغْلُوْبًا عَلٰی عَقْلِہٖ فَقَالَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ

بیچ قول اپنے کے مگر مجبورون کو اوپر عقل اسکے کی پس کہا پس یاد کرو اللہ کو

قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ اَیْ فِی اللَّیْلِ وَ

کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹون اپنی کے اے بیچ رات کے اور

النَّھَارِ وَالْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَالْغِنَا وَالْفَقْرِ

دنکے اور جنگل کے اور دریا کے اور سفر کے اور شہر کے اور دولتمندی اور

وَالصِّحَّۃِ وَالسَّقَمِ وَالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ۔

محتاجی کے اور تندرستی اور بیماری کے اور چھپے اور ظاہر کے۔

در معدن المعانی آورده ست یکے از خصائص ذکر آن ست کہ ذکر غیر موقت

ست بلکہ ہیچ وقتے ازاوقات نیست کہ نہ بندہ ماموریست بذکر خدا وندا ما

قضائے وامّا عرفاً گفتہ اند کہ نماز اگرچہ اشرف العباد ست در بعضے اوقات

درست نیست و ذکر بدل و دوام ست و در عموم حالات

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ

فرمایا اللہ تعالے نے یاد کرتے ہین اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹون اپنی کو

تسبیح اور حمد کرنا جیسا الہام کیو جاتے ہین دم بدم جس طرح دم آدمیکا بے تکلف اور بے مشقت آسانی
سے نکلتا ہے اسی طرح اللہ کی یاد اور تسبیح جاری ہوگی زبان سے

و این حدیث در مشارق مسطور ہست پس آن ذکر کہ بغلبۂ محبت و عشق خواہد
بود نہ بتکلیف عبودیت کہ بہشت جای ذوق ہست جای بندگی نیست و آن
ذکر ہم از جملۂ ذوقہا باشد نہ از عبادت و یاد حق سبحانہ تعالے آنکہ در بہشت
باشد بر دو گونہ بود واللہ اعلم یکے اثر مجاہدہ دوم اثر مشاہدہ یکے
آنکہ از دنیا برابر مومن باشد یعنی توجہ و ارادت بیک دل و یک وجہہ
کہ در دنیا دارد ہمان توجہ با او باشد و تا ابد جز خدا ہیچ چیز نخواہد دوم دیگر
آنکہ بعد از دیدار حق تعالے جل جلالہ عم نوالہ توجہ پیدا آید یعنی چون دیدار
حق بیچون پروردگار حاصل کنند نعمت بہشت در چشم ہمت شان حقیر نماید
باز اگرچہ دیدار حق پاک خالق الافلاک در حجاب شود لذت و برکت آن در دلہا
شان باقی ماند بدان مسرور باشند و نعمت بہشت را بعد از دیدار حق تعالے
نزد شان قدرے نبود و قیمتے و زینتے نباشد قال علیہ وآلہ السلام

بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ اِذْ سَطَعَ نُوْرٌ فَاِذَا الرَّبُّ
ایکوقت بہشتی بیچ بہشت کے جب روشن ہوگا نور پس ناگہان پروردگار
تَعَالٰى قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَلَا يُبْصِرُوْنَ فِي الْجَنَّةِ شَيْئًا
تعالے نے تحقیق تجلی کی پس نہین دیکھے جاوینگے بیچ بہشت کے کوئی چیز
اَقَرَّ لِاَعْيُنِهِمْ وَاَسَرَّ لِقُلُوْبِهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا
سرور تر ہو ساتہ انکہون انکے کا اور خوش کرنیوالے زیادہ ہو ساتہ دلون انکے کے دیکہنے سے
حُجِبَ عَنْهُمْ يَبْقٰى نُوْرُهٗ وَبَرَكَتُهٗ فِيْهِمْ

طرف اللہ تعالے کے پس جب چھپ گیا آن سو باقی رہیگا نور آسکا اور برکت انکی بیچ آنکے

پس یاد کردن ایشان ہمین ست بقار لذت و ذوق لقاء حضرت پروردگار باشد

اما پیش از دیدار بہشتیان بنعیم بہشت مشتغل باشند کہ نعمت دیدار فراموش

شدہ واز یاد رفتہ باشد و در زاہدی آوردہ است کہ رسول علیہ وآلہ السلام

پرسیدند کہ خدا تعالے فرمود وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا

اور جب دیکھیگا تو اسجگہ دیکھے گا نعمت اور بادشاہت بڑی

ملک کبیر چیست فرمود علیہ وآلہ السلام اِسْتِیْذَانُ الْمَلٰٓئِکَةِ

اذن طلب کرنا فرشتون کا۔

و آنچنان ست کہ رسول خدا عزوجل یعنی فرشتہ از حضرت حق تعالے در بہشت

سوے مومن بیاید در این مومن را ہفتاد حاجب گاہ بود ہفتاد بار بدیل باید باید

خواست و بار بنیاید حاجبان گویند ولے اللہ مشغول ست ہر بار پیش عرش رود باز بیاید

و ہفتاد و یکم بار بسوے مومن آید بار بیاید آنگاہ طبقے پیش وے نہد از نور آفریدہ

و دستار بوی از نور بر وے افگندہ ولے خدا آن دستار را بردارد و بپیچ باشد بران

طبق نہادہ چون بدست گیرد و نیم لحظہ خود کہ بیرون آید نقاب بستہ کہ بہشت

ہمہ از نور دیدہ وے روشن گردد و رقعہ بر دست گرفتہ بود مومن خواہد کہ نقاب او

فروکشد حور گوید نخست نامہ بخوان من خود از آن تو ام نامہ را برگیرد بر عنوان نامہ

نبشتہ باشد مِنَ الْمَلِكِ الَّذِیْ لَا یَزُوْلُ مُلْکُهٗ اِلَی الْمَلِكِ

طرف بادشاہ کے سو جو نہین زوال ہوتا ہے اسکی ملک مین طرف

الَّذِیْ یَزُوْلُ الْمُلْکُ مِنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اِلَی الْحَیِّ الَّذِیْ یَمُوْتُ مِنَ الْعَزِیْزِ

بادشاہ کے جو زوال ہوتا ہے ملک اسکا زندہ سے جو نہین مرتا طرف زندہ کی جو مرتا ہے عزیز سے

محمود بلفظ مبارک راندشاید که مطلوب مالک بن دنیا بہشت بود و مطلوب بصری دیدارحق تعالیٰ بود پس آما باید دانست که ذکر بسیار سبب کمال محبت است پس طالب باید که نفس خود را بذکر حق سبحانہ وتعالیٰ رام کند و بیاد او خود را بیقرار و بے آرام گرداند تا ذکر حق سبحانہ وتعالیٰ او را بدرجہ محبت و عشق رساند که حق تعالیٰ سیفرماید

لَا يَزَالُ عَبْدِي يَذْكُرُنِي وَأَذْكُرُهُ حَتَّى عَشِقَنِي وَعَشِقْتُهُ

ہمیشہ بندہ میرا یاد کرتا ہے مجکو اور یاد کرتا ہوں اسکو بہانتک کہ عاشق ہوتا ہے میرا اور عاشق ہوتا ہوں

وچون ذاکر بدرجہ عشق و محبت رسد و شربت شوق چشد ہیچ چیز را در دنیا و آخرت بر یاد حق نگزیند و ہیچ شئے را در دو کون دل بستہ نبیند چنانکہ گفت

گر دنیا و آخرت بیارند	این ہر دو بجیم و دوست بگزار
با یوسف خود بنے فروشیم	تو سیم سیاہ خود نگہدار

در روضۂ زند و سیہ مسطور است قال رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

حُكِيَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْخَدِيْكِ

حکایت کیا گیا اسمٰعیل بیٹے عبداللہ بیٹے محمد بیٹے عمر خدیک سے کہ روایت

يَرْوِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

کرتا تھا محمد بیٹے ادریس شافعی سے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ کہ وہ

إِنَّهُ كَانَ يُحَلِّقُ وَكَانَ لَهُ الْحَجَّامُ يَقُصُّ شَارِبَهُ وَهُوَ

تھا سر مونڈاتا تھا اور تھا اسکو ایک نائی کہ کترتا تھا بال لبونکے

يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْحَجَّامُ لَا تُحَرِّكْ

اور وہ کہتا تھا پاک ہے اللہ اور تعریف سب اللہ کی واسطے پس کہا اسکو نائی نے

شفتاً ؟ لئلا اقطعهما فقال استحیی من ربی

ست بلال لب اپنے تو کہ نہ کاٹ ڈالوں انکو پس کہا شرم کرتا ہوں اپنے رب سے

ان یمضی علی ساعۃ لا اذکرہ یعنی گفت کہ لب بریدہ

یہ کہ گذرے اوپر میرے ایکدم نہ یاد کروں اُس کو

بہ نہ از یاد رب بریدہ و در تفسیر ست فاذکروا اللہ قیاماً وقعوداً

پس یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے

وعلی جنوبکم المراد مداومۃ الذکر لان الانسان

اور اوپر اپنی کروٹوں کے مراد ہمیشہ ذکر کرنا ہے اسواسطے کہ آدمی

قلما یخلو من هذه الحالات و در تفسیر دیگر آمدہ است

کم خالی ہوتا ہے ان حالتوں سے

ای فی سائر احوالکم در شمائل انبیا و در معدن المعانی

یعنی بیچ تمام حالات تمہاری کے

از ابوبکر وراق نقل است کہ او گفت الذکر منشور الولایۃ

یاد خدا فرمان ولایت کا ہے پس جسکو توفیق

فمن وفق فقد اعطی المنشور ومن سلب الذکر

یاد کی ہوئی سو دیا گیا فرمان اور جس سے چھین لیا گیا ذکر سو تغیر ہوا ولایت سے

فقد عزل یعنی ذکر منشور ولایت ست پس ہر کرا توفیق دادند بذکر بدرستی

کہ او را ولایت دادند و ہر کہ سلب ذکر کردند بدرستی کہ او را از ولایت معزول

کردند در روضہ زندویسیہ مسطور ست کہ گفت حکیمے از حکما کہ این چند چیز التماس

کردم و یافتم آنرا در چند چیز والتماس کردم رضاء خدا و یافتم آنرا در کثرت ذکر

انتہا چیزہا بہ ہیزوجہ مسطور ست۔

قَالَ سَمِعْتُ الْاِمَامَ اَبَا مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَحْكِيْ عَنِ
کہا سنا میں نے امام ابا محمد سے رحم کرے اسکو اللہ تعالی حکایت کرتا تھا

الْحَافِظِ قَالَ حَكِيْمٌ مِّنَ الْحُكَمَاءِ اِلْتَمَسْتُ الْغِنَاءَ فَوَجَدْتُهُ
حافظ سے کہا ایک حکیم نے حکیموں سے ڈھونڈا میں نے بے پرواہی کو پس پایا

فِي الْعِلْمِ وَالْتَمَسْتُ الشَّرَفَ فَوَجَدْتُهُ فِي الصَّبْرِ وَالْتَمَسْتُ
اسکو بیچ علم کے اور التماس کیا میں نے بزرگی کا پس پایا اسکو صبر میں اور التماس کی

قِلَّةَ الْحِسَابِ فَوَجَدْتُهَا فِي الصَّمْتِ وَالْتَمَسْتُ الْعَافِيَةَ
تھی کمی حساب کے پس پایا میں نے اسکو بیچ خاموشی کے اور التماس کیا میں نے تندرستی کو

فَوَجَدْتُهَا فِي الزُّهْدِ وَالْتَمَسْتُ الرَّاحَةَ فَوَجَدْتُهَا فِي الْيَاسِرِ
سو پایا اسکو بے رغبتی دنیا کے اور التماس کیا نے آرام کا سو پایا اسکو نا امیدی میں

وَالْتَمَسْتُ الْخِفَّةَ وَالرَّخَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوَجَدْتُهُمَا فِي الصَّوْمِ
خلق سے اور التماس کیا میں نے شکم سیری و تازگی سے دن قیامت کے سو پایا میں نے اسکو روزہ

وَالْتَمَسْتُ الظِّلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوَجَدْتُهُ فِي الصَّدَقَةِ
رکھنے میں اور التماس کیا میں نے سایہ ہونے سے قیامت کے دن سو پایا اسکو بیچ خیرات کے

وَالْتَمَسْتُ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ فَوَجَدْتُهَا فِي تَرْكِ الْمَعْصِيَةِ
اور التماس کیا میں نے نجات کا آگ سے سو پایا اسکو بیچ چھوڑنے گناہ کے اور

وَالْتَمَسْتُ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ فَوَجَدْتُهَا فِي تَرْكِ الشَّهَوَاتِ
التماس کیا میں نے داخل ہونے بہشت کا سو پایا اسکو بیچ چھوڑنے خواہشوں کے

وَالْتَمَسْتُ صَاحِبًا صَالِحًا فَوَجَدْتُهُ فِي عَمَلِ الْبِرِّ وَالْتَمَسْتُ

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ
اور صاحب مچھلی جب گیا غصہ کہا کر پس گمان کیا یہ کہ ہرگز نہ قادر ہوینگے ہم
عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ ۔ آرے ویرا غیرت و ست ہزار با
اوپر اسکے پس پکارا بیچ اندھیروں کے ۔

یکے ست یونس علیہ السلام رانگر کہ مقام او از غیرت در کدام بارگیست اما راضی
بودن بندہ و آن ست کہ در حالت رنج و مصیبت چنان شاد بود کہ دیگران در حالت
نعمت و عطا و این قول رابعہ بصریہ ست ۔

وَقَالَ ذُو النُّوْنِ سُرُوْرُ الْقَلْبِ بِمُرِّ الْقَضَاءِ وَقَالَ الْحَارِثُ
اور کہا ذوالنون نے خوشی دل کے ساتھ جاری ہونے تقدیر کے ہے اور کہا حارث نے
سُكُوْنُ الْقَلْبِ تَحْتَ جَرَيَانِ الْحُكْمِ فَرْد
آرام دل کا نیچے جاری ہونے حکم کے ہے ۔

بارہا و قبول تو مرا کاری نیست		اینک بہر حال مشغول تو ام

و این رضا بندہ کہ سبب ظہور ست مر رضا حقتعالے را من وجہ چون دل بندہ بکثرت ذکر
باطمینان رسد کہ انمتام رضا است و با فعال حق تعالے کلہا راضی باشد
و از رضا نفس بیرون آید ہر آئینہ رضاء حقتعالے حاصل کند و از رضا در آمدن
مرضیات الٰہی کہ نشان عافیت آن کہ امروز در بیان ست

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ
فرمایا اللہ تعالے نے راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ اس سے یہ واسطے اسکے کہ ڈرا رب اپنے سے
معلوم میشود کہ حق تعالے از اہل خشیت راضی ست اما ظہور رضا حق سبحانہ
و تعالے موقوف ست بر خاتمت کار و بعد ذلک بہا قال اللہ تعالے

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً

ایمان آرام پکڑنیوالی پھر جا طرف رب اپنے کے خوش ہو کے تو پسند کی گئی۔

امّا آنکه در قول حکیم آمده است که رضاء حق تعالے را درکشتهٔ ذکر با فہم لیس اینجا

مقام رضا بعد از ذکر است و در رسالہ مخدوم شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ

بیان مقام ذکر بعد از مقام رضا است آورده است که طریق تنظار ده اصل دارد

أَوَّلُهَا التَّوْبَةُ وَهِيَ الْخُرُوجُ عَنْ كُلِّ مَطْلُوبٍ سِوَاهُ

پہلا اُسکا توبہ ہے اور وہ نکلنا ہے ہر مقصود سے سوائے اوس ذات کے

وَثَانِيهَا الزُّهْدُ وَهُوَ الْخُرُوجُ عَنِ الْأَسْبَابِ وَثَالِثُهَا التَّوَكُّلُ

اور دوسرا اُسکا زہد ہے اور وہ نکلنا ہے سببوں سے اور تیسرا اُسکا توکل ہے

وَهُوَ الْخُرُوجُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَرَابِعُهَا الْقَنَاعَةُ وَهِيَ الْخُرُوجُ

اور وہ نکلنا ہے خواہشوں سے اور چوتھا اُسکا قناعت ہے اور وہ نکلنا

عَنِ الشَّهَوَاتِ النَّفْسَانِيَّةِ وَخَامِسُهَا الْعُزْلَةُ وَهِيَ الْخُرُوجُ

ہے خواہشوں نفسانے سے اور پانچواں اُسکا گوشہ گیری ہے اور وہ نکلنا ہے

عَنْ مُخَالَطَةِ الْخَلْقِ بِالْإِنْزِوَاءِ وَالْإِنْقِطَاعِ كَمَا هُوَ

ملنے مخلوقات کے سے ساتھ ایک کنارہ ہونیکے اور ٹوٹ جانیکے جیسی کہ وہ

بِالْمَوْتِ وَسَادِسُهَا التَّوَجُّهُ وَهُوَ الْخُرُوجُ عَنْ كُلِّ دَاعِيَةٍ

ساتھ موت کے اور چھٹا اسکا توجہ ہے اور وہ نکلنا ہے ہر ایک قصد سے کہ مانگتا ہے

يَدْعُوهُ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ وَلَا يَبْقَى مَطْلُوبٌ

اُسکو طرف غیر خدا کے جیسا کہ وہ ساتھ موت کے اور نہیں باقی رہتا مطلوب

وَلَا مَحْبُوبٌ وَلَا مَقْصُودٌ إِلَّا اللّٰهُ وَسَابِعُهَا الصَّبْرُ وَهُوَ

اور یہ پیارا اور نہ مقصود مگر اللہ اور ساتوان اوسکا صبر ہے اور وہ نکلنا ہی

الخُرُوجُ عَنْ حُظُوظِ النَّفْسِ بِالْمُجَاهَدَةِ وَثَامِنُهَا

سے حظون سے نفس کے ساتھ محنت کی اور آٹھوان اسکا

الرِّضَاءُ وَهُوَ الْخُرُوجُ عَنْ رِضَاءِ النَّفْسِ بِالدُّخُولِ

رضا ہے اور وہ نکلنا ہے رضا مندی نفس کے سے ساتھ داخل

فِي رِضَاءِ اللهِ تَعَالَى بِالتَّسْلِيمِ لِلْأَحْكَامِ الْأَزَلِيَّةِ

ہو نیکے بیچ رضاء اللہ تعالی کے ساتھ قبول کرنیکے واسطے حکمون ازلی کے

وَالتَّفْوِيضِ إِلَى تَدَابِيرِ الْأَبَدِيَّةِ بِلَا اعْتِرَاضٍ

اور سونپنا طرف تدبیر ابدی کے بغیر اعتراض کے

كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ وَتَاسِعُهَا الذِّكْرُ وَهُوَ الْخُرُوجُ

جیسا کہ وہ ساتھ موت کے اور نوان اسکا ذکر ہے اور وہ نکلنا ہی

عَنْ ذِكْرِ مَا سِوَى اللهِ تَعَالَى كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ وَ

یاد سے اس چیز کے کہ سواے اللہ تعالے کی ہے جیسے ا وہ ساتھ ہونیکے

عَاشِرُهَا الْمُرَاقَبَةُ وَهِيَ الْخُرُوجُ عَنْ حَوْلِهِ وَ

اور دسوان اسکا مراقبہ ہے اور وہ نکلنا ہی قوت اپنی سے اور

قُوَّتِهِ كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ۔

طاقت اپنے سے جیسا کہ وہ ساتھ موت کے ہو۔

پس این ذکر کہ بعد از رضا و تسلیم دست دہد ذکر شطاریست کہ غیر منتہی

آنرا نتواند گفت و مبتدی تقلید میگوید تا چون بمقام رضا رسد بسبب

در آمدن در رضاء حق بتسلیم و تفویض از رضاء نفس بیرون آید و اعتراض

مرتفع شود کما ھو بالموت ایضا خروج از ذکر با سوسے الند
دست وید و بمقام حقیقت ذکر رسد و مبتدی در ذکر بے تحقیق انجامد۔

وصل پنجم در ذکر زبان باظہار طلب کردن از دل استحضار۔

ہر چند کہ مبتدی را در بدایت حال اظہار قلب محال بود مہما امکن کوشش نماید
تا تواند زبان را بحضور دل بجنباند و دل را موافق بزبان گرداند تا تحت این وعید در نیاید
قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ وَیْلٌ لِّمَنْ ذَکَرَ اللہَ
فرمایا نبی نے اوپر انکے اور آل انکے کے سلام حسرت ہو واسطے اسکے کہ یاد کیا
بِلِسَانِہٖ وَقَلْبُہٗ سَاہٍ عَمَّا قَالَ۔
اللہ کو ساتھ زبان اپنے کے اور دل اسکا غافل ہے اسچیز سے کہ کہا۔
در خزانہ جلالی آوردہ است ہر کس کہ ذکر کند دل او غافل باشد در حق او
وعید سخت و دشوار است و در احادیث چنین آمدہ است کہ حق سبحانہ تعالے
میگوید کہ ہر کس مرا بغفلت یاد کند من او را بہ لعنت یاد کنم و در شرح اوراد آوردہ است
فِیْ کِفَایَۃِ الشَّعْبِیِّ رُوِیَ فِی الْاَخْبَارِ اَنَّ ثَلٰثَ
بیچ کفایہ شعبی کے روایت کیا گیا ہے بیچ خبروں کے یہ کہ تین
اَشْیَاءَ لَا یَزِنُ عِنْدَ اللہِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ اَلصَّلٰوۃُ
چیزیں نہیں وزن رکھتی ہیں نزدیک اللہ کے پر پشہ کے برابر
بِالْعَادَۃِ وَالذِّکْرُ بِالْغَفْلَۃِ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ
ساتھ عادت کے اور ذکر ساتھ غفلت کے اور درود اوپر
عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ مِنْ غَیْرِ حُرْمَۃٍ۔
پیغمبر کے اوپر ان کے اور آل انکی کے سلام بغیر تعظیم کے۔

و نیز گفته اند کہ ذکرِ شمار کثیر گشت بہ نسبت لیکن بحضورِ دل کہ بے غفلت باشد
اگرچہ قلیل بود کثیر است در خزانہ جلالی آوردہ است خدمت سید السادات
فرمودہ درین آیت قولہ تعالیٰ اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا
فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت
فَرَأَيْتُ فِي التَّفْسِيرِ اٰيَةَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ خَالِصًا وَلَوْ مَرَّةً
پس دیکھا ہیں نے بیچ تفسیر کے آیہ یاد کرو اللہ کو خالص اور اگرچہ ایک مرتبہ
و ذکر غفلت را بمنزلہ غیبت داشتہ اند یعنی چون حقتعالے بمعنی نا دیدن آن
ذکر غائب بود و ذکر با غیبت باشد و این بیت در معدن المعانی آوردہ است

ذکر گر بسیار باشد بر زبان		چونکہ دل غافل بود غیبت بدان

در مشارق الانوار آوردہ است۔
قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ
کہا ابو موسیٰ نے اے لوگو روکو ذاتون اپنے کو
اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ غَائِبًا وَلَا اَصَمَّ اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا
تحقیق تم نہیں پکارتے غائب کو اور نہ بہرے کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے
وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَهُ فِيْ سَفَرٍ وَهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ
نزدیک کو اور وہ ساتھ تمہارے ہے کہا اسکو بیچ سفر کے اور وہ بلند آواز کرتے تھے ساتھ تکبیر کے
و در شرح اوراد آوردہ است لَمَّا وَجَّهَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ
جب متوجہ ہوئے نبی اوپر انکے اور آل انکی کو سلام
اِلٰى خَيْبَرَ اَشْرَفَ النَّاسُ عَلٰى وَادٍ فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيْرِ
طرف خیبر کے چڑھے لوگ اوپر میدان کے پس بلند کیا انہوں نے آوازوں اپنی کو

تمام الحديث قال الجوهري يقال اصبر نفسك

ساتھ تجھکے پس کہا آخر حدیث کہا جوہری نے کہا جاتا ہی روک ذات اپنی کو اور

امر فیہا رکبت من قولہم صبر الرجل اذا وقف

یعنی کر ساتھ اسکے اور بند ہو گئے آنکے سے یعنی صبر کے روکا مرد نے جب

تحبس ومعناہ امسکوا عن الجہر وکفوا وہو معکم

روکے اور یعنی اسکے بند کرو پکار کی آواز سے اور بند کرو اور وہ تمہارے ساتھ ہے

ان یعلم فانہ نفیا لکونہ غائبا ودر آداب المریدین مسطور است

ہو جاتا ہی کہا اسکو از روی نفی کیو اسطے ہونے اسکے کے غائب۔

حکی ان الشبلی قال فی المجلس الجنید رحمہ اللہ تعالی

حکایت کیا گیا ہی یہ کہ شبلی نے کہا بیچ مجلس جنید کے رحم کرے اسکو اللہ تعالے پس کہا

ان کنت حاضرا فہو ترک الحرمۃ وان کنت غائبا

اگر ہو تو حاضر پس وہ ترک تعظیم ہے یعنی روبرو پکار کر بولنا اور اگر ہے تو غائب

حرام ودر حال ذکر این دعا بخواند یا ملئکۃ الرحمۃ امدونی فی الذکر

ہونا حرام ہے۔ اے فرشتو رحمت کو مدد کرو ہماری بیچ ذکر

کے برق قلوبنا ونیز بگوید یا ملئکۃ الرحمۃ اعینونی فی

تو نرم ہوں دل ہمارے اے فرشتو رحمت کے مدد کرو میری بیچ ذکر

ودر خزانہ جلالی آوردہ است این دعا را چون مجاہدت در ذکر بود وتنہا میگ

باشد بگوید ودر مجلس اگر آہستہ گوید بگوید نیز آمدہ است کہ خدمت سید السادات

پیش از ذکر بعد از صلوۃ میگفت اللہم بسم اللہ توکلت علی اللہ

یا اللہ ساتھ نام اللہ کے اعتماد کیا میں اوپر اللہ کے نہیں

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ واین دعا بخواند اَللّٰھُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قُلُوْبِنَا لِذِکْرِکَ

اور نہین قوت مگر ساتھ مدد اللہ کی   یا اللہ کھول دو گوشیو دل ہمارے کے اپنے ذکر سو

اینہا ہمہ بگوید تا رقت ولینت در دل پیدا آید وحضور دست دہد کہ ذکر بحضور

ثوابے ندارد و درونہ را روشن نگرداند ور بجز معراج آمدہ است۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ

فرمایا اللہ تعالے نے اور یاد کر رب اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے اور کم

الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ بعضو گویند وَاذْکُرْ

آواز کی بات سے   صبح کو   اور شام کو   اور یاد کر

نَفْسَکَ بِقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ خطاب اول مر سامع را بود یعنی فَاسْتَمِعُوْا وَاَنْصِتُوْا

ذات اپنی مین بیچ قرأت قرآن کے۔   پس سنو اور چپکے رہو

واین خطاب مر قاری را است یعنی اے سامع در استماع وخاموشی شو تا از

شنیدن تو خلل نیفتد واے قاری قرآن زاری کنان وترسان بخوان تا در خواندن

باشرائط ادب بود یا از ذکر مطلق تسبیح وتہلیل وتحمید وتکبیر مراد شود ومعنی چنین بود یاد

خدا را در نفس خویش بزاری وترسناکی نہ بعدم التفات وبیباکی غافل از ذکر خدا مشو

ودر غفلت وفراموشی مرو واین حکایت در ذکر رفتہ است بزرگے بانگ نماز شنید

وہیچ اجابت نکرد باز بہ آواز سگے گفت جل جلالہ وعم نوالہ پرسیدندش گفت از غفلت

مؤذن غفلتم آمد کہ اجابت ترک شد وسگ را دانستم کہ در یاد مولے است لبیک گفتم

ور کند یاد تو مردم از سر غفلت سگ است		سگ کہ یاد تو کند بفضیلت آن سگ مرد است

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ابی ہریرہ سے ہے راضی ہوا اللہ اُن سے۔ نبی صاحب سے درود اللہ کا اُن پر اور سلام

أُدْعُوا اللهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ لَا

دعا کرو اللہ سے اور تم یقین کرنیوالے ہو ساتھ قبولیت کے اور جانو یہ کہ اللہ نہیں قبول

يَسْتَجِيبُ دُعَاءً عَنْ قَلْبٍ سَاهٍ أَيْ شَاغِلٍ عَنِ اللهِ ونیز آوردہ

کرتا دعا دل غفلت کرنیوالے سے او منہ پھیرنیوالا اللہ سے

اند در فتاوی غیاثی گفته است رَجُلٌ يَدْعُو وَهُوَ سَاهِي الْقَلْبِ فَالدُّعَاءُ

ایک مرد دعا کرتا ہو وہ غافل دل ہو پس دعا

أَفْضَلُ مِنْ تَرْكِهِ ونیز آوردہ ست که در نظم غیاثی گفته است

افضل ہے چھوڑنے اوسکے سے

بناله کار سیر نمیشود سعی	ولیک ناله بشکستگان خوش تبال
وَسَاهِي الْقَلْبِ أَفْضَلُهُ دُعَاءٌ	وَيَمْسَحُ وَجْهَهُ بَعْدَ الدُّعَاءِ
اور غافل دل افضل اسکو دعا ہے	اور مل لے منہ اپنے کو بعد دعا کے

پس مبتدی هرچند احضار القلب در وسع طاقت اوشود ذکر او نمی باشد از خاموشی برآنکه مر زبان ذاکر را فضلے ست بر خاموشی آورده اند که از خواجہ بزرگے سوال کردند که ما خداوند تعالے را یاد میکنیم و در دل حلاوتے نمی یابیم

فَقَالَ احْمَدُوا اللهَ عَلَى تَزْيِينِ جَارِحَةٍ مِنْ جَوَارِحِكُمْ بِطَاعَةٍ

پس کہا حمد کرتا ہوں اللہ کی اوپر زینت ایک عضو کے اعضا سے ساتھ بندگی کے

وَذَلِكَ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ الْإِزْدِيَادَ فِي شُكْرِهِ عَلَى

اور یہ واسطے اسکے کہ اللہ تعالے نے کیا زیادتی بیچ شکر اپنے کے اوپر

أَيِّ نِعْمَةٍ كَانَ ظَاهِرَةً أَوْ بَاطِنَةً قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَئِنْ شَكَرْتُمْ

جس نعمت کے کہ ہو ظاہری یا باطنی فرمایا غالب بزرگ نے البتہ اگر شکر

لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ فَبِالشُّكْرِ

البتہ تم زیادہ دونگا تمکو اور البتہ اگر ناشکری کرو تحقیق عذاب میرا البتہ سخت ہے پس ساتھ شکر

هٰذَا الْقَلِيلِ يَحْصُلُ الثَّبَاتُ عَلَىٰ مَا تُوُفِّقَ وَبِالثَّبَاتِ عَلَى الشُّكْرِ

اس تھوڑے کے حاصل ہوتا ہے ثابت رہنا اوپر اس چیز کے کہ توفیق ملی اور ساتھ ثابت رہنے

يُفْتَحُ بَابُ الزِّيَادَةِ وَيَتَرَقَّى الذِّكْرُ مِنَ اللِّسَانِ إِلَى الْجَنَانِ

کے اوپر شکر کے کھولا جاتا ہے دروازہ زیادتی کا اور ترقی کرتا ہے ذکر زبان سے طرف دل کے

در شمائل اتقیا از رسالہ خواجہ عبید اللہ تستری آورده است

ذِكْرُ اللِّسَانِ هَذَيَانٌ وَذِكْرُ الْقَلْبِ وَسْوَسَةٌ زیرا چہ

ذکر زبان کا ہذیان ہے اور ذکر دل کا وسوسہ ہے

انچہ منسوب بذاکر بود صفت او باشد و او بصفت خود از محبوب محجوب باشد

وانچہ سبب حجاب بود ہر آئینہ وسواس ست و ذکر لسان کہ دل ازان غافل

باشد بے اساس ست کہ گفتہ اند لَيْسَ مَنِ اسْتَأْنَسَ بِالذِّكْرِ

نہیں وہ شخص کہ الفت پکڑے ساتھ ذکر کے

كَمَنِ اسْتَأْنَسَ بِالْمَذْكُورِ فاما باکثرت و مداومت اگر باشد

مانند اس شخص کے کہ الفت پکڑے ساتھ مذکور کے

ذکر زبانی ہم فضلے وہم اثرے دارد و در روضہ زند وسیہ مسطور ست

قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَحَكَى الْإِمَامُ أَبُو الْفَضْلِ بِإِسْنَادٍ

کہا رحمت خدا کی اوپر اس کے اور حکایت کی امام ابو الفضل نے ساتھ سند کہ

لَهُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

واسطے اسکے ہے امیر المومنین عمر سے راضی ہوا اللہ اس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا نے

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکِرُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْغٰفِلِ
درود بھیجے اللہ کا اُنپر اور سلام ذکر کرنے والا اللہ کا بیچ غافلوں کے
مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِی وَسَطِ الشَّجَرَةِ الَّتِیْ قَدْ تَحَاتَّتْ
مانند درخت سبز کے بیچ درمیان درخت کے جو خشک ہو گیا جلنے
مِنَ الضَّرِیْرِ وَقَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَالَ یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمِ الصَّرِیَّۃِ
سے اور کہا رحمت کرے اللہ تعالیٰ اسکو کہا یحیی بیٹے سلیم نے صریہ
الْبَرْدُ الشَّدِیْدُ وَذَاکِرُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْغٰفِلِیْنَ مِثْلُ
جاڑا سخت ہو اور یاد کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا بیچ غافلوں کے مانند
الَّذِیْ یُقَاتِلُ عَنِ الْغَازِیْنَ وَذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغٰفِلِیْنَ
اس شخص کے کہ قتال کرتا ہو غازیوں سے اور یاد کرنیوالا اللہ کا بیچ غافلوں کے
یَغْفِرُ لَہٗ بِعَدَدِ کُلِّ فَصِیْحٍ وَّاَعْجَمَ وَالْفَصِیْحُ بَنُوْ آدَمَ
بخشا جاتا ہو اسکو ساتھ شمار ہر ایک آدمی اور چارپایہ کے اور فصیح بیٹے آدم کے
وَالْعَجَمُ الْبَہَائِمُ وَذَاکِرُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْغٰفِلِیْنَ
اور عجم چارپایے اور یاد کرنے والا اللہ تعالیٰ بیچ غافلوں کے پہچانواتا ہے
یُعَرِّفُہُ اللّٰہُ مَقْعَدَہٗ فِی الْجَنَّۃِ۔ در شرح اوراد آورده است
اسکو اللہ بجائے ٹھکانا اُس کا بیچ بہشت کے۔

وفی قواعد الاسلام بدانکہ اقرار بلسان صورت ایمان است تصدیق
بدل معنی ایمان وصورت بمعنی از ہیچ چیز نخرند پس اقرار وتصدیق چون صورت
ومعنی بہم باید رسول علیہ السلام فرمود۔
مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مُّخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ

جسنے کہا لا الہ الا اللہ خالص ستھرا داخل ہوا بہشت میں -

خالص آن باشد کہ زبان وے بگفتن این کلمہ راست و درست باشد و مخلص آن باشد کہ دل وے در شناختن و دانستن معنے این کلمہ و اعتقاد کردن دران راسخ و درست باشد تا وعدۂ دخول جنت امروز و فردا از روے معنے حاصل گردد چنانکہ فردا جملہ مومنان را بفضل حق سبحانہ وتعالیٰ از روے صورت و معنے حاصل خواہد شد نیز آوردہ است

فِی شَرْحِ اُصُوْلِ الصَّفَارِ سُئِلَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْ قَوْلِہٖ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

بیچ شرح اصول صفار کے پوچھے گئے رضی اللہ عنہ فرمانے حضرت کے سوا انکو

السَّلَامِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ

اور آل انکی کے سلام جسنے کہا نہیں کوئی معبود مگر اللہ درحالیکہ ستھرا کرنیوالا صاف کرنے والا اپنے تئیں

قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خَالِصًا عَنْ شَوْبِ الْبِدْعَۃِ مُخْلِصًا اَنْ

داخل ہوا بہشت میں کہا رضی اللہ عنہ ستھرا صاف ملنے بدعت کے سے خالص اسبات سے

یَکُوْنَ لِلّٰہِ صَافِیًا عَنْ شَوْبِ النِّفَاقِ وَالْعِصْیَانِ فِی الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

کہ ہو واسطے اللہ کے صاف ملونے نفاق اور گناہ سے بیچ قول اور عمل کے

و در شرح مشارق مسطور است وَالْخَالِصُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ھُوَ الَّذِیْ لَا یَشُوْبُہٗ

اور خالص ہر ایک شئے سے وہ چیز کہ نہ ملونے

شَیْءٌ اٰخَرُ وَالْمَعْنٰی ھٰھُنَا لَا یَشُوْبُہُ الشِّرْکُ وَالنِّفَاقُ -

اسکو کوئی چیز اور اور معنے اسجگہ نہیں ملے اسکو شرک اور نفاق ——

و بزبان خالص آنبا شد کہ بگفتن کلمہ زبان درست دارد و مد لا الٰہ قدر دو الف یا در از کشد و در نفی الہیۃ از غیر حق سبحانہ تعالیٰ مبالغہ نماید و در شرح اوراد

فِی بَدَایِعِ الْمَعَانِیْ فِیْ اٰمِرِ الْمَعَانِیْ وَمَدَّ الْمُبَالَغَۃِ مَدُّ لَا اِلٰہَ عَلٰی

بیچ بدیع المعانی بیچ اہم المعانی کی اور مبالغہ کو ہدلا الہ کے اوپر مذہب ابن کثیر
مَذْهَبِ ابْنِ كَثِيْرٍ وَقَدَّرَهُ الْفَانِ فِي نَفْيِ الْاٰلِهَةِ مِنْ
قاریوں کے ہو اور مقدر کیا اسکو دو الف بیچ دور کرنے معبودیت کی سوا ہو اللہ کو سوا
غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى کے و نیز در شرح اوراد و در خزانہ جلالی آورده ست خدمت سید
السادات فرمود قَرَأْتُ فِي التَّفْسِيْرِ الدُّرِّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
پڑھا ہیں نے تفسیر در میں جسنے کہا لا الہ الا اللہ
وَمَدَّهَا هُدِمَتْ عَنْهُ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ ذَنْبٍ مِنَ الْكَبَائِرِ وَهٰذَا اللّٰهُ
اور دراز کیا اسکو گر پڑے اس سے چار ہزار گناہ بڑے اور یہ ہدا آتا ہے
الْمُنَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ عِنْدَ قُرَّاءِ الْكُوْفَةِ رُوِيَ اَنَّ رَجُلًا لَخَصَمَا
آسمان سے ہے نزدیک قاریوں کوفہ کے روایت کیا گیا یہ کہ دو مرد جھگڑے
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ اَحَدُهُمَا عَلٰى
طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس قسم کہائے ایک ان دونوں
دَعْوٰى صَاحِبِهٖ فَقَالَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَمَا بِهَا
سنے کے اوپر دعوی یار اپنے کے پس کہا قسم ہو اللہ کی نہیں کوئی معبود مگر وہ اور
وَهُوَ كَاذِبٌ فِيْمَا حَلَفَ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
تھا ساتہ اسکے اور اپنے کو اور وہ جھوٹا تہا بیچ اس چیز کے کہ قسم کہائی اترے جبرئیل علیہ السلام
فَقَالَ اِنَّهٗ كَاذِبٌ فِيْمَا حَلَفَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى غَفَرَ لَهٗ
پس کہا بالتحقیق وہ جہوٹا ہے بیچ اس چیز کے کہ قسم کہائی و لیکن اللہ تعالے نے بخشا اسکو ساتھ
صَوْتِهٖ بِهَا و در شرح اوراد آورده ست وَيُخْتَارُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ
کے دراز کی آواز اپنی ساتہ اسکے ۔ اور مختار کیا گیا افضل ذکر اور وہ کلمہ

الشَّهَادَةِ وَيَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ حَتَّىٰ يَأْخُذَ كُلَّ عُضْوٍ مِنْهُ
کلمۂ شہادت کا ہو اور دراز کرے ساتھ اسکے آواز اپنی یہانتک کہ پکڑے ہر عضو اوسکے
حَظَّهُ وَفِي الْعَوَارِفِ قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ
حصہ اسکا اور بیچ عوارف کے کہا سہیل بیٹے عبد اللہ کے نے رحم کرے اوسپر اللہ تعالے
اِذَا قُلْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُدَّ الْكَلِمَةَ فَانْظُرْ اِلٰى قِدَمِ الْحَقِّ وَ
جسوقت کہے تو لا الہ الا اللہ دراز کر کلمہ کو پس دیکھ طرف ہمیشگی حق کے اور
ثَبِّتْهُ وَاَبْطِلْ مَا سِوَاهُ یعنی در گفتن چنان گوید کہ از تفخیم و تعظیم ادا آن
ثابت کر اسکو اور باطل کر اس چیز کو جو سوا اسکے ہے۔
کلمہ بتمام و کمال ہیبت و عظمت جل جلالہ سبحانہ تعالے در دل جا گیرد و ہر چہ جز او
ہمہ در چشم حقیر نماید فَقَدْ قِيْلَ اِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِي الْقَلْبِ صَغُرَ
پس تحقیق کہا گیا جسوقت بزرگی کی رب نے بیچ دل کے کمتر
الْخَلْقُ فِي الْعَيْنِ وَقِيْلَ الْمَعْرِفَةُ تَحْقِيْرُ الْاَقْدَارِ سِوٰى قَدْرِهٖ
ہوئی مخلوقات بیچ آنکہ کے اور کہا گیا معرفت کمتر کرنا قدر وں کا سوا ہے قدر اسکی کے
وَمَحْوُ الْاَذْكَارِ سِوٰى ذِكْرِهٖ و در تحقیر الاقدار مبالغہ آن
اور محو کرنا ذکروں کا سوائے ذکر اسکے کے ہے۔
کہ نفس خود را سزاوار عبودیت آنحضرت نہ بیند بلکہ غیرت برد چنانکہ در اسرار الواعظین
آوردہ است کہ ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ را پرسیدند کہ خدا تعالے را چرا یاد نکنی گفت از
غیرت کہ نام چنان پاکی بزبان چون من ناپاکے چگونہ رود ؎

چو نگاہ گیرم نام تو حسد آیدم بزبان خود	کہ بزبان ہر کس و ناکس ذکر تو بہر چہ ارود

ونیز آوردہ است کہ شیخ ابو الحسن نوری گفتہ ست الہی اگر از یاد تو خالی باشم نتوانم

واگر یاد کنم ترسم که نام چون تو باقی بر زبان چون من فانی چگونه رود حقیقت
گفتن همین است که خود را وہر دو جہان را اندر آنکہ ہیچ چیز نبیند واز میان بر دار
مرتفع شود و بہ حقیقت این کلمہ رسد تا آنکہ بر زبان باشد و تفخیم بود اگرچہ بدل نباشد
را از فائدہ خالی نباشد چنانکہ مرد حالف اگرچہ در سوگند کاذب بود بسبب آن کلمہ آمرزیدہ
شود اما بدل مخلص آنست کہ باشارت نفی شی الہ باطلہ کند کہ

يَعْبُدُونَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ۔

عبادت کرتے ہیں سوا اللہ کے ایسی چیز کو کہ نہ ضرر دے انکو اور نہ نفع دے انکو۔

اشارت بر آن است نفس و شیطان را کہ آمران بخلاف و طغیان اند از ...
دل معزول گرداند تا بہشت سموات کلے بریدہ شود و ذاکر بدرجہ عرفان رسد
و خواطر غیر سبحانی را بیرون از گرد نماند گفتہ اند۔

مُرُوْرُ الْفَاحِشَةِ بِقَلْبِ الْعَارِفِ كَفِعْلِ الْفَاعِلِيْنَ لَهَا۔

گزرنا بے حیائیکا بیچ دل عارف کے مانند کام کرنیوالون جیسا ہی کے ہے۔

در خزانہ جلالی آوردہ است از ابو عبداللہ ترمذی کہ او در کتاب خود مسمی صلوٰۃ ...
در معنے حدیث مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ گفتہ است۔

جس نے کہا لا الہ الا اللہ داخل ہوا بہشت بیچ۔

اَلْاِخْلَاصُ اَنْ تَحْجُزَ هٰذِهِ الْكَلِمَةُ عَنِ الْمَعَاصِيْ۔

اخلاص یہ کہ جدا کرے تو اس کلمہ کو گناہ سے۔

فصل ششم در سواطعت شدن بذکر حصر خلاف و مبالغہ و زیادہ در تبدیل اخلاق

چون ذاکر را بسبب کثرۃ ذکر تزکیہ حاصل شود و صفات ذمیمہ او چنانکہ حسد
حقد و غیبت و بغض و کبر و بخل و مانند آن بصفات حمیدہ چنانکہ علم و حلم ...

سخاوت وحیا و تواضع و مانند آن بدل شود آنگاه شایان قرب حق سبحانہ
تعالے گردد قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَمَنْ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی لِنَفْسِهٖ
فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی پاک ہوا پس سوا اسکے نہیں کہ پاک ہوتا ہے واسطے اپنے
یعنی ہر کہ پاک کرد خود را از لوث شرک و گناہ پس بدرستیکہ پاک کردہ برائے
ثواب یافتن نفس خود وَمَنْ تَزَکّٰی اَیْ تَطَهَّرَ بِفِعْلِ الطَّاعَاتِ وَ
اور جو کوئی پاک ہوا یعنی پاکیزہ کیا ساتھ اپنے بندگیونکے اور چھوڑنے گناہون کے
تَرْكِ الْمَعَاصِیْ امعاصی شریعت معلوم ست ومعاصی طریقت باقی
ماندن اوصاف و اخلاق ذمیمہ ست چنانچہ حب و حرص دنیا وغیرہ کہ گفتہ اند
ہر کہ ار تبدیل اخلاق امروز حاصل نکردہ فردا اگرچہ در بہشت در آید آن ہمہ
شتہاء بروی مباح شود اما چون امروز در دنیا صفات مذمومات او بدل
ث نزد ایم نشد در مشارق مسطور ست *
اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ
یہ کہ ایکمرد بہشتیون سے اذن چاہے رب اپنے سے بیج کھیتی کرنیکو پس فرماوے
لَهٗ اَوَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ
ہے اسکو کیا نہ ہے تو بیچ اسکے جو چاہے تو کہے ہان لیکن چاہتا ہون کہ کھیتی کرون
فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ
پس جلدی کر اور بیج ڈالے اسمین پس سبقت لیگیا پلک سے اسکا اُگنا اور برابر ہونا اور کٹنا اسکا
وَتَكْوِیْرُهٗ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ دُوْنَكَ یَا ابْنَ اٰدَمَ
اور ڈھیر ہونا اسکا مانند پہاڑ کے پس کہیگا اللہ لے تیری اے بیٹے آدم کے پس تحقیق نہیں سیر کرتی تجھکو کوئی چیز
فَاِنَّهٗ لَا یُشْبِعُكَ شَیْءٌ حاصل معنی آنبا شد کہ مرے را در بہشت

هوای زراعت در سر افتد از حق سبحانه وتعالی دستوری خواهد فرمان شود که هرچه باید ترا نداده اند بنده گوید آری بانچند آیا همه داریم اما آن ارم ولیکن بزرع مائل شده ازان بردارم چون دستوری یابد بشتابد و تخم بپراکند بیشتر از یک زدن برویدو کمال گیرد و درونیده شود و جمع شوند خرمنها کوهها و اینهمه بیش از آنکه پلک به پلک زدن رسد موجود شود یعنی میان تخم ریختن و موجود شدن هیچ مدتی درمیان نبود و پس فرمان رسد بگیرای فرزند آدم پس بدرستیکه سیر نکند ترا چیزی

هرچه در دنیا خیالست آن بود		تا ابد در راه وصالست آن بود

پس دلالت میکند بر آنکه هر که اینجا همت او بر دنیا مائل باشد فردا اگر چه در بهشت در آید اما ازان صفت بد رها نیابد و هر که محبت نعیم آخرت در دل دارد و چون بدان رسد هم بدان نعیم بپردازد و آنکه مولی را جل جلاله عم نواله میخواهد اگرچه نعمتهای بهشت بر وی نثار کنند آزاد بماند پس مومن باید که همت خود را دارد و از حرص دنیا رها کند در جمله بدینها است در چشش نیارد و بحکم

ما قال علیه و آله السلام کونوا فی الدنیا اضیافا

یعنی کہ کہا حضرت نے اوپر اُن کے سلام ہو تم بیچ دنیا کے مہمان

تا باشد در دنیا همیشه مهماندار باشد فضولی بگذارد و این نکتهٔ دقیق از خفتگان گور در سکوت اند تحقیق کند در گوش آرد چنانکه گفت ــ

تناجیک الاجداث وهن سکوت		وسکانها تحت التراب خفوت
آهسته کهتی هین تجکو قبرین اور وه چپکی هین		اور رهنے والے اسکے نیچے مٹی کے خاموش هین
ایا جامع الدنیا لغیر بلاغة		لمن تجمع الدنیا وانت تموت

ا ہ اکٹھا کرنیوالے دنیا کے بغیر حقیقت کے | کس کے لیے اکٹھا کرتا ہے تو دنیا کو جالا نکہ تو مریگا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ

فرمایا اللہ تعالے نے جن لوگوں نے ضائع کی کوشش اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور

یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا مثنوی

گمان کرتے ہیں یہ کہ اچھا کام کرتے ہیں۔

راہ زد مشغولی عالم ترا	نیست پروائے خدا یکدم ترا
او دنیا ترک دولت کردہ	خواہشت را نام عزت کردہ
وَکَمْ مِنْ طَالِبٍ یَسْعٰی لِاَمْرٍ	وَفِیْهِ هَلَاکُهٗ لَوْ کَانَ یَدْرِیْ
اور بہت طالب ہیں کہ کوشش کرتا ہے واسطے کام کے	اور بیچ اُسکے ہلاکت ہے اگر ہوتا جانتا

بتحقیق ان طالب طالب دنیا ست کہ گفتہ اند طَالِبُ الدُّنْیَا هَالِكٌ

کہ آن بے تمیز وقت فرصت عزیز در گرد آوردن مال گذراند و موصوف بصفت

اَیَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ گردد و ہیچ نداند و بیخبر و گمراہ

آیا گمان کرتا ہے یہ کہ مال اسکا ہمیشہ رکھیگا اسکو۔

از حقیقت کار بے آگاہ غریق در چاہ حرص دنیا و حب جاہ یکدم ناداشتہ براہ

دیکدم نماندہ بانتہا ضائع باشد ہمچو در آتش سوزانگاہ

اِنَّ الْحَرِیْصَ لَمَشْغُوْلٌ لِمَشْقُوْنِهٖ	عَنِ السُّرُوْرِ بِمَا یَجْرِیْ مِنَ الْمَالِ
تحقیق حریص البتہ مشغول ہے بیچ رنج اپنے کے	خوشی سے ساتھ اسچیز کے کہ گھیرتا ہے مال سے
قانع توانگر ست قناعت توانگری است	دیگر توانگر نیست کہ بر وے توان گریست

و در مجالس العارفین آوردہ است۔

مکتوب فی التورٰیة قنع ابن آدم فغنم واعتزل فسلم

لکھا ہوا ہے توریت میں قناعت کی آدم کے بیٹے نے پس غنیمت حاصل کی اور گوشہ گیر ہوا پس سلامت رہا

ونیز آورده است کان علی بن ابی طالب یتمثل بهذه الابیات

لو کان بالحیل یزداد اللبیب غنا ۔ لکان کل اللبیب مثل قارون

اگر ہوتا ساتھ عقل کے کہ زیادہ ہوتی عقلمند کو دولت ۔ البتہ ہوتا ہر عقلمند مانند قارون کے

لکنه العدل بالقسطاس من حکم ۔ یعطی اللبیب و یعطی کل مجنون

لیکن یہ ہو کہ عدل ساتھ ترازو کے حکم سے ہے ۔ دیا جاتا ہے عقلمند اور دیا جاتا ہی ہر دیوانہ

واین بیت مشہور و موافق این مقام است **فرد**

بنادان آن چنان روزی رساند ۔ کہ دانا اندران حیران بماند

پس از نوشتن بر دل و جان سپہسالار عقل میدان منش و کوشش از دانا نشان بعقلی اوست و نادانیش چنانکه گفت ؎

جنون منك ان تسعى الرزقا ۔ و یرزق فی الغشاوة الجنین

دیوانگی تجھ سے ہے کہ کوشش کرے تو واسطے رزق کے ۔ اور رزق دیا جاتا ہی بیچ پردہ کے بچہ

و در بعضی کتب آمده است ان الله تعالی اوحی الی موسی علیه

تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف موسیٰ کے اوپر انکے سلام تحقیق میں نے

السلام انی رزقت الاحمق لیعلم العاقل ان الرزق

رزق دیا احمق کو تو جانے عقلمند یہ کہ رزق نہیں آتا ساتھ حیلوں کے ۔

لا یأتی بالاحتیال **قطعه**

دلا زین حرص مردم خوار بگریز ۔ کہ خود را نزد ہر یک خوار یابی

بسنان صبر چشم طمع زن ۔ کزین دونان دونان دشوار یابی

اگر عزت حقیقی ہست در قناعت

و قناعت مرغنا را نیکو لصاعت است کہ نفس خود را از طلب زیادتی مانع شده و بر قسمت ازل قانع گشته او در دو کون بلند قدر آمد **فرد**

عزیز النفس من ملک القناعۃ	ولم یکشف لمخلوق قناعۃ
عزیز وہ ذات ہے کہ مالک ہوا قناعت کا	اور نہ ظاہر کیا واسطے بندہ کے پردہ کو

و قناعت بے یقین دست ندہد و یقین بے کثرت ذکر پیدا نیاید و کثرۃ ذکر نیز بے اخلاص حاصل نشود بزرگے گفت۔

الاخلاص یورث رعایۃ الخلوات بالتذکار

اخلاص فائدہ دیتا ہے رعایت خلوتونکو ساتھ ذکر کرنیکے اور ذکر کرنا ساتھ خلوتونکے

والتذکار بالخلوات یورث الیقین بالمذکور والیقین

فائدہ دیتا ہے یقین کا ساتھ مذکور کے یعنی حق تعالے کے اور یقین ساتھ مذکور کے

بالمذکور یورث للشاہد مراتب المشاہدات علی حسب الیقین

فائدہ دیتا ہے مشاہدونکا اور مرتبے مشاہدونکے درجہ بدرجہ ہوتے ہیں موافق رہنے یقین کے

پس چون مومن مخلص خلوت بذکر معمور دارد و بدو دست نماید یقین بہ مذکور بہ کثرت حسب ذکر حاصل آید و از یقین بمذکور باب مشاہدہ کشاید پس اخلاص بندہ مرشدہ را بذکر آمرست و عصیان نا ہے این صفت مخلص از کسب او بیرونست این کمال فضل ست بخشش از حضرت الٰہی ست۔

قال اللہ تعالٰی ولکن اللہ حبب الیکم الایمان

فرمایا اللہ تعالٰی نے ولیکن اللہ نے پیارا رکھا طرف تمہاری ایمان اور زینت دی اسکو

وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق

بیچ دلون تمہارے کے اور ناخوش رکھا طرف تمہاری کفر اور بدکاری اور نافرمانی کو

والعصیان پس نشان اخلاص در طاعت باز ماندن ست از معصیت در شرح مشارق مسطورست۔

قَالَ الْمَشَائِخُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ اِنَّ لَكُمْ مِنَ الْاِنْتِبَاهِ

فرمایا مشائخون نے رحمہم اللہ نے تحقیق واسطے تمہارے ہو آگاہی سے بیچ طاعتوں کے

فِي الطَّاعَاتِ مَا يَمْنَعُكُمْ عَنْ اِرْتِكَابِ الْمُخَالَفَاتِ قَالَ اللّٰهُ

وہ چیز ہو کہ منع کرتی ہی تمکو دلیری کرنی خلافون سے فرمایا اللہ تعالیٰ

تَعَالٰى اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔

نے تحقیق نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو۔

ایمان و توبہ و نماز پنج وقت و نماز جمعہ و روزہ و سائر عبادات سیأت را

برند و گناہانرا محو میگردانند اما ذکر حق سبحانہ و تعالیٰ بہترین ہمہ عبادات ست

وار فضلیست ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ گفت کہ من گفتم یا رسول اللہ مرا کارے

بیاموز کہ بہشت نزدیک گرداند واز دوزخ بدور دارد رسول علیہ وآلہ السلام

فرمود یا اباذر چون از تو بدی آید چہد کن از پس آن نیکی کنی تا د چند اجر تو بود

گفتم یا رسول اللہ لا الہ الا اللہ گفتن از نیکی ہست گفت علیہ السلام لا الہ الا

اللہ گفتن نیکو ترین نیکوہاست۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے قائم رکہ نماز تحقیق نماز منع کرتی ہی بیحیائی سی اور بری بات

وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اَىْ دُمْ عَلٰى

سے اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے قائم کر نماز کو اہمیشگی کر اوپر قائم

اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ اَىْ

کرنے نماز کے تحقیق نماز منع کرتی ہی بیحیائی سے اور ہمیشگی کرنے اسکی

مُوَاظَبَتُهَا تَحْمِلُ عَلٰى ذٰلِكَ و در خبر ست مَنْ لَمْ تَنْهَهُ صَلٰوتُهُ

اٹھاتی ہے اوپر اس بات کے جو شخص کہ نماز اس کی نہ منع کرے
عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنكَرِ لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا
بے حیائی اور بری بات سے نہ بڑھیگا اللہ سے مگر دوری کے تئین۔
یعنی ہر کہ باز ندارد او را نماز او از فحشا یعنی از کبیرہ و از منکر یعنی آنچہ منکرہ او عقل
پس نیفزاید آن نماز مر او را مگر بعدے از حق سبحانہ در مدارک مسطور است۔
عَنِ الْحَسَنِ مَنْ لَمْ تَنْهَهُ صَلٰوتُهٗ عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنكَرِ
حضرت حسن سے جو شخص کہ نہ باز رکھے اسے نماز اسکی جیسا ہی اور منقول ہے
فَلَيْسَتْ بِصَلٰوةٍ وَهِيَ وَبَالٌ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَوَيْلٌ
پس نہین وہ نماز اور وہ وبال ہے اوپر اسکو فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس واہی ہے
لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ۔
واسطے آن نمازیون کے جو نماز اپنی سے غافل ہین۔
ہر آئینہ نمازی کہ در وی زاری نبود و اخلاص و نیاز نبا شد جز وبال و نکال نبود و بعضی
در معنی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى وقت او را مراد میدارند یعنی تا آنکہ در نماز خواہد بود
نماز او را از فحشا و منکر باز خواہد داشت۔
كَمَا قَالَ ابْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ الصَّلٰوةَ
جیسے کہ کہا ابن عوف نے راضی ہوا اللہ تعالیٰ اُس سے تحقیق نماز
تَنْهٰى لَكَ اِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَاَنْتَ فِيْ مَعْرُوْفٍ وَطَاعَةٍ
منع کرتی ہے جب تو ہووے بیچ اسکے پس تو بیچ چیز پسندیدہ کے اور بندگی
وَقَدْ حَجَزَتْكَ عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنكَرِ ط
ہے اور تحقیق حب کیا ہے تجکو بے حیائی سے اور بری بات سے

ونیز گفته اند که مداومت صلوة نمی باشد که مصلّی را از سیئات باز دارد چنانکه
مرویست که رسول علیه وآله السلام را خبر کردند از حال یکی که فلان در روز نماز می
گزارد و در شب دزدی میکند فرمود صلی الله علیه وآله انّ الصّلوة لتردعه
یعنی نماز او مر او را باز خواهد داشت در مدارک مسطور است

وما روی انّ فتیً من الانصار کان یصلّی معه الصلوات ولا یدع شیئاً
اور روایت کیا گیا ہے کہ جوان انصار سے تھا کہ نماز پڑھتا تھا ساتھ حضرت کے اور نہ چھوڑتا کوئی چیز
رکبه فوصف له فقال انّ الصلوة تنهاه فلم یلبث ان تاب
دلیری کرنا اسکے کرنے میں پس بیان کیا اسکا پس فرمایا تحقیق نماز منع کریگی اسکو پس دیر نہ کی یہ کہ توبہ کی
یعنی جوانے بود از انصار پنج وقت نماز گزار اما بدکردار نماز با رسول علیه آله السلام
بجا می داشت و ناکردنی هیچ ناکرده نگذاشتی رسول علیه وآله السلام را از حال او آگاه
دادند فرمودند نماز او را باز خواهد داشت پس در نزدیک مدت جوان تائب شد
یکی از صالحان گشت ولذکر الله اکبر ای افضل است
اور البتہ یاد خدا کی بہت بڑی ہے یعنی بزرگتر ہے

من عبادة الصلوة لما کانت مشتملة بذکرا
عبادت سے اور نماز کے جو شامل ساتھ ذکر خدا کے
یکون اکثر من غیرها من الطاعات بفضیلة ذکر الله تعالیٰ فیها
ہوتی ہے بزرگتر سوا اپنے سے جو طاعتوں کی ساتھ فضیلت ذکر اللہ تعالیٰ کے بیچ اس کے
در انیس الواعظین آورده است که رسول الله علیه وآله السلام فرمود یا از اهل صفه که نام او
ابی ذر بود فرمود یا ابا ذر انت فانک لا تزال فی صلوة ما ذکرت ربک
اے ابوذر تحقیق تو ہمیشہ بیچ نماز کے ہے جب تک کہ یاد کرتا ہے اپنے رب کو

وثمانزر ابرطاعات دیگر فضل ازسبب ذکرست کہ نماز برای ذکرست وعین ذکرست

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ۔

فرمایا اللہ تعالے نے قائم کر واسطے ذکر میرے کے۔

وثمانسبب فضلے کہ برا عمال دارد ہم بجا ہو ایمان در حدیث ذکر شدہ ہست۔

قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ مِنْ

فرمایا حضرت نے اوپر آنکے اور آل آنکی کے سلام تحقیق شیطان تحقیق ناامید ہوا اسبات سے

اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِىْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِى التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ

کہ بندگی کریں اسکو نماز پڑھنے والے بیچ ٹاپو عرب کے ولیکن بیچ چھیڑنیکے ہے درمیان انکی

وبشارق آور وہست عِبَادَةُ الشَّيْطَانِ عِبَادَةُ الصَّنَمِ بِقَوْلِهٖ

بندگی شیطانکی عبادت بت کی ہے ساتھ قول نے

تَعَالٰى كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَاكِيًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللہ تعالے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے حکایت حضرت ابراہیم سے اوپر انکو سلام

مَا قَالَ لِاَبِيْهِ يَا اَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ وَالْمُصَلُّوْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ

جو کہا واسطے باپ اپنے کہ اے باپ میرے مت بندگی کر شیطان کی اور نمازی مراد مسلمان ہین

كَمَا فِىْ قَوْلِهٖ نُهِيْتُكُمْ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ وَذٰلِكَ لِاَنَّ

جیسا کہ بیچ قول حضرت کے منع کیا میں نے تمکو مارڈالنی نمازیون کی سے اور یہ واسطے

الصَّلٰوةَ اَشْرَفُ الْاَعْمَالِ وَاَطْهَرُ الْاَفْعَالِ الدَّالُّ عَلَى الْاِيْمَانِ

اسکے کہ نماز بزرگترین عملونکی ہے اور پاکترین افعالون کی ہے دلالت کرنیوالی اوپر ایمان سے

وجزیرہ عرب مخصوص کردہ شد برآنکہ اسلام آنوقت ہم در جزیرہ عرب بود وہ

شہرہاء دیگر نرسیدہ بود۔ اَلتَّحْرِيْشُ الْاِغْرَاءُ بَعْضُهُمْ مِنَ الْخِدَاعِ

تحریش فریب دہنا ہے ایک قسم فریب سے

پس چون نماز که بفضیلت ذکر افضل وست باز دارنده گناه ست چین ذکر اگر
را از معصیت باز ندارد ہر آئینه ذاکر درین خطر افتد۔

قَالَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَیْلٌ لِمَنْ ذَکَرَ اللّٰهَ بِلِسَانِهٖ ثُمَّ یَعْصِیْهِ

فرمایا حضرت نبی اوپر انکے سلام اور آل انکی کے وای ہو اسکو یاد کیا اللہ کو اپنی زبان سے پہر نافرمانی کی اسکی

یعنی چون ذکر حق سبحانه وتعالے را شرفی عظیم ہر آئینه شرط تعظیم او آن ست که از
خلاف باز ایستند تا ذکر با خلاص حرمت وحضور بود وہر چند که اندک باشد عند الله
تعالے مصاب وماجور بود ودر روضة زند وسیه مسطورست۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ

عبد اللہ بیٹا ابو بکر سے وہ روایت کرتا ہے انس سے راضی ہوا اللہ اس سے

رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

پیغمبر خدا سے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام فرمایا فرماویگا اللہ تعالے قیامت کے دن

اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِیْ یَوْمًا اَوْ خَلَفَنِیْ عِنْدَ

نکالو آگ سے اسکو کہ یاد کیا مجھکو ایک دن اور ڈرا مجھ سے نزدیک

الْمَعْصِیَةِ وَتَرَکَهَا خَوْفًا مِّنِّیْ۔

گناہ کے اور چھوڑا اس کو ڈر کر مجھ سے۔

وور شرح سیرانی آورده ست که بزرگے را بعد وفات او در خواب دیدند واز حسب
پرسیدند گفت شب اول در گور پیش کرسی قضا رحاضر کردند فرمان شد چه آلے
بعد ازان ہر طاعت که عرض کردم ہیچ قبول نیفتاده بود ودل بدوزخ نہاده بودم تا
شد که غم مخور که آمرزیده شده گفتم ای مسبب الاسباب سبب آمرزش چیست

شاد و نیم شبے از پہلو بہ پہلو میرفتی گفتی یا اللہ ہمہ را ان شب ترا امر زیدیم
و در روضۂ زندو یسیہ مسطورست کہ در زمان خلافت حضرت امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ جوانے بود صلح شبے از مسجد باز گشتہ بود زنے صاحب جمال
در راہ ملاقی شد و خود را بہرین جوان عرض کرد جوان نیز از وی پذیرفت و در عقب
آن زن روان شد چون بر در او رسید ترسید و این آیت با دش آمد۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّہُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ

تحقیق وہ لوگ کہ متقی ہیں جب چھیڑتا ہی انکو ایک گروہ شیطان سے

تَذَکَّرُوا الایۃ یعنی ہر سد شان از وسوسہ از شیطان تذکروا

یاد کر لیتے ہیں خدا کو — یاد کرتے ہین

اَمْرَہٗ وَنَہْیَہٗ وَوَعْدَہٗ وَوَعِیْدَہٗ وَقِیْلَ۔

حکم اسکا اور منع اسکا اور وعدہ اسکا اور وعید اسکا اور بعضوں نے کہا۔

یاد کنند ذکرا و را و کلام او را تا بدان قوت یا بند و شیطان را از اب شان و
رس نبود پس آنجوان ازین آیت کہ از راہ ہوش در گوش آمد بیہوش شد و
جان پاک او از کالبد بیرون رفت امیر المومنین عمر را رضی اللہ عنہ بعد از دفن خبر
شد بر سر گور او رسید آواز داد یا فلان وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ

اے فلانے اور واسطے اسکے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے اگے رب اپنے کے

جوان از درون گور جواب گفت قَدْ اَعْطَانِیْہِمَا اللّٰہُ یَا عُمَرُ

تحقیق بخشش کیا مجکو دو نو باغ کو اللہ نے اے عمر — دو باغ ہین۔

و در شرح مشارق مسطورست۔ وَکَانَ النَّاسُ یَظُنُّوْنَ

اور تھے لوگ کہ قیاس کرتے ہین

قوله علیه وآله السلام من قال لا اله الا الله مخلصًا

فرمایا حضرت کا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام جسنے کہا لا الہ الا اللہ خلوص سے

دخل الجنة على انه اراد اذا مات على الاخلاص

داخل ہوا بہشت میں اوپر اسکے کہ ارادہ کیا جب مر گیا اوپر اخلاص کے اور

اهل الاشارة قال اذا كان مخلصًا في قاله كان

لوگ اشارت کے یعنی صوفیہ نے کہا جب ہوا خالص کہنے والا اپنے کہنے اپنے کے ہوا

داخلاً في الجنة في حاله وقال الله تعالى ولمن خاف

داخل بہشت میں اسی وقت اور کہا اللہ تعالے نے اور واسطے اسکے کہ ڈرا

مقام ربه جنتان قيل جنة معجلة وهي حلاوة الطاعات

کھڑا ہونے سے آگے رب اپنے کے دو باغ ہیں کہا گیا ہے ایک بہشت شتابی اور وہ مزا بندگیوں کا

وارادة المناجات والاستيناس بفنون المكاشفات

اور خواہش دعا و زاری کا اور محبت کرنا ساتھ اقسام مکاشفوں کے ہے

وجنة مؤجلة وهي فنون المثوبات وعلو درجات

ایک بہشت آیندہ اور وہ اقسام ثوابوں کے اور بلندی درجوں کے ہے

در روضۂ زندوسیہ مسطور ست عن النبي عليه والسلام اعلموا

پیغمبر خدا سے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام جا

انه ليس من عبد مؤمن يذكر الله والمقام بين يديه

یہ کہ نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ یاد کرتا ہے اللہ کو اور کھڑا رہنے کو آگے اسکے

فقد دمع عيناه لو كان مثل راس الذباب من خشية

پس ٹپکتی ہیں دونوں آنکھیں اسکی آنسو سے اگر ہو مانند سر مکھی کے ڈر اللہ

اللّٰہِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ عَلَی النَّارِ۔

کے سو مگر حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ منہ اسکے کو اوپر آگ کے۔

در انیس الواعظین آوردہ است کہ گریستن در حالت ذکر سعادت ست بزرگ

و بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آوردہ است کہ روزی پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم بجرکو ہ عرفات بر آمد و من خدمت او حاضر بودم دوگانہ نماز گزارد

رستقبل قبلہ بود کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بر زبان میراند و آب از چشمہائے

او روان بود چنانکہ از ریش مبارک او گذشتہ بسینہ وزانو در زمین رسیدہ بود

از دیدن گریہ او مرا نیز گریہ کشاد و بدیدن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش

شد و سوی من دید و پرسید چشم تو تر شدہ گفتم آری یا رسول اللہ از دیدن

گریہ شما مرا نیز گریہ کشاد فرمود علیہ السلام

طُوبٰی لِمَنْ تَحَرَّکَ لِسَانُہٗ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَفَاضَتْ عَیْنَاہُ

خوشحالی ہو اسکو کہ ہلے زبان اسکی ساتھ یاد اللہ کے اور بہیں آنسو آنکھیں اسکی

بِشَوْقِ اللّٰہِ و شرح اوراد اوردہ است فی عُدَّۃِ الْاَبْرَارِ بذکر

ساتھ شوق اللہ کے بیچ عدۃ الابرار کے بیچ بیان ذکر

اللّٰہِ قَالَ الْفَقِیْہُ الزَّاھِدُ اَبُو اللَّیْثِ فِیْ کِتَابِ التَّنْبِیْہِ

اللہ کے کہا عالم زاہد ابو اللیث نے بیچ کتاب اپنی تنبیہ کے

اَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یُّکْثِرَ قَوْلَ لَا اِلٰہَ

تحقیق کہ واجب اوپر ہر ایک مسلمان کے یہ کہ زیادہ کہے قول لا الہ

اِلَّا اللّٰہُ وَیَشْتَغِلَ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اَنْ لَّا یُضِیْعَ

الا اللہ اور مشغول ہووے اسمیں وقتوں رات اور دن کے میں یہ کہ نہ ضایع کرے

هٰذَا الْقَوْلُ مِنْهُ وَيَحْفَظُ نَفْسَهُ عَنِ الْمَعَاصِيْ۔

یہ بات اُس سے اور نگاہ رکھے اپنی ذات کو گنا ہوں سے۔

و این حفظ تا غالب مدن ذکرست چون ذکر غلبہ کند اہتزاز پدید آید و از ذکر
ہستی او ہبا باید و اہتزاز آنیا شد کہ بغلبات ذکر ہستی در نور ذکر مضمحل گردد
و ذاکر از بار علائق و عوائق وجود مفرد شود و سابق السیر گردد

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِيْرُوْا سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قِيْلَ مَنْهُمْ يَا

فرمایا علیہ السلام نے سیر کرو بڑھ گئے تنہا چلنے والے عرض کیا گیا کون

رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْنَ اهْتَزُّوْا بِذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى وَضَعَ

ہیں وہ یا رسول اللہ کو فرمایا وہ ہیں جو طرب ساتھ یاد اللہ کے یہاں تک کہ رکھا

الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَوْزَارَهُمْ فَوَرَدُوْا فِي الْقِيٰمَةِ خِفَافًا۔

ذکر نے اُن سے بوجھ اُنکے پس اُترے بیچ قیامت کے ہلکے

پس حقیقت توبہ و طہارت اینجا دست دہد گفتہ اند۔

وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهَا ذَنْبٌ۔

وجود تیرا گناہ ہے نہیں قیاس کیا جاتا ساتھ اُس کے گناہ۔

جمال توحید اینجا روے نماید کہ مومن از جہل و پندار برہد و نور عرفان برسد
و در مقعد صدق بنشیند و بدان نور ایمان در روشنی توحید و عرفان نور پاک
حضرت بے ہر بیند وَمِنَ الْمَاءِ كُلُّ شَيْءٍ حَيٍّ

اور پانی سے ہر چیز زندہ

و چشم حقیقت بین او آب سراب فرق کند۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

فرمایا علیہ السلام نے جسنے پہچانا اپنے تئین پس تحقیق پہچانا اپنے ربکو

بزرگے گفتہ است رسول علیہ السلام نفرمودست فنا نفسہ ہرکہ فانی گشت

خودرا او خودرا شناسد چرا کہ چیزے نیست کہ فانی شود پس فرمود من عرف

یعنی ہرکہ خودرا شناسد پس چون ثبات ہیچ موجودے بوجود خویش نیست و آنکہ

وجود مخلوقات پنداری بیش نیست وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ

اور اللہ اوپر ہر چیز کے گھیرنیوالا ہے

ہرکہ او اطلاع برین شان یافتہ از خود نشان نیافتہ بزرگے گفتہ است وقتے

بود او را مے جستم خود را مے یافتم اکنون خود را مے جویم او را مے یابم ؎

معشوق عیان بود نمے دانستم	با من بہ میان بود نمے دانستم
گفتم بطلب مگر بجاے برسم	خود تفرقہ آن بود نمے دانستم

واین معنی نہایت و کمال ذکرست واین را ذکر روح گویند در شمائل اتقیا

آمدہ است چون دل از ذکر اللہ کہ خاصہ دل ست بذکر روح رسد کہ کلمہ ہست

ہستی از دل افتد و از ہستی خود نیست شود واین را عالم فنا گویند کہ بندہ

را ہیچ حرکت و سکون انسانی و جسمانی نماند ہمہ ربانی شود۔

كُنْ تُوَارَيٰنَا بِتِّيْنِ سیر این معنی وارد مطلق ہستی ذاکر آنجا

محو میشود و ذکر مبتدی کہ ذکر زبان ست در ینمقام قدر و قیمت او بسیار است

کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ السلام فرمود۔

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ

واین بہ اقرار مجرد اشارت است اما چون ذکر زبان بموافقت دل بود فضلے دیگر دارد

كَمَا قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى

جیسے کہ فرمایا اوپر انکے اور آل انکی پر سلام ذکر اللہ تعالے کا

عَلَمُ الْاِيْمَانِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَحِصْنٌ مِّنَ

نشانی ایمان کی ہے اور پاک ہونا نفاق سے ہے اور قلعہ ہے

الشَّيْطَانِ وَحِرْزٌ مِّنَ النِّيْرَانِ۔

شیطان سے اور محافظت ہے دوزخ سے

یعنی ذکر کہ ہیچ دل و زبان بازوارنده است مرمومن را از شرک و نفاق و پاک

کنندهٔ اندرون و بیرون ہست بدان ذکر ہمیشه در صحابت و حفظ

سبحانه تعالے بحسن حیا و تواضع آراسته بود و بنظارهٔ عظمت و ہیبت حق

سبحانه نفس خود را در مطاوی عجز و انکسار و افتقار پیچیده دارد و از ہلاکت

و حیا ہو ایمانی خزینه باشد اسرار و انوار ایمان بر قلب و قالب تافتن و موج زدن

گیرد و اثر شهود خشیت در اعمال و اقوال ظاہر گردد و انوار فنا و محویت در ظاہر و باطن

طالع و لامع گردد و در شرح مشارق مسطور ہست۔

فی الْمَصَابِیْحِ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا

بیچ کتاب مصابیح کے ایمان کئے اوپر ستر شاخیں ہیں پس بزرگتر

قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

انکا کہنا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا ہے اور کمتر انکا دور کرنا تکلیف کا راہ سے

وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِمَاطَةُ الْاِبْعَادُ وَالدَّفْعُ

حیا ایک شاخ بزرگ ہے ایمان سے اور دور کرنا ایک ہے یعنی راہ سے الگ کر دینا اور اٹھا

وَجُعِلَ الْحَيَاءُ شُعْبَةً مِّنَ الْاِيْمَانِ لِاَنَّهٗ يَمْنَعُ مِنَ الْقَبَائِحِ

دینا اور کیا حیا کو ایک شاخ ایمان سے واسطے اسکے کہ وہ منع کرتی ہے برائیوں سے

كَمَا يَمْنَعُ الْاِيْمَانُ وَبِالْحَقِيْقَةِ الْاِيْمَانُ سَبَبٌ لِمَنْعِ

جیا منع کرتا ہو ایمان اور در اصل ایمان سبب ہے واسطے منع

الْحَيَاءِ وَالْحَيَاءُ سَبَبٌ لِتَرْكِ الْقَبَائِحِ قَالَ صَاحِبُ الْحِلِّ

حیا کے اور حیا سبب ہو واسطے چھوڑنے برائیوں کے کہا صاحب حل نے

اِنْ لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

اگر حیا نہیں کرتا ہے پس کر جو چاہے تو

اما اینجا باید دانست ہرچند کہ عصمت در حق انبیاء علیہم السلام وحفظ در حق اولیاء رضی اللہ تعالے عنہم درکار است معہذا انبیا از زلت و اولیا از کبیرہ خالی نباشند کہ اصل خلقت آدمی برای مغفرت است ومغفرت زلت خواہد بازتا صاحب زلت بہ سایہ مغفرت پناہد چنانکہ در خبر است لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوْبٌ يَغْفِرُهَا

اگر تحقیق تم نہو واسطے تمہارے گناہ بخشے

اللّٰهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوْبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ ۝

انکو اللہ واسطے تمہارے البتہ لے آوے اللہ ایک قوم کو واسطے انکے گناہ بخشے اللہ واسطے انکے

کفا ہے من از نامہ تو در شمار	ترا نام کو بود آمرزگار

در شرح مشارق آوردہ است نقل است از ابی ملیکہ او گفت کہ شبی انشستم در طواف بودم گفتم اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي پس دیدم در خواب کسی میپرسید انت تقول قُلْتُ اعْصِمْنِي گفتم آری گفت او این نوع سخن گفتم چگونہ گفت۔

لِاَنَّهُ يُرِيْدُ اَنْ تَعْصِيْ حَتّٰى يَغْفِرَ

واسطے اسکے کہ وہ ارادہ کرتا ہے گنا فرمانی کرے تو یہاں تک کہ بخشے

دریں لغزش حکمتیست کہ لازم خلقت انسانی است چنانکہ گفت ۝

گر ز بغزم چہ عجب زانکہ پدر لغزیدست	ربنا بازظلمنا بر زبان میرانم

نعم المذنبون المستغفرون گفتہ اند کہ افتادن و گریختن

اچھے ہین گنہگار بخشش چاہنے والے۔

کار آدم و آدمی زادست و افتادن و ماندن کار ابلیس ست۔

فصل ہشتم در بیان جواز و فضیلت ذکر جہر و دوام کردن نفس و مداومت آن بجہر و قہر و فضل ذکر اسم ذات بر ذکر نفی و اثبات و ملائم آن۔

مرید را باید کہ در ملازمت ذکر و مواظبت یاد حق سبحانہ مبالغت نماید و گاہ بجہر و گاہ بخفی مشغول باشد تا ملال نگیرد و ذکر جہر گفتن مبتدی را بہتر باشد از خفی در شرح مشارق آوردہ است النفس یستیقظ بذکر الجہر لنزول الرحمۃ

نفس جاگتا ہے ساتھ ذکر کے جہر کے واسطے اترنے رحمت کے

و در مداومت بعبادت نیز فائدہ ایقاظ نفس است در شرح مشارق در بیان این حدیث آوردہ است قال علیہ وآلہ السلام احب الاعمال

فرمایا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام پیارا زیادہ عملوں کا

الی اللہ ادومہا وان قل گفتہ است لان العبادۃ التی دائمۃ

طرف اللہ کے ہمیشگی کرنا اسکا ہو اور اگرچہ تھوڑا ہو اس واسطے کہ عبادت ایسی عبادت کہ دائم ہے

صاحبہا یقظات النفس یعنی بطاعۃ ربہ بخلاف ما لا

صاحب اسکا بیدار نفس ہے یعنی ساتھ بندگی رب اپنے کے برعکس اسکے کہ نہ ہو ہمیشہ

یداوم علیہ پس در مداومت بجہر این فائدہ تمام و کمال است و مداومت بجہر ہم بیداومت و ملازمت آن تا قلیل مدت غفلت و فراموشی دور شود و در مداومت بجہر ... بکلی مرتفع گردد و ہر موی بدن تن بذکر حق سبحانہ بدل رسد و ذ

اندرون دل جا رکند و رخسارہ جلالی مسطور ہست

إِنَّ ذِكْرَ الْجَهْرِ فِيهِ إِزَالَةُ الْغَفْلَةِ عَنْ نَفْسِهِ وَ

تحقیق ذکر جہر تسبیح اسکے دور کرنا غفلت کا ہی ذات اپنے سے اور

تَحْرِيضُ النَّاسِ عَلَى ذِكْرِ اللهِ وَإِعَانَتُهُ عَلَى إِقَامَتِهِ

رغبت دلانا لوگون کا اوپر یاد اللہ کے اور سبب ذکر کا اور ہمیشگی اللہ کے

اللهُ وَ بِهِ ذِكْرُ اللهِ قَلْبًا وَلِسَانًا وَكَانَ أَوْلَى مِنَ الْخَفِيِّ

اور وہ یاد اللہ کی ہے دلمین اور زبانین اور ہے بہتر خفی سے ۔

و ذکر جہر بشنیدن بیرا ازالۂ غفلت مفید تام ہست و از شنیدن ذکر جہر تعاون آن

تا ہر کہ از مومنان بشنود او نیز ساں گردد را بن عبادت ہست ۔

كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللهُ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے سواے اسکے نہین کہ مسلمان و لوگ ہین جب یاد کیا جاتا اللہ تعالے بیدل انکے

وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ ترسیں او شنیدن آوردہ ہست کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بر

رسول علیہ و الہ السلام آمد و گفت یا رسول اللہ و ذکر آہستہ جمعیت خاطر نمے

شود و لیبوسی کلام ہر کسے دل سلطنت میکرد رسول علیہ و الہ السلام فرمود ۔

إِرْفَعْ صَوْتَكَ بِذِكْرِ مَوْلَاكَ کہ مرا فرمان شدہ است

بلند کر آواز اپنی ساتھ یاد صاحب اپنے کے

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَالتَّسْبِيحُ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ

پس تسبیح کر ساتھ تعریف رب اپنی کے اور تسبیح وہ بلند کرنا آواز کا ہو ساتھ ذکر کے

و نیز آوردہ ہست کہ در آغاز اسلام چون کفار غالب بودند بانگ نماز و قرأت در

نماز خواندن قرآن و ذکر تسبیح را فرمان بہ آہستہ بود چنانکہ ۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ الآية
اور یاد کر رب اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے اور کم آواز کی بات سے
واین حکم وقتی بود کہ اسلام غریب بود و در آغاز اسلام غریب و در انجام نیز
سبب آغاز گردد اسلام غریب باشد کما
قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ إِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ
فرمایا حضرت نے اوپر آنکے اور آل آنکی کے سلام تحقیق دین شروع ہوا غریب اور قریب ہے
الدِّيْنُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ در شرح مشارق مسطور است
کہ رجوع کریگا دین جیسا کہ شروع ہوا پس خوشخبری ہے واسطے غریبوں کے
وَالْمَعْنٰى أَنَّ الدِّيْنَ فِيْ بَدْءِ أَمْرِهِ كَانَ غَرِيْبًا لِأَنَّ الْكُفْرَ
اور معنی یہ کہ دین بیچ شروع کام اپنے کی تنہا غریب واسطے اسکے کہ کفر تھا
كَانَ قَدْ عَمَّ الْبِلَادَ وَلَمْ يُؤْمِنْ إِلَّا أُنَاسٌ قَلِيْلُوْنَ
تحقیق عام ہوا شہروں میں اور نہ ایمان لائے مگر لوگ تھوڑے ناتوان
مُسْتَضْعَفُوْنَ وَقَوْلُهٗ سَيَعُوْدُ إِنْ كَانَ الْمُرَادُ بِهِ الرُّجُوْعَ
گنے جاتے تھے اور فرمانا آپ کا قریب ہے کہ معاود کریگا دین اگر ہے مراد ساتھ اسکے رجوع
عَنْ أَصْلِ الدِّيْنِ فَقَدْ جَاءَ أَنَّ الْكُفْرَ يَغْلِبُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ
اصل دین سے پس تحقیق آیا ہے یہ کہ کفر غالب ہوگا بیچ آخر زمانے کے یہانتک
حَتّٰى يَكُوْنَ الْمُسْلِمُ غَرِيْبًا وَإِنْ كَانَ الْمُرَادُ تَبْدِيْلَ السُّنَنِ
کہ ہوگا مسلمان غریب اور اگر ہے مراد بدلنا سنتوں کا اور کمی
وَنَقْصَ الشَّرَائِعِ كَمَا نُشَاهِدُ فَقَدْ جَاءَ أَوَانُهٗ۔
ہونے فرضوں کے جیسا مشاہدہ کیا جاتا ہے پس تحقیق آیا ہے وقت اس کا۔

پس ازینجا معلوم میشود کہ امر بہ اخفاء ذکر در بدایت اسلام بود اما چون اسلام قوے شد فرمان شد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ای ارفع صوتك بذكر ربك
تسبیح کر نام رب اپنی کے جو بلند ہے اور بلند کر آواز اپنی ساتھ ذکر رب اپنے کے
ونیز در شرح مشارق مسطور ست کہ در قرارت قرآن بجہر فضلیت مر کسی را کہ از ریا ایمن باشد قِيلَ اِنَّ الْاِسْرَارَ اَبْعَدُ عَنِ الرِّيَاءِ وَالتَّصَنُّعِ
کہا گیا ہے تحقیق چھپانا دور زیادہ ہے ریا سے اور بناوٹ سے
وَاَنَّهُ اَفْضَلُ فِي حَقِّ مَنْ يَّخَافُ ذٰلِكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَنْ لَّمْ يَخَفْ
اور یہ کہ وہ بزرگ تر ہے بیچ حق اسکے کہ ڈرتا ہو اس یعنی ریا سے اوپر ذات اپنی کی اور اگر نہ ڈرتا
وَلٰكِنْ فِي الْجَهْرِ مَا يُشَوِّشُ الْوَقْتَ عَلٰى غَيْرِهٖ فَالْجَهْرُ اَفْضَلُ
ڈرتا لیکن بیچ پکار کر ذکر کرنے کے نہیں پریشان ہوتا ہے وقت اوپر غیر اسکے کی پس جہر بہتر ہے
ودر خستہ انہ جلالی آوردہ ست کہ قرآن خواندن بہ آواز بلند افضل ست و معنی بقرآن اولیٰ ست کہ رسول علیہ السلام فرمود۔
لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ تا تسبیح وتہلیل بلند گفتن
نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ نہ تغنی کرے ساتھ قرآن کے [illegible]
در ہر موضعے کہ باشد جائز ست وقرآن بلند خواندن در مشی اقدام ودر حمام مکروہ ست در شرح اوراد آوردہ است۔
فِي سُنَّةِ الْاَبْرَارِ ذُكِرَ فِي مَجْمُوْعِ النَّوَازِلِ وَالْفَتَاوٰى
بیچ سنت الابرار کو ذکر کیا گیا بیچ مجموع نوازل کے اور فتاوے خانیہ
الْخَانِيَةِ وَالْقَاضِيَةِ وَالسِّرَاجِيَةِ وَالصَّغِيْرِ وَالْمُلْتَقَطِ
کے اور قاضیہ کے اور سراجیہ کے اور صغیر کے اور ملتقط

والتجنيس ان قراءة القرآن بصوت رفيع في الحمام

اور تجنیس میں ہے کہ تحقیق پڑھنا قرآن کے ساتھ آواز بلند کی بیچ حمام کے

تكره وبصوت خفي لا تكره ولا يكره التسبيح

مکروہ ہے اور ساتھ آواز خفی کے نہیں مکروہ ہے اور نہیں مکروہ ہے تسبیح

والتهليل وان رفع صوته بهما كذا في الخاصي يعني شرح

اور تہلیل اور اگرچہ بلند کرے آواز اپنی ساتھ ان دونوں کے

لان الحمام لا يخلو من القاذورات وما شاكلها

تحقیق حمام نہیں خالی ہوتا پلیدیوں سے اور جو مانند اسکے ہے اکثر اور

ولانه كان بعض الناس مكشوف العورة فاذا كان

تحقیق بعض لوگ کھلی ہوتی ستر گاہ پس جب ہوا جائز

جواز التسبيح والتهليل في الحمام بصوت رفيع مع

ہونا تسبیح اور تہلیل کا بیچ حمام کے ساتھ آواز بلند کے ساتھ

هذه الاشياء يجوز في المسجد والبيوت والزوايا في

ان چیزوں کے جائز ہے بیچ مسجد اور گھروں اور گوشہ کی جگہوں

الخلوة في مكان طاهر كان اولى ايضا ما ذكره

اور ستھری جگہ میں بیچ مکان پاک کے ہو بہتر تائید کے اسکے جو ذکر کیا اسکو

الفقيه الزاهد ابو الليث رحمه الله تعالى في كتابه

عالم زاہد ابو اللیث نے رحم کرے اسکو اللہ تعالی بیچ کتاب

التنبيه ان حرمة المسجد خمسة عشر وذكر من

تنبیہ کے یہ کہ حرمت مسجد کی پندرہ ہیں اور ذکر کیا -

جُمْلَتِہَا اَنْ لَا یَرْفَعَ فِیْہِ الصَّوْتَ فِیْ غَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ
منجملہ انکے یہ کہ نہ بلند کرے بیچ اسکے آواز بیچ سواے ذکر اللہ کے
و در انیس الواعظین آوردہ است کہ امام ابراہیم بن یوسف در روزہا عشرہ ذی الحجہ
در بازارہا بغیر حاجت گشتی و تکبیر بآواز بلند میگفتے و نیز آوردہ ست فی لطف الدرر
قولہ تعالےٰ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ اَیْ نَرْفَعُ الصَّوْتَ بِذِکْرِكَ
تسبیح کرتے ہیں ساتھ حمد تیرے کے اور بلند کرتے ہیں آواز کو ساتھ ذکر تیرے
نیز آوردہ است اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی مَدَحَ نَبِیَّہٗ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ
تحقیق اللہ تعالےٰ نے مدح کی نبی اپنے ابراہیم کو اوپر انکے سلام
فِیْ سُوْرَۃِ التَّوْبَۃِ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ لَاَوَّاہٌ ھُوَ الَّذِیْ یَرْفَعُ صَوْتَہٗ
بیچ سورۃ توبہ کے تحقیق ابراہیم البتہ آہ کرنیوالا تھا وہ جو بلند کرتا تھا آواز
بِالذِّکْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّسْبِیْحِ در روضۃ زندوسیہ مسطور است
اپنی ساتھ ذکر اور دعا اور تسبیح کے
قَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَحَکٰی وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ
کہا رحم کرے اسکو اللہ تعالےٰ اور حکایت اور حدیث کیا ہمکو ابو عبد اللہ نے نافع
نَافِعٍ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ
سے امیر المومنین عمر سے راضی ہوا اللہ اس سے کہ فرمایا فرمایا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ السَّلَامُ مَنْ کَبَّرَ
پیغمبر خدا نے درود ہوجیو اللہ کا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام جسنے تکبیر
تَکْبِیْرَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَانَتْ صَخْرَۃً فِیْ مِیْزَانِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
کہی ایک تکبیر بیچ راہ اللہ کے ہوگئی وہ تکبیر ایک پتھر دن کا بیچ ترازو کے

أَثْقَلُ مِنَ السَّمٰوٰتِ كَالْأَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَ

دن قیامت کے بھاری زیادہ آسمانوں اور زمینوں سات سے اور جو درمیان انکے

تَحْتَهُنَّ وَمَنْ قَالَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

نیچے انکے ہے اور جسنے کہا بیچ راہ اللہ کے نہیں کوئی معبود سوا اللہ اور اللہ

اَكْبَرُ رَافِعًا صَوْتَهٗ بِهَا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ رِضْوَانَهُ الْاَ

درحالیکہ بلند کرنیوالا آواز اپنی ساتھ اسکو لکھیگا اللہ تعالے واسطے اسکے ساتھ اسکو رضامندی

وَمَنْ يَكْتُبِ اللّٰهُ تَعَالٰى رِضْوَانَهُ الْاَكْبَرَ جَمَعَ اللّٰهُ

بڑی اور جس شخص کو لکھے اللہ تعالے رضامندی اپنی بڑی اکٹھا کرے اللہ

تَعَالٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ وَبَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَبَيْنَ سَائِرِ

تعالے درمیان اسکے اور درمیان حضرت محمد اور درمیان ابراہیم اور درمیان تمام

الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي دَارِ الْجَلَالِ وَكَانَ

پیغمبروں کے اور تھے انکے سلام بیچ گھر بزرگی اور ہوئے

مِمَّنْ يَنْظُرُ اِلٰى رَبِّهٖ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔

ان بندوں سے کہ دیکھیں طرف رب اپنے کے صبح اور شام۔

در معدن المعانی آوردہ ست مخدوم زادہ سراج العارفین میگذشت تا

رسید کہ برائے برآمد حاجات تکبیر میگویند تا حاجت برآید بندگی مخدوم عظم اللہ

تعالے فرمود اینجا ست کہ درویشان تکبیر میگویند و تا اینجا رسید کہ ذکر بہ

گفتن جہر آمدہ ست در تلاوت اخفا کند و در تیسیر الواعظین ازینوا در اصول آ

ست از ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما از رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کہ گفت

آہستہ گفتن فاضلست از بلند آ گفتن بلند فضل ست مر کسی را کہ اقتدا خواہد کرد

را بر ذکر جہر فضل ست کما قال علیہ وآلہ السلام

يفضل الذكر الخفي على الذكر الذي يسمعه الحفظة

فضیلت رکھتا ذکر آہستگی کا اوپر اس ذکر کے کہ سنتے ہیں فرشتے نگاہبان ستر درجہ

سبعين درجة ایںحدیث در خزانہ جلالی مسطور ست و نیز مسطور ست

ان الذكر الخفي لا ترفعه الملك لانه لا اطلاع

تحقیق ذکر خفی نہیں اٹھاتا ہے اسکو فرشتہ واسطے اسکے کہ نہیں خبر

له عليه فهو سر بين العبد وبين الله تعالى

واسطے اسکو اوپر اسکے پس وہ بھید ہے درمیان بندے کے اور درمیان اللہ تعالی کے

و نیز از رسالہ شیخ امین الدین کازرونی آوردہ ست اگر کسی خیال کند و بگوید

قال رسول الله عليه وآله السلام خير الذكر الخفي

فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام بہتر ذکر خفی ہے

و معنی این حدیث آن ست کہ ذکر گفتن از اشکار گفتن فاضلتر ست جواب او

ان ست کہ ذکر خفی نہ آن ست کہ بزبان ست کہ بہ آہستہ و پنہان میگوید بلکہ خفی ورا

ذکر زبان ست بلکہ ورا ذکر دل و ورا ذکر سر و ورا جان ست و بصناعت عقل و علم

مجازی معرفت ذکر خفی حاصل نشود پس ذکر زبان کہ از ذاکر محب حق باشد از دل و

جان باشد نہ از سر زبان و بحکم من احب شيئا اكثر ذكره

جو کوئی چاہتا ہے ایک چیز کو زیادہ کرتا ہے یاد اسکی

ذکر محبت جانی و جلی بود نہ مجرد ذکر زبانی و نفسانی باشد از رسالہ شیخ

امین الدین در خزانہ جلالی آوردہ ست کہ ذکر لا الہ الا اللہ بلند بگوید و آواز دور از

وارد و سجا بلند مگوید چنانچہ آواز کلا او دیگران بشنوند رسبب گفتن او ذکر لا الہ الا اللہ

پیغمبر پابند و یاد خدا کنید قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ السَّلَام
فرمایا پیغمبر نے خدا کے درود ہو جیو اللہ کا اوپر آنکے
قَالَ اللّٰهُ لِمُوْسٰی بْنِ عِمْرَانَ اِنَّ فِیْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ رِجَالًا یَقُوْمُوْنَ
اور آل انکے کے سلام فرمایا اللہ نے واسطے موسیٰ بیٹے عمران کے تحقیق بیچ امت حضرت محمدؐ کے قائم
عَلَی الْاَشْرَافِ یُنَادُوْنَ بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اُولٰئِکَ
ہوتے ہیں اوپر بلندیکے پکارتے ہیں ساتھ قول کلمہ لا الہ الا اللہ کے یہ لوگ
جَزَاءُهُمْ جَزَاءُ الْاَنْبِیَاءِ۔
جزا انکی جزا پیغمبروں کے۔
ذکر جہر دو نوعست یکے آنکہ دریائے محبت حق از دل جوش زند و ذکر بغیر بزبان
بگذشتن نگذارد و این ذکر کاملان ہست کہ از دل بر زبان آید می آرند کہ درویشے
را پرسیدند کہ از کجا مے آئی گفت اللہ و گفتند کجا خواہی رفت گفت اللہ و ہر چہ

ہر چہ پرسیدند جواب می یافتند اللہ	بیچ از نام تو نامے نبراید بزبانم
من نام ترا ہر کہ خود و سبحہ نگارم	پس دیدہ بران نام نہم خون بارم
ہر کہ در دیدہ و خیالت دارم	ور ہر کہ نگہ کنم تو سے پندارم

پس این ذکر از تکلف آزاد ست و صاحب این ذکر در دو کون بازادست
قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ وَآلِهٖ السَّلَامُ مُخْبِرًا عَنْ تَسْبِیْحِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
فرمایا نبی نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام خبر دینی سو تسبیح کرنے رہنے والون
یُلْهَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا یُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ۔
بہشت کو سو الہام کئے جاتے ہیں تسبیح اور حمد جیسے کہ الہام کیے جاتے ہیں دم
یعنی تسبیح و حمد کہ مومنان در بہشت گویند بے تکلف باشد ہمچو برآمدن نفس کہ در آن

ہیچ سنجے بدیشان نرسد و کلفتے لاحق نباشد و دوم ذکر مخلصات بہ کسر اللام و این ذکر مبتدی ہست پس این ذکر اہل محبت از دل بزبان مے آید مانند ذکر اہل بہشت از کلفت بیرون ہست و اہل این ذکر مخلصان ہست بفتح اللام و این منتہیست کہ از زبان بدل میرود و از عبادت بہ محبت میرسد و شمائل اتقیا از رسالۂ شیخ عثمان مغربی آمدہ ہست

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

فرمایا اللہ تعالے نے اور یاد کرو اللہ کو بہت تاکہ تم چھٹکارا پاؤ

حق سبحانہ و تعالے بندۂ خود را در کثرت ذکر نجاح و فلاح گردانیدہ برین قصہ ہر کرا توفیق ذکر لسانی و جنانی ارزانی فرمودند یقین بسعادت ابدی مجیبی و بعزت سرمدی محبوبے حق سبحانہ تعالے مقرب و مخصص گردانید

قَالَ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ حَاکِیًا عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی

فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور انکی ال کے سلام حکایت کرنیوالے اللہ تعالے کیطرف سے جب یاد کرتا ہے

اِذَا ذَکَرَنِیْ عَبْدِیْ فَاکْثَرَ الذِّکْرَ عَشِقَنِیْ وَ عَشِقْتُہٗ

بندہ مجھکو میرا پس زیادہ کی یاد میری عاشق ہوا میرا اور عاشق ہوا میں اسکا

گر تو بسیار یاد دوست کنی		ہم تو عاشق شوی و ہم معشوق

اما ذکر جہر باید کہ مبتدی با قوت بگوید و ضرب مستہود نگہدارد و ہم ذکر در دل بگذارد کہ قوت حرارت حاصل آید و محبت غیر از دل دور شود و التفات ظاہر و باطن قطع گردد و فائدہ جمعیت دست دہد و ہم ذات نیز بآواز بلند گفتن اولیٰ تر ہست یا بسط بزبان چندان بگوید کہ ہمہ زبان گردد و ہر قطرۂ خون بنام ایزد بیچون ذاکر شود و ذاکر و مذکور یکی شود

رسد در شرح مشارق مسطور ہست کہ شیخ ابو یعلی دقاق رحمہ اللہ تعالی سرور بود در ذکر اسم ذات بدوام مشغول بود و در وقت صبح و شام متوجہ تمام بگفتن آن اللہ اللہ قیام مند و ہر دو پشتے از سنگ جراحتے بسرش رسید و خون روان شد ہر قطرہ کہ بر زمین مواقفا نقشش اللہ پدید مے آمد بعضی گویند نظم شعر

از عشق تو ز تار و پوست تن و دل جانم		ابوالحسن نوری بودہ است سہ
گر قطرۂ خونم ز جراحت بچکد		در شوق تو پیدا است ہمہ پنہانم
و نیز در شرح آداب المریدین و در		نام تو شود نقش ہمین میدانم

شرح مشارق آمدہ است کہ خواجہ ابوالحسن نوری را ہفت شبانہ روز گذشتہ کہ ہیچ نخفید و نہ آشامید و نہ در خواب مے شد بہ آواز بلند مے گفت اللہ اللہ ازین حال خواجہ جنید را خبر کردند و پرسیدند کہ فانی مطلق گو ہید او را بایانہ کہ این قدر ادب دارد کہ نماز در اوقات میگذارد خواجہ گفت۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَمۡ یَجۡعَلۡ لِلشَّیۡطٰنِ عَلَیۡہِ سَبِیۡلًا۔

سب تعریف واسطے اللہ کے جو نہیں کیا واسطے شیطان کے اوپر اسکے راہ

گفت چون فنا بحق باشد این بندہ محفوظ باشد از بے ادبی و دلیل فنا بشریت آنست کہ بے آب و طعام قوام بشد نبود و چون بے ازین بقا یافتہ ہمین دلیل ہست بر فنا بشریت او و آنکہ بر زبانش میرود اللہ اللہ دلیل بر فنا بحق ہست چرا کہ ہر کہ سحری غائب شود در حالت مغلوبی عقل بر زبانش ہمان چیز میرود چون در محبت یا در عظمت یا در خوف حق سبحانہ فانی شدہ ہست بر زبان او ہمین اللہ اللہ میرود و لیس گفت خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالی۔

فَوَمَوۡاعَنِیۡ تَنۡ وَرۡہ اِمَّا اَنۡ تَسۡتَفِیۡدَ مِنۡہُ وَاِمَّا اَنۡ یُفِیۡدَکَ

آٹھویں یا بیس سے زیارت کریں ہم اسکی پایا کہ فائدہ اٹھایا بیس سے اور پایا یہ کہ فائدہ دونوں اسکو

پس چون خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالے رسید پرسید یا ابوالحسن چہ چیز مشغول

گردانیدہ است ترا گفت بگفتن اللہ اللہ وکسنید کہ غیر از ہیچ خوش نمے آید

خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالے گفت

اُنْظُرْ هَلْ قَوْلُكَ اللهُ اللهُ اَمْ قَوْلُكَ قَوْلُكَ اِنْ كُنْتَ قَائِلَ اللهِ فَلَسْتَ

دیکھ آیا کہنا تیرا اللہ اللہ یا کہنا تیرا کہنا تیرا ہی اگر ہی تو کہنے والا اللہ کا پس نہیں

بِقَائِلٍ وَاِنْ كُنْتَ تَقُوْلُ بِنَفْسِكَ فَاَنْتَ مَعَ نَفْسِكَ

کہنے والا اور اگر ہے تو کہتا ہے ساتھ نفس اپنی کے پس تو ساتھ نفس اپنے کے

فَمَا مَعْنَى الْوَلَهِ فَقَالَ نِعْمَ الْمُؤَدِّبُ اَنْتَ سَكَنَ وَلَهُهُ

پس کیا ہیں معنی ولہ کے پس کہا اچھا ادب دینے والا ہے تو ٹھہر گیا جوش اسکا

ونیز در شرح مشارق آوردہ است مردے از خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالے پرسید

کہ سبب چیست اللہ اللہ میگوئی ولا الہ الا اللہ نمیگوئی۔

نعرہ زد و گفت نُرِيْدُ اَعْلٰى مِنْ ... نَفْيِ ... هٰذَا

ارادہ کرتے ہیں ہم ... دیکھا شریک کو

ایں ... مسلط کردند بر ... يَجْرِيْ لِسَانِيْ عَلٰى كَلِمَةِ الْجُحُوْدِ سائل گفت

ہیدوین باشے شریک ...

ہو زبان میری اوپر کلمہ انکار کے۔

وسلطنتے توجہ تام از ... شبلی گفت قَالَ اللهُ قُلِ اللهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ

دران دم مردہ پندارند کہ در خبر ...

فرمایا اللہ نے کہ اللہ پھر چھوڑ انکو

تعالے بگذرد در ملک و ملکوت آوازہ ...

وَخَرَجَ رُوْحُهٗ۔

... اللہ علیہ را سے آرند کہ با ذکر حق

آدمی نے اور نکل گئی جان اسکی۔

چون مرد جان بحق داد اولیا آن مرد بر خواجہ شبلی آویختند و بر خلیفہ بردند
خلیفہ از پس پردہ پرسید کہ قصہ چگونہ بود خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالی گفت
رُوْحُهٗ خَبُثَتْ وَدَنَتْ فَدَعَتْ فَاَجَابَتْ فَمَا ذَنْبِیْ فَصَاحَ
جان اسکی گل گئی اور نزدیک ہوئی پس بلایا پس قبول کیا پس کیا ہی گناہ میرا پس چیخ
اَلْخَلِیْفَةُ مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ خَلُّوْهُ لَا ذَنْبَ لَهٗ
ماری خلیفہ نے پیچھے پردے کے چھوڑ دو اسکو نہیں گناہ واسطے اس کے
یعنی روح او بگداخت و مائل شد و پس خواندہ شد و اجابت کرد از عاشق
متفانی جان افشانی بود کہ معشوق ایشان کہ بیا آویزید چہ شد و پس خلیفہ از پس
پردہ آواز داد و گفت کہ بگذارید او را کہ نیست حبس گناہ مرید را حاصل سخن
آنست کہ خواجہ علیہ الرحمۃ کثرت اول سائل دلش بہ وحدت مائل دیدہ و تشنہ
بیتاب یافتہ تاب جواب نشناختہ و گفتہ آنچہ دیگران نہ گفتن لا الہ الا اللہ
دعوت ست مر او را گفتن اللہ اللہ موجود ست و مقصود ست۔
فَاِنِّیْ اَدْعُوا اللّٰهَ یَا رَبَّنَا وَیَا رَبَّكَ لَا ضِدَّ لَهٗ وَلَا نِدَّ لَهٗ وَ
پس تحقیق میں پکارتا ہوں اللہ کو رب ہمارا اور رب تیرا نہیں خلاف اسکا اور نہیں شریک
لَا شَبِیْهَ لَهٗ وَلَا شَرِیْكَ لَهٗ باز سائل گفت یَا اَعْلَمَ النَّاسِ بِدَقَائِقِ
اسکا اور نہیں مانند اسکا اور نہیں شریک واسطے اسکے اے داناتر لوگونکے ساتھ باریکیوں
الرَّقَائِقِ وَالْمَسَالِكِ اِنِّیْ اُرِیْدُ مِنْكَ اَعْلٰی مِنْ ذٰلِكَ۔
نرم کرنیکے اور مالک ہی تو تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں تجھ سے بلند تر اس سے
گفت نخواہم کہ زبانم بدین کار آید کہ برا انکار آید چون ہر بار برتری دیگر میدید
آن صاحب سوال بار سوال دیگر طلبید گفت

یا من تحجر کلمۃ الا من لا الی ایتہ فیہ من ذلک اعلی

اے وہ شخص کہ چھوڑا کلمہ الا کو مع لفظ لا کو تحقیق میں ارادہ کرتا ہو پیچ اسکو بلند نیا

خواجہ علیہ الرحمہ گفت اللہ اللہ میگوییم و بہ زبان آللہ سابق دانم و در وحشت

کلمہ ہجو دخو دراد سخے گر ایم باز چون سوال آن سائل خواست وصال بے

حائل خواست چنانکہ گفت تبرید آعلی بر زبان راند خواجہ علیہ الرحمہ بر وے

این آیت خواند قال اللہ تعالی ثم ذرھم قل اللہ

فرمایا اللہ تعالے نے پھر چھوڑ اُن کو کہہ اللہ

اینجا مرد نعرہ زد و در وی براہ وصل الحبیب الی الحبیب

مل گیا دوست طرف دوست کے

نہاد و مرغ آواز قید قفس تن آزاد گشت

غزل

آتش ہجر سوخت اسانم ॥ زندگانی شدہ است زندانم

تا دلم گشت پائمال غمش ॥ بر سر پیر فنا سلیمانم

لا دوا نیست گرچہ ریش اندرون ॥ ہم ز درد او ست درمانم

نقش بر لوح دل ز روز الست ॥ قصۂ عشق اوست میخوانم

گر مرا نام او بگوش رسد ॥ نقد جان را بگفتہ افشانم

بر زبان دوست دوست دوست رود ॥ نیست جز دوست در دل و جانم

بہر جانان چو جان اللہ بخش ॥ مے بر آید بر آیدش دانم

نقل ست آوردہ کہ مہتر ابراہیم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ تقدم دوستی

در محبت حقتعالے زد جبرئیل علیہ السلام گفت الہی فرمان دہ تا ابراہیم

را در دوستی بیازمایم بر حکم فرمان چون جبرئیل علیہ السلام بر سر کوہ بکہ فرود آ

وابراہیم علیہ السلام در عمارت خانۂ کعبہ بود مہتر جبریل علیہ السلام گفت یا ابراہیم
ابراہیم علیہ السلام بیرون آمد و گفت می خواہم یکبار دیگر بگوی جبریل علیہ السلام گفت
شکرانہ می باید در ملفوظ آمدہ است چون شیخ الاسلام بدین حرف رسید چشم پر آب
کرد و این بیت بر زبان راند

یکبار اگر تو گوئی یا الله	شکرانہ دہم ہر آنچہ در ملک منست

اسبابی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
داشت ہمہ صدقہ کرد و گفت یکبار دیگر بگوی جبریل علیہ السلام گفت شکرانہ
باید ابراہیم علیہ السلام گفت جانی دارم بمحبت خدا آنرا نیز فدا کنم مہتر جبریل
علیہ السلام گفت یا الله مہتر ابراہیم علیہ السلام نعرہ زد و بیہوش شد چون
ہوش باز آمد مہتر جبرئیل علیہ السلام انصاف داد و در مقام خود رفت و سر
بسجدہ نہاد و گفت الٰہی ابراہیم تو دوست تو صادق است اما سخن در بیان
ذات است در شرح مشارق آوردہ است۔

قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ كُلُّ اِسْمٍ مِنْ اَسْمَائِهٖ يَصْلُحُ
کہا بعضے مشائخ نے ہر نام اوسکے سے شائستگی رکھتا ہے
لِلتَّخَلُّقِ اِلَّا هٰذَا الْاِسْمَ فَاِنَّهٗ لِلتَّعَلُّقِ دُوْنَ التَّخَلُّقِ
واسطے تخلق حاصل کرنیکے مگر یہ نام پس تحقیق یہ واسطے وابستگی کے نہ تخلق حاصل کرنے کے

و در خیر المجالس آوردہ است روزی شیخ ابوسعید ابوالخیر بخدمت شیخ ابوالفضل
سرخسی نشستہ بود کتابی فرود آوردہ در مطالعہ شد در خاطر شیخ ا
گذشتہ کہ درین کتاب نوشتہ است کہ حق تعالی صد و بیست و چہار ہزار
آفرید مقصود این کلمہ بود الشیخ ابوسعید را ازین سخن حالی پیدا آمد کہ
کلمہ خواب و خور فراموش کرد و شب ہا تا بود و ما و ہم طعام آورد و نخورد باز

سحر آورد و ہم بخورد و روز بخدمت شیخ اجازت خواست چنانچہ متعلمان را
در خواندن عہد باشد کہ سبق ناغہ نشود گفت چیزے از تفسیر و از احادیث میخواہم
فرمان شود بخوانیم بیائیم فرمود نیکو باشد پیش امام محمد سرخسی رفتہ سبق میخواند
تا اینجا رسیدہ بود قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُمْ دریں سخن حال شیخ ابوسعید
زیادہ تر شد امام محمد سرخسی بباطن دریافت و پرسید کہ دوش کجا بودی گفت بخدمت
شیخ ابو الفضل بودم گفت ای ابوسعید حرامست باد اگر ازانجا اینجا بیائی و ازان
کلمہ بدین کلمات پردازی شیخ ابوسعید ہم چنان بیہوش پیش شیخ ابو الفضل

آمد شیخ چنانکہ این مصراع خواند ع		مستک شدہ خبر نداری چیست ورا

بعد ازان شیخ خلوت فرمود و شیخ ابوسعید را در خود آمد و سی سال در خلوت بود
حق تعالیٰ بروی چنین راہ کشاد ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ
سب تعریف واسطے اللہ کے اوپر اس کے
مقصود ازین حکایت آنست کہ شیخ ابوسعید در کتاب دید کہ حق تعالیٰ
چندین بیابان را بیافرید مقصود ہمین بود اللہ بس باقی ہوس است عاشقانرا ۔
در رسالہ قطب الاقطاب شیخ نور محمد سطور نوشتہ اند الشیخ یعنی کہ نقش اللہ بس است ۔
برای محو نقش غیر اللہ از دل ۔

فصل ششم نکات معانی اسم ذات و گفتن ذکر باخفا و اعلان و پاس
داشتن و شغل سلطان الاذکار و ارکان اینجا ۔

باید دانست کہ اسم ذات او جامع جمیع صفات است بدین معنی اگر کسی اللہ
گوید بنابر آنکہ حق سبحانہ تعالیٰ را بجمیع اسما و صفات یاد کردہ باشد
قال النبی علیہ السلام اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا
[illegible] اللہ کے ۹۹ نام ہیں ۔

در شرح مشارق آورده است

اَلْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ اَشْهَرَ الْاَسْمَآءِ وَاَعْلَاهَا

حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ مشہور زیادہ ناموں میں اور بلند تر انکے

اَلذِّکْرُ اللّٰہُ وَلِذٰلِکَ اُضِیْفَ اِلَیْهِ سَائِرُ الْاَسْمَآءِ

ذکر کے اللہ ہے اور واسطے اسکے اضافت کیے گئے بیچ طرف اسکی تمام نام

وَقَدْ جَآءَ فِیْ بَعْضِ الرِّوَایَاتِ اِنَّ اللّٰہَ هُوَ الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ

اور تحقیق آیا ہے بیچ بعضے روایتوں کے تحقیق اللہ وہی اسم اعظم ہے

در انیس الواعظین آورده است که نزدیک بعضے علما اللہ اسم اعظم است زیرا که

اسم ذات است و بنقطہ ہم ندارد و اگر الف از وے دور کنی ہم معنے میدہد چنانکہ

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔

واسطے اللہ کے ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔

و اگر لام ہم دور کنی و با ہا واو ضم کنی ہم معنی میدہد چنانکہ **هُوَ الْخَالِقُ**

و خاصیت او تنویر باطن است چنانکہ آمدہ است ہر کہ بشب در خلا موازنہ سہ ہزار

بار یا اللہ بگوید حق تعالے باطن وے را مخزن اسرار کند و اگر چہل شب ہمبرین

مواظبت نماید ہمہ اسرار بر وے مکشوف گردد اما در اشتقاق و اصل این اسم

اختلاف است و این معنی یعنی بیان اشتقاق درین محل از جہت انواع اسرار

و انوار معانی کہ در اختلاف اشتقاق است آوردہ شد تا ذاکر را در ذکر جلالت را

مزید وے بسبب وقوف بر انواع معانی ذوقہا مختلف دست دہد در شرح مشارق

آوردہ است بعضے میگویند و اصل لاہا است بر زبان سریانی فتعرب و بعضے

میگویند عربیست وضع کردہ شدہ است ذات مخصوص او را جل جلالہ۔

كَالعِلْمِ وَمَعْنَاهُ المُسْتَحِقُّ لِلعِبَادَةِ وَغَيْرُ مُشْتَقٍّ ق

جیسے علم اور معنی اسکے لائق ترو اسطے عبادت کے اور نہ نکالا گیا ہو اِنَّہ از

الیہ ذَهَبَ كَثِيرًا مِنْ اَهْلِ الحَقِّ وبعضے میگویند مشتق ست

طرف اسکے گئے ہیں بہت اہل حق سے

اِلٰہٌ وَالاِلٰهُ هُوَ الَّذِى يُوَلَّهُ اِلَيْهِ فِى الحَوَائِجِ اَى يُفْزَعُ اِلَيْهِ

وہ ذات پاک ہے حیران کیے جاتے ہیں طرف اسکی بیچ حاجتوں کے التجا کیجاتی ہو طرف اسکے

پس ہر آئینہ شناختہ معبود خود را سبحانہ تعالے۔

بِاَنَّهُ هُوَ الَّذِى يَفْزَعُ اِلَيْهِ فِى الحَوَائِجِ اَعْرَضَ عَمَّنْ سِوَاهُ

ساتھ اسکے کہ وہ ایسا ہو کہ التجا کیجاتی ہو طرف اسکے بیچ حاجتوں کے منہ پھیر لیتا ہو اس سے جو سوا اسکے ہے

وبعضے میگویند اشتقاق او از ولہ ست و ولہ بمعنی طرب ست

وَالطَّرَبُ خِفَّةٌ تُصِيبُ الرَّجُلَ لِسُرُورٍ اَوْ حُزْنٍ

اور خوشی ایک خفت چیز ہو کہ پہنچتا ہو آدمی کو سا خوش ہونے اور غمناک ہونے سے۔

خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ در مناجات خود گفتہ ست یا دَلِيلَ المُتَحَيِّرِينَ

زِدْنِى تَحَيُّرًا وبعضے گویند این اسم از لاہ مشتق ست ولاہ ورا

و معنی گویند یلیہ لاہ بمعنی اِحْتَجَبَ اَى مَنَعَ المُبْصِرِينَ عَنْ اِدْرَاكِ

پوشیدہ ہوا اور منع کیا دیکھنے والونکو دریافت کرنے سے اسکے

رُؤْيَتِهِ برین معنی ہر کہ دانست کہ معبود سبحانہ تعالے مبصر را منع کرد

ز ادراک رویت خویش پس شرط آن بندہ آن ست کہ دائم در مراقبہ باشد تا متحقق

بود باطلاعہ علیہ در عوارف مسطور ست۔

وَالمُرَاقَبَةُ عِلْمُ القَلْبِ بِنَظَرِ اللهِ اِلَيْهِ فَمَا دَامَ هٰذَا العِلْمُ

اور مراقبہ علم رکھنا ہے ساتھ نگہبانی اللہ کے طرف آپ کے پس جس وقت ہو یہ علم

ملازمًا للقلب فهو مراقب والمراقبة عين الذكر فافهم

لازم ہمیشہ واسطے دل کے پس وہ مراقبہ کرنیوالا ہے اور مراقبہ عین ذکر ہے پس سمجھ

و در رسالہ شیخ نجم الدین کبری مسطور است

المراقبة هي الخروج عن حولها وقوتها كما هو بالموت

مراقبہ وہ نکلنا ہے طاقت اپنی سے اور قوت اپنی سے جیسا کہ وہ ساتھ موت کے

و این مراقبہ خاص است و نیز در رسالہ شطاریہ گفتہ است کہ مراقبہ از رقیب

مشتق است والرقيب هو الحافظ یعنی مادام کہ مرید قبول مراقبہ باشد

محفوظ بود از وسواس شیطانی و ہواے نفسانی و خطرات غیر سبحانی فاما

علامت صحت مراقبہ محاسبہ است کہ گفتہ اند

من لم يصحح محاسبته لم يصحح مراقبته۔

جو شخص کہ نہ صحیح ہوا محاسبہ اسکا نہ صحیح ہوا مراقبہ اس کا۔

آوردہ اند کہ عورتے بر طاؤس یمانی فریفتہ شد و حاجت خود از وے

درخواست کرد طاؤس گفت بیا در مسجد حرام شد و گفت افعلی ما تريدين

یعنی حاجت روان کن عورت گفت كيف في رؤية الناس

کیونکر ساتھ دیکھنے لوگوں کے

[illegible]

یعنی پیش چندین خلق چگونہ واقع شود طاؤس گفت

وكيف مع رؤية الله تعالى فتابت تلك المرأة

اور کیونکر ساتھ دیکھنے اللہ تعالیٰ کے پس توبہ کیا اس عورت نے اور

وحسن حالها [illegible]

نیا ہوا حال اسکا کہا جاتا ہی بلند ہوا آفتاب جب اونچا ہوتا ہی
یعنی ہر کہ یقینی کرد بشناخت علو وجلال حضرت معبود را پس شرط
او آن است کہ غیر حق را نزد او قدرے وقیمتے نبود وا و با حضرت معبود ہمیشہ
متواضع باشد و امر حق تعالیٰ را بزرگ دارد و در طاعت حق تقصیر نکند
و در ادا حقوق منتے ننہد و گفتہ اند۔

مَنْ حَفِظَ اَمْرَ اللّٰہِ حَفِظَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَقْتَہٗ۔

جو کوئی نگاہ رکھے حکم اللہ کا نگاہ رکھے اللہ تعالیٰ اوپر اسکے وقت اسکی کو

نقل است بزرگے گفتہ دیدم من راعی را کہ در نماز مشغول بود و گرگ پاسبانی
رمہ او میکرد پرسیدم چند گاہ است گرگ را باگوسپندان آشنا شدہ است گفت
از ان گاہ کہ صاحب گوسپند با خداوند گرد در صلح شد میان گرگ و گوسپند
صلحے پدید آمد و بعضے گویند اللہ معبود را گویند و اللہ معبود بحق کہ غیر او مستحق
معبودے و سزاوار خداوندی نیست پس ہر کہ چنین داند اخلاص و صدق
در طاعت او پدید آید و افعال و اعمال او از ریا و عجب پاک باشد می ارند
کہ ماہیے را کہ پشت او بصفت زمین نہادہ اند روزے بر حمل این گرانی پیش
باغوائے نفسانی خویش در عجب شد حق تعالیٰ پشہ را گماشت تا بینش
بر بینی او زد و در سوئے سخت بود رسانیدہ و از بیچارگی عبودیتش
آگاہانید پس ازین اقوال مختلف کہ از اہل حق کہ در کلمہ اللہ آمدہ است
چنانکہ بعضے گفتہ اند اللہ کسی است کہ او را الہیت باشد یعنی بر آفرینش
قادر باشد و بعضے گفتہ کہ مستحق بود علو و رفعت را و بعضے گویند۔

مَنْ لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ۔

وہ شخص کہ واسطے اس کے پیدائش ارض و سلم ہے

ہر کہ دانستہ و شناختہ بزرگی و رفعت و قدرت و عظمت او را منزا و از عیب
بے خواستہ آوردہ اند کہ رابعہ بصریہ را پرسیدند کہ شیطان را دشمن داری گفت
گفتند چرا گفت من با دوست چنان مشغولم کہ از دشمن یاد نمے آید

کَمَا قِیْلَ اِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِی الْقَلْبِ صَغُرَ الْخَلْقُ فِی الْعَیْنِ

جیسا کہ کہا گیا جب عظمت کی رب نے بیچ دل کے تب چھوٹی ہوئی خلق بیچ آنکھ کے

چنانکہ گفتہ اند ~ تا کہ باشد با تو غیر در حضور
یاد نسے از تو باشد در حجاب

پس باید کہ ذکر اسم ذات از معانی مذکور بدانچہ تواند گفت در تصور دارد
بعد ہم آن را ہمہ اسکن از دست نگذارد و بجہر و خفی با اسم ذات
چنان مشغول شود کہ از ذات و صفات خود فراموش کند و در خلا و ملا باطن خود
را بدین ذکر معمور دارد تا مدت قریب بلکہ قریب الایام حضور دست دہد و صفا
پیدا آید اما در خفی سے باید کہ چنان در اخفا کوشد کہ غیرے را بر سر کار او اطلاع
نبود اگر چہ زنے بود ہم خفتہ کہ رسول علیہ و آلہ السلام فرمود ذکر گوئید مر خدائے
را عز و جل ذکر خامد گفتند یا رسول اللہ ذکر خامد چیست فرمودند ذکر خفی و
کشش دوم باید کہ فوق المنتا و کشید و از کشد چندانکہ بجد جانکہ من رسد چنانکہ گفت

سخن نہ بر بتوا سے برید
آنا نہ کشتہ جان بتو اے رسید

وارکان این ذکر را نیکو رعایت کند تا زود بمقصود رسد و این ہشت چیز کہ ان
حروف مقطعات اشارت بدان ہست در کار بندد ب آ ص ق ت ش ر
دا باید کہ چون خواص و لطائف از اسرار و انوار معانی اسما و صفات کہ با اسم ذات
باشند منکشف گردد **کَالسَّمِیْعِ وَالْبَصِیْرِ وَغَیْرِہِمَا مِنْ اَوْصَافِ الذَّاتِ**

جیسے سننے والا اور دیکھنے والا اور وہ دونو صفت ذات سے ہین

اَلسَّمْعُ اِدْرَاکُ الْمَسْمُوْعَاتِ حَالَ حُدُوْثِهَا وَالْبَصَرُ

سنا گیا ہی دریافت کرنا سنے گئے چیزون کا ہو وقت پیدا ہونے اون کے اور بینائی

اِدْرَاکُ الْمُبْصَرَاتِ حَالَ وُجُوْدِهَا وَحَظُّ الْعَبْدِ

کیا ہے دریافت کرنا دیکھے گئی چیزونکا وقت پیدا ہونے اسکے کے اور حصہ بندہ کا

مِنْهَا اَنْ یَتَحَقَّقَ اَنَّهٗ بِمَسْمَعٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَرْأًى مِنْهُ

ان دونوں اسمون سے یہہ کہ جانے وہ یہ کہ بیچ جگہ سننے کے اللہ سے ہے اور دیکھنے کے اوس سے

کہ بزرگے در ہمینی میفرماید اِذَا عَصَیْتَ مَوْلَاكَ فَاعْرِضْ فِیْ مَوْضِعٍ لَا یَرَاكَ

جبکہ نافرمانی کرتو صاحب اپنی کی پس ڈھونڈھ بیچ کسی جگہ کے کہ نہ دیکھے وہ تجھکو

ومعنی علیم آنست کہ حق تعالے بالغ ست بہ بلوغ تام وعلم نہ دو علم او شامل

ومحیط ہست مرہمہ معلومات را وسابق ست علم او بر وجود معلومات کما نبینہ

در شرح مشارق ست قَالَ الْاِمَامُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ بَعْضِ

فرمایا امام نے رحم کرے اوسکو اللہ تعالے بیچ بعضے

الْکُتُبِ اِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْنِیْ اَنِّیْ اَرَاکُمْ فَاجْعَلْ فِیْ

کتاب کے اگر نہ جانو تم مجکو تحقیق ہین دیکھتا ہون تمکو پس خلل بیچ

اِیْمَانِکُمْ وَاِنْ عَلِمْتُمْ اَنِّیْ اَرَاکُمْ فَلِمَ

ایمان تمہارے کے اور اگر جانو تم تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو پس کیون

جَعَلْتُمُوْنِیْ اَهْوَنَ النَّاظِرِیْنَ اِلَیْکُمْ

کیون کرتے ہو تم مجکو سست زیادہ دیکھنے والون کا طرف اپنی

فصل نہم در بیان معانی صفات و رفتن او درجہ بدرجہ در تلقینات

اینجا باید دانست کہ بیان شرائط و آداب این ذکر بین حیثیت ہی تعلق دارد کہ ہر یکے را از ارادہ و واسطہ و ملاحظہ و محاربہ و موانعظہ و مراقبہ و محاسبہ و مباحث او در بیان آرد و ذاکر باید کہ آنہمہ را باین ذکر معمور دارد و مہما امکن از دست نگذارد و شرح نود و نہ نام از شرح مشارق آوردہ است کہ نوعے از مقصود آن است قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَام

فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر اور آل آنکی کے سلام

اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ

تحقیق واسطے اللہ کے ننانوے نام ہیں سو مگر ایک جس نے

اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ مِنَ الْمُحَقِّقِيْنَ

گن لیا نام آسکو داخل ہوا بہشت مین کہا بخاری نے اور غیر آسکے تحقیق والون نے

فِي مَعْنٰى اَحْصَاهَا اَيْ حَفِظَهَا و در خزانہ جلالی آوردہ است اے

بیچ معنے احصاہا کے یعنی یاد کیا آسکو۔ اے

عَمِلَ بِكُلِّ لَفْظٍ در شرح مشارق و مصابیح آوردہ است هٰذَا

عمل کیا ساتھ ہر لفظ کے یہہ

لَا يَدُلُّ عَلَى الْحَصْرِ وَتَخْصِيْصُهَا بِالذِّكْرِ لِكَوْنِهَا اَشْهَرَ لَفْظًا

نہین دلالت کرنا اوپر مقید کرنے کے اور خصوصیت آسکی ساتھ ذکر کے واسطے ہونا آسکو کہ شہر

وَاَظْهَرَ مَعْنًى و نود و نہ نام این است

زیادہ لفظ مین اور ظاہر زیادہ از روی معنی کے۔

اَلْقُدُّوْسُ	اَلْمَلِكُ	هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ
بہت پاک	بادشاہ	وہ اللہ بخشش کرنے والا مہربان

السلام سلامت	المؤمن امن دینے والا	المهيمن نگاہ رکھنے والا	العزيز غالب
الجبار زبردست	المتكبر بڑائی کرنے والا	الخالق پیدا کرنیوالا	البارئ نکال کھڑا کرنیوالا
المصور صورت بنانیوالا	الغفار بخشنے والا	القهار قہر کرنے والا	الوهاب دہوڑا دینیوالا بغیر غرض کا
الرزاق رزق دینے والا	الفتاح کھولنے والا	العليم جاننے والا	القابض بند کرنیوالا
الباسط کشادہ کرنیوالا	الخافض نیچا کرنیوالا	الرافع اونچا کرنیوالا	المعز عزت دینے والا
المذل ذلت دینے والا	السميع سننے والا	البصير دیکھنے والا	الحكم حکم کرنیوالا
العدل عدل کرنیوالا	اللطيف مہربانی کرنیوالا	الخبير خبردار	الحليم بردبار
العظيم بزرگ	الغفور بخشنے والا	الشكور قدردانی کرنیوالا	العلی بلند
الكبير بڑا	الحفيظ نگہبانی کرنیوالا	المقيت پیدا کرنیوالا قوت کا	الحسيب حساب کرنیوالا
الجليل بزرگ	الكريم کرم کرنیوالا	الرقيب نگاہ رکھنیوالا ہر چیز کا	المجيب قبول کرنیوالا دعا کا

اَلْوَاسِعُ	اَلْحَکِیْمُ	اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِیْدُ
کشایش کرنیوالا	دانا	دوست رکھنیوالا	بڑا بزرگ
اَلْبَاعِثُ	اَلشَّہِیْدُ	اَلْحَقُّ	اَلْوَکِیْلُ
اٹھانیوالا	گواہ	ثابت	کارساز
اَلْقَوِیُّ	اَلْمَتِیْنُ	اَلْوَلِیُّ	اَلْحَمِیْدُ
[illegible]	بہت استوار	مدد کرنے والا	تعریف کیا گیا
اَلْمُحْصِیُ	اَلْمُبْدِیُ	اَلْمُعِیْدُ	اَلْمُحْیِیُ
شمار کرنے والا	نئے سر سے پیدا کرنیوالا	دوبارا پیدا کرنیوالا	زندہ کرنیوالا
اَلْمُمِیْتُ	اَلْحَیُّ	اَلْقَیُّوْمُ	اَلْوَاجِدُ
مارنے والا	زندہ	قائم	پانے والا
اَلْمَاجِدُ	اَلْوَاحِدُ	اَلْاَحَدُ	اَلصَّمَدُ
صاحب بزرگی	اکیلا	ایک	بے احتیاج
اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ	اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ
قدرت والا	صاحب قدرت بڑا	سب سے پہلے	سب سے پیچھے
اَلْاَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ	اَلظَّاہِرُ	اَلْبَاطِنُ
پہلا	آخر	ظاہر	چھپا ہوا
اَلْوَالِیُ	اَلْمُتَعَالِیُ	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ
سنوار کرنیوالا کاموں کا	بڑا بلند	نیکی کرنیوالا	توبہ قبول کرنیوالا
اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّؤُفُ	مَالِکُ الْمُلْکِ
بدلا لینے والا	معاف کرنیوالا	رحمت کرنیوالا	مالک ملک کا

ذُو الجَلَالِ وَالاِکرَامُ بزرگی و اکرام کا صاحب		المُقسِطُ انصاف کرنیوالا	الجَامِعُ اکٹھا کرنیولا
المُغنِی بے پروا کرنیولا	المُعطِی بخشش کرنیولا	المَانِعُ منع کردینے والا	النَّافِعُ نفع دینے والا
الضَّارُ نقصان دینے والا	النُّورُ ظاہر کرنے والا	الهَادِی راہ دکہانے والا	البَدِیعُ نو پیدا کرنے والا
البَاقِی باقی	الوَارِثُ وارث	الرَّشِیدُ بھلائی کرنیوالا	الصَّبُورُ صبر کرنیوالا عذاب کا

امام ابوبکر بن فاورک رحمہ اللہ گفت اسم ہو دو حرف دارد ہا و واو ہا حلقی ست واز نہایت حلق برون مے آید و واو از شفت پس گویا کہ اشارت میکند بدین کہ ابتدای ہر حادثے از وست و انتہای ہر حادث بسوے اوست۔
وَلَیسَ لَہُ اِبتِدَاءٌ وَّلَا اِنتِہَاءٌ وَھُوَ مَعنٰی قَولِہٖ ھُوَ الاَوَّلُ وَالاٰخِرُ

اَلرَّحمٰنُ الرَّحِیمُ

این دو اسم

مشتق اند از رحم و رحمت و رلغت رقت قلب را گویند و رقت مقتضی تفضیل و احسان ست برآنکس کہ نرم شود دل اما رحمت حق سبحانہ در بارہ بندگان بہ ارادہ انعام ست یا نفس انعام اگر ارادہ انعام مراد بود این دو اسم از صفات ذات حق سبحانہ تعالے باشند و اگر نفس انعام مراد بود متعلق بود بسوی صفات افعال

حظ عارف این دو صفت آنست که معلوم کند و بداند و فهم کند و بشناسد که غیر او منعم حقیقی نیست و نعمتهای دنیاوی و اخروی همه او دارد و بر هر حال شاکر الله بقدر وسعه و متوجه باشد بتوجه تام بسوی جناب قدس او و مستغرق ماند صبح و شام در چیزی که بنزدیک او انسب و متوکل بود بر وی دوام بر حضرت پاک سبحانه و انس الملک معناه ذوالملک و مراد ازین قدرت ست بر ایجاد و اختراع پس از اسماء صفات باشد و بعضی گویند آنکه متصرف ست در اشیا با فریدن و پیدا کردن و میرانیدن و زنده کردن بر این معنی از اسماء افعال باشد و مرد عارف را ازین اسم حاصل آن ست که بداند که حق تعالی مستغنی ست در ذات و صفات و افعال خویش از هر چیز و هر چه غیر او ست محتاج ست و مفتقر ست بسوی حضرت او و باید که نیاز بود از آنها چنانکه از هیچ مخلوقی بچیزی امید وار نبود و نترسد و بغیر او گردن فرو نکند بعضی از مشائخ گفته اند توحید آن ست که اضافت چیزی را بنفس خود روا ندارد و ارادت و خواهش این معنی در وی نبود قیل لبعضهم الک رب فقال انا عبد

اور کہا گیا واسطے بعض انکے کے آیا واسطے تیرے رب ہی پس کہا میں

لیس لی ملک فمن انا حتی اقول لی مثل ست

بندہ اسکا ہوں نہیں مجکو جا اختیار پس کون ہوں میں یہانتک کہ کہوں واسطے میرے

از خواجہ شقیق بلخی رحمہ اللہ تعالی او گفت که آغاز توبہ من آن بود که دیدم من غلامی را در ایام قحط سالی خوشحال فارغ البال خرامان میرفت و چون از آدمیان بسبب شدت عذاب قحط در هیچ یکی چنین خوشی پیدا نبود عجب نمود پرسیدمش که چندین فرح و رضا بهر چیست مگر نمی بینی از سختی زمانه که بر وهم لاحق ست گفت مرا چه غم که سید من قریه مملوکه دارد و ما یحتاج الیه از آنجا بفراغت میرسد لهذا ولشم

پس گفتم من با لنفس غو دکر این شخص بندہ مخلوقی ہست کہ مالک یک قریہ ست

وَلَا يَسْتَوْحِشُ لِأَنَّ لِسَيِّدِهِ قَرْيَةً فَكَيْفَ يَحِقُّ أَنْ أَسْتَوْحِشَ

اور نہیں پریشان ہوتا ہے واسطے اسکے کہ واسطے سردار اسکے کو گانو ہے پس کیونکر درست ہو یہ کہ پریشان

وَسَيِّدِي مَالِكُ الْأَمْلَاكِ فَانْتَبَهْتُ وَتُبْتُ۔

ہوں اور مالک میرا مالک ملکوں کا ہے پس آگاہ ہوا ہیں اور توبہ کی ہیں نے۔

واز بشر حافی رحمہ اللہ تعالے نقل ہست کہ گفت دیدم من امیر المومنین علی ابن ابیطالب

علیہ السلام را در خواب وگفتم پند ہو فرمائی مرا یا امیر المومنین۔

فَقَالَ مَا أَحْسَنَ عَطْفَ الْأَغْنِيَاءِ عَلَى الْفُقَرَاءِ طَلَبًا لِثَوَابِ

پس فرمایا کیا خوب نیک ہے مہربانی کرنا دولتمندونکا اوپر محتاجونکے واسطے طلب ثواب کے

اللّٰهِ تَعَالَىٰ وَأَحْسَنُ مِنْ ذٰلِكَ تِيهُ الْفُقَرَاءِ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ ثِقَةً

اللہ تعالے سے اور نیک زیادہ اس سے بڑائی فقرا کی اوپر دولتمندان کے

بِاللّٰهِ تَعَالَىٰ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مِنْ أَمَارَاتِ التَّوْحِيدِ وَالثِّقَةِ

اعتماد کے ساتھ اللہ تعالے کی اور کہا بعض لوگوں نے نشانیوں توحید کی اور اعتماد ساتھ وعدہ

بِالْمَوْعُودِ كَثْرَةُ الْعِيَالِ عَلَى بِسَاطِ التَّوَكُّلِ۔

کی بہت کی زیادتی کنبے کے اوپر بچھونے توکل کے ہے۔

الْقُدُّوسُ مِنَ الْقُدْسِ وَهُوَ الطَّهَارَةُ وَالنَّزَاهَةُ۔

مشتق۔ لفظ قدس سے ہے اور وہ پاکیزگی اور ستھرائی عیبوں سے ہے

ومعنی آن ست کہ حق تعالے منزہ ست از موجبات نقص وحدوث وانچہ

دریابد آنرا حس وتصور کند آنرا خیال دیگر ز دسبوی آن وہم ودر گیرد آنرا

عقل وفہم حق سبحانہ مبرا ست جل جلالہ پس عارف را باید کہ وصول ممکن نیست

بحضرت او مگر که بعد از عروج از عالم شہادت جسمانی به سوے عالم غیب روحانی
و بعد از پاک کردن خیالات و محسوسات ، باید که مست و مشتاق مقصود الاہم

اِلےٰ لِقَائِہٖ وَجَمَالِہٖ

طرف دیدار اُسکے کے اور جمال اسکے کے۔

باشد تا بحضرت جلال قدس او به کمال اُنس مشرف شود چون بعالم جسمانی رجوع
کند به محبت پاک قدوس و تعالے و تبارک رجوع کند۔

آورده اند از خواجه رحمه الله تعالے که او دید شخصے را عقل و ہوشش بشراب داده
مست و خراب در راہی افتاده و دہن خود و دہن قی بر حالت و یرا ابراہیم را رحمه الله
رحم آمد و گفت اَےُّ لِسَانٍ اَصَابَتْهُ هٰذِهِ الْاٰفَةُ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهَ بِهٖ

کونسی زبان ہے کہ پہنچے اُسکو آفت اور تحقیق یاد کیا اللہ کو ساتھ اوسکے۔

یعنی برین که چنین زبانرا آفت رسیده و لم یار را آفت رسیده و دست از ان که
حق سبحانه تعالے را بدین زبان یاد کرده است این بگفت و دہنش بشست و
برفت بعد زمانے چون آن مست بہوش آمد و آن حقیقت ابراہیم بگوش رسید
ترسید و تائب شد ابراہیم را رحمه الله تعالے در خواب نمودند و فرمودند

غَسَلْتَ لِاَجْلِنَا فَمَهٗ طَهَّرْنَا لِاَجْلِكَ قَلْبَهٗ السَّلَامُ

دہویا تونے واسطے ہماری منہ اوسکا پاک کیا ہمنے واسطے تیرے دل اُسکا سلام وہ ہے کہ محفوظ ہو ذات

اَلَّذِیْ سَلِمَ ذَاتُهٗ عَنِ الْحُدُوْثِ وَالْعَیْبِ وَصِفَاتُهٗ

ذات اسکی حادث ہونے اور عیب سے اور صفات اوسکی

عَنِ النَّقْصِ وَاَفْعَالُهٗ عَنِ الشَّرِّ الْمَحْضِ وَقِیْلَ مَعْنَاهُ مَالِكُ

نقصان سے اور فعل اوسکے برائی محض سے اور کہا گیا معنی اسکے مالک

تَسْلِيْمُ الْعِبَادِ مِنَ الْمَخَاوِفِ وَالْمَهَالِكِ وَقِيْلَ ذُو السَّلَامِ

سلامت رکھنے بندون کا خوفون سے اور ہلاکتون سے اور کہا گیا صاحب سلام کا

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْجِنَانِ

اوپر مسلمانون کے بیچ بہشت کے۔

پس مرد عارف را باید کہ تخلق بدین اسم کند بطریقے کہ سلامت ماند دل او از

حقد و حسد و حرامت شر و سلامت ماند جوارح تمام از ارتکاب محظورات و اثام

نقل ست کہ دید خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ یکے را عیب مسلمانان میکرد از وے

پرسید بار روم غزا کردی گفت نی گفت با ترک غزا کردی گفت نی گفت با ہند

غزا کردی گفت نی گفت عجب سلامت ماند است از تو کفار کہ سلامت نماند

از تو برادر مسلم نقل ست کہ خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ در مسجد جامع بہ یکو پیرے

قرار گرفتہ پیر مرد عصا خود بہ زمین استوار کردہ بود عصا خواجہ بر عصا پیر

افتاد و آنرا بر زمین انداختہ چون از مسجد باز گشتند بایزید رحمۃ اللہ تعالی

در خانہ آن پیر رفتہ و گفتہ این قدر کہ پیشت شما بگرفتن عصا دوتا شد از ما عفو فرماید

اَلْمُؤْمِنُ هُوَ الَّذِيْ لَا يُخَافُ ظُلْمُهٗ۔

مومن وہ ہے جو نہین خوف کیا جاتا ظلم اسکا۔

و نیز این کنندہ خلق جہ پیدا آوردن اسباب امان و بستن ابواب مخاوف

و خسران و نیز اَلْمُؤْمِنُ الْمُصَدِّقُ۔ کہ پیغمبران را بہ قول صدق خویش

و بہ پیدا آوردن تصدیق ایشان معجزات صادق گردانید و پس عارف را باید

مومن سچا کرنے والا

کہ حق تعالے را تصدیق دارد قَوْلُهُ حَقٌّ وَكَلَامُهُ صِدْقٌ

بات اسکی سچ ہے اور کلام اسکا سچ ہے

واعتقاد دارد وبر تقدیر او وخود را از ظلم و معصیت باز دارد و نیز باید دانست که
حق تعالی ذات خود را مومن نام کرده و بندهٔ خود را نیز مومن فرمود این نوع
دلیل بر کمال لطف حق تعالی است بر بندگان که پادشاهان دنیا این معنی قبول
نکنند و روا ندارند که نام بهیچ شود کسی از رعیت بنامهای ایشان و درین اشاره
بشارت عظیم است مر مومن را بآنچه می آرند که فردا ندا کرده شوند انکسانیکه نامهای
ایشان با نامهای پیغمبران موافق باشند در آورده شوند در بهشت پس در
گروهی از مومنان ایستاده مانند پرسیده شوند شما کیانید گویند

نَحْنُ لَمْ نُوَافِقْ اَسْمَآئُنَا اسْمَ نَبِیٍّ

ہم ہیں کہ نہیں موافق نام ہمارے نام نبی کے

یعنی ماییم که نامهای ما با نامهای پیغمبران موافق نیست حق تعالی بگوید مر ایشان را
که شما آنکسانید که نامهای شما با نامهای حضرت من موافق است شما را مومن
گفتم و نام من مومن است پس در آرد ایشانرا در بهشت **المھیمن الرقیب**
المبالغ فی المراقبة والحفظ وقیل معناه الشاهد العالم
زیادہ بہیج نگہبانی اور یاد کے اور کہا گیا معنی اسکے شاہد جاننے والا
الذی لا یعزب عنه مثقال ذرة وقیل هو القائم علی
جو نہیں چھپتا اس سے برابر ایک چیونٹی کے اور کہا گیا وہ اللہ قائم ہے اوپر
خلقه باعمالهم وارزاقهم واٰجالهم
خلق کے اپنے کے ساتھ عملون انکے اور رزقون انکے اور اجلون انکے کے
پس مر بنده را باید که نگهبانی دل کند و در مراقبت احوال بکوشد و در حفظ جوارح
شغل فکه عن جناب القدس ویحول بینه وبین الحق
[illegible]

مبالغت نباید نقل ست کہ از امام حبیب رحمہ اللہ تعالٰی پرسیدند چرا در خلوتے
کہ کس در آنجا نبود پای خود را دراز نکنی فرمودند۔

حِفْظُ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰهِ حَقُّ الْعَزِيْزِ الْغَالِبِ وَقِيْلَ عَدِيْمُ الْمِثْلِ

نگاہ رکھنا ادب کا ساتھ اللہ کے لازم ہو معنی عزیز کے غالب اور کہا گیا ہے بے مانند

پس ہر آن بندہ کہ باسرار و انوار این اسم رسد باید کہ خود را ہمیشہ باعزت دارد

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ

جیسا فرمایا اللہ تعالٰے نے اور مت سست ہو اور مت غم کھاؤ اور تم ہو بلند

الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

اگر ہو تم ایمان والے۔

و دشوار بود نزد او محتاج بودن و تواضع نمودن بہ مخلوق کہ گفتہ اند

مِنْ اٰدَابِ مَنْ يَّعْرِفُ اَنَّهُ الْعَزِيْزُ اَنْ لَّا يَتَعَنَّى لِلْمَخْلُوْقِ

آداب اسکے سے کہ جانے خدا کو عزیز یہ ہے کہ نہ مستغنی ہو بندوں کو

اِجْلَالًا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ لِغِنَايَةٍ

بزرگی کا کہا فرمایا حضرت اوپر انکے سلام جس نے عاجزی کی واسطے دولتمند

ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهٖ و از شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالٰے نقل

کے واسطے بے پروائی اسکے کے گیا تہائی دین اسکا

است کہ گفت تواضع سہ رکن دارد تواضع بہ قلب است و بلسان است و تواضع

بہ تن است پس اگر تواضع کند بزبان و بہ تن ہر آئینہ دو ثلث دین او برود

الْجَبَّارُ مشتق است از جبر و معنی جبر اصلاح کردن چیزے بر طریق قہر و اصلاح

... پیدا ارند گاہے و گاہے قہر نجبر د نیز اما اصلاح جبر و چنانکہ گویند

سہو ہیں اے جبر نقصان کنند یعنی برای اصلاح نقصان
قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَاجَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ و در تفسیر گفتہ است
فرمایا حضرت علی نے راضی ہوا اللہ ان سے اے درست کرنیوالے ہر شکستہ کے
وَتَسْہِیْلَ بِیْنَ الْعَسِیْرِ وَبِہٖ اَنْ یَّغْنِیَ الرَّجُلُ مِنْ فَقْرٍ اَوْ یُصْلِحَ
اور آسان ہے جیسے اور وہ یہ کہ بے پرواکرے آدمیکو محتاجی سے یا درست کرے
عَظْمَہٗ مِنْ کَسِیْرًا یعنی فرمحبور ہم گویند کَمَا یُقَالُ لِلَّذِیْ
ہڈی اسکی ٹوٹنے سے — جیساکہ کہاجاتا ہے واسطے اس کے
یُقَاتِلُ عَلَی الْغَضَبِ جَبَّارٌ
کہ لڑائی کرتا ہے اوپر غصہ کے قہر کرنیوالا ہے۔

پس بندۂ عارف را باید کہ واقف شود بوقوف تام برنفس خود و نقائصہا آنرا جبر کند بکمال فضائل وحسن خصائل یعنی در تبدیل اخلاق کوشش نماید و نفس را بر طاعت ستقیم و معد الجسنت طاعت بدارد و از غیر حق نظر بردارد و خود را از التفات خلق نگاہ دارد می آرند مردے بود کثیر العیال اسباب معیشت او تنگ شد خواست تا از وطن خود بیرون رود حق تعالے فرشتۂ را گماشتہ بصورت مرد جانورے در قفس پیدا شد با مرد گفت کہ این جانور را اگر ہر روز آب و ہی دینارے وظیفہ تو باشد مرد قبول کرد و از صبح تا شام آن روز تمام آب دادن طیر مشغول بود و سیراب کردنش نتوانست دل تنگ شد آنگاہ وصاحب طیر گفت من فرشتہ ام کہ گماشتہ حضرت خداام ہیچ کو قیمت تو نتوانیم داد کہ تو آب دادن نتوانی پس چگونہ عیال خود بیں قوت رزق رسانی مستعد جہل و باز گرد بسوی اہل منتظر از رحمت جبار بیتو باش و بہیچ در روزۂ خود مفہم بعدہ متخراش۔

المتكبر الذی یریٰ غیرہٗ حقیرًا بالاضافۃ الیٰ ذاتہٖ

تکبر کرنے والا جو دیکھتا ہے غیر اپنے کو ناتوان ساتھ ملانیکے طرف اپنی کے

یعنی آنکہ غیرے را بہ نسبت خود حقیر بیند متکبر باشد چنانکہ مالک نظر بر بندہ خود افگند و این نوع بحقیقت نرسد ہیچ یکے را غیر حق تعالےٰ پس عارف را باید کہ تکبر کند و پرہیز دار میل بسوی لذات و شہوات دنیاوے۔

فان الھائم یشارکہ فیھا۔

پس تحقیق چارپاے شریک ہین اسکے بیچ اسکے۔

و نیز تکبر کند بہر چہ مشغول کند او را از حق تعالےٰ و حقیر بیند ہر مقصود را غیر از وصل الی اللہ بہ محبت و عشق حضرت معبود از محبت و عشق ہر موجود کہ باشد متکبر عظیم القدر ماند و ہیچ چیز را مستحق بستگی نداند خواجہ یحییٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ از محبت پرسیدند

فقال ھو لا یزید بالبر و لا ینقص بالجفاء۔

پس کہا وہ نہین بڑھے ساتھ احسان کے اور نہ کم ہو ساتھ ظلم کے۔

آوردہ اند کہ خواجہ شبلی رحمۃ اللہ را مدتے دیوانگی پدید آمد و بود و ایشان را در بیمی کردہ بودند گروہے بزیارت ایشان رفتہ پرسیدند شا کیستید گفتند نحن احباءک شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایشا نرا سنگ زدن گرفت بگریختند

یا کذبۃ لو صدقتم فی دعوی محبتی ما ھربتم من بلائی

اے جھوٹو اگر سچے تھے تم بیچ محبت میرے کے نہ بھاگتے تم بلا میری سے۔

الخالق البارئ المصور فان الخالق من الخلق

پیدا کرنیوالا بنانیوالا صورت بنانیوالا پس تحقیق خالق مشتق ہی خلق سے

وأصله التقدير المستقيم و استعمال [illegible]

اور اصل اسکے اندازہ کرنا مضبوط

وهو ايجاد الشي من اصل كقوله تعالى خلق السموات

اور وہ پیدا کرنا ایک چیز کا اصل سے جیسا قول اللہ تعالیٰ کے پیدا کیا آسمانوں

والارض ونيز بمعنى تكوين در استعمال آمده است كقوله تعالى خلق الانسان

اور زمین کو مانند قول اللہ تعالیٰ کے پیدا کیا

من نطفة البارئ قيل البارئ الذي خلق الخلق

انسان کو بوند منی سے پیدا کرنیوالا کہا گیا ہو معنی بارئ کے جسنے پیدا کیا خلق کو

بريا من التفاوت المصور مبدع صور المخترعات

پاک تفاوت سے صورت بنانیوالا تو پیدا کرنیوالا صورتوں نکالی ہوئیکا

پس عارف باید که هیچ چیز نه بیند و هیچکاری تصور نکند که دران ظهور قدرت

وعجائب صنع تامل نکند و عیان نه بیند تا بدین تصور از مخلوقات بخالق ترقی

کند و از ملاحظه مصنوع بملاحظه صانع بجهت رسد

كلما نظر الى شي وجد الله عنده

جب دیکھے طرف ایک چیز کے پاوے اللہ کو نزدیک اس کے

وبعضے از ایشان گفته است ما رأيت شيئا الا ورأيت الله فيه

نہیں دیکھا میں کسی چیز کو مگر اور دیکھا میں اللہ کو بیچ اسکے

در خبر است که نام مهتر نوح یشکر از بس بسیاری نوحه و زاری که بسبب خطاء خود کرد

حق تعالی بوی وحی فرستاده یا نوح الم تنح پس از رسول علیه السلام

پرسیدند که خطا را چه بود فرمود روزی سگی را بچشم حقارت دید

فقال فی نفسه ما اقبحه فاوحی الله تعالی الیه اخلق

پس کہا اسنے بیچ جی اپنے کے کیا زبون ہے یہ پس وحی کی اللہ تعالے نے طرف اسکی خلق کرتو

انت احسن من هذه آرند که بزرگی را کسی در خواب دید و پرسید

نہایت زیادہ ہے اس سے —

که حق سبحانه تعالی با تو چه کرد گفت استاده کرد مرا و داد بدست من کتاب

پس در آن کتاب سیئات خود دیدم و خجل شدم فرمودند از خداوند این کتاب را

چاره نیست گفتم الهی تفضحنی فرمان آمد در آن وقت که هیچ شرم نداشتی —

فضیحت نکردم اکنون که شرم داشتی ترا چگونه فضیحت گردانم و از خواجه معاذ

رحمه الله تعالی انه قال انا واحد من الناس اذا سکت واحد منهم اذا نطقت

یہ کہ اسنے کہا ہوں ایک ہوں لوگوں سے جب چپ ہوں اور ایک ہوں انہیں کے جب بولوں

یعنی که من یکی از خلائق خدایم و یکی از ایشانم در سکوت و نطق پس هم چنین است

مرد عارف را که باشد یکی از آدمیان من حیث الصورة و یکی از ایشان بود

خلق الغفار فی الاصل بمعنی الستار من الغفر وهو ستر

بیچ اصل کے ساتھ معنی پردہ ڈالنے والے کے ہے مشتق غفر سے اور وہ

الشیء بما یصونه ومعناه انه یستر القبائح والذنوب

ڈھانپنا ایک چیز کا ساتھ اس چیز کے کہ محفوظ کرتا ہے اسکو اور معنی اسکے یہ وہ ڈھانپتا ہے قباحتوں

باسباب الستر علیها فی الدنیا وترک المؤاخذة والعقاب

اور گناہوں کو ساتھ سببوں پوشش کے اوپر انکے بیچ دنیا کے اور چھوڑنے مواخذہ اور عقوبت

علیها فی الآخرة ویصون العبد من اوزارها —

کے اوپر اس کے بیچ آخرت کے اور بچاتا ہے بندہ کو بوجھوں انکے سے —

پس سر عارف را باید که بپوشد از برادر مسلم خود از آنچه واجب بود پوشیدن
آن و آشکار نکند از مومن مگر چیزی که نیکوترین خصال و افعال او باشد و هرچه

از برادر مسلم برسد از آن درگذارد و در حدیث است
عبدی لو اتیتنی بتراب الارض ذنوبا اتیتك بتراب
بندے میرے اگر آویگا تو میرے پاس برابر مٹی زمین کے گناہوں میں آؤنگا تیرے پاس برابر
الارض مغفرة ما لم تشرك —
مٹی زمین کے ساتھ بخشش کے جب تک کہ نہ شرک کرے تو

نیست عجب که ستاره آب طلب کرد یوسف علیه السلام را یابند بلکه عجب آن
ست که گناهگار طلب مغفرت کند پروردگار را یابد جل جلاله القهار
قهار اوست که نسبت هیچ موجودے نیست مگر آنکه مقهور اوست بقدرت او و مسخر
ست بقضاء او و عاجز است در قبضه او و حظ عارف ازین اسم آن است که
کوشش کند در مطیع کردن نفس اماره و نفس لوامه را بقهر و جبر و سعی نماید در
ترک شهوات اماره فانها اعدی عدوك او برده اند چون ملك الموت
را شربت بچشانند وعزتك لو علمت ان طعم الموت یكون
قسم ہے عزت تیری کی اگر جانتا میں یہ کہ مزہ موت کا ہوتا ہے مانند
مثل هذا لما قبضت روح احد در قصه ابراهیم ع
اس کے البتہ نہ قبض کرتا میں جان کسی کے۔
آمده است چون نمرود علیه اللعنة با لشکر خود بیرون آمد چهار فرسنگ در چهار فرسنگ
لشکر او بود گفت فهل لهذا الرب الذی تدعو الیه جنود بمخالفته
کہ واسطے اس رب کے جس کو پکارتا ہے تو لشکر ہے ساتھ مخالفت میرے کی

پس ابراہیم علیہ السلام گفت الٰہی تسمع ما یقول ھذا الکلب

اے خدا سنتا ہے جو کہتا ہے یہ کتا

پس حق تعالیٰ فرمان داد مر جبریل علیہ السلام را کہ یک پشہ ضعیف ترین پشہہا ببرد بگمار۔ جبریل علیہ السلام در جنس پشہہا تفحص کرد۔ پشہ ضعیف و لنگ بیافت آنرا بران لعین تعیین کرد و مسلط ساختہ و جبریل علیہ السلام مر پشہ را گفت کہ یک روز مہلت بدہ مر لعین را۔ پس آن پشہ در کاسہ سر آن ملعون میگردید و از جا بجائے شد بعد از ان در دماغ او رفتہ تا چنان بود کہ بہر کہ پیش او بودے بضرب دماغش فرمودے و بدین زدن راحتش افزودے تا بدوزخ رفت سبحان اللہ ہر کہ بحضرت تہا سرفرازی شتابد سزا او راست کہ او از دست پشہ لنگ چنین سزا یابد۔ اَلْوَهَّابُ كَثِيْرُ النِّعَمِ دَائِمُ الْعَطَاءِ۔

بخشش کرنے والا بہت نعمتوں والا ہمیشہ بخشش والا۔

بخشندہ حقیقی اوست کہ خالصیت عطا را او از غرض و بخشش او از عوض و آنکہ بغرض میدہد مستفیض ست و آہستہ حظ عارف ازین اسم آن ست کہ غیر او طمعی و توقعی ندارد و ہرچہ دارد و در راہ خدا صرف کند۔

حَتَّى الرُّوْحَ خَالِصًا لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا لِتَوَقُّعِ جَزَاءٍ۔

یہانتک کہ جان خالص واسطے رضامندی اللہ تعالیٰ کے نہ واسطے امید جزا کے۔

آوردہ اند کہ خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ یکے را از اصحاب ابو علی ثقفی رحمہ اللہ پرسیدند کہ کدام اسم از اسماء اللہ تعالیٰ بیشتر بزبان ابو علی میرود گفت اَلْوَهَّابُ خواجہ شبلی گفت وَلِذٰلِكَ كَثُرَ مَالُهٗ یعنی افزونی مال او از تاثیر این ست۔

اَلرَّزَّاقُ خَالِقُ الْاَرْزَاقِ وَالْاَسْبَابِ الَّتِيْ يُتَمَتَّعُ بِهَا۔

معنی رزاق کے پیدا کرنیوالا رزقوں اور سببوں کا جن سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے
پس بندۂ صاحب عرفان را باید کہ بداند کہ سزاوار این معنی غیر او نیست پس منتظر
رزق نبود از غیر او و توقع ندارد مگر از حضرت او و بسپارد کارہائے خود را بوے
و توکل کند در حق رزق مگر بوے وَيَجْتَهِدُ اَنْ يَكُوْنَ وَصْلَةً بَيْنَ اللّٰهِ
اور کوشش کرے یہ کہ ہو سبب درمیان اللہ کے اور
وَبَيْنَ النَّاسِ فِيْ وُصُوْلِ الْاَرْزَاقِ الرُّوْحَانِيَّةِ وَالْجِسْمَانِيَّةِ
درمیان لوگوں کے بیچ پہنچنے رزقوں روحانی اور بدنی کے
بعضے را ازین طائفہ پرسیدند فلان از کجا میخورد گفت از انگاہ کہ خالق او را
شناختم در رزاق او شکے ندارم
وَقِيْلَ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَوْمًا فِيْ مُنَاجَاتِهٖ اِلٰهِيْ
اور کہا گیا ہے تحقیق حضرت موسیٰ نے اوپر انکے سلام کہا ایک دن بیچ دعا و زاری اپنی کے
اَنَّهٗ لَتَعْرِضُ لِيَ الْحَاجَةُ الصَّغِيْرَةُ اَحْيَانًا فَاَسْاَلُهَا مِنْكَ
اے خدا یہ کہ البتہ پیش ہوتی ہے مجھکو حاجت چھوٹی کبھی کہ مانگوں اسکو تجھسے یا
اَمْ اَطْلُبُهَا مِنْ غَيْرِكَ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تَسْاَلْ غَيْرِيْ حَتّٰى
مانگوں اسکو غیر تیرے سے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے نہ مانگ سوا میرے
مِلْحَ عَجِيْنِكَ وَعَلَفَ شَاتِكَ اَلْفَتَّاحُ اَلْحَاكِمُ بَيْنَ
یہاں تک کہ نمک آٹے اپنے کی اور چارہ بکری اپنی کا کھولنے والا حکم کرنیوالا درمیان
الْخَلْقِ وَقِيْلَ هُوَ الَّذِيْ يَفْتَحُ خَزَائِنَ الرَّحْمَةِ عَلٰى
خلق کے اور کہا گیا وہ ہے جو کھولتا ہے خزانے رحمت کے اوپر طرح طرح
اَصْنَافِ الْبَرِيَّةِ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ مُبْدِعُ الْفَتْحِ وَالنُّصْرَةِ

کے خلقت کے اور کہا گیا معنی اسکے نو پیدا کرنے والا فتح اور مدد کا۔
پس عارف را باید کہ بنصرت مظلومان کوشش نماید و ہرچہ بر خلق از کارہائے
دینی و دنیائے دشوار بود در آسانی آن بکوشد می آرند کہ صالحے روزی مر پسر
خود را گفت کہ بر تو حاجتے دارم و آن اینست کہ ہر سخن امروز از صبح تا شام کہ از
کام تو بیرون آید تمام بر ما عرض کنی پسر قبول کردہ و بہزار تکلف و اہتمام مخفیہا
صبح تا شام را بر پدر را عادت کرد روز دیگر پدرش باز ہمچنان فرمود پسر گفت
عَذِّبْنِي بِمَا شِئْتَ وَلَا تُكَلِّفْنِي هٰذَا فَإِنِّي لَا أُطِيقُهُ۔
عذاب کر مجکو جو چاہے تو اور نہ تکلیف دی مجکو یہ پس تحقیق میں نہیں طاقت رکھتا اسکے
یعنی بہرچہ خواہی عذابم کن و طاقت اینکار ندارم چون انکار آورد پدرش گفت
ای پسر محاسبہ پدر یکروز باین لطف پدری نتوانی محاسبہ عمر دراز بر روز جزا چگونہ
کے توانی یَوْمَ لَا يُسْمَعُ مِنَ الْجَوَابِ إِلَّا مَا يَكُونُ صَوَابًا
جس دن کہ نہ سنا جاوے گا جواب مگر جو ہو ویگا بہتر
الْعَالِمُ الْبَالِغُ فِي الْعِلْمِ وَقَدْ مَرَّ تَفْسِيرُهُ الْقَابِضُ
عالم وہ کہ جو بہرہ علم میں اور تحقیق ہو چکی تفسیر اس کے یعنی بیان اسکا بند کرنیوالا
الْبَاسِطُ مُضَيِّقُ الرِّزْقِ عَلَى مَنْ أَرَادَ وَمُوَسِّعٌ لِمَنْ يَشَاءُ
کھولنے والا تنگ کرنیوالا رزق کا اوپر جسکے کہ ارادہ کرے اور کشایش کرنیوالا واسطے جسکے کہ چاہے
پس عارف باید کہ ہر دو حال را نگاہبان باشد و قبض را بدل ببیند و بر آن صابر
باشد و بسط را از فضل داند و شکر گوید الْخَافِضُ الرَّافِعُ هُوَ الَّذِي يَخْفِضُ أَعْدَاءَهُ
نیچا کرنیوالا اونچا کرنیوالا وہ ہے جو نیچا کرتا ہے دشمنوں کو
بِالْإِبْعَادِ وَيَرْفَعُ أَوْلِيَاءَهُ بِالتَّقْرِيبِ وَالْإِسْعَادِ

کو ساتھ دوستی اور اونچا کرتا ہو اپنے دوستونکو ساتھ نزدیکی اور نیک بختی کے

پس عارف کہ حق سبحانہ تعالیٰ را بدین صفت شناسد باید کہ فرو گذارد طلب
را و برگزیند حق را و نیابد اعداء اللہ فیخفضهم ویوالی اولیائه
اور دشمن رکھے دشمنان اللہ کے کو پس نیچا کرے انکو اور چاہے دوستان اسکے کو

فیرفعهم و نیز در معنی این دو اسم گفته اند رفع من اتبع رضاه و خفض
پس اونچا کرے انکو — بلند کرے جسنے پیروی کی رضا اسکے کی اور نیچا کرے جسنے پیروی کی
من اتبع هواه اور ده اند کہ مرشے را دیدند در ہوا قرار گرفته پرسیدند کہ
خواہش اپنے کی
در چہ چیز شد رسید گفت من مرشے ام کہ ہواے نفسانی زیر پا آوردہ ام و رضا
رحمانی بر گردن گرفتہ ام پس حق سبحانہ و تعالیٰ ہوا را مسخر کرد و است

المعز المذل یعز من یشاء و یذل من یشاء والاعزاز
عزت دینے والا ذلت دینے والا عزت دیتا ہے جسکو چاہے اور ذلت دیتا جسکو چاہے اور عزت دینا
الحقیقی تخلیص المرء عن ذل الحاجة و اتباع الشهوات
اصل کیا ہے چھوٹنا آدمی کا ذلت حاجت کے سے اور پیروی خواہشوں کے سے اور
وجعله علی امره قاهر النفسه —
کرنا اسکا اوپر کام اسکے کے غالب واسطے نفس اپنے کے —

پس چون حق تعالیٰ در باب یکے از بندگان اعزاز حقیقی خواہد توفیقی از درگاہ
خود ہمراہ او کند وا نرا بہ بجا آوردن اوامر بہ نفس قاہر گرداند و خلاص دہد
او را از متابعت ہوا و خواری نیاز بہ مخلوقی از وے بردارد و اذلال حقیقی بر عکس
اعزاز است پس عارف را باید کہ حق را و اہل حق را اعزاز و اکرام کند و باطل و
اہل باطل را خوار دارد و از حق سبحانہ و تعالیٰ توفیق خواہد بآنچہ اعزاز بیفزاید و از موجبات

از لال پر ہیز نماید آورده اند که مردے بر بادشاہے گزر کرد آں ہیا نزا دید از وے آں
او در مہجور مگر چند متکائے بود که درون معرفت وے آمد آں مرد از حال او پرسید
گفتند اِنَّہٗ مَفْقُوْدُ الشَّہَوَاتِ مرد عارف روانہ و براورد و گفت سبحان
خالقے که بعد از ہفتاد سال این پند من رسانید

مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ بِلَا حِجَابٍ فَعَلَیْہِ بِتَرْکِ الشَّہَوَاتِ

جو ارادہ کرے داخل ہونیکا بغیر پردہ پس لازم ہے اسپر چھوڑنا خواہشوں کا

السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ قَدْ مَرَّ تَفْسِیْرُہُمَا **الْحَکَمُ الْحَاکِمُ**

سننے والا دیکھنے والا تحقیق گزری ہے تفسیر اُن دونوں کی حکم اور حاکم وہ ہے

اَلَّذِیْ لَا مَرَدَّ لِقَضَائِہٖ وَلَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ۔

جو نہیں کوئی رد کرنیوالا واسطے قضا اسکے کی اور نہ پچھاڑی کرنیوالا واسطے حکم اسکے کے۔

پس بندہ را باید که گردن بحکم او نہد و قبول کند امر او و اگر قبول نکند و راضی نشود
سعود مند نباید یعنی قضا البتہ کار خود کند و حکم بر نگردد پس ہر که راضی بود بقضا
او خوش باشد **الْعَدْلُ الْعَادِلُ** اَلْمُبَالِغُ فِی الْعَدْلِ وَحَظُّ الْعَارِفِ

عدل اور عادل زیادتی کرنیوالا عدل بیچ اور فائدہ خدا شناس

مِنْہُ اَنْ لَّا یَعْتَرِضَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ تَدْبِیْرِہٖ وَحِکْمَتِہٖ

کا اس اسم سے یہ کہ اعتراض نکرے اوپر اللہ تعالیٰ کے بیچ تدبیر اسکے کی اور حکمت اسکی کے

بَلْ یَرَی الْکُلَّ مِنْہُ حَقًّا وَعَدْلًا **اَللَّطِیْفُ** قِیْلَ مَعْنَاہُ

بلکہ دیکھے سب کو اسکی طرف سے سچ اور عدل مہربانی کرنیوالا کہا گیا ہے معنی اسکے

الْمُتَلَطِّفُ کَالْجَمِیْلِ بِمَعْنَی الْمُتَجَمِّلِ وَقِیْلَ مَعْنَاہُ الْعَلِیْمُ

تلطف کرنیوالا جیسے جمیل بیچ معنی متجمل کے اور کہا گیا ہے کہ معنے اسکے جاننے والا

بِخَفِيَّاتِ الْأُمُورِ وَدَقَائِقِهَا وَمَا لَطُفَ مِنْهَا۔

جاننے والا ساتھ پوشیدہ کاموں کے اور باریکیوں اُسکی کے اور جو باریک تر ہین اُس سے

پس بندہ را باید کہ با بندگان خدا نرمی و لطف نماید و بداند کہ حق تعالی دانا راست

فَلَا يُظْهِرُ مَا لَا يَحْسُنُ إِظْهَارُهُ الْخَبِيرُ الْعَلِيمُ بِبَوَاطِنِ الْأَشْيَاءِ

پس نہین ظاہر کرے جو نہین نیک ہے ظاہر کرنا اُسکا خبیر وہی کہ جانے والا ہے اندر کی چیزوں کے

پس بندہ را باید کہ از باطنے احوال خود با خبر بود باصلاح آن بکوشد۔

آوردہ اند کہ مردے بر خواجہ بایزید رحمہ اللہ تعالے آمد و گفت ای شیخ مرد ما باران

می خواہند از خدا بخواہ باران رحمت فرستد ابو یزید رحمہ اللہ تعالی بغلام اشارہ

کرد و فرمود اصلح المیزاب پس غلام ہمچنان درست کردن ناودان بود

کہ باران بیامد و بایزید ہیچ نگفت و دعاے نکرد الحلیم حلیم آن بود کہ از

غصہ در عقوبت کردن بشتابی نیاید و بانتقام سرعت نکند۔

وَحَظُّ الْعَبْدِ مِنْهُ أَنْ يَتَخَلَّقَ بِهِ وَيَحْمِلَ نَفْسَهُ عَلَى كَظْمِ

اور فائدہ بندہ کا اس اسم سے یہ ہے کہ خو پذیر ہو ساتھ اُسکے اور اُٹھاوے نفس اپنے کو اوپر کھانے

الْغَيْظِ وَإِطْفَاءِ نَائِرَةِ الْغَضَبِ۔

غصہ کے اور بجھانے چنگاری غصہ کے۔

مروی است چون بر مہتر ابراہیم علیہ السلام مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

بادشاہت آسمانون کی اور زمین کی

نمودہ شد گناہگارے در گناہے بود بدید و گفت اَللّٰهُمَّ أَهْلِكْهُ فَأَهْلَكَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اے خدا ہلاک کر اُسکو پس ہلاک کیا اُسکو اللہ تعالی نے

پس دیگرے را دید ہمچنان بہلاک او دعا بکرد او نیز ہلاک شد ہمچنین سہ کس بدعاے

او علیہ السلام ہلاک شدند چہارم کس را منجواست کہ دعا کند فرمان شد اے ابراہیم اگر گناہگاران را بوقت گناہ ہلاک گردانم ہیچ یکے نماند ولکن در تحت علم وتا خیر ست تا ایشان بعد از گناہ استغفار یا احتراز نمایند فلا یعفونا شیئی

العظیم استعمال این اسم در حق ہر شئے کہ کبیر الیت بود آمدہ ست۔

کالجمل والفیل والارض والسماء اما العظیم المطلق

جیسے اونٹ اور ہاتھی اور زمین اور آسمان لیکن عظیم مطلق وہ ہے کہ جو پہنچے

فالبالغ الی اقصی مراتب العظمۃ۔

والا طرف انتہا مرتبوں بزرگی کے یعنی حد انتہا سے

چنانکہ عقل از تصور عاجز آید واحاطت بصیرۃ بکنہ او نرسد آن حق سبحانہ وتعالی ست پس بندۂ عارف باید کہ بتوجہ حضرت عظیم در انقیاد او امر ونواہی نفس خود را ہمیشہ حقیر وذلیل دارد ومی آرند کہ مہتر سلیمان علیہ السلام روزی از حضرت عزت درخواست کرد کہ یکروز جمیع حیوانات را مہمان دارد حق سبحانہ وتعالی اذن داد مہتر سلیمان علیہ السلام در جمع کردن طعام مدۃ طویل مشغول بود حق تعالی ماہی را از دریا فرستاد وآن مجموعہ را بیک لقمہ فرو برد وھل من مزید گفت تا مہتر سلیمان علیہ السلام در جواب او گفت لم یبق لی شئی یعنی برما چیزے از جنس طعام نماند واز ماہی پرسید کہ ہر روز چند ین طعام میخوری گفت اے پیغامبر خدا وظیفہ من سہ چند این بود مگر این روز کہ تو مہمان کردی غیر از ین چیزے دیگر نرسید فلیتک لم تضفنی الغفور کثیر المغفرۃ

پس کاشکے نہ مہمانی کرتا تو بہت بخشش والا۔ غفور

ومن صیانۃ العبد عما یستحقہ من العقاب للتجاوز عن ذنوبہ

اور وہ بچاتا بندے کا اس چیز سے کہ لائق ہے اسکو عذاب سے واسطے درگذر کرنیکے گناہوں اسکو

وَالْغَفَّارُ اَبْلَغُ لِزِيَادَةِ بِنَائِهٖ الشَّكُورُ

ہے اور غفار میں زیادہ مبالغہ ہے واسطے زیادتی اصل اسکی کے۔

آنکہ ثواب جمیل بخشد مر بندگان را بر عمل قلیل وَقِيلَ هُوَ الْمُثْنِيْ عَلَى الْعِبَادِ

اور کہا گیا وہ ثنا کرنیوالا اوپر بندوں اطاعت

الْمُطِيعِينَ وَقِيلَ هُوَ الْمُجَازِيْ عَنْ شُكْرِهِمْ۔

کرنے والونکے اور کہا گیا ہے وہ بدلا دینے والا ہے شکر انکی سے۔

و مر بندہ را باید کہ نعمتہاء حق سبحانہ تعالیٰ را بثنا ستاید و بشکر اقامت کند و در شکر الٰہ

آدمیان باشد بدانچہ از ایشان بیند چنانکہ گفتہ اند۔

مَنْ لَمْ يَحْمَدِ النَّاسَ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ۔

جسنے نہ تعریف کی لوگونکی نہ تعریف کی خدا کے۔

آوردہ اند کہ مرشیخے را بعد وفات او در خواب دیدند پرسیدند کہ حق تعالیٰ با تو چہ

کرد گفت حساب کردند مرا و پلہ نیکی سبک آمد ناگاہ چیزے بطریق ہمیان در آن پلہ

بیفتاد گفتم این چیست گفتند آن خاک ست کہ در گور مسلمانی انداختہ بودے

اما شکر بر انواع ست شکر تن وَهُوَ اَنْ لَا يَسْتَعْمِلَ جَوَارِحَكَ فِيْ غَيْرِ

اور وہ یہ کہ کام میں نہ لاوے اعضا اپنے کو بیچ غیر

الطَّاعَةِ وشکر دل وَهُوَ اَنْ لَا تَشْغَلَهُ بِغَيْرِ ذِكْرِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ

طاعت اسکی کے اور وہ یہ کہ نہ مشغول کرے اسکو بغیر یاد اسکے اور پہچان اسکی کے

وشکر زبان آن ست کہ مشغول دارد بہ ثنا و مدح حضرت او وشکر مال آن

کہ در غیر رضاء و محبت حق سبحانہ و تعالیٰ خرج نکند

فَقِیْلَ مِنَ الْعُلُوِّ معنی آن ست کہ حق تعالیٰ بالغ ست در علو چنانکہ ہر علو بہ نسبت علو او
پست ست پس بندهٔ عارف را باید کہ خوار دارد نفس خود را در طاعت حق تعالیٰ
و کوشش کند در تحصیل علم و عمل تا حسب انسانی در کمالات نفسانی بعلو رسد و در مراتب
علمی و عملی فوقیت یابد چون آرند چون موسیٰ علیہ السلام را فرمان شد کہ بر یکے از کوہ ہا
کلام حضرت ما بشنوی ہر یکے از کوہہا گمان بردند مگر طور سینا کہ از ہمہ خورد و تر بود
حق تعالیٰ تواضع او قبول کرده و این نعمت ہمو را ارزانی فرموده و نیز آورده اند
کہ روزے شکایت کرد بلال از ابی ذر کہ مرا بسیاہی نسبت کرده و درشت گفت
رسول علیہ السلام فرمود مر ابی ذر رضی اللہ عنہ را

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ بَقِیَ فِیْ قَلْبِكَ شَرَفٌ مِنَ الْجَاهِلِیَّةِ

آیا نہ جانا تو نے یہ کہ باقی ہے بابسیج دل تیرے ایک بزرگی وقت جاہلیت کے سے
پس بنہاد ابی ذر رخسارهٔ خود بر زمین و سوگند خورد کہ بر ندارم تا بلال بر رخسارهٔ
من پا ننہد **اَلْكَبِیْرُ** نقیض الصغیر و استعمال این دو لفظ در حق
جسم باعتبار مقدار یا آیت و باعتبار مراتب بحسب علو و دنو نیز آمده است
اَلْحَفِیْظُ آنکہ در حمایت حفظ اوست ہر موجوے از زوال و از صیانت
اوست کہ متضادات بعضے از بعضی سلامت می ماند از اختلال۔

وَيَحْفَظُ عَلَى الْعِبَادِ اَعْمَالَهُمْ وَيُحْصِیْ عَلَيْهِمْ اَفْعَالَهُمْ وَاَقْوَالَهُمْ

اور نگاه رکھتا ہی اوپر بندوں کے عمل انکے اور شمار کرتا ہی اوپر انکے فعل انکے اور قول انکے
پس بنده را باید کہ نگاہدارد سر خود را از اتباع شبہات و بدعت و جوارح
خود را از اتیان عصیان و خلاف و صیانت ورزد۔

وَحِفْظُ الْعَارِفِ خُصُوْصًا اَنْ يَحْفَظَ بَاطِنَهٗ عَنْ مُلَاحَظَةِ

اور فائدہ خدا شناس کا خصوص یہ کہ نگاہ رکھے باطن اپنے کو مسلاحظہ غیرون
الاَغْيَارِ وَظَاهِرَهُ عَنْ مُوَافَقَةِ الفُجَّارِ
کے ہے اور ظاہر اپنا سے ملنے بدکارون کے ہے ۔
انڈا بو علی دقاق نقل ست کہ او گفت میراث رسیدہ مرا بعضے صلحا زادہ را
درم پس گفت الٰہی من خود بہ تحقیق محتاج ہستم انیکو نتوانم نگاہداشت این
جملہ را در حضرت خود نگاہدار و وقت حاجت بمن برسان این بگفت و تمام
تصدق کرد پس ہیچ گاہ محتاج نشد و ہر گاہ کہ چیزے خواستی بدر انشاعت
برسید المُقِيتُ خَالِقُ الأَقْوَاتِ البَدَنِيَّةِ وَالرُّوحَانِيَّةِ
معنی اس نام کے پیدا کرنیوالا قوتون بدنی اور روحانی کا
پس بندہ حضرت او را باید کہ تابع بود و نا دی باشد و مر گرسنگا نرا طعام دہد
ونما فلا نرا راہ نماید و گفتہ اند اِنَّ اللهَ جَعَلَ قُوتَ الأَشْبَاحِ الطَّعَامَ
تحقیق اللہ نے پیدا کیا قوت بدن کے کھانا اور پینا اور
وَالشَّرَابَ وَقُوتَ الأَرْوَاحِ المَعَانِيَ وَالعَقْلَ الَّذِي بِهِ نِظَامُ جَمِيعِ الطَّاعَاتِ
قوت روحون کے معانی اور عقل کہ جس سے سب بندگیون کی درستی ہے
مے آرند کہ جبرئیل علیہ السلام بر آدم صلوٰۃ اللہ تعالےٰ
وسلامہ علیہ سہ چیز آورد عقل و دین و حیا و گفت یکے ازین قبول کن آدم
علیہ السلام عقل اختیار کرد پس جبرئیل علیہ السلام آن دو را گفت کہ شما ہم
او دیگر قبول کرد گفتند ما نیز ہیچ جا ہم فرمان ست کہ عقل باشیم ہر کجا کہ باشد ۔
الحَسِيبُ الكَافِي فِي الأُمُورِ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَ
معنی اس اسم کے کفایت کرنیوالا سب کامونکے فرمایا اللہ تعالےٰ نے او

مَن یَتَوَکَّل عَلَی اللہِ فَھُوَ حَسبُہٗ۔
جو بھروسا کرے اوپر اللہ تعالے کے پس وہ کفایت ہے اُسکو۔
وبعضی گویند حسب بمعنی محاسب ست کالجلیس والندیم
مانند ہم نشین اور مصاحب کے
وبعضی گویند حسیب بمعنی شریف ست کہ حسب شرف را گویند پس بندہ باید کہ
ازینمعنی بہرہ مند باشد پس کوشش کند در کفایت کردن وبر آوردن حاجات
محتاجان وَیُحَاسِبُ نَفسَہٗ قَبلَ اَن یُّحَاسَبَ وَیُشَرِّفُ نَفسَہٗ بِمَا یُقَرِّبُ اِلَی
اور حساب کرے نفس اپنے کا پہلے اس سے کہ حساب کیا جاوے اور بزرگ کرے نفس اپنے کو ساتھ ... اور ...
آوردہ اند از فتح موصلی رحمۃ اللہ تعالے کہ شبے در خانہ خود آمد روشنائی چراغ
ونہ ہیمہ ونہ ہیچ خوردنی نیافت پس در ثنا وحمد وشکر حضرت او وتضرع وزاری
مشغول شد ومنت حق سبحانہ وتعالے بر خود دانست وگفت
اِلٰھِی بِاَیِّ سَبَبٍ وَاَیِّ وَسِیلَۃٍ وَاستِحقَاقٍ عَامَلتَنِی
الٰہی ساتھ کس سبب کے اور کس وسیلہ کو اور لیاقت کو معاملہ کیا تو نے مجھ سے
بِمَا تُعَامِلُ اَولِیَائَکَ۔
ساتھ اُس چیز کے کہ معاملہ کیا جاتا ہے اُن لوگوں سے۔
ہم آوردہ اند از ابراہیم بن ادہم او گفت کہ شبے در بیت المقدس زیر صخرہ مشغول
بودم کہ دو فرشتہ از آسمان فرود آمدند وگفتند یکے از ایشان مر دیگرے را
اینجا کیست گفت ابراہیم ست گفت آنکہ درجہ از درجات او نقصان شدہ است
آن دیگر گفت از چہ سبب گفت کہ او در بصرہ از دکانے خرما بخرید پس یک خرما
صاحب دکان نادانستہ در خرما ہا او افتاد پس گفت ابراہیم رحمۃ اللہ بامدادان

رنج بہ بصرہ نہادم و بازاران دکان خرما بخریدم و یک خرما خود در خرما او
انداختم و در بیت المقدس آمدم باز بچیان مشغول بودم کہ آن دو فرشتہ بیا
و باز بچیان رسید اینجا کیست دیگری گفت ابراہیم گفت آنکہ درجہ او بیا لکہ بود و شد

الجليل المنعوت بنعت الجلال وهي من الصفات
معنی جلیل کے تعریف کیا گیا ساتھ تعریف بزرگی کے اور وہ صفتون پاکی کا سے
التنزيهية كالقدوس وحظ العبد منه ان ينزه
جیسے نام قدوس یعنی بہت پاک اور فائدہ بندہ کا اس اسم سے یہ کہ پاک کرے
نفسه عن العقائد الزائغة والجهالات الباطلة و
نفس اپنے کو اعتقادوں کج سے اور جہالتوں باطل سے اور
الاخلاق الذميمة والافعال القبيحة الكريم
خلقتوں بری سے اور کاموں بروں کے سے۔ معنی کریم کے
الذي يعطي من غير مسئلة ولا وسيلة وقيل المقدس
جو بخشش کرتا ہے بغیر مانگے اور بغیر وسیلے کے اور کہا گیا ہے پاک کرنیوالا
عن النقائص والعيوب من قولهم كريم الافعال
نقصانوں اور عیبوں سے لئے قول انکے سے کریم الافعال
لنفائسها ومنه سمي شجرة العنب كرما.
واسطے نفائس انکے کے اور اسی سبب سے درخت انگور کو کرم کہتے ہیں۔

ونصیب بندہ ازین آن ست کہ تخلق کند باخلاق حضرت وی و انچہ دہد دران
کوشد کہ بے سوال بود و تجنب کند از اخلاق ردیہ و افعال موذیہ الرقیب
الحفيظ الذي يرقب الاشياء ويلاحظها ولا يعزب

اپنے رقیب کے نگاہ رکھنے والا جو نگاہ رکھتا ہے چیز و نکو اور ملاحظہ میں رکھتا ہے انکو اور

عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ۔

چھپا اس سے ہموزن ایک چیونٹی کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے

پس بہرۂ عارف ازین اسم آن ست کہ دائم در نگاہبانی احوال نفس باشد و ہوشیار بود تا شیطان فرصت نیابد و بدوام مراقبہ کوشد و مراقبہ نزدیک این طائفہ آن ست کہ غالب شود ذکر دل تا بداند کہ حقتعالے مطلع ست برے در ہر حالے کہ باشد پس ہر دم از سطوت وعقوبت او ترسان باشد

قَالَ اللّٰهُ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرَىٰ الْمُجِيبُ هُوَ الَّذِي يُجِيبُ

فرمایا اللہ تعالی نے کیا نہیں جانتا سا نہ اسکے کہ اللہ دیکھتا ہے معنی مجیب کے وہ ہین جو قبول کرے

دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَاهُ۔

پکار پکارنیوالی کی جب پکارتا ہے اسکو

پس بندہ را باید کہ اجابت کند پروردگار خود را و را نچہ امر و نہی کردہ است و پیش آید مرد مانرا بحسن جواب الْوَاسِعُ مشتق ست از سعة و از روی حقیقت استعمال این لفظ باعتبار مکان ست پس اطلاق این بمعنی بر حقتعالے جائز نیست و مجازا در علم و انعام و غنی استعمال کرده میشود و اینجا ہمان مراد باشد۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور سما لیا تو نے ہر چیز کو رحمت میں او علم مین

پس بہرہ بندہ ازین اسم آن ست کہ طبع باید کہ جواد باشد و بذات غنی بود چنانکہ برفتن و کم شدن ہیچ چیز غمگین نشود و دل تنگ نگردد و ہر گاہ ہے را بیچ بر بند کہ تجھا بسیار بجا آورد و بو شبے دل او را تا گے پیدا آید و وقت او خوش در مناجات

خود گفت الٰہی چندین از رنج بروح رسول علیہ السلام رسید صد و باقی دیگر جملہ
مسلمانان پس نصف آدازوا وسیکلم اهل لجمعة امن ولی منا بالجود والکرم
قریب ہی کہ جانیں لوگ جماعت کو کل کو۔ کون بہتر ہم سی سخاوت بخشش و کرم کے
مے آرند کہ وزیرے بر ابو الحسن ثوری رحمہ اللہ مبلغے مال فرستاد تا بر اصحاب خود
خرج کند ابو الحسن رحمہ اللہ آنرا در یک خانہ انداختہ و فقرا را گفت کہ بردارید ازین
مال ہر یکے شما بقدر حاجت خود پس بعضے ازین درویشان دانق و بعضے نصف
دانق و بعضے درہم و بعضے بیشتر برداشتند پس ثوری گفت

قربکم من الحق وبعدکم علی مقدار ما اخذتم

نزدیکی تمہاری حق سے اور دوری تمہاری اوپر اندازہ اس چیز کے ہے کہ لیا تم

الحکیم ذو الحکمة وهی عبارة عن کمال العلم

معنی حکیم کے صاحب حکمت اور وہ عبارت ہے کمال علم سے

واحسان العمل والاتقان فیه وقیل هو مبالغة الحاکم

اور نیک کرنے عمل کے اور مضبوط کرنے بیچ اسکے اور کہا گیا وہ مبالغہ حاکم کا ہی

وحظ عارف ازین اسم آن ست کہ کوشش کند در کامل کردن قوت عملی
بتحصیل معارف الٰہی و قوت عملی نیز کامل کند بسبب صاف کردن نفس از
رذائل و از میل بسوے دنیا و از رغبت آوردن بہ بہشت تا مر آن سبب دور
بودن از انچہ دوری افزاید از حضرت حق

الودود مبالغة الواد ومعناه الذی یحب الخیر

ودود مبالغہ کا صیغہ ہے دوست کا اور معنی اسکے جو دوست رکھتا ہی نیکی کو

لجمیع الخلائق ویحسن الیهم فی الاحوال کلها

واسطے تمام خلائق کے اور نیکی کرنا ہو طرف انکے بیچ تمام احوال کے الا

وَقِيلَ الْمُحِبُّ لِأَوْلِيَائِهِ وَحَظُّ الْعَبْدِ مِنْهُ أَنْ يُرِيدَ لِلْخَلْقِ

اور کہا گیا چاہنے والا اپنے دوستونکا۔ اور فائدہ بندیکا اس سے یہ کہ چاہے واسطے خلق

مَا يُرِيدُ لِنَفْسِهِ وَيُحْسِنُ إِلَيْهِمْ حَسْبَ قُدْرَتِهِ وَوُسْعِهِ

کے جو چاہے واسطے اپنے اور نیکی کرے ان سے موافق اپنی قدرت و مقدور کے

وَيُحِبُّ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ۔

اور چاہے نیکون کو بندون اس کے۔

نقل ست از ابو علی دقاق او گفت کہ مشائخ رحمہم اللہ گفتہ اند۔

إِنَّ طَرِيقَتَنَا لَا يَصْلُحُ إِلَّا لِأَقْوَامٍ كَرَّمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى

تحقیق راہ ہماری نہیں اصلاح کرتی ہے مگر اس قوم کو بزرگی دی ہے اللہ تعالی

بِأَرْوَاحِهِمُ الْمَزَابِلَ الْمَجِيدُ مُبَالَغَةُ الْمَاجِدِ مِنَ الْمَجْدِ

مجید ماجد کا مبالغہ ہے مشتق ہے مجد سے

وَهُوَ سَعَةُ الْكَرَمِ وَحَظُّ الْعَبْدِ مِنْهُ أَنْ يُعَامِلَ

اور وہ کشادگی بخشش کی ہے اور فائدہ بندے کا اس سے یہ کہ معاملہ کرے

النَّاسَ بِالْكَرَمِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ۔

لوگون سے ساتھ بخشش اور نیک عادت کے۔

و بزرگترین احسان سید و دومان آن ست کہ اوقات ایشا نرا صیانت کنند

و دلہا را عمارت کنند کہ نعمت اصلی نفقت دل است و محنت اصلی محنتہ قلوب

نقل ست از ابی حبیب الدخیفت او گفت کہ دیدہ من فقیرے را در موسم

با جہرکی از صرد مان الصلاح میکرد و میگفت۔

ارحمونی فانی رجل صوفی ذهب منی راس مالی

رحم کرو مجکو پس تحقیق مین ایک مرد صوفی ہون گیا مجھ سے راس مال میرا

فقلت له اللصوفی فی راس مال فقال نعم کان

پس کہا مینے واسطے اُسکے کیا واسطے صوفی کے اصل مال ہو پس کہا ہان تہا واسطے میرے

قلت فقدته الباعث ہو الذی یبعث ما فی القبور

دل کو گم کیا مین نے اُسکو وہ ہی جو کہ اُٹھا ویگا انکو جو قبر و نمین ہین

و یحیی الاموات یوم النشور وقیل ہو باعث الرسل الی الامم

اور زندہ کریگا مردونکو قیامت کے دن اور کہا گیا اُٹھا نیوالا پیغمبرونکا ہو طرف امتون کے

پس بندہ را باید کہ ایمان آرد بوقت بعث و در صلاح معاد و استعداد

آن مبالغت نماید و مرتنہا مردہ را و دلہا افسردہ را کہ بکثرت گناہ و از تاریکی

جاہلیت سیاہ شدہ اند بتعلیم و تذکیر و را احیا آن بکوشد تا اگر عباد اللہ تعالے

بے استعداد آخرت از جہان برو و خسارت عظیم باشد۔

نقل ست از ربیع بن خشیم رحمہ اللہ تعالے او گفت کہ گذشتم من بمکتبے

پس کودکے را دیدم کہ میگریست پرسیدم از چہ میگرئی گفت فردا روز پنجشنبہ

ست آموختہ بر استاد عرض باید کرد و من یاد ندارم پس با خود گفتم کہ حال ما

در آنروز کہ از کردارہا گذشتہ پرسند چگونہ خواہد بود۔

نقل ست کہ گفت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مر حسن بن علی علیہما السلام را کہ عجب

دارم از خلق چگونہ کسے از دست ایشان نجات یابد بدین آلودگی گناہان تا

پس گفت حسن علیہ السلام کہ عجب دارم از سعۂ رحمت حق سبحانہ از آن پس

کہ از خلق ہلاک شود پس گفت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

چون شب شد مرد را در خواب نمودند اثرت الصدقة على الجبار نيك
اختيار كيا تونے تا ذكو اوپر جبار نے اپنے كے
فلا جرم قد منا ثيابك على ثياب غيرك فلما استيقظ سر
پس بیشک کیا مقدم ہمنے کپڑے تیرے کو اوپر کپڑوں غیر تیرے کے پس جب جاگا خوش ہوا
بتلك الرؤيا وتصدق بجميع ماله وصار شيخ وقته
ساتھ اس خواب کے اور خیرات کیا تمام مال اپنا اور ہوگیا شیخ وقت کا اپنے
الوكيل القائم بامور العباد وبتحصيل ما يحتاجون
معنے وکیل کے قائم ہے ساتھ کاموں بندوں کے اور حاصل کرنیے اس
اليه وقيل الموكول اليه تدبير البرية
کے محتاج ہوتے ہیں طرف اسکے اور کہا گیا سپرد کیے گئے طرف اسکو تدبیر خلق سے
پس منعبود را باید کہ متوکل بود و توکل تمام ورزد از استمداد و غیر او ہمہ بار استعانت
و التفات نہ کند قیل من علامات التوحيد كثرة العيال على
اور کہا گیا نشانیوں توحید سے زیادتی کنبہ کی اوپر
بساط التوكل نقل است کہ خواجہ ممشاد علو دینوری گفت کہ مرا
بچھونے توکل کے
من قرضے بود شبے ہمہ او از ان بر دل غالب آمد دل تنگ شدم در خواب
دیدم کہ گویند میگوید یا بخیل اخذت هذا المقدار اتخذ
اے بخیل سے لیا تونے یہ اندازہ لیے
عليك الاخذ وعلى العطاء پس از خواب بیدار شدم و رسیدم آن
اوپر تیرے لینا اور میرے اوپر بخشش کرنا۔

چندان فتوح رسید که از قرض کلی فارغ آمدم **القوی المتین** القوة

زور اور مضبوطی قوت اطلاق کی جاتی ہے اوپر معنوں کے انتہا اسکا قدرت پوری اور بڑی ہوئی

تطلق علی معان اقصاها القدرة التامة والبالغة

طرف کمال کے اور الله تعالے زور آور ہے ساتھ اس معنی کے اور مضبوطی کیا ہے سختی ایک چیز کی اور مضبوطی

الی الکمال والله تعالی قوی بهذا المعنی والمتانة شدة القوة

وایں ہر دو نام مناسب حق تعالی است که بعون و عنایت هیچ کس محتاج نیست بلکه

توانای و قادر است چنانکه اگر خواهد تلف کند و هلاک گرداند آنرا که دعوی

بر توانای قدرت دارند و خود را بغلط قوی پندارند می آید چون قوم حضرت

نوح علیه السلام را وقت هلاک رسید پسر نوح علیه السلام پسر را بر کشتی سوار

شدن فرمود و او نافرمانی شد و اخذته العزة بالاثم

پکڑا اسکو عزت نے ساتھ گناہ کے

برکوهی بر آید کشت خواست و خانه آبگینه ساخت و خود را درون آن انداخته

حقتعالی برای درستی قول لا عاصم الیوم بکثرت بول او را مبتلا کرده

چندانکه خانه پر شده او غرق گشت **الولی المحب الناصر** وقیل

دوست رکھنے والا اور مدد کرنے والا اور کہا گیا ہے معنی اسکے کارساز کرنے والا

معناه متولی امر الخلائق وحظ العبد منه ان یحب

کام خلق الله کا اور نصیب بندہ کا اس اسم سے یہ ہے کہ دوست رکھے الله کو اور رسول اسکے کو

الله ورسوله ویحب اولیاءه ویحبهم فی نصره

اور دوست رکھے دوستوں اسکے کو اور کوشش کرے بیچ مدد اسکے کے اور دشمنوں اسکے کے

ویقهر اعدائه و علامت خشنودی خداے هر بنده آن است که توفیق

خیر ارزانی دارد و اگر قصد خطوری کند از ان نگاهش دارد و اگر تقصیری بطاعت بخواند
نباید و نباید از حضرت مولے جز توفیق و تایید و این علامت سعادت است و امارت
شقاوت بر خلاف است و من امارات ولایته ایضاً ان یرزقه
مودة فی قلوب اولیائه الحمید المحمود المستحق

یعنی اس نام کے تعریف کیا گیا لایق واسطے
للثناء فانه الموصوف بکل کمال المولی بکل نوال وان

ثنا کے پس تحقیق وہ وصف کیا گیا ساتھ ہر کمال کے صاحب بخشنے والا ساتھ ہر بخشش کے
من شیء الا یسبح بحمده بلسان الحال فهو الحمید المطلق

اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اسکی کے ساتھ زبان حال کے پس وہ تعریف کیا گیا مطلق ہے

می آرند که داؤد علیه السلام در مناجات خود گفت
الٰهی اشکرک وشکری لک نعمة منک

اے خدا شکر کرتا ہوں تیرا اور شکر میرا واسطے تیرے نعمت ہے تجھ سے حق سبحانه بروی
وحی ستاد الان قد شکرتنی المحصی العالم الذی یحصی

اب شکر کیا تونے مجھکو شمار کرنیوالا جاننے والا جو شمار کرتا ہے جانی
المعلومات ویحیط بها احاطة العاد لما یعده

گئی چیزوں کا اور گھیرتا ہے اسکو گھیرنے کرنے والا اسکو ساتھ گنتی اپنی کے

پس هر که دانست که حق تعالےٰ شمارنده مهاراو رالپس از او باید دست حفظ
انفاس و نگاهداشت حواس
المبدئ المعید المحیی الممیت معانی هذه الاسماء

پہلے پیدا کرنیوالا دوہرانیوالا زندہ کرنے والا مارنیوالا معانی ان ناموں کے

بَیِّنَۃُ اَلْحَیُّ ذُوالْحَیٰوۃِ وَھُوَ الْفَعَّالُ الْمُتَدَارِکُ

ظاہر ہیں زندہ صاحب زندگی اور وہ کرنیوالا ہے پانے والا ہے

مے آرند مردے مر مردی دیگر را نوشتہ کہ فلان دوستم وفات یافتہ وابسیار

گریستم بزنندہ آن شخص جواب نوشتہ چرا کسی را دوست داشتہ کہ او بمرد

اَلذَّنْبُ لَكَ حَتّٰى اَحْبَبْتَ الْحَیَّ الَّذِیْ یَمُوْتُ ھَلَّا اَحْبَبْتَ

گناہ تیرا ہے یہاں تک کہ دوست رکھا تو نے زندہ کو جو مری کیوں نہ دوست رکھا تو

حَیَّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ حَتّٰی لَا تَبْکِیْ

زندہ کو جو نہ مرے یہانتک کہ نہ روے

اَلْقَیُّوْمُ اَلْقَائِمُ بِنَفْسِہٖ اَلْمُقِیْمُ لِغَیْرِہٖ وَھُوَ عَلٰی اِطْلَاقِ

تو معنی اس نام کے ٹھہرنیوالا ساتھ ذات اپنی کے ٹھہرانیوالا واسطے غیر اپنی کو اور وہ اوپر اطلاق

اَلْعُمُوْمِ لَا یَصِحُّ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قِیْلَ مَنْ اَھْتَمَّ

عام کے نہیں صحیح ہوتا مگر اوپر اللہ تعالے کے کہا گیا جسنے اہتمام کیا

لِلْخَیْرِ لَیْسَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ قَدْرٌ

واسطے خیر کے نہیں اسکو اللہ کے نزدیک مرتبہ۔

وازین جہت آن گفتہ اند کہ نباید مر اہل تحقیق را اہتمام بودن بغیر غیر و بزرگی

گفتہ است کہ جمیع کرامہا ئے دنیاوی و آخروی است۔ اَقَلُّ عِنْدَ اللّٰہِ

کمتر نزدیک اللہ کے

از کاہ ہے بنزد سلطانے پس ہر کہ بخواند از سلطان وقت کاہی را

فَقَدْ صَغُرَتْ ھِمَّتُہٗ اَلْوَاجِدُ ھُوَ الَّذِیْ یَجِدُ کُلَّمَا

پس تحقیق کمتر ہوئی ہمت اسکے پانیوالا وہ ہے جو پاتا ہے جب

یَطْلُبُہٗ وَیُرِیْدُہٗ وَلَا یَفُوْتُہٗ شَیْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ وَقِیْلَ الْغَنِیُّ مَنْ لَّا یَعُوْد

طلب کرتا ہے اور ارادہ کرتا ہے اسکو اور نہیں فوت ہوتی اسکو کوئی چیز اس سے اور کہا گیا بے پروا فایدہ کی

می آرند کہ امام حسن بن علی علیہما السلام با فاطمہ رضی اللہ عنہا چیزی نمیخورد
روزی فاطمہ پرسید ای فرزند چرا در خوردن چیزی با من شریک نمیشوی
گفت می ترسم از آنکہ نظر تو بر چیزی افتد و من در بر داشتن آن چیز سبقت
نمایم پس عاق گردم فاطمہ علیہ السلام گفت۔

كُلْ مَعِي يَا بُنَيَّ فَأَنْتَ مِنِّي فِي حِلٍّ۔

کہا وساتہ میرے ای بیٹے میرے پس تو مجکو ہے بیچ حلال کے۔

ونیز آوردہ اند کہ نیکوئی کردن مرید و شاگرد در حق استاد و پیر باید کہ بیشتر از ان
باشد کہ در حق مادر و پدر از آنکہ پدر نگاہ دارد پسر را از آفات دنیاوی و پیر
نگاہ دارد از آفات آخرة وَالْأَبُ يَرَى وَلَدَهُ بِنِعْمَتِهِ وَالشَّيْخُ يَرَى الْمُرِيدَ بِنِعْمَتِهِ

اور باپ پالتا ہی بیٹے اپنے کو ساتہ نعمت اپنی کی اور شیخ پالتا ہی مرید کو ساتہ نعمت اپنی کے

ب
اللہ الذی یجبر بالانعام علی کل مذنب تخلل عقلہ و یرجع الی التزام الطاعة

جو رجوع کرتا ہی ساتہ بخشش کے اوپر ہر گنہگار کے کہ کھولا گرہ ہٹ اپنی کی اور پھرا طرف لازم پکڑنے طاعت کے

بِقَبُولِ تَوْبَتِهِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهُ

ساتہ قبول کرنے توبہ اپنی کے فرمایا علیہ السلام تحقیق اللہ دراز کرتا ہی ہاتہ اپنا بیچ رات کے

بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ

تو کہ توبہ کریں گنہگار دن کا اور دراز کرتا ہی ہاتہ اپنا بیچ دن کے تو کہ توبہ کریں گنہگار رات کا

الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا در شرح آوردہ است قَالَ صَاحِبُ الْفَائِقِ

یہانتک کہ طلوع کرے آفتاب مغرب اپنی سے	کہا صاحب فائق نے دراز کرنا ہاتہ کا

بَسْطُ الْيَدِ كِنَايَةٌ عَنِ الْجُودِ مِنْ غَيْرِ تَصَوُّرِ يَدٍ وَلَا بَسْطِهَا

اشارہ ہی بخشش سے سوائے خیال کرنے ہاتہ کو	اور نہ کہولنے اسکے

معناه إنّ الله جوادٌ بالغفران للمسيءِ التائب لأنّ

معنی اسکے یہ ہیں تحقیق اللہ بخشش کرنیوالا ہے ساتھ بخشش کے واسطے گنہگار توبہ کرنیوالے کے واسطے اسکے

قولهم مبسوط الید والجود عبارتان متقاربتان علی معنی واحد

کہنا انکا کشادہ کیا گیا ہاتھ اور بخشش کرنیوالا دو عبارتیں ہیں آگے پیچھے آنیوالیں اوپر معنی ایک کے

ولفظ تواب مشتق ست از توب و هو الرجوع و بعضی گویند تواب آن ست

که آسان کند هر گناه گار را اسباب توبه و بدان توفیق بخشد و بیدار گرداند غافلان را

از خواب غفلت و مطلع کند بر عاقبت کار گناه که چه بار آرد۔

وحظّ العبد منه أن یکون واثقًا بقبول التوبة غیر

اور فائدہ بندے کا اس سے یہ کہ ہووے مضبوط ساتھ قبول توبہ کے بے امید

آیس من الرحمة بکثرة الذنوب۔

نہ ہووے والا رحمت سے ساتھ زیادتی گناہوں کے۔

و آنکه بر گناه گاران عذر ها قبول کند و در گذرد و آرند که رسول علیه و آله السلام

در شب عرفه امت خود را دعا کرد و آمرزش خواست فرمان شد که هر چه گناه

حضرت با بود ایشان در گذشتیم و آمرزیدیم اما مظالم که در حق مخلوق واقع شده

است از آن نگذریم رسول علیه و آله السلام درخواست افزون نمود و گفت۔

یا الٰهی انّك قادرٌ علی أن ترضی خصومهم فلم یجب إیّاك

اے خدا تحقیق تو قادر ہے اوپر اسبات کے کہ راضی کرے تو دشمنوں انکے کو پس نہ قبول ہوئی

اللیلة فلمّا کانت غداة المزدلفة أوحی الله تعالیٰ

اس رات پس جب ہوئی صبح مزدلفہ کی وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف انکے ساتھ قبولیت کے۔

إلیه بالإجابة چون دعا مستجاب شد صلی الله علیه تبسم کرد و فرمود

عَجِبْتُ مِنْ عَدُوِّ اللهِ اِبْلِيْسَ كُلَّمَا اَجَابَ اللهُ دُعَائِیْ
تعجب کیا مین نے دشمن خدا شیطان سے جب قبول کیا اللہ نے دعا میری
یَدْعُوْ بِالْوَیْلِ وَحَثٰی مَنَعَ التُّرَابَ عَلٰی رَاْسِهٖ۔
پکارا ساتھ ہلاکی کے اور لپ بھر کر مٹی ڈالے اوپر سر اپنے کے
اَلْمُنْتَقِمُ اَلْمُعَاقِبُ لِلْعُصَاةِ عَلٰی مَکْرُوْهَاتِ الْاَفْعَالِ
عذاب کرنے والا واسطے گنہگاروں کے اوپر زبونکاموں کے
وازبندہ مومن انتقام صادر نشود مگر بر اعدای اللہ تعالی۔
وَاَحَقُّ الْاَعْدَاءِ بِالْاِنْتِقَامِ نَفْسُهٗ درخبراست اِذَا عَصَانِیْ
اور لائق تر دشمنون کا ساتھ عذاب کرنیکے نفس اسکا ہے جب نافرمانی کرتا ہے
مَنْ یَّعْرِفُنِیْ سَلَّطْتُ عَلَیْهِ مَنْ لَّا یَعْرِفُنِیْ۔
میرا وہ شخص کہ پہچانتا ہے مجکو غالب کرتا ہون اوپر وہ شخص کہ نہیں پہچانتا ہے مجکو
و نیز آوردہ اند کہ جماعتے از مومنان بر پیغامبر ما پیدا مدند و پرسیدند کہ علامت
خوشنودی حق تعالے از بندگان چیست پس وحی فرستادی تعالے بر آن
قُلْ لَّهُمْ اِنَّ عَلَامَةَ رِضَائِیْ عَنْهُمْ اَنْ اُوَلِّیَ اُمُوْرَهُمْ
کہہ انکو تحقیق نشانی رضامندی میری کہ والی کرتا ہون انکی کاموں کا بہتر
خِیَارَهُمْ وَعَلَامَةُ غَضَبِیْ اَنْ اُوَلِّیَ اُمُوْرَهُمْ شِرَارَهُمْ
انکا اور نشانی غضب میری کی یہ کہ والی کرتا ہون کاموں انکے کا بدتر انکا
اَلْعَفُوُّ الَّذِیْ یَمْحُو السَّیِّئَاتِ وَیَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعَاصِیْ
عفو وہ شخص کہ مٹاتا ہے برائیوں کو اور درگزر کرتا ہے گناہوں سے اور وہ قریب ہے غفور کے
هُوَ اَبْلَغُ مِنَ الْعَفُوِّ۔ آوردہ اند کہ پیرے بود صاحب ... پرستی

خوابش ویدند پرسیدند کہ حقتعالے با توچہ کرد گفت۔

اَقَامَنِیْ فَقَالَ لَوْلَا اِنِّیْ اَسْتَحْیِیْ شَیْبَكَ لَعَذَّبْتُكَ

کھڑا کیا مجکو پس کہا اگر نہ ہوتا یہ کہ میں حیا کرتا ہوں بڑاپے تیرے سے البتہ عذاب کرتا تجکو

الرؤف ذُو الرَّافَةِ وَهِيَ شِدَّةُ الرَّحْمَةِ۔

صاحب مہربانی کا اور وہ سختی رحمت کے

می آرند کہ رسول علیہ والہ السلام بر سر عورتے گزشت کہ نان می پخت و صغیرے

در کنار داشت پس گفت آن زن کہ یا رسول اللہ من شنیدم کہ تو گفتی کہ حق

تعالے ارحم الراحمین ست وازانچہ شفقت مادر در حق فرزند بود رحم او در باب

بندگان ازان بیشتر ست رسول فرمود تحقیق ہم چنین است عورت گفت یا رسول

اللہ مادر ہرگز فرزند خود را درین تنور نیفگند۔

فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا

پس روئے پیغمبر خدا درود خدا اوپر آنکے اور سلام اور فرمایا تحقیق خدا

يُعَذِّبُ بِالنَّارِ اِلَّا مَنْ اَنِفَ مِنْ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَالِكُ الْمُلْكِ الَّذِيْ يُنَفِّذُ مَشِيْئَتَهٗ

نہیں عذاب کرتا ساتھ آگ کے مگر اسکو کہ بیزار ہوا اس سے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ مالک ملک کا جو جاری کرتا ہی خواہش اپنی

فِيْ مُلْكِهٖ يُجْرِي الْاُمُوْرَ فِيْهِ عَلٰى مَا شَآءَ لَا مَرَدَّ لِقَضَآئِهٖ وَلَا مُعَقِّبَ

بیچ ملک اپنے جاری کرتا ہے کاموں کو بیچ اسکے اوپر اسکے جو چاہے نہیں کوئی پھیرنیوالا اسکی قضا کو اور نہیں

لِحُكْمِهٖ فَمَنْ عَرَفَ جَلَالَهٗ تَذَلَّلَ وَتَوَاضَعَ۔

پیچھے ڈالنے والا اسکے حکم کو پس جسنے پہچانا بزرگی اسکی کو ذلیل کیا آپکو اور عاجزی کے

آوردہ اند کہ حضرت باری عز و جل فرشتگانند کہ ایشان یکدم از گریہ باز نمیباشند

و ہر یکی قطرہ از گریہ ایشان میچکد حق تعالے ازان فرشتگان سے آفرید

وایشان ہمہ برندارند تا روز قیامت شود وبگویند ما تبرّک حق میبادینک

مے آرند مردے بر حجاج خلیفہ بیامد واورا در نماز یافت در دل کرد چیزے بخواہم

کہ او نیز چون من محتاج ہست حاجت نخواست وبرفت چون حجاج از نماز فارغ شد

اورا طلبید وحاجتی کہ داشت روا گردانید

المقسط الذی ینصف المظلومین ویرد بأس الظالمین

وہ ہے جو انصاف کرتا ہے مظلوموں کا اور رد کرتا ہے عذاب ظالموں کو

المستضعفین گفتہ اند اگر مرد را ثواب ہفتاد پیغمبر باشد و [illegible] باشد

نصف وائق در بہشت در نیاید تا خوشنودش نکند

وقیل یؤخذ بنصف فضة سبعمائة صلوة مقبولة

اور کہا گیا پکڑے جائینگے ساتہ آدہی چاندی کے سات سو نماز قبول کے ہوئی

ہو المؤلف بین اسباب الحقائق المختلفة والمتضادة ومتمازجة فی الانفس الجامع ہو الذی وقر علی کل شیٔ

وہ ہے الفت دینے والا ہے درمیان سببوں حقیقتوں مختلفہ اور برعکس کے حالانکہ

اور ملے ہوئے ہوں بیچ ذاتوں کے وہ ذات ہے جسنے پورا کیا اوپر ہر چیز

ما یحتاج الیہ جمیعاً اقتضتہ حکمتہ وسبقت کلمتہ المانع

جسکی طرف اسکو حاجت ہو جسکو چاہا حکمت اسکی نے اور پیشی کی بات اسکی نے -

ہو الذی یدفع اسباب الہلاک والنقصان فی الابدان

وہ ذات ہے جو دور کرتا ہے سبب ہلاک اور نقصان کے بیچ بدنوں اور

والادیان النافع الضار ہو الذی یصدر عنہ النفع والضر

وہ ذات پاک ہے کہ صادر ہوتا ہے اس سے نفع اور ضرر دینونکے

نقل ست اول سطر کہ نوشتہ شد در لوح محفوظ این بود

اَنَا الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا مَنْ لَّمْ یَسْتَسْلِمْ بِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ

میں ایسا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر میں جو نہ راضی ہو ساتھ حکم میرے کے اور نہ صبر

عَلٰی بَلَائِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ عَلٰی نَعْمَائِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ اَلنُّوْرُ

اوپر بلا میری کے اور نہ شکر کرے اوپر نعمتوں میری کے پس چاہیے کہ ڈھونڈلے رب سوا میرے

هُوَ الظَّاهِرُ بِنَفْسِهٖ وَالْمُظْهِرُ لِغَيْرِهٖ اَلْهَادِیْ هُوَ الَّذِیْ اَعْطٰی

وہ ہے کہ ظاہر ہو ساتھ ذات اپنی کو اور ظاہر کرنیوالا ہو واسطے غیر اپنے کے وہ ذات ہے جسنے بخشے

كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ فَهَدٰی اَلْبَدِيْعُ هُوَ الَّذِیْ اَتٰی بِمَا لَمْ

ہر چیز کو پیدائش اس کی وہ ذات پاک ہے جو لایا ہے ساتھ اس چیز کے

يَسْبِقْ اِلَيْهِ شَیْءٌ اَلْبَاقِیْ اَلدَّائِمُ الْوُجُوْدِ الَّذِیْ لَا يَقْبَلُ

کہ نہیں پیش دستی کیطرف اس کے چیز نے وہ ہے کہ ہمیشہ موجود اس کا جو کہ نہ قبول کرے

الْفَنَاءَ اَلْوَارِثُ اَلْبَاقِیْ بَعْدَ فَنَاءِ الْعِبَادِ فَيَرْجِعُ اِلَيْهِ

فنا کو رہنے والا پیچھے فنا ہونے بندوں کے پس رجوع ہوتے ہیں طرف اس کے

الْاَمْلَاكُ اَلرَّشِيْدُ الَّذِیْ يَنْسَاقُ تَدْبِيْرُهٗ فِی الْاَشْيَاءِ

املاک وہ ہے جو جاری ہوتی ہے تدبیر اسکی بیچ چیزوں کے

اِلٰی غَايَتِهَا عَلٰی سَنَنِ السَّدَادِ مِنْ غَيْرِ اسْتِشَارَةٍ وَ

طرف انتہا اسکے کے اوپر طریقوں راستی کے بغیر مشورہ طلب کرنے اور

اِرْشَادٍ وَقِيْلَ هُوَ الْمُرْشِدُ۔

راہ بتانے کے اور کہا گیا وہ راہ دکھانے والا ہے۔

آوردہ اند کہ بزرگے حکایت کرد کہ من مصاحب ابراہیم بن ادہم بودم در طواف

ما که پس شرط بسته بود که نظر خود هیچ جای نیفگنیم مگر بهر خدا پس روزی ما هر یکی
در طواف بودیم و ابراهیم برزه مان نظر سوی او میکرد پس آن شرط یاد
دلانیدم ابراهیم گفت همچنان ست اما این پسر پسر من ست پس گفتیم چگونه
خود را برو پیدا نکنی گفت نی چیزی را که برای خدا گذاشتم سوی آن باز نگردم
و گفت اگر با و رسیدی برو تحقیق کن الا از ما نشان نده پس رفتیم و از پسر
پرسیدیم که کیستی و از کجائی گفت پسر ابراهیم ادهم هستم من گفته اند که پدر تو سالها حج
میکند آمده ام تا باشد که به بینم پس سوی ابراهیم آمدم شنیدم که این بیت میگفت

و ایتمت العیال لکی اراکا		هجرت الخلق طرا فی هواکا
اور یتیم کر دیا بچے کو تو کہ دیکھوں تجھے		چھوڑا ہیں نے خلق کو تیری خواہش میں

الصبور هو الذی لا یستعجل فی مؤاخذة العصاة
وہ ہے جو نہیں جلدی کرتا بیچ مواخذہ گناہگاروں کے اور
معاقبة المذنبین والفرق بینه وبین الحلیم ان الصبور
عذاب کرنے گناہگاروں کا اور فرق درمیان اس نام کے اور درمیان حلیم کے یہ ہے کہ نام
یشعر بانه یعاقب فی الآخرة بخلاف الحلیم واصل
صبور کا اشعار کرتا ہے اس بات کا کہ عذاب کریگا آخرت میں برخلاف حلیم کے اور اصل
الصبر حبس النفس عن المراد فاستعیر للمطلق التانی معنی لغت
صبر کی روکنا نفس کا ہے مراد سے پس استعارہ کیا گیا واسطے مطلق ڈھیل کے بیچ کرنے کے
نقل ست از ابوعلی دقاق که او گفت صبر آن ست که بلا را بر زبان نیارد و نام
تکبیر در بلا صبر آن ست که ترک اعتراض بر قدر کند و مصیبت را هیچ نه پندارد و قصه
مهتر ایوب شاهد ست که او گفت مسنی الضر حق سبحانه تعالی در مدح او فرمود

إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

تحقیق ہمنے پایا اسکو صبر کرنیوالا ہے نہیں مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سننا دیکھنا ہے

واینجا باید دانست چون شرح اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ چون

سب تعریف اللہ کو ہے جو رب تمام جہان کا ہے۔

شرح اسما و صفات حضرت کردگار جل جلالہ در اشتغال و اذکار مشروط

یکے از لوازمہ بود و صاف معہود بہ شرح آوردن خلاف سنت بزرگان است

دشوار شود و تمام نبود نام و شرح آمد تا بر نامحرمے گرو اسرار نگردد اما چون مرشد

کامل و مرید صادق که طالب و مرید است ببیند که اشرفنا فی الشیخ در وے ظاہر شد

و اعتقاد و اعتراض بیرون آمد و از قید وسواس رہید یعنی و نعل و قول شیخ در

باطن وے انکار نیست و احتیاج تاویل نماندہ است و در محل یگانگی و صدق و محبت

رسید چون معتقد بود و محبت شد از مزاحمت تاویل جوئی سبب اخلاص کہ

در باطن وے پدید آمد خلاص یافتہ لیس مرشد او را تلقین دیگر فرماید غیر از پاس

انفاس و تلقین صفات ثلث مرصاحب اہتمام را تمام بشارت است بدین مقطعات

بشارت مذکورہ اشارت است س ب ع د ق ح ن ش ش ن

ح ق د ع ب ش مر السدوج و الن ول باز چون ویرے

درین شغل مواظبت نمود و ملازمت افزود و آثار اسرار آن بہرہ مند گشتن

ازین ملفوظات تلقین کند کہ در پرورش چون شیر است و این مقطعات برا

شغل شیر است ی ع م ع ک ا د ق ل

چون اسرار حقیقت این اذکار بر مرید نماید و علم او بجال رسد و کمال یابد و انوار

ملکوت و جبروت و اسرار لاہوت روشن گردد آنگاہ ترتیبے دیگر فرماید کہ متعلق

حال را چون آب زلال ست و این مقطعات بر مضمون آن شغل دال ست

ب ب ھ ر غ ب ط ر ح ق ق ق ح د ب ظ ع د ن ھ ر ب ب

در تلقینات چون اختصار مختار ست تطویل نیز دارد و این قول بندگی مخدوم شیخ عبید اللہ قدس سرہ العزیز ست ہُوَ الْهَادِیْ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

وہ راہ دکھلانیوالا اور اللہ راہ دکھاتا ہے طرف راہ سیدھی کے

فصل دوم در فضل ذکر نفی و اثبات و مداومت نمودن با کمال استقامت و ثبات

فصلے ازین ذکر در ذکر رفتہ ست و نیز کلمات چند دیگر گفتہ شود کہ تا معلوم طالبان صادق گردد کہ غیر حق سبحانہ و تعالےٰ از دل دور کردن اہم مہمات ست و مقصود و لہان کباب و مطلوب جانہاے اولی الالباب مفہوم این ذکر ست و این را در اصطلاح مشائخ ما صحار بہ اصغر گویند و گفتہ اند کہ اصل کار و سرمایۂ روزگار ہمین ست ــہ روز رم این ست روزگارم این ست * جو یندۂ صبرم و شکارم این ست * در روضۂ زندوسیہ آوردہ است۔

قَالَ وَسَمِعْتُ الزَّاهِدَ اَبَا اِسْحٰقَ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ اِسْحٰقَ

کہا اور سنا مین نے زاہد ابا اسحق ابراہیم بیٹے اسحق کو کہ

یَحْکِیْ عَنْ مُعَاذٍ الرَّازِیِّ اَنَّهٗ قَالَ الصَّبْرُ مِفْتَاحُ

حکایت کرتا تہا معاذ رازی سے یہ کہ اسنے کہا صبر کنجی ہے

الْفَرَجِ وَالشُّکْرُ مِفْتَاحُ الزِّیَادَةِ وَالذِّکْرُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

کشادگی کو ہی اور شکر کنجی زیادتی کے ہے اور ذکر کنجی بہشت کی ہے

و در مفتاح الجنان از خلاصۃ الحقائق آوردہ است **سوال** ہر چیزی را از اشیا باقی و فانی ثمن ست و ثمن بہشت چیست **جواب** پرسیدہ شد رسول علیہ والہ

السلام فرمود کہ ثمن بہشت لا الہ الا اللہ ست و در روضہ نزہۃ و مسبوطست

قَالَ فَاِذَا عَرَضْنَا اَفْضَلَ الذِّكْرِ يَجِبُ اَنْ يُعْرَفَ اَىُّ الذِّكْرِ

کہا جب عرض کیا ہمنے افضل ذکر کو واجب ہے یہ کہ پہچانے تو کون سا ذکر

اَفْضَلُ فَاَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الشُّكْرِ

افضل ہے پس افضل ذکر کا لا الہ الا اللہ ہے اور افضل شکر کا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَ

کلمہ الحمد للہ ہے اور ابی ہریرہ سے کہ راضی ہوا اللہ اس سے پیغمبر سے آن پر

اٰلِهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ

اور انکی آل پر سلام یہ کہ انہوں نے فرمایا جسنے کہا لا الہ الا اللہ ایک ہے وہ نہیں ساجھی

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ

اسکا اسیکی بادشاہی اور اسیکو تعریف ہے اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے

مَرَّةٍ كَانَتْ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ

ایک دنمیں سو بار ہوگا وہ برابر دس بردوں کے اور لکھی جاوے اسکے لیے سو نیکی اور مٹائی

عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ

جاویگی اس سے سو برائی اور ہوگا پناہ بیچ شیطان کے اس دن میں

حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ

یہانتک کہ شام کرے اور نہ لاویگا کوئی افضل اس چیز سے کہ لایا وہ سوا ایک مرد

عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ قَالَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

کہ عمل کیا اسنے زیادہ اس سے فرمایا اور جسنے کہا پاک ہے اللہ اور حمد کرتا ہوں حمد اسکی

فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ

عرضنا: بتلایا ہمنے

بیچ ہر دن کے سو مرتبہ دور کی جاوینگے اس سے خطائین اسکی اور اگر ہووین مانند

زَبَدِ الْبَحْرِ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ

جھاگ دریا کے اور روایت ابی ہریرہ سے راضی ہوا اللہ اس سے یہ کہ انہون نے

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

کہا اے پیغمبر خدا کے کون ہے نیکبخت تر ین لوگونکا ساتھ شفاعت تیرے کے دن قیامت کے

قَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ لَا یَسْئَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْ سِوَاكَ لِمَا

فرمایا البتہ تحقیق گمان کیا مین نے اے ابو ہریرہ نہین پوچھیگا مجھ سے کوئی ان سے کہ سوا تیرے

رَاَیْتُ حِرْصَكَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ

تیرے ہین واسطے اسکے دیکھا مین نے حرص تیرا اوپر حدیث کے نیکبخت تر ین لوگونکے ساتھ شفاعت میری کے

الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ قَالَ

دن قیامت کے جس نے کہا لا الہ الا اللہ خالص طرف نفس اپنے کے سے کہا

فَبَانَ مِنْ هٰذِهِ الْاَشْیَاءِ اَنَّ اَفْضَلَ الذِّکْرِ هٰذَا

پس ظاہر ہوا ان چیزون سے یہ کہ افضل ذکر یہ ہے

و در شرح مشارق در معنی این حدیث گفتہ است۔ اَلْخَالِصُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ

خالص ہر چیز سے

هُوَ الَّذِیْ لَا یَشُوْبُهٗ شَیْءٌ اٰخَرُ وَالْمَعْنٰی هٰهُنَا لَا یَشُوْبُهٗ

وہ ہے جو کہ نہ ملے اسکو کوئی چیز اور معنی یہان یون ہین کہ نہین ملے

الشِّرْكُ وَالنِّفَاقُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ اَیْ مِنْ غَیْرِ اِکْرَاهٍ وَاِجْبَارٍ

اس سے شرک اور نفاق طرف نفس اپنے کے سے یعنی بغیر زور اور زبردستی کے

فصل

و در مفتاح الجنان آوردہ است از خلاصۃ الحقائق رسول فرمودند صلعم

شفاعت روز قیامت مر آنکس راست که بگوید لا اله الا الله و نیز آورده
است که حذیفة بن الیمان گفت که فردا مرد را از امت موسی علیه السلام بیارند
فرمان شود مر فرشتگان را که نظر کنید برین بنده من عمل نیک که بدان عمل رستگاری
یابد او امروز فرشتگان گویند یا رب هیچ عملی برای رستگاری برین بنده نیست مگر
آنکه در انگشتری این بنده نقش می بینیم لا اله الا الله فرمان شود در آرید
بنده مرا در بهشت بدرستیکه من بیامرزیدم و نیز آورده است که کعب الاحبار
رضی الله عنه گفت وحی کرد حق سبحانه تعالی سوی ادریس پیغمبر علیه السلام که بگوی
قوم خود را که این کلمه بگویند لا اله الا الله و هر چه دانند بکنند ایشان نه
گفتند و گفتند اگر بنده از بندهٔ خدا کنید تا بگوییم سبحان الله اگر سارق است
و زانی است رحمت حق بر گوینده قول لا اله الا الله ارزانی است و نیز آورده
که در خبر است که موسی علیه السلام مناجات کرد که یا رب مرا رهنمونی کن بر عملی
که بدان عمل بنفس ما مشقت برسد حق تعالی وحی کرد بگو لا اله الا الله
موسی علیه السلام گفت و هیچ مشقت بنفس ما نشد باز دعا کرد و عملی خواست
همین فرمان شد باز درخواست کرد باز همین فرمان شد کرت چهارم گفت الهی
عملی میخواهم که بدان عمل مشقت بنفس ما برسد و گفتن این کلمه هیچ مشقتی نیست
فرمان شد آسان کردم گفتن این کلمه را بتو ولیکن گفتن این کلمه بر کافران دشوار
است از هر دو ایشان گو و بدیدن ان در عوارف مسطور است۔

وَاخْتَارَ جَمْعٌ مِّنَ الْمَشَائِخِ مِنَ الذِّكْرِ كَلِمَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اور اختیار کیا ہے بعض مشائخوں نے ذکر سے کلمہ لا الہ الا اللہ کا

اللّٰهُ وَهٰذِهِ الْكَلِمَةُ لَهَا خَاصِيَّةٌ فِيْ تَنْوِيْرِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْهَمِّ

اور یہ کلمہ واسطے اسکے خاصیت ہے بیچ روشن کرنے باطن کے اور جمع کرنے غم کے

إِذَا دَاوَمَ عَلَيْهَا مُخْلِصًا وَهِيَ مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ لِهٰذِهِ

جب ہمیشگی کرے اوپر اسکے خالص کر کر اور وہ بخششوں اللہ کے سے ہے واسطے

الْأُمَّةِ لِأَنَّهَا أُمَّةُ الْإِسْلَامِ رُوِيَ أَنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ قَالَ رَبِّ

اس امت کے اس واسطے امت اسلام کے تحقیق عیسے بیٹے مریم کے نے کہا اے رب

أَنْبِئْنِي عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْمَرْحُومَةِ قَالَ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ

میرے خبر دے مجکو اس امت سے کہ رحم کی گیی ہے فرمایا امت محمد صاحب کے اوپر انکے اور

السَّلَامُ عُلَمَاءُ أَصْفِيَاءُ أَتْقِيَاءُ حُكَمَاءُ كَأَنَّهُمْ أَنْبِيَاءُ

انکی آل کے سلام ہے علما ہیں برگزیدہ ہیں متقی ہیں حکما ہیں گویا کہ وہ نبی ہیں

يَرْضَوْنَ مِنِّي بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَطَاءِ وَأَرْضَى مِنْهُمْ بِالْيَسِيرِ

راضی ہیں مجھ سے ساتھ تھوڑے کے بخشش سے اور راضی ہوتا ہوں میں ان سے تھوڑے

مِنَ الْعَمَلِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَا عِيسَى

تھوڑے کے عمل سے اور داخل کرونگا انکو بہشت میں برکت لا الہ الا اللہ کے اے عیسے

هُمْ أَكْثَرُ سُكَّانِ الْجَنَّةِ لِأَنَّهَا لَمْ تَذِلَّ الْأَلْسُنُ قَوْمٍ

وہ اکثر ہیں رہنے والے بہشت کے اس واسطے کہ نہیں رام ہوئیں زبانیں کسی قوم کی

قَطُّ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَمَا ذَلَّتْ أَلْسِنَتُهُمْ وَلَمْ تَذِلَّ رِقَابُ

کبھی ساتھ لا الہ الا اللہ جیسے کہ رام ہوتیاں زبانیں انکے اور نہ جھکیں گردنیں

قَوْمٍ بِالسُّجُودِ كَمَا ذَلَّتْ رِقَابُهُمْ۔

قوم کی ساتھ سجدے کے جیسے کہ جھکے گردنیں ان کے۔

وہ مفتاح الجنان آور وہ ہشت بر پیشانی صد ہزار پیغامبران نوشتہ بود۔

لا اله الا الله محمد رسول الله وچنانکه ما بهمه پیغامبران
ایمان داریم امت پیشینه بمحمد علیه السلام ایمان میداشتند ونیز آورده است
ابن عباس گفت رضی الله عنه که پیغمبر فرمود صلی الله علیه واله السلام که حق تعالی
فرشته آفریده است ازان باز که آسمان وزمین آفریده است واورا امر کرده است
که بگوید لا اله الا الله واو دائم همین کلمه میگوید ودر گفتن قطع نمی کند
وباز نمی ایستد ودم نمیگیرد تا دم نمیکند پس چون تمام کند این کلمه را همان
ساعت خدا عز وجل امر کند اسرافیل را تا صور دهد وقیامت قائم شود در
روضة زندوسیه مسطور است بروایت علی کرم الله وجهه۔

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ عَمُوْدًا

پیغمبر خدا صلے درود الله کا اوپر آنکے اور سلام تحقیق واسطے الله کے

مِنْ یَاقُوْتِ الْاَحْمَرِ اَعْلَاهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَاَسْفَلُهُ عَلٰی ظَهْرِ

ستون ہیں یاقوت سرخ سے اوپر اسکا نیچے عرش کے ہے اور نیچا اسکا اوپر پیٹھ

اَلْحُوْتِ فِی الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰی فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ

مچھلی کے بیچ زمین کے ساتوین نیچے کے پس جب کہتا ہے بندہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ نِیَّةٍ صَادِقَةٍ

کلمہ لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ نیت سچی سے

اِهْتَزَّ الْعَرْشُ وَتَحَرَّكَ الْحُوْتُ وَالْعَمُوْدُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ

ہلتا ہے عرش اور حرکت کرتی ہے مچھلی اور ستون پس فرماتا ہے اللہ

تَعَالٰی اُسْکُنْ یَا عَرْشُ فَیَقُوْلُ کَیْفَ اَسْکُنُ وَاَنْتَ لَمْ

تعالے ٹھہرا ہو عرش پس کہتا ہے کیونکر ٹھہروں میں اور تو نہیں

تغفر لقائلها من الذنوب فیقول الله اشهدوا یا سکان

بخشتا اسکے کہنے والے کو گناہوں سے پس فرماتا ہے اللہ گواہ رہو اے بسنے والو

سمواتی انی قد غفرت لقائلها من الذنوب صغیرها

آسمانوں میرے کے تحقیق میں نے بخشدیا اسکے کہنے والے کو گناہوں چھوٹے گناہ

وکبیرها سرها وعلانیتها ونیز در روضه مسطور ست

اور بڑے گناہ اور چھپے اور ظاہر اس کے

عن ابی الدرداء عن النبی علیه وآله السلام انه

ابی درداء سے روایت ہے پیغمبر خدا سے اوپر اور آنکی آل پر سلام ہو کہ انہوں نے

قال اذا قال العبد المؤمن لا اله الا الله محمد رسول الله

کہا جب کہا بندہ مومن نے نہیں کوئی معبود سوا اللہ محمد بھیجا گیا اللہ کا

اخرج الله تعالی من فیه ملکا مثل الطیر الاخضر

نکالے اللہ تعالے منہ اسکے سے ایک فرشتہ مانند جانور سبز کے واسطے

له جناحان احدهما بالمشرق والآخر بالمغرب

اسکے دو بازو ہیں ایک انکا مشرق میں اور دوسرا مغرب میں

زبرجد خضراء لو نشر الجاوز المشرق والمغرب فیرتفع

زمرد سبز ہے کہ اگر پھیلائے جاویں دونوں بازو تو مشرق و مغرب سے گزر جاویں

حتی اذا انتهی الی العرش وله دوی کدوی

پس بلند ہوتا یہانتک کہ جب پہنچتا ہے طرف عرش کے حالانکہ واسطے اسکے ایک آواز

النحل فیقول له حملة العرش اسکن بعزة الله اسکن

ہے مانند آواز شہد کی مکھی کے پس کہتے ہیں اسکو اٹھانیوالے عرش کے ٹھہر جا ساتھ عزت اللہ کے ٹھہر جا

بِعَظَمَةِ اللّٰهِ اُسْکُنْ بِجَلَالِ اللّٰهِ فَیَبْقُوْلُ لَا اَسْکُنُ

ساتھ عظمت اللہ کے ٹھہر جا ساتھ جلال اللہ کے پس کہے گا نہیں ٹھہرونگا

حَتّٰی یُغْفَرَ لِقَائِلِھَا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِقَائِلِ

یہانتک کہ بخشا جاوے کہنے والا اسکا پس فرماتا ہے اللہ تعالے نے بیشک بخشدیا واسطے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَیُعْطِیْهَا اللّٰهُ

کہنے والے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پس بخشدیتا ہے اسکو اللہ

سَبْعِیْنَ اَلْفَ لِسَانٍ فَیَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

ستر ہزار زبانیں پس بخشش چاہتا ہے واسطے کہنے والے اسکے قیامت

فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ جَاءَ ذٰلِكَ الْمَلَكُ فَیَاْخُذُ بِیَدِ

کے دن تک پس جب ہوگا دن قیامت کا آویگا یہ فرشتہ پس پکڑیگا ہاتھ

صَاحِبِهٖ فَیَجَاوِزُ بِهِ الصِّرَاطَ فَیُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ

اپنے صاحب کا پس پار اتار دیگا اسکو پل صراط سے پس داخل کریگا اسکو بہشت میں

در مفتاح الجنان بپارسی برین نوع آوردہ است کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

فرمود ہر کہ بگوید لا اله الا الله از دہان او مرغ بیرون آید سبز و مران مرغ

را دو پر باشند از زبر جد و یاقوت بافتہ باشند پران میشود تا بزیر عرش ام

آن مرغ را بانگے باشد چون بانگ زنبور فرشتگان گویند بیارام ای مرغ مرغ

گوید نیارامم تا گوینده را نیامرزند و بہمہ حال بیامرزند گوینده و قول لا اله الا

الله را پس آنمرغ را ہفتاد ہزار زبان آفرینند تا گوینده خویش را امرزش خواہ

تا روز قیامت چون روز قیامت شود آنمرغ بیاید و دست گوینده خویش بگیرد

واز صراط بگذراند و در بہشت برد و نیز آورده است کہ در حدیث ہست کہ گوینده

لا اله الا الله مگر آنکه محو شود آنچه از سیآت در نامهٔ اعمال او باشد و از آن
کلمه حق تعالی مرغی بیافریند سبز در بهشت بخورد از میوه‌های بهشت و بیاشامد
از جویهای بهشت و چون قبض کرده شود روح آن بنده بگوید آن مرغ الهی بپرید
تو مرا از تسبیح آن بنده پس بگردان روح او با من پس روح آن بنده در حوصلهٔ
آن مرغ کنند و بپرد آن مرغ با آن روح در بستانهای بهشت تا روز قیامت و نیز آورده
است که هیچ بنده نگوید کلمه لا اله الا الله در هر کدام ساعت از شب یا از
روز مگر آنکه محو کرده شود گناهان گذشتهٔ او از نامهٔ اعمال و ثبت کرده شود بجای
آن نیکیها و نیز در روضه آورده است از ابن عمر رضی الله عنه از رسول علیه السلام
که فرموده مرد را از امت من در عرصات حاضر آرند و بکشایند مر او را نود و نه سجل که
درازی این سجلها مد البصر باشد یعنی تا آنجا که نظر افتد دراز باشد و درج باشد
درین سجلها همه گناهان بنده پس فرمان شود که منکری هستی تو چیزی را ازین نوشته
یا کراماً کاتبین ترا چیزی ظلم کرده اند پس بنده بگوید یا خداوندا بلکه همه حق است
پس فرمان شود هست ترا عذری یا نیکوئی که سبب رستگاری تو باشد مرد متحیر
بماند و هیچ حیله نداند فرمان شود هست ترا نزد ما یک حسنه پس بدرستیکه بر تو
امروز هیچ ظلم نیست پس بیرون آورده شود مر آن بنده را رقعه که در آن رقعه
درج کرده باشند قول بنده که در دنیا گفته باشد لا اله الا الله محمد
رسول الله پس بنده گوید چیست بار خدایا این رقعه با این سجلها فرمان شود
که بر تو هیچ ظلم نرود پس نهاده شود رقعه در یک پله و آن همه سجلها در پله دیگر
پس گران آید رقعه و آن همه سجلها سبک آید صاحب روضه گفت

فَلَا يَثْقُلُ عَلَى اسْمِ اللهِ شَيْءٌ —

پس نہیں بھاری ہوتی ہے اوپر نام اللہ کے کوئی چیز۔

ونیز اوردہ است از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَام قَالَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ لَوْ اَنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

پیغمبر اوپر آن کے سلام فرمایا اے ابوہریرہ اگر کہ کلمہ لا الہ الا اللہ

وُضِعَتْ فِی کَفَّۃٍ وَوُضِعَتْ سَبْعُ السَّمٰوٰتِ وَسَبْعُ الْاَرَضِیْنَ

رکھا جاوے ایک پلڑے میں اور رکھے جاویں سات آسمان اور سات زمین

فِی کَفَّۃٍ لَرَجَحَتْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

ایک پلڑے میں غالب آوے لا الہ الا اللہ۔

ودر مفتاح الجنان آوردہ است از خلاصۃ الحقائق روایت کند امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کہ مرد بیرا بدہند نامۂ اعمال او ونامہ از شب تا روز سیاہ در روی ودر وسے حرفے باشد کہ نور او چون چراغ روشن بتابد وآن قول لا الہ الا اللہ باشد پس فرمان حضرت الٰہی در رسد مبالغہ کردند من ودشمنان من پس ملتفت کسم من در رضا او ونیز آوردہ است کہ پیغامبر علیہ والہ السلام فرمود ہر کہ بگوید ہر روز کے در بامداد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا نہایت

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

کوئی معبود مگر اللہ محمد بھیجے اللہ کے۔

گرامی کند حق تعالیٰ اورا بہفت کرامت ہفت جا اول قبض کند روح او بر اسلام دوم آسان کند بروے سختے جانکندن سوم منور گرداند گور اورا چہارم بنماید منکر ونکیر اورا بہترین صورتہا خویش پنجم بدہند اورا نامۂ اعمال او در دست

راست نشستم گران گرداند ترازوی او حسنات هفتم بگذرانند او را از پل
صراط چون برق جهنده در روضه زند و سینه مسطور است که شکایت آورد
امیر المومنین عثمان بن عفان از عمر رضی الله عنه بر امیر المومنین ابو بکر در ایام
خلافت ابو بکر صدیق رضی الله تعالی عنهم اجمعین وگفت ای امیر المومنین من
بر عمر سلام کردم جواب سلام من نگفت ابو بکر رضی الله عنه عمر رضی الله تعالی
عنه را طلبید وگفت ای عمر یاد نداری که رسول علیه واله السلام بر سر چاه در آنکو
عم خود عباس بن عبد المطلب پای مبارک خود در چاه انداخته نشسته بودند جامه
ازاری پیش نداشته پشت و شکم مبارک او مکشوف بود پس من در آن حال
بیرون در آمدم خود را هیچ نپوشید باز تو در آمدی هم نپوشید پس چون عثمان
در آمد رسول الله صلی الله علیه وسلم پشت و شکم خود را بپوشید و ... را از و
علیه الصلوة پرسیدم ... و الا استحیی ممن تستحیی منه ملائکة السماء و من الارض
آیا ... حیا کریں ہم اس شخص سے کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے آسمان و زمین کے
پس عمر رضی گفت آری یاد دارم ابو بکر رضی الله عنه گفت پس چرا سلام او را جواب نگفتی
عمر رضی الله عنه سوگند یاد کرد گفت بدان خدای که عمر را آفریده است عثمان بر من
سلام نکرده است عثمان رضی الله تعالی نیز سوگند یاد کرد وگفت۔
بالذی خلقنی لقد سلمت علیه۔
قسم اُس ذات پاک کی جسنے پیدا کیا مجکو البتہ تحقیق سلام کیا مین نے اوپر اُسکے
امیر المومنین ابو بکر رضی الله عنه گفت شما هر دو از شما صادق هست و رخ بجانب عمر
کرد وگفت ما هماك حيث لم تشعر بسلام عثمان۔
کس چیز نے مبہم میں ڈالا تجکو اس طرح کہ نہ مطلع ہوا تو ساتھ سلام عثمان کے

یعنی چنین استغراق تو درکدام فکر بود که از سلام او خبر نداشتی عمرؓ گفت ہمہ با این بود که رسول علیہ والہ السلام از دنیا بیرون رفتہ و ازوے نپرسیدم که نجات امت تو از چہ باشد پس ابوبکر رضی اللہ عنہ گفت۔

لَا یَحِلُّ کُلُّ الْعِلْمِ تَعَلَّمْتَهُ اِنْ لَمْ تَسْاَلْهُ فَقَدْ سَاَلْتُهُ اَنَا فَقَالَ

نہیں حلال ہے ہر ایک علم کہ سیکھا ہے تو نے اسکو اگر نہ پوچھا ہے تو نے اسکو پس بتحقیق سوال کیا

بِالْكَلِمَةِ الَّتِیْ دَعَوْتُ اِلَیْهَا عَمِّیْ اَبَا طَالِبٍ فَلَمْ یُجِبْنِیْ یَعْنِیْ

میں نے اسکو پس فرمایا نجات ساتھ کلمہ کے ہے جو دعوت کی میں نے طرف اسکے چچا اپنے ابیطالب کو پس نہ قبول

قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

کیا مجھ سے یعنی کہنا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا۔

معنی آن باشد که ابوبکر رضی اللہ عنہ گفت حلال نیست تمام ہر چہ از رسول علیہ السلام آموختہ تو اگر تو این معنی را ازو نپرسیدہ پس تحقیق من پرسیدم پس فرمود علیہ والہ السلام نجات امت من بدان کلمہ ہست کہ خواندہ ام من عم خود ابیطالب را بسوے آن کلمہ واو دعوت مرا قبول نکرد یعنی قول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ و مومنان مخلص بجز کلمہ توحید که چیز دیگر را موجب دخول بہشت و سبب نجات دانند در دو کون بجز ایشان که جز باسلام و کلمہ اسلام باشد

نقل ست۔

قَالَ زَیْدُ بْنُ وَهْبٍ رَاَیْتُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

کہا زید بیٹے وہب نے دیکھا میں نے امیر المومنین عمر کو راضی ہوا اللہ اس سے

خَرَجَ اِلَی السُّوْقِ وَبِیَدِهِ الدِّرَّةُ وَعَلَیْهِ اِزَارٌ فِیْهِ اَرْبَعَةَ

نکلے طرف بازار کے اور انکے ہاتھ میں درہ تھا اور اوپر انکے پائجامہ تھا اس میں چودہ

عَشَرَ رُقْعَةً بَعْضُهَا مِنْ اَدَمٍ وَفِی السُّنَّةِ وَیَکُنْ اٰسِیْ

پیوند کئے یعنے آستین چمڑے سے تھیں اور سیج تنبیہ کے ہے روایت کیا گیا ہے ابو

عُثْمَانَ النَّهْدِی اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَمِیْصًا

عثمان نہدی سے یہ کہ اُسنے کہا دیکھا مین نے اوپر حضرت عمر کے راضی ہوا اللہ ان سے

فِیْهِ اِثْنَیْ عَشَرَ رُقْعَةً وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَخْطُبُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

ایک کرتہ کہ بیچ اُسکے بارہ پیوند تھے اور وہ اوپر منبر کے خطبہ پڑھتے تھے اور ابن عمر سے

اَنَّهٗ قَالَ فِیْ حَدِیْثٍ ذَکَرَهٗ رَاَیْتُ النَّبِیَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

ہے یہ کہ انھون نے فرمایا بیچ حدیث کی کہ ذکر کیا اُسکو دیکھا مین نے پیغمبر کو اُنپر سلام

یَرْقَعُ ثَوْبَهٗ وَرَاَیْتُ اَبَابَکْرٍ یَتَخَلَّلُ بِالْعَبَاءِ وَرَاَیْتُ عُمَرَ

پیوند کرتے تھے کپڑے اپنے کو اور دیکھا مین نے ابوبکر کو کانٹا لگا لیتے تھے ساتھ کملی کے اور دیکھا

یَرْقَعُ جُبَّتَهٗ بِرِقَاعٍ پس باید دانست کہ بزرگان دین بیچ نعمتے را ورا

مین نے حضرت عمر کو پیوند کرتے تھے جبہ اپنے کو ساتھ پیوندونکے —

از توفیق کلمہ توحید نعمت ندانستند و ہر عزت و شرف و منزلت و مرتبت کہ غیر اسلام

جاہ و منزلت و رفعت اسلام ست دران رغبت نمودہ اند در روضہ مسطور ست

کہ ابو عبیدہ جراح رضی اللہ عنہ گفت کہ در آمدم من بر عمر رضی اللہ عنہ روزے

در ایام خلافت شے و بر وے جامہا کہنہ و پارہ بود ندپس گفتم من امیر المومنین

بر تو مردمان از لشکر ہاے بیگانہ و رسولان از بادشاہان دنیا مے آیند پس اگر خشتیار

کنی بر آن روز جامہاے خوب و نفیس کہ دران روز کس بیگانہ بیاید پس گفت —

یَا اَبَا عُبَیْدَةَ لَوْ قَالَ لِیْ هٰذَا غَیْرُکَ لَضَرَبْتُهٗ بِالدُّرَّةِ لٰکِنْ

اے ابا عبیدہ اگر کہتا واسطے میرے یہ سوا تیرے البتہ مارتا مین اُسکو ساتھ دُرّہ کے لیکن

مَنَعَنِیْ صُحْبَتُکَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

منع کیا مجکو صحبت تیری نے ساتھ پیغمبر خدا کے درود ہوجیو اللہ کا اُنپر اور انکی آل پر سلام

اَلَمْ نَكُ اَذَلَّ عِبَادِ اللّٰهِ فَاَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَوَفَّقَنَا

کیا نہ تھے ہم ذلیل تر بندون اللہ کے پس عزت دی ہمکو اللہ نے ساتھ اسلام کے اور توفیق

بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ در اداب المریدین مسطورست

دی ہمکو ساتھ کہنے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

قَالَ اَبُوْبَكْرِ الْوَرَّاقُ التِّرْمِذِيُّ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ اِذَا قَدَرْتُ

کہا ابو بکر وراق ترمذی نے تین چیزین ہین جب قادر ہوون مین

عَلَيْهِنَّ اَوْ عَلٰى وَاحِدٍ مِّنْهُنَّ كُنْتُ اَنَا اَمُوْتُ فَرَحًا اِذَا قَدَرْتُ

اُنپر یا اوپر ایک کے ان سے ہون مین کہ مرون مین خوشی سے جب قادر ہوون

عَلَى السُّجُوْدِ وَاِذَا نَزَلَ بِيَ الضَّيْفُ فَسَمِعْتُ مَضْغَ طَعَامِهٖ

اوپر سجدے کے اور جب اُترے ساتھ میرے مہمان پس سنون مین سپا بنا کہانے اُسکے کا

وَاِذَا قَدَرْتُ عَلٰى قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور جب قادر ہوون اوپر کہنے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

وباید دانست کہ یاد حق سبحانہ وتعالے مومنانرا فرحت بخش وراحت افزاست

وصریاد حق سبحانہ وتعالے نوریست کہ دلہاء بندگان اورا از دود غمہاء بیہودہ

واز یاد کدورتہاء پاک میگرداند پس ہر دل کہ آن بیاد حق شاد نبود ہر چند آن اطمینان

بذکر حق نگیرد وانشراح وانفتاح نپذیرد در ظلمات ابد الا باد باشد

مبادا ہرگز آن دل خالے از غم		دلے کز یاد مولے نیست خرم

نقل ست کہ رسول علیہ والسلام فرمود کہ بر شما باد کہ بسیار گوئید لا

الٰہ الا اللہ واستغفار بدرستیکہ شیطان گفت کہ ہلاک کردم من مردمانرا

بگناه وایشان ہلاک کروند مر الجفتن لا اله الا الله در روضه زند وسبب

مستطور ست قال النبی صلی الله علیه واله وسلم اوحی

فرمایا پیغمبر نے درود الله کا انپر اور آل پر انکی سلام وحی کی

الله الی بعض انبیائه یا عبادی لا اله الا الله حصنی من

الله نے طرف بعض پیغمبروں کے اے بندو میرے لا اله الا الله قلعه میرا ہے

دخل حصنی امن من عذابی صاحب روضه گفت فالاشارة

جو داخل ہوا میرے قلعه بیچ امن بیچ ہوا میرے عذاب سے پس اشارہ

فیه ما قال ابو الفضل الدهقان رحمه الله تعالی

بیچ اسکے ہے جو کہا ابو الفضل دہقان نے رحم کرے اسکو الله تعالی

الداخل فی حصن الدنیا امن من سیف الاعداء فمن

داخل ہونیوالا بیچ قلعه دنیا کے امن بیچ ہوتا ہے شمشیر دشمنوں کے سے پس جو کوئی

یدخل حصار التوحید الا یامن من عذاب الرؤف الرحیم

داخل ہو قلعے توحید کے بیچ کیا بیخوف نہو عذاب بخشنے والے مہربان کے سے

می آرند فردائے قیامت امنا وصدقنا دوزخ را پیش کرسی قضا حاضر آرند

کما قال الله تعالی وجیئ یومئذ بجهنم

جیسا فرمایا الله تعالی نے اور لایا جاویگا اسدن دوزخ کو

ہفتاد ہزار مہار ہست ہفتاد ہزار فرشته باشد فرشتگان گویند

یا جهنم اطیعی ربک دوزخ را حاضر آرند انها ترمی بشرر

اے دوزخ اطاعت کر رب اپنے کی تحقیق وہ پہینکتا ہے چنگاریں جیسے محل اونچا

کالقصر وبرزت الجحیم لمن یری جاویگا دوزخ واسطے اسکے دیکھتا ہے

دوزخ یک خروشندے بخروشد فرشتگان اندر عرش آویزند هر فرشته
گوید یارب هیچ چیز نمیخواهم مگر خویشتن را وکوه ها همه بگدازند از هول دوزخ
و پیغامبران که بر منابر نور بر آمده هر یکے برامت خود وعظ میگفته باشد از
هیبت فرود افتد و بانگ نفسی نفسی خیزد از حضرت عزت ندا آید دوزخ سخن گوید دوزخ
در سخن آید بگوید لا اله الا الله بعزت وعظمت تو که امروز کینه کشم ازان کسانیکه
در دنیا روزی تو خوردند وکسی دیگر را پرستیده اند پس خنکے باد مر آن کسانرا
که در حصار توحید در آمده اند و رستند لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ
نہیں غمگین کریگی اُنکو گھبراہٹ بڑے

در شان ایشان ست در مفتاح الجنان آورده است کعب احبار رضی الله عنه
گفت هر مومن را از شیطان سه حصار است ذکر خدا و قراءة قرآن و مسجد
فصل یازدهم بیان فضل ذکر و سائر اعمال و پاک داشتن همت بذکر حق در جمیع احوال
و در سرور نهند و سیر از معاذ بن جبل رضی الله عنه منقول است او گفت هیچ
عملے برائے نجات بنے آدم از آتش دوزخ بهتر از ذکر نیست۔
قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ
کہا گیا اور نہیں جہاد بیچ راہ اللہ کے فرمایا اور نہیں جہاد بیچ راہ اللہ کے
ذَالِكَ لِأَنَّ اللهَ يَقُولُ وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ۔
یہ بات واسطے اس کے کہ اللہ فرماتا ہے اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے۔
در تیسیر الواعظین آورده است از رسول علیه واله السلام پرسیدند که
أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ ذِكْرُ اللهِ
کون سا عمل بہت زیادہ افضل ہے اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا ذکر اللہ کا۔

کنند در جہاد چہ گوئی گفت آن ہم برائے اقامت ذکر ست۔

وَيُؤَيِّدُهُ مَا قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ

اور تائید کرتا ہے اسکی جو فرمایا حضرت نے اونپر اور انکی آل پر سلام حکم کیا گیا ہون میں یہ کہ لڑون

النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَدِيثُ۔

لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ تا آخر حدیث

وجہاد ے کہ آنرا در حقیقت جہاد گویند آن ست کہ برائے اقامت ذکر حق تعالے

باشد در شرح مشارق از مصابیح نقل کردہ ست۔

عَنْ أَبِي مُوسٰى جَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ

ابی موسے سے راضی ہوا اللہ آیا ایک شخص طرف پیغمبر کے درود ہو جیو اللہ کا اونپر اور انکی

فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ لِلذِّكْرِ لِيُشْتَهَرَ

آل پر سلام پس کہا ایک مرد لڑتا ہے واسطے غنیمت کے اور ایک مرد واسطے یاد کرنیکے اسی تو کہ مشہور

صِيتُ شَجَاعَتِهِ بَيْنَ النَّاسِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى

ہو آوازہ شجاعت اسکے کا درمیان لوگوں کے اور ایک مرد لڑتا ہے تو کہ دیکھے مکان اپنا

مَكَانَهُ أَيْ لِيُرٰى مَنْزِلَتَهُ فِي الْجَنَّةِ أَيْ لِيَحْصُلَ لَهُ الْجَنَّةُ

یعنی تو کہ دیکھے مرتبہ اپنا بہشت بین اور تو کہ حاصل ہو اسکو بہشت

فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

پس کون ہے اللہ کے راہ بین۔

یعنی یکے برائے مال غنیمت قتال میکند و دیگرے برائے اظہار شجاعت و دیگرے

برائے بہشت پس در راہ خدا کیست۔

قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

فرمایا جو کوئی لڑے تو کہ ہووے بات اللہ کی ہی بلند پس یہ بیچ راہ اللہ کے

وارد آثار اور وارد ہست وَالْمُرَادُ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ هِيَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور مراد ساتھ کلمہ حق اللہ کے وہ لا الہ الا اللہ ہے

بِذٰلِكَ وَرَدَ التَّفْسِيْرُ يَعْنِيْ قَاتَلَ لِيَكُوْنَ الشَّهَادَةُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ

ساتھ اسکے وارد ہوئی تفسیر یعنی لڑا تو کہ ہووے گواہی اوپر وحدانیت کے

عَالِيَةً عَلٰى كُلِّ كَلِمَةٍ تُنَافِيْهَا فَذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيْ فَذٰلِكَ

بلند اوپر ہر کلمہ کو کہ منافی ہے اسکے پس یہ ہے بیچ راہ اللہ کے اور یہ

الَّذِيْ اَرَادَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهٖ وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

جو ارادہ کیا اسکو اللہ تعالے نے ساتھ قول اپنے کے اور جہاد کرو ساتھ مالوں اپنے کے

وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيِ الْقَاتِلِ وَالْقِتَالِ

اور جانوں اپنے کے بیچ راہ اللہ کے اور لڑنیوالا اور لڑائی

در روضہ نہ در کتب مسطور ہست در مسند ابن حنبل

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ

حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ لڑوں بیچ لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں لا الہ الا اللہ پس جس نے کہا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

لا الہ الا اللہ بچا مجھ سے مال اسکا اور جان مگر ساتھ حق اسکے کو اور حساب اسکا اللہ تعالے پر ہے

ابو منصور گفت حق تعالے برای ترک ارند کان قول لا الہ الا اللہ را معذب

بدو عذاب گردانید یکے ازان منقطع ست و دوم ... آن یکے ظاہر

ست و دیگر باطن پس آن یکے تیغ رسول ہست علیہ الصلاۃ والسلام و دوم عذاب

دوزخ پس تیغ در غلاف ست ... در غلاف ست

کہ دیدہ پوشیدہ و آدمی را نیز دو چیز ست یکے زبان و دوم دل و زبان
در علانیہ ست کہ دیدہ پوشیدہ و ہمو الشمس و الشمس و القمر ناک ہست و دل در علانیہ مخفی
ست لیکن پوشیدہ و دیدہ پوشیدہ پس ہر کہ زبان را بقول لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ از
غلاف دہن کشیدہ تیغ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ را برخود در نیام کرد
و ہر کہ زبان و دل را بدین قول از غلاف تا دیدہ برکشید و در ما ہو دوزخ
بر خود بستہ در مفتاح الجنان از تفسیر مغنی آوردہ ست پیغامبر فرمودہ صلے
اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم ہر کہ دلیری ندارد کہ با دشمن جہاد کند و سخاوت ندارد
کہ مال نفقہ کند پس او ذکر خدا تعالے بسیار گوید و در انیس الواعظین آوردہ است
کہ رسول علیہ والسلام را پرسیدند کہ نماز بہتر یا ذکر فرمود نماز خود تمامی
ذکر ست و بدا ہو ذکر ست قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ
فرمایا اللہ تعالے نے قائم کر نماز واسطے ذکر میرے کے
اَیْ لِتَذْکُرَنِیْ فِیْہَا لِاشْتِمَالِ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْاَذْکَارِ
لیے تو یاد کرے تو مجکو بیچ اُسکے واسطے شامل ہونے نماز کے اوپر ذکروں کے
اَوْ لِاَنْ اُذْکَرَ بِالْمَدْحِ وَالثَّنَاءِ اَوْ لِذِکْرِیْ خَاصَّۃً لَا یَشُوْبُہٗ
یا واسطے اسکے کہ ذکر کیا جاؤں ساتھ تعریف اور ثنا کے یا واسطے ذکر میرے کے خاص کر نہ ملے
بِذِکْرِ غَیْرِیْ اَوْ لِیَکُوْنَ لِیْ ذَاکِرًا غَیْرَ نَاسٍ ۔
اُسکے ساتھ ذکر میرے غیر میرا یا واسطے اُسکے ہو واسطے میرے ذکر کرنیوالا جیسا لیکن نہ بھولنے والا ہو
و نماز بتحقیق برائے ذکر ست و عین ذکر ست تا اگر کسے در نماز بر زبان آرد
آنچہ موافق ذکر ست چنانچہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔
پاک ہے اللہ اور تعریف اللہ کو ہے

و ماننداں نمازش فاسد نشود در روندہ زند و سیہ مسطور ست

وَلَوْ غَلِطَ الْإِمَامُ فَقَامَ فِيمَا يَقْعُدُ أَوْ قَعَدَ فِيمَا يُقَامُ فَقَالَ

اور اگر غلط کیا امام نے پس اٹھا بیچ اُس چیز کے کہ بیٹھتا ہے یا بیٹھا بیچ اسکے قیام کیا جاتا ہے

الْمُقْتَدِي سُبْحَانَ اللّٰهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُ كَمَا جَاءَ

پس کہا مقتدی نے پاک ہے اللہ نہیں فاسد ہوتی ہے نماز اسکی جیسا کہ آیا ہے

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ

پیغمبر خدا سے اوپر اور انکی آل پر سلام یہ کہ اوس نے فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے

وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ نیز مسطور ست لَوْ قَرَأَ الْإِمَامُ آيَةً فِيهَا ذِكْرُ

مردونکے اور دستک دینا واسطے عورتوں کے — اگر پڑھا امام نے آیت کو کہ بیچ اسکے ذکر

الْجَنَّةِ فَقَالَ الْمُقْتَدِي اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي أَوْ قَرَأَ آيَةً فِيهَا

بہشت کا پس کہا مقتدی نے یا اللہ رزق دے مجکو یا پڑھا آیت کو کہ اسمیں

ذِكْرُ النَّارِ وَقَالَ الْمُقْتَدِي اَللّٰهُمَّ نَجِّنِي لَا تَفْسُدُ صَلٰوتُهُ

ذکر ہے آگ کا اور کہا مقتدی نے یا خدا نجات دی مجکو نہیں فاسد ہوتی ہے

وَلَوْ قَرَأَ الْإِمَامُ إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَقَالَ الْمُقْتَدِي

نماز اسکی اور اگر پڑھے امام یہ آیت سوا اسکے نہیں کہ مشرک پلید ہیں پس کہا مقتدی نے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُ لِأَنَّ قَوْلَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

نے لفظ الحمد للہ کا نہیں فاسد ہو جاتی ہے نماز اسکی واسطے اسکے کہ قول اسکا

مَوْجُودٌ فِي الصَّلٰوةِ۔

الحمد للہ موجود ہے بیچ نماز کے

و نیز شنیدہ شد از رسول علیہ و آلہ السلام از روزہ کہ ذکر افضل ست یا

روزہ فرمود علیہ والہ السلام کہ روزہ خالی کردن شکم است برائے قرار ذکر
در شرح مشارق آوردہ الغرض من الصوم کسر النفس
مطلب روزہ رکھنے سے توڑنا ہے نفس کا
بترک الطعام والغرض من کسر النفس ترک المناھی
ساتھ چھوڑنے کھانیکے اور مدعا توڑنے نفس کے سے چھوڑنا گناہوں کا ہے
لا ترک الطعام الذی ھو مباح وھذا صوم الخصوص و
نہ چھوڑنا کھانیکا ایسا کھانا کہ وہ مباح ہی اور یہ روزہ ہے خاص لوگوں کا اور
ھو کف السمع والبصر واللسان وسائر الجوارح
وہ بند کرنا شنوائی اور بینائی کا اور زبان کا اور سب اعضا کا گناہوں سے
واما صوم خصوص الخصوص فھو کف القلب
اور مگر روزہ خاص الخاص کا اور وہ بند کرنا دل کا اس
عما سوی اللہ تعالیٰ بالکلیہ بزرگے را پرسیدند روزہ میدی
چیز سے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے ہے
گفت آرے انا صائم بذکرہ فاذا ذکرت غیرہ افطرت۔
ہیں روزہ دار ساتھ یاد اسکی کے پس جب یاد کیا میں غیر اسکے کو روزہ توڑ ڈالا میں نے
و نیز پرسیدہ شد رسول علیہ والہ السلام از حج کہ ذکر فاضلتر است یا حج فرمود
حج خود ہمہ ذکر است یعنی طواف کردن خانہ کعبہ را آیا وا در دل حق تعالیٰ است
و بزرگ داشتن آوا رہ ہر آنکہ خانہ پروردگار عظیم است و معنی کلمہ لا الہ الا اللہ ہمین
است حقیقت کہ غیر حق را در دل قدرے و شئے عظمتے نبود چنانکہ در روضہ
زندوسیہ مسطور است کہ ابو حفص حداد در طواف کعبہ بود نشست شاگرد او ابو

عثمان گفت جای نشستن نیست که در طواف نشستن از ادب نبود و گفت بار دیگر آنکه
من جوان نیستم و قوة ندارم

اَلْبَیْتَ تَرٰی اَلْبَیْتَ فَلَا بُدَّ لَکَ مِنْ مَعْرِفَةِ حُرْمَتِهٖ وَالطَّوَافِ

تو دیکھتا ہے خانہ کعبہ کو پس ضرور ہے تجکو پہچاننا حرمت اُسکے کا اور پھرنا گرد

حَوْلَهٗ وَاَنَا اَرٰی رَبَّ الْبَیْتِ فَالْبَیْتُ یَطُوْفُ حَوْلِیْ مَنْ رَاٰی

اُسکے اور مین دیکھتا ہون صاحب خانہ کعبہ کو پس خانہ کعبہ پھرتا ہے گرد میرے جو کوئی

الْبَیْتَ یَحْتَاجُ اِلَی الطَّوَافِ حَوْلَ الْبَیْتِ مَنْ رَاٰی رَبَّ

دیکھتا ہے خانہ کعبہ کو محتاج ہوتا ہے طرف طواف کے گرد خانہ کعبہ کے جو کوئی دیکھتا ہے پروردگار

الْبَیْتِ فَالْبَیْتُ یَطُوْفُ حَوْلَهٗ۔

کعبے کو پس کعبہ پھرتا ہے طرف اُسکے۔

ذکر از زکوٰۃ افضلست کہ بہترین زکوٰۃ زکوٰۃ تن و زکوٰۃ تن بقول لا الہ الا اللہ است

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدُّوْا زَکٰوةَ

فرمایا پیغمبر خدا کے نے درود اللہ کا ہو جیو اوپر اُنکے اور سلام ادا کرو تم زکوٰۃ

اَبْدَانِکُمْ فَاِنَّ زَکٰوةَ اَبْدَانِکُمْ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

بدنوں اپنی کے تحقیق زکوٰۃ بدنوں تمہارے کی البتہ کہنا کلمہ لا الہ الا اللہ کا ہے

یعنی چنانکہ مال فقرے از اداء زکوٰۃ پاک میشود ہمچنین دل و تن آدمی بگفتن کلمہ
توحید پاک و پاکیزہ میگردد و چنانچہ مال فقرے را در استعمال ہیچ شبہہ نبود ہم
چنین اہل لا الہ الا اللہ را بہشت درآمدن ہیچ مانع نبود چنانکہ گفت

پاک شو تا ز اہل دین گردی		آشنا باش تا چنین گردی

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَتَحْسَبُوْنَ اَنَّ الْجَنَّةَ مِرَاضٌ

فرمایا پیغمبر نے درود و سلام ہو حبیب اللہ کا اوپر انکے اور انکی آل کے آیا گمان کرتے ہو یہ کہ بہشت جاؤ گے

الغنم فواللہ لن تدخلوها الا ان تکونوا کالبردة التی

بکریون کا پس قسم اللہ کی ہرگز نہ داخل ہو گے تمہین مگر یہ کہ ہو تم مانند اولونکے جو گرتی

تقع من السماء قال اللہ تعالی ومن تزکی فانما یتزکی لنفسہ

ہین آسمان سے فرمایا اللہ تعالی نے اور جو کوئی ستھرا ہوگا پس سوا اسکے نہین کہ ستھرا کرتا ہے واسطے اپنے ذات کے

واصل پاکیزگی آن ست کہ دل را بمحبت غیر خدا ہیچ بار غبار بر پشت ننهد و درون خود

را از محبت ماسوی اللہ خالی دارد و درون او را در درون دل رفتن نگذارد

قال علیہ وآلہ السلام قلب المؤمن حرم اللہ وحرام علی حرم اللہ

فرمایا اوپر انکے اور انکی آل کے سلام دل مومن کا چار دیواری اللہ کی ہے اور حرام ہے

ان یلج فیہ غیر اللہ تعالی —

اوپر چار دیواری اللہ کے یہ کہ داخل کرے اسمین غیر اللہ تعالی کا

این حدیث در انیس الواعظین مسطورست و نیز مسطورست کہ صاحب شرع سخن بہ

گزاف و بیفائدہ نگوید پس مقصود صاحب شرع ازین اخبار این ست کہ دل شاغل

بغیر حق تعالی را نشاید رحمت بر جان شیخ سعدی باد کہ گفت فرد

از دل برود ہر آنکہ غم دنیا و آخرت	یا خانہ جای رخت بود یا محال دوست

در روضة نزہة مسطورست کہ در بنی اسرائیل مردے بود بلیقا نام در دوران

ایام چنان بود کہ ہر کہ سیصد سال مر حضرت ذوالجلال را عبادت میکرد البتہ

بجانب وی وحی نازل میشد ایمرد از مقام خود بیرون رفتہ در گوشہ غارے بعبادت

مشغول شد در آنجا درخت خرما بود ہر روز بیار آمدے بلیقا آنرا بخوردے و در عبادت

حق روزگار بسر بردے چون سیصد سال تمام شد ہیچ وحی نیامد بلیقا اندوہگین شد

فتنہ جان و شکایت پیش پیغامبر عہد خویش برد حق تعالے بران پیغامبر

وحی فرستاد و گفت لَا اَوۡحَی اِلَی رَجُلٍ اِطۡمَاَنَّ قَلۡبُهٗ بِشَیۡئٍ مِّنَ اللّٰهِ

تحقیق میں نہیں وحی بھیجتا طرف ایک مرد کے کہ چین پکڑا ہے اُسکے دل نے ساتھ ایک چیز دنیا کے

یعنی بدرستیکہ من وحی نفرستم بسوی کسیکہ دل او آرمیدہ بود بچیزے از

دنیا آن مرد گفت الٰہی بکدام شئ دل من آویختہ بود فرمان شد بدان سر

دلت بیقرار بود کہ بار میدار دیلیقا آن درخت را از بیخ بر کند و گفت

اَللّٰهُمَّ لَا تَرۡزُقۡنِیۡ حَتّٰی اَمُوۡتَ فَاِنِّیۡ خَائِفٌ اَنۡ یَّطۡمَئِنَّ قَلۡبِیۡ

الٰہی نداست رزق دے مجکو یہانتک کہ مروں میں پس تحقیق میں ڈرتا ہوں اس سے کہ چین پکڑے دل میرا

اِلٰی شَیۡئٍ دُوۡنَکَ ۔ فرد

طرف ایک چیز کے سواے تیرے ۔

خواہم کہ بیخ صحبت اغیار برکنم		در باغ دل رہا نکنم جز نہال دوست

این بگفت و در عبادت شد پس ہر شبانگاہے مرا ورا یک انار از بالا از

کوہ فرود آمدے بلیقا روزہ خود بدان انار کشادے چون سہ روز بر آمد حق تعالے

ویرا وحی فرستاد یا بلیقا فَزِنۡتُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ بِثَلٰثِمِائَةِ سَنَةٍ

اے بلیقا وزن کیے گئے تین دن ساتھ تین سو برس کے

فَکَانَتۡ هٰذِهٖ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ اَرۡجَحَ مِنۡ ثَلٰثِمِائَةِ سَنَةٍ فَاُوۡحِیۡتُ اِلَیۡكَ

پس ہوئے یہ تین دن غالب تین سو برس سے پس وحی کی میں نے طرف تیرے

یعنی چون بوزن این سہ روز تو از آن سیصد سال گران آمد پس وحی کردم

بر تو پس اینجا باید دانست کہ تا ذکر آن نیز کرید بیقا یا بید نشان انس

بذکر و نگر دد و علامت انس گرفتن بذکر صحت یقین ست بر مذکور ۔

ے آرند کہ خواجہ ابراہیم ادہم و خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالے علیہما
در سفر بکلیہ صاحب بودند پیش از وقت افطار چیزے بدیشان رسیدہ۔
خواجہ ابراہیم آن را تصدق کردہ خواجہ سفیان گفت یا ابا اسحٰق۔

اِنَّکَ مُحْتَاجٌ اِلٰی قَلِیْلٍ مِّنَ الْعِلْمِ

تحقیق تو محتاج ہے طرف تھوڑے علم کے

پس چون وقت افطار شد باز چیزے رسیدہ خواجہ ابراہیم مرخواجہ سفیان
را گفت اِنَّکَ مُحْتَاجٌ اِلٰی قَلِیْلٍ مِّنَ الْیَقِیْنِ ۔

تحقیق تو محتاج ہے طرف تھوڑے یقین کے۔

در عوارف مسطور ہست قَالَ الْجُنَیْدُ وَقَدْ سُئِلَ عَنِ التَّصَوُّفِ

فرمایا جنید نے اور تحقیق پوچھے گئے تصوف سے

فَقَالَ اَنْ تَکُوْنَ مَعَ اللّٰہِ بِلَا عِلَاقَۃٍ وَسُئِلَ الشِّبْلِیُّ رَحِمَہُ

پس فرمایا یہ کہ ہووے تو ساتھ اللہ کے بے علاقہ اور پوچھے گئے شبلی رحم کرے اسکو

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنِ الْفَقْرِ فَقَالَ اَنْ لَّا تَسْتَغْنِیَ بِشَیْءٍ دُوْنَ الْحَقِّ

اللہ تعالیٰ فقر سے پس فرمایا یہ کہ نہ بے پروا ہو ساتھ ایک چیز کے سوا حق کے

در خبر ہست کہ مردے بر رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آمد و پرسید۔

مَنْ اَزْھَدُ النَّاسِ فَقَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ السَّلَامُ اَزْھَدُ النَّاسِ

کون بے رغبت ترین لوگوں کا ہے پس فرمایا حضرت نے بے رغبت تر لوگوں کا

مَنْ لَّمْ یَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبِلٰی وَتَرَکَ فَضْلَ زِیْنَۃِ الدُّنْیَا وَاٰثَرَ

جو کہ نہ بھولے قبر کو اور گل جانیکو اور چھوڑ دی زیادتی زینت دنیا کی اور اختیار کیا

مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى وَلَمْ يَعُدَّ غَدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَعَدَّ نَفْسَهُ

اس چیز کو جو باقی ہے اوپر اس چیز کے کہ فانی ہے اور نہ گنا کل کو دنوں اپنے سے اور گنے اپنے تئیں

مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ در جواہر مسطور است قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ وَ

رہنے والوں قبروں کے سے — فرمایا پیغمبر خدا نے اوپر انکے

آلِهِ السَّلَامُ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُوتِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ

اور آل انکے کے سلام جب دیکھو تم ایک مرد کو تحقیق دیا گیا ہے بے رغبتی بیچ دنیا کو اور کم

مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ و نیز مسطور است —

گویائی پس نزدیک ہو اس سے پس تحقیق وہ ڈالا جاتا حکمت

سُئِلَ الشِّبْلِيُّ عَنِ الزُّهْدِ فَقَالَ الزُّهْدُ غَفْلَةٌ لِأَنَّ الدُّنْيَا

پوچھے گئے شبلی معنے زہد کے سو پس کہا زہد غفلت ہے اسواسطے کہ دنیا

لَا شَيْءَ وَالزُّهْدُ فِي لَا شَيْءٍ غَفْلَةٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمَّا رَأَوْا

ناچیز ہے اور بے رغبتی بیچ ناچیز کے غفلت ہے اور کہا بعضے انکے نے جب دیکھا

حَقَارَةَ الدُّنْيَا زَهِدُوا فِي زُهْدِهِمْ فِي الدُّنْيَا لِهَوَانِهَا عِنْدَهُمْ فِي زُهْدِهِمْ قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ

حقارت دنیا کو بے رغبتی کی انہوں نے بیچ زہد اپنے کو بیچ دنیا کے واسطے خواری اسکی کے نزدیک انکے بیچ زہد انکے کے فرمایا حضرت نے اوپر

السَّلَامُ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ

انکی آل پر سلام نہیں دنیا بیچ آخرت کے مگر جیسا کرتا ہے ایک تمہارا انگلی شہادت

إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ در مشارق مسطور است

کی بیچ دریا کے پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کس قدر قطرہ پانی کے پھر ہو دریا سے

مَعْنَاهُ لَيْسَتِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةُ فِي مُقَابَلَةِ الْآخِرَةِ الْبَاقِيَةِ

معنی اسکے نہیں ہے دنیا فنا ہونے والی بیچ مقابلہ آخرت کے کہ باقی ہے

إلّا كقطرة من الماء في مقابلة البحر فأبغض الكريم

مگر مانند ایک قطرہ کے پانی بیچ مقابلہ دریا کے کیا بغض کریم نے

الدنيا خسيسة فأخسّ من الخسيس من رضي بالخسيس بدلًا

دنیا خسیس ہے پس خسیس تر خسیس سے ہے جو راضی ہو خسیس سے عوض

عن النفيس وفي المصابيح قال عليه وآله السلام والله ما الدنيا

پاکیزہ سے اور بیچ کتاب مصابیح کے فرمایا آنحضرت اور آنکے آل پر سلام قسم اللہ کی نہیں دنیا

في الآخرة إلّا مثل ما يجعل إصبعه في اليمّ فلينظر بمَ

بیچ آخرت کے مگر مانند اسچیز کے کہ کرے انگلی اپنی بیچ دریا کے پس چاہیے

يرجع يعني نسبة نعم الدنيا أو زمانها في جنب نعم

کہ دیکھو ساتھ کس چیز کو پھرتی ہے یعنی نسبت نعمتوں دنیا کے یا زمانہ اسکے کے بیچ مقابلہ نعمت آخرت

الآخرة أو زمانها ليس إلّا مثل نسبة الماء الذي

کے یا زمانہ اسکے کو نہیں مگر مانند نسبت پانی کے جو

يلتصق بإصبع أحدكم إذا غمسها في البحر

لپٹا ہوا ساتھ انگلی ایک تمہارے کے جب غوطہ دیتا ہے اسکو بیچ دریا کے

و نیز در عوارف مسطور است وعندي أنّ الزهد في الدنيا غير

اور میرے نزدیک یہ کہ زہد بیچ دنیا کے سوا

هذا فإنّما الزهد في الزهد بالخروج من الاختيار

اسکے ہے پس سوا اسکے نہیں کہ زہد بیچ زہد کے ساتھ نکلنے کے ہے اختیار سے

في الزهد لأنّ الزاهد اختار الزهد وأراده وأرادنا

بیچ زہد کے واسطے اسکے زاہد نے اختیار کیا زہد کو اور ارادہ کیا اسکو اور ہمارا ارادہ

يُسْنَدُ اِلَى عِلْمِهِ وَعِلْمُهُ قَاصِرٌ فَاِذَا اُقِيْمَ فِي مَقَامِ

اسناد کیا جاتا ہے طرف علم اسکے کے اور علم اسکا کوتاہ ہے پس جب قائم کیا گیا بیچ

تَرْكِ الْاِرَادَةِ وَانْسَلَخَ مِنْ اِخْتِيَارِهِ كَاشَفَهُ

مقام چھوڑنے ارادہ کے اور نکل گیا اختیار اپنے سے مکشوف کرتا ہے اسکو

اللّٰهُ تَعَالٰى بِمُرَادِهِ فَيَتْرُكُ الدُّنْيَا بِمُرَادِ النَّفْسِ

اللہ تعالے مراد اپنی کے ساتھ پس چھوڑتا ہے دنیا ساتھ مراد نفس کے

فَيَكُوْنُ زُهْدُهُ لِلّٰهِ تَعَالٰى حِيْنَئِذٍ۔

پس ہوتا ہے زہد اسکا واسطے اللہ تعالے کے اسوقت۔

اما اصل منشاء زہد علو ہمت است وکمال بصارت چشم توفیق وارادت کہ حق تعالے ایشانرا بخشیدہ است ہمیشہ اہل سعادت مر دنیا را خسیس بینند وبر آخرت نفیس نگزینند وہرکہ از آخرت بدنیا راضی شود ہر آئینہ نیز اہل ہمت ایشان خسیس من کل خسیس باشد چنانکہ آن مست لقاء رب غفور وآن گروہ از غیر حق عبور گزیدہ غربت را بسر رو یعنی قطب الاقطاب شیخ نور قدس سرہ در رسالہ خود انیس الغربا آوردہ است حکایت کناسے در محلہ عطاران گذشت بوی خوش در مشامش رسید بیضبط شد بیفتاد ہر سہ کہ از عطاریہا بیرون میزند بیہوش تر میشد حکیمے قدری گوہ نزدیک بینی او داشت در زمان بہوش آمد ونیز آوردہ است کہ دیوانہ ہموارہ در بہانہ مولود چون در راہ رسیدے بینی گرفتہ میماندے پرسیدند چرا بینی میگیری گفت از گندگی دنیا واین گندگی ہائے دنیا پیش حسیکہ مشام از او آن غربت اشام ظاہر است

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

تحقیق اللہ چاہتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور چاہتا ہے ستھرائی کرنیوالوں کو۔

در شان ایشان ست و اگر نه هشتے گلاب را بو چو آن خوش تر از گلاب آید و
حقیقت کار عالم در شیر ظاہر بینان از انچه ہست بعکس نماید دانشمندے
را بادشاہے پرسید که اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ و ہر جیفه را بوئے گنده باشد و بوئے دنیا
و کجاست گفت آرے دنیا را نیز بوئے ہست اما تارکان دانند نه آنانکه در کار طلب
این استخوان مردار با سگان ہم خوانند و در مکتوب شیخ شرف الدین رحمة الله علیه آمده است
که کلمه لا اله الا الله نفی و اثبات ست پس از نفی نفی دنیا مراد ست و از اثبات
اثبات حق سبحانه و تعالی و ترک دنیا علامت معرفت ست پس اینچنین بزبان حال
و افعال کلمه توحید گفتن ست پس چنین کس را که ذاکر بحال باشد حاجت بذکر
زبان نباشد و در انیس الواعظین مسطور ست عیسی علیه صلوة الله بر سر مرده
رسیده او را ہم چون غافلان خفته دیده گفت برخیز خدا را یاد کن گفت ازین
چه میخواہی که من دنیا را باہل دنیا گزاشته ام گفت بخسپ خوش

این رباعے در ملفوظ آمده ہست

رباعی

آنانکه در ہوائے تو شیدا نشسته اند	از جمله بریده و تنہا نشسته اند
خود را فدائے نام تو باید ہست کرده اند	گاہے فتاده گر بسر و پا نشسته اند

و در عوارف مسطور ست در معنی آیت

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا قِیْل
اور کیا ہم نے ان میں پیشوا کہ راہ دکہاتے تھے ہمارے حکم سے جب صبر کیا انہوں نے کہا گیا
صَبَرُوْا عَنِ الدُّنْیَا و در شرح مشارق مسطور ست قَالَ اَهْلُ الْمَعَانِی
کہا لوگوں معانی والے نے
صبر کیا انہوں نے دنیا سے
اَلصَّبْرُ عِبَارَةٌ عَنْ ثَبَاتِ بَاعِثِ الدِّیْنِ مُقَاوِمًا بَاعِثَ الْهَوٰی

ودر خیر المجالس آوردہ است کہ حاصل از مجاہدہ آن است کہ

صَرْفُ الْقَلْبِ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ اِلٰی غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَیِ اسْتِغْرَاقُ

و پھیرنا دل کا التفات سے طرف غیر خدا کے اور مستغرق ہونا بیچ بندگی اللہ تعالے کے

فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی واین نوع سر نفی و اثبات ست صَرْفُ الْقَلْبِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ

پھیرنا دل کا سواے اللہ کے سے

نفی ست وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ اثبات ست ودر عوارف مسطور ست

اور ڈوبنا بیچ بندگی اللہ کے

وَلَا یَسْتَقِیْمُ التَّوْبَۃُ اِلَّا بِصِدْقِ الْمُجَاھَدَۃِ وَلَا یَصْدُقُ الْعَبْدُ فِی

اور نہیں منضبط ہوتا توبہ مگر ساتھ سچی کوشش کے اور نہیں سچا جانا جاتا ہی بندہ بیچ

الْمُجَاھَدَۃِ اِلَّا بِوُجُوْدِ الصَّبْرِ رَوٰی فُضَیْلَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ

مجاہدہ کے مگر ساتھ ہونے صبر کے روایت کیا فضیلہ بیٹے عبید اللہ نے رضی

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَقُوْلُ الْمُجَاھِدُ

اللہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا درود اللہ کا اوپر اور اُنکی آل پر فرماتے تھے

مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ وَلَا یَتِمُّ لَہٗ ذٰلِکَ اِلَّا بِالصَّبْرِ

جہاد کرنیوالا وہ ہے جسنے جہاد کیا نفس اپنے سے اور نہیں تمام ہوتا ہی واسطے اسکے یہ مگر ساتھ صبر کے

ونیز مسطور ست کہ فاضلترین صبر آن ست کہ صبر علی اللہ باشد وصبر علی اللہ آن

کہ قصد دارادت خود بر حق تعالے استوار دارد بصدق مراقبہ دل ودور کردن

خواطر غیر سبحانہ وبران درستی نماید با حق تعالے از غیر حق تعالے صبر باید یعنی بسبب

آنکہ بحق بندگی کند از ماسوی اللہ او را ہیچ نباید قال عیسی علیہ السلام

اِدَامِی الْجُوْعُ وَشِعَارِی الْخَوْفُ وَلِبَاسِی الصُّوْفُ وَسِرَاجِی الْقَمَرُ

سالن میرا بھوک ہے اور شعار میرا خوف ہے اور لباس میرا صوف ہے اور چراغ میرا چاند ہے
وَدَابَّتِیْ رِجْلَایَ وَطَعَامِیْ وَفَاکِھَتِیْ مَا اَنْبَتَ الْاَرْضُ وَلَیْسَ
اور گھوڑا میرا دونوں پاؤں ہیں اور کھانا میرا اور میوہ میرا جو اگائے زمین اور نہیں
لِیْ شَیْءٌ وَلَیْسَ عَلَی الْاَرْضِ اَغْنیٰ مِنِّیْ۔
واسطے میرے کوئی چیز اور نہیں اوپر زمین کے غنی تر مجھ سے

وحقیقت فقر آن ست کہ بانچہ غیر حق سبحانہ وتعالیٰ ست بیرنشود **نقل** ست
کہ وحی کرد حقتعالیٰ بر موسیٰ علیہ السلام
یَا مُوْسیٰ اِذَا رَاَیْتَ الْغِنیٰ مُقْبِلًا فَقُلْ ذَنْبٌ عُجِّلَتْ عُقُوْبَتُهٗ
اے موسیٰ جب دیکھے تو دولتمندی سامنے پس کہہ گناہ ہو کہ جلدی کی عذاب اسکے نے
وَاِذَا رَاَیْتَ الْفَقْرَ مُقْبِلًا فَقُلْ مَرْحَبًا بِشِعَارِ الصَّالِحِیْنَ
اور جب دیکھے تو فقر کو سامنے پس کہہ شاباش سانہ طور نیک لوگوں کے۔
وشاہان اینمعنی خبر انکس نبود کہ دل او چون دل پیغامبران باشد بجدا از غیر خدا
اکتفا کردہ باشد واز ہمہ غیر حق سبحانہ تعالیٰ بیرو عرض کنند در نظر نیارد

بہر از سفرت فریاد برارد و بگوید	من چہ خواہم کرد بیدا و نہان
بے تو ای جان جہان جان جہان	از انکہ من کان للمولیٰ فلہ الکل

مملکت وارد در شرح مشارق آوردہ ست
یعنی جو اسکا ہوا اسکا صاحب ہو سب اسکا تمام عالم ہے

وَقَدْ اَحْسَنَ مَنْ قَالَ لَا وَحْشَۃَ مَعَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا رَاحَۃَ مَعَ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی
اور تحقیق کیا اچھا جسنے کہا نہیں وحشت ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور نہیں راحت ساتھ غیر اللہ تعالیٰ
وآنکہ گفتہ اند اَلصُّوْفِیُّ غَنِیٌّ مِّنَ اللّٰہِ این معنی دارد کہ چون ویرا ہیچ حاجت نماند
صوفی غنی ہے
کہ از خدا ایتعالیٰ بجا ہد ہر آیینہ او بدین معنی غنی باشد در خیر المجالس آمدہ ہست۔

غنا را چهار مرتبه است اوّل آنست که چون حاجت افتد از خدا بخواهد دوم آنکه از خدا نخواهد مگر خدا را سوم تفویض حاجت خود بر خدا تعالے کند یا خواسته و نا خواسته او را یکسان باشد چهارم آنکه از خدا بجز خدا را نیز نخواهد و این مقام اعلیٰ است

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ حَاكِيًا عَنِ اللّٰهِ إِذَا شَغَلَ عَبْدِي طَاعَتِي

فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اُن پر اور اُنکی آل پر حکایت کرتے ہوئے اللہ سے جب مشغول ہوتا ہے بندہ

عَنِ الدُّعَاءِ أَعْطَيْتُهُ خَيْرَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ ۔

میرا میری طاعت میں دعا سے دیتا ہوں اُسکو بہتر جو دیتا ہوں مانگنے والوں کو۔

پس هر که بعبادت نفی و اثبات مشغول شد از دو جهان بی غم گشت و بعباد دیگر او را حاجت نماند در روضه زندوسیه مسطور است روایت کرده عبد الله عمر رضی الله عنه که روزے پیش رسول علیه و آله السلام نشسته بودم که مردی بیامد آب وضو از اعضا او میچکید چون نظر مبارک رسول علیه و آله السلام بران مرد افتاد فرمود

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ

جو ارادہ کرے یہ کہ دیکھے طرف اہل جنت کے پس چاہئے کہ دیکھے اس مرد کو

همچنین دوم روز چون آن مرد بیامد رسول علیه و آله السلام همین سخن فرمودن مرد نماز سبک ادا کرد و روان شد عبد الله عمر رضی الله عنه گفت من نیز در عقب او روان شدم مرد در خانه در آمده بود که من نیز در رسیدم و در بکوفتم مرد بیرون آمد و گفت یا ابن اخی چه سانح شد گفتم میخواهم که چند روز در صحبت تو باشم و فائده گیرم پس مرد رهنما داده درون خانه در آمدم چون شب شد گمان بردم که مرد شب زنده خواهد داشت و در نماز خواهد گذرانید آن مرد فرض ادا کرده و در خواب شد تا صبح در خواب بود سه روز در صحبت او بودم همین معائنه کردم چهارم روز پرسیدم که از شما عبادتی

اللہ ہے وہ قوم ہیں جنہوں نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر استقامت کی انہوں نے

یعنی تمسکوا علی الدین المستقیم وتباعدوا عن الکفر

یعنی تمسک کیا انہوں نے اوپر دین مضبوط کے اور دوری کی انہوں نے کفر

والآثام والمعاصی والباطل وخافوا علی دینهم ان لا یسلب

اور گناہوں سے اور نافرمانیوں سے اور جھوٹ سے اور ڈرے وہ اوپر دین اپنے کے یہ کہ نہ

منهم تتنزل علیهم الملئکة وعند موتهم وفراقهم عن الدنیا ان

سلب ہو جاوے اُس سے اترتے ہیں اوپر انکے فرشتے اور نزدیک موت انکے کے اور جدائی انکی کی

لا تخافوا علی فوات دینکم عند نزعکم فانکم تخرجون علی الایمان

دنیا سے کہ نہ ڈرو تم اوپر فوت ہونے دین اپنے کے نزدیک نکلنے جان اپنی کی پس تحقیق تم نکلو گے اوپر

باللہ من دنیاکم ولا تحزنوا علی ما سلف من قبیح اعمالکم

ایمان کے ساتھ اللہ کے دنیا اپنی سے اور غم نہ کھاؤ اوپر اس چیز کے کہ گزر گئی برے عملوں تمہارے سے

فان ربکم یغفر لکم ذلك ویتجاوز عنکم بفضله ومنه بل

پس تحقیق رب تمہارا بخشے گا واسطے تمہارے یہ اور دور کرے گا تم سے اپنے فضل سے اور احسان سے بلکہ

قوله وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون معناه اذا استقمتم

ساتھ دلیل قول اللہ تعالی کے اور خوشوقت ہو ساتھ بہشت کے جو تھے تم وعدہ دئیے جاتے معنی اسکے جب

علی دین الاسلام والایمان فلکم الجنة التی وعدت لکم

استقامت کی تم نے اوپر دین اسلام کے اور ایمان کے پس واسطے تمہارے بہشت ہے جو وعدہ دیا گیا واسطے تمہارے

بقول ان المتقین فی جنت وعیون در آداب المریدین مسطور ست۔

ساتھ قول میرے کے تحقیق پرہیزگار بیچ باغوں کے اور چشموں کے۔

قیل للجنید رحمه اللہ تعالی عند الموت قل لا الہ الا اللہ فقال

کہا گیا واسطے جس کے حکم کرے اسکو اللہ تعالیٰ نزدیک موت کے کہ لا الہ الا اللہ پس کہا نہیں

مانسیتہ فاذکرہ درمشارق مسطورست قال ابو سعید رحمہ

بھولا میں اسکو پس یاد کروں اسکو کہا ابو سعید نے رحم کرے اس کو

اللہ لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ۔

تلقین کرو مردے اپنے کو نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

وطریق این تلقین آنست کہ نزدیک موت یعنی درحالت نزع بآواز نرم وخوش

برسر او بگویند تا بشنود وتکلیف نکنند کہ جائز نیست در شرح مشارق مسطور ست

فان قالوا فہو المراد وان لم یقولوا لا یکلفون ولکن

پس اگر کہیں پس وہ مراد ہے اور اگر نہ کہیں نہ تکلیف دیے جاویں لیکن کہیں

یقول الحاضرون کلمتی الشہادۃ حتی یوافق قولہم بالقلب

حاضر لوگ دو کلمے شہادت کے یہاں تک کہ موافقت کریں انکی بیچ اسکے ساتھ دل کے

وچون میت را در گور نہند دران وقت نیز تلقین آمدہ است در شرح مشارق آوردہ

کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انچہ بتلقین درین وقت امر کردہ شاید کہ از جہت آن

باشد کہ وقت نزع وقتیست کہ شیطان برآشنا کردن اعتقاد آدمی دران وقت

متعرض میشود پس محتاج میگردد بکسے کہ کسی او را از توحید ہوشیار کند وانکہ

لیکون ذلک اخر کلامہ حتی یصدق الذی قال علیہ وآلہ

تو ہووے یہ آخر کلام اسکا یہاں تک کہ سچا ہو وہ جو کہ فرمایا اوپر اور آل کی

السلام فمن کان اخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ

آل کے سلام بیچ حق انکے کہ جو کوئی کہ ہوا آخر اسکا کلام لا الہ الا اللہ داخل ہوا بہشت میں۔

وشہادت برحالت دریں حدیث نیز ذکر رفت اکنونا مصدق قول خواجہ

رضی الله که گفت مَا نَسِیتُهُ فَاذْکُرہ ولالت میکند بر سکون ضمیر وسر باطن ما دلیل سکون قلب آنست که گفت هرچند که وقت جان کندن وقتے دشوار ست بر حالت ما چنانکه داشتم برقرار ست وشبها دتین با خود همراه دارم ومرحق تعالے را فراموش نکرده ام که یاد آرم وسرور ازان ست که رسول علیه واله السلام فرمود اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ یعنی حیات مومن بر طریق حبس عاریت وبند وقید باشد پس چون قید دور شود هر آیینه سرور پیدا آمد قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانُ مَنْ

فرمایا امیر المومنین عثمان نے جو شخص کہ ہو دنیا

کَانَتِ الدُّنْیَا سِجْنَهٗ کَانَ الْقَبْرُ رَاحَتَهٗ وَمَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا جَنَّتَهٗ

قید خانہ اسکا ہو قبر راحت اسکے اور جو کوئی کہ ہو دنیا بہشت اس کا ہو

کَانَ الْقَبْرُ حَبْسَهٗ وَمَنْ کَانَتِ الْحَیٰوةُ قَیْدَهٗ فَاِنَّ الْمَوْتَ اِطْلَاقُهٗ

قبر قید خانہ اسکا اور جو کوئی کہ ہو زندگانی قید اسکا پس تحقیق موت چھوٹنا اسکا ہے

وَمَنْ تَرَكَ نَصِیْبَهٗ فِی الدُّنْیَا اِسْتَوْفَاهٗ فِی الْعُقْبٰی رحمت بر مسعود باد که گفت رباعی

اور جو چھوڑے نصیبہ اپنا بیچ دنیا کے پورا دیتا ہے اسکو بیچ آخرت کے

باک ندارم که ز تن جان رود	غم چه خورد آنکه ز زندان رود
مور چه را چیست ازین به که او	پر زند از چه سلیمان رود

ومر عاشقان درگاه الٰہ را مرگ مثل پلے ست که بدان بدوست رسند که گفته اند اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ وایشان ہمیشه در آرزو مرگ باشند

موت پل ہے پہنچاتا ہے دوست کو طرف دوست کے

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَاۤءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اگر گمان کرتے ہو تم یہ کہ تم دوست ہو اللہ کے سوا لوگوں کے

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ -

پس آرزو کرو تم موت کے اگر ہو تم سچے -

پس محب مخلص مرگ را ہمیشہ پس در آرزو نیابد و غیر از صادق موت را نتواند کرد دوست

وارد فا علیہ و آلہ السلام من احب لقاء اللہ تعالیٰ احب اللہ لقاءہ

فرمایا آپ پر اور انکی آل پر سلام جو کوئی دوست رکھے ملاقات اللہ تعالیٰ کی دوست رکھے اللہ ملاقات اسکی

و مراد از لقاء اللہ بعد مرگ است و در مشارق مسطور است عمر رضی اللہ عنہ

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ كَعَابِرِ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُوْرِ

رہ دنیا بیچ گویا کہ تو مسافر ہے یا بیچ گزرنے والا راہ کا اور شمار کر اپنے نفس کو بیچ والوں قبر کے

در شرح آوردہ است کہ غریب ہمیشہ باشتیاق کہ بہ اہل خود و وطن خود دارد

بہمہ حال بوقت ارتحال امیدوار باشد مثنی بناد کہ یا الرحیل ثم الرحیل

جیسا کہ راہ جاتا ساتھ کوچ کے پھر کوچ کرے -

و بہر یگان منزلے کہ قطع کند شوق او زیادہ تر گردد و چون آخرین منزل شود در

قلق افتد از شدت شوق فاذا وقع بصرہ علی وطنہ رق من طول

پس جب پڑے آنکھ اسکی اوپر وطن اپنے کے نرم ہو درازی مسافت

الغربۃ ثم بکی فرحا بوصولہ الی الوطن ونظرہ الی الاحباب

سے پھر روئے خوشی میں ساتھ پہنچنے اپنے کے طرف وطن کے اور دیکھنے اسکے طرف دوستوں کے

پس ہمچنین معنی رسول علیہ والہ السلام فرمود و راہ نمود بر آنکہ مومن باید کہ

طلب وصول الی اللہ در محبت و شوق شب سحر نالد

ہر دم شدہ کہ من غمزہ و سودائے	مے کشیم بار فراق و ستم تنہائے
حسرت زہر عندلیبی چو شکر مے نوشم	از کف ساقی دو رسد کاسہ مینائے

پس ہر آیینہ مومن مخلص را یاد حقتعالے در وقت جان دادن بغایت شوق

ومحبت بہتر از حالت دیگر باشد وآنچہ خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالے فرمود

مَا نَسِيْتُهُ فَاذْكُرُهُ اینجا سلم ابدا ہے مَا نَسِيْتُهُ بِالْجَنَانِ

نہین بہولا ہین اسکا پس یاد کرون اسکو — اور نہین بہولا ہین اسکو ساتہ دل کے

بِزَوَالِ السَّكِيْنَةِ وَالْاِطْمِيْنَانِ فَاذْكُرُهُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْعَادَةِ

ساتہ دور ہونے تسلی اور چین کے پس یاد کرون اسکو ساتہ زبان کے اوپر عادت کے اور وقت کی

وَالزَّمَانِ ونیز در آداب المریدین مسطور ست

وَقِيْلَ لِاَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّابِلِيْ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ هٰذَا شَيْءٌ قَدْ

اور کہا گیا واسطے ابی محمد بن رابلے کے کہ لا الہ الا اللہ — کہا یہ ایک چیز ہے تحقیق

عَرَفْنَاهُ وَبِهٖ يَفْنِيْ وَقِيْلَ لِزُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ فَقَالَ

پہچانا ہم نے اسکو اور ساتہ اسکے یقین میرے اور کہا گیا زبیر کو رحم کرے اللہ تعالےٰ اسکو یہ پس کہا نہین بہتر

لَا اَحْسَنَ غَيْرُهُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ

سوا اسکے جیسا فرمایا پیغمبر نے اونپر اور اونکی آل پر سلام دنیا لعنت کی گئی ہے ساتہ اسچیز

بِمَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا در شمائل اتقیا آورده است

کے کہ اسمین ہے مگر یاد اللہ تعالےٰ کی یا عالم والا یا سیکہنے والا علم کا

قول محقق ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى حَلَالٌ لَيْسَ فِيْهَا حَرَامٌ وَذِكْرُ الْغَيْرِ

یاد اللہ کی حلال ہو نہین بیچ اسکے حرام اور ذکر غیر کا حرام ہے بیچ اسکی نہین حلال

حَرَامٌ لَيْسَ فِيْهَا حَلَالٌ وجواب این بزرگان کہ در وقت موت حاضران

را داده‌اند ہمہ دلالت میکند بر اطمینان واہتزاز بذکر حق وبر کمال استقامت در رسالہ

نہدہ وسیہ مسطور ست ابو منصور صباغ گفت کہ حق تعالے بر ذریت آدم خطاب کرد

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى شَهِدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

کیا نہین ہون مین رب تمہارا کہا اونہون نے ہی تو گواہی دی اللہ نے اوپر انکے

بازحق تعالے ازانجا بدنیا فرستاد و باز بوحدانیت او گواہی دادند وکلمۂ شہادت

بر زبان راندند و پیغامبران و مومنان گواہ شدند باز چون درآورده شوند

در گور و فرشتگان از ایشان پرسند آنجا نیز کلمۂ شہادت بر زبان آرند و ملائکہ

بشنوند و گواہ شوند پس چون روز قیامت شود ابلیس لعین قصد بنده کند و گوید

هٰذَا مِنْ شِيْعَتِيْ لِأَنَّهُ تَبِعَنِيْ عَلَى الْمَعَاصِيْ فرمان شود۔

یہ گروه میرے ہے واسطے اسکے پیروی کی میرے اوپر گناہونکے

لَا سُلْطَانَ لَكَ عَلَيْهِ لِأَنَّ ابْتِدَاءَ أَمْرِهِ عَلَى التَّوْحِيْدِ وَأَوْسَطَهُ

نہین غلبہ واسطے تیرے اوپر اسکے واسطے اسکے کہ ابتدا کام اسکے کا اوپر توحید کے اور بیچ کا کام

عَلَى التَّوْحِيْدِ وَانْتِهَائَهُ عَلَى التَّوْحِيْدِ لَا سُلْطَانَ لَكَ عَلَيْهِ يَا شَيْطَانُ

اسکا اوپر توحید کی اور آخر اسکا کام اوپر توحید کے نہین غلبہ واسطے تیرے اوپر اسکے اے شیطان

ثُمَّ يَقُوْلُ لِمَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ اِذْهَبُوْا بِعَبْدِيْ اِلَى الْجِنَانِ

پھر فرماویگا واسطے فرشتون رحمت کے لیجاؤ بندے میرے کو طرف بہشت کے۔

گفته اند چون بنده مومن در کثرت مواظبت و ملازمت ذکر حق تعالے سبحانہ تعالے

گداخته گردد و بمقام محبت رسد معاصی او زیان نکنند۔

كَمَا جَاءَ فِي الْأَثَرِ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهُ ذَنْبٌ

جیسا کہ آیا بیچ حدیث کے جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالے بندے کو نہین ضرر کرتا اس کو گناہ

واین بدو معنی مستقیم آید یکے آنکہ اگرچہ قادر شود و ہم کردن نتواند

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَّأٰى بُرْهَانَ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور البتہ تحقیق قصد کیا اس عورت زلیخا نے یوسف کا اور قصد کیا یوسف نے زلیخا کا اگر نہوتا یہ کہ دیکھے

رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ

دلیل رب اپنے کی اسیطرح تو کہ دور کریں اس سے برائی اور بیحیائی تحقیق وہ بندون ہمارے خالص کیے گیون سے تھا

دوم آنکه اگر بکند و بتوبه توفیق یابد و باستغفار شتابد پس مومن باید که کلمه
طیبه بسیار گفتن عادت کند و این عبادت را سرمایه سعادتها تصور کند تا
در حیات اگر این کلمه بسیار بر زبان راند و دل موافق بزبان گرداند در گور از
سوال منکر و نکیر در شاند و بروضه زند و سبحه مسطور رسند۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَالَ وَجَدْتُّ

ابی عبد اللہ زاہد سے رحم کرے اسکو اللہ تعالے کہا پایا مین نے

فِیْ بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّ الْقَبْرَ یَنُوْحُ كُلَّ یَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ یَقُوْلُ

بعض کتابون مین کہ قبر نوحہ کرتی ہے ہر دن سات بار کہتی ہے

اَنَا بَیْتُ الْوَحْدَةِ فَاجْعَلُوْا مُؤْنِسِیْ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا بَیْتُ

مین گہر تنہائی کا ہون پس کرو دوست میرا پڑہنا قرآن کا اور مین گہر

الظُّلْمَةِ فَنَوِّرُوْنِیْ بِصَلٰوةِ اللَّیْلِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ فَاحْمِلُوا

اندہیرے کا ہون پس روشن کرو مجھکو ساتھ نماز رات کے اور مین گہر مٹی کا ہون پس

الْفِرَاشَ وَهُوَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ لِتَحْمِلُوْهَا زَادًا لِاَنْفُسِكُمْ وَاَنَا بَیْتُ

اٹھاؤ بچھونا اور وہ عمل نیک ہے تو کہ اٹھاؤ اسکو توشہ واسطے ذات اپنی کے اور مین گہر

الْاَفَاعِیْ فَاحْمِلُوا التِّرْیَاقَ وَالْبَادْزَهْرَ وَاَنَا بَیْتُ الضِّیْقِ فَاتَّخِذُوْا

سانپون کا ہون اٹھاؤ تریاق اور بادزہر اپنے ساتھ اور مین گہر تنگ ہون پس توشہ اٹھاؤ

لِاَنْفُسِكُمْ مِنَ السَّعَةِ لِهٰذَا الضِّیْقِ وَاَنَا بَیْتُ الْفَقْرِ فَاتَّخِذُوْا

اپنی ذات کیواسطے توانگری کے واسطے اس غنی کے اور بین گہر ہون محتاج کا پس تحقیق آپہا فقر

لا نفسکم من غناکم لھذا الفقر و انا بیت السؤال

اپنی ذات کیواسطے توانگری اپنی سے واسطے اس فقر کے اور میں گہر ہون سوال کا

وھو سؤال المنکر و النکیر من ربک و ما دینک فاکثروا

اور وہ پوچھنا ہے منکر اور نکیر کا کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا پس بہت کہو

علی نفسہ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ـ

اوپر بیچ میرے کہنا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ـ

پس چون گور خانہ ایست تنہا و تار و غار ایست بی غمگسار خنکی باد مر تا لبان

قرآن که در خانه وحدت چون گور مونسے چون کلام حق برابر ایشان باشد کما ورد

فی الدعاء اللھم اجعل القرآن لنا قرینا و فی القبر مونسا

جیسا وارد ہوا بیچ دعا کے ابجد اکر قرآن کو واسطے ہمارے نزدیک اور بیچ قبر کے دوست

و نیز گور خانه ایست تاریک و بے نور پس بشارت بصفیا سرور مر آنکسا را

که چراغی از شبهان روا دارند که شب تا روز از ذکر پروردگار زنده دارند ـ

قال علیہ و آلہ السلام من ذکر اللہ فی سواد اللیل

فرمایا پیغمبر نے جسنے یاد کیا اللہ کو بیچ اندھیارات کے روشن کرتا ہے اللہ اسکو دل کو اور اسکی قبر کو

نور اللہ قلبہ و قبرہ آنانکہ نماز شب بسیار گزارند که در قیام شب مومن شرف

و جہاں است قال علیہ و آلہ السلام شرف المؤمن قیامہ باللیل و عزہ استغناءہ عن الناس

فرمایا آنحضرت نے بزرگی مومن کی قیام اسکا بیچ رات کے اور عزت اسکی بے پرواہ ہونا اسکا لوگونسے

و گور خود را بنور نماز شب و ذکر شب پر نور کنند نقل ست از ابی بکر وراق که

را گفت چہار چیز سالہا طلب کردم پس نیافتم آنرا مگر در چہار چیز اول آنکہ خدا

حق تعالیٰ طلب کردم پس یافتم آنرا در طاعت دوم طلب کردم فراخی عیش پس یا
فتم آنرا در نماز چاشت و طلب کردم روشنائی گور پس یافتم آنرا در نماز شب
و طلب کردم عزت را پس یافتم آنرا در استغناء عن الخلق و نیز گور خانہ ایست
از خاک اتیرہ فراش و بے بستر پس بشارت باد مر صالحان و نیکوکاران را
کہ علما نیک را بستر ہائے گور گردانند مر بندہ را چنانچہ از مرگ چارہ نیست ہمچنین
از جزاء عمل نیز چارہ نیست قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لا بد لکم من جزاء عمله

ترجمہ یا حضرت نے فرمایا جن پر اور انکی آل پر سلام ضرور ہے تمکو بدلا عمل اپنے کا

نقل ہست از خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ۔

یقول بلغنا ان اللہ تعالیٰ اوحی الی النبی محمد علیہ وآلہ
کہتے تھے پہنچا ہمکو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف نبی محمد کی اُن پر اور انکی آل کے
السلام یا محمد احبب من الدنیا ما شئت فانک مفارقه واعمل
سلام اے محمد چاہ دنیا سے جو چاہے تو پس تحقیق تو جدا ہی کرنیوالا ہے اس کا
ما شئت فانک ملاقیه وعش ما شئت فانک میت عن قریب
اور عمل کر جو چاہے تو پس تحقیق تو ملنے والا ہے اس کو اور زندگی کر جو چاہے تو پس تحقیق تو مرنے والا ہے نزدیک

و از حجاج بن اسعد رحمہ اللہ تعالیٰ نقل ہست او گفت کہ دیدم من خود را در خواب
با اہل گورستان و دیدم ایشان را کہ یکے در گور با خفتہ بعضے بر خاک بعضے بر
سندس و بعضے بر حریر و دیباج و ریحان پس گفتم اگر میان ایشان برابری بود
چہ خوش شدے پس یکے از ایشان جواب داد و گفت
یا حجاج هذه منازل الاعمال من عمل صالحا فلانفسهم
اے حجاج یہ مکان عملونکے ہیں جو عمل کرے نیک پس واسطے ذات اپنی کے بچھونا کرتے ہیں۔

تَهْتَدُوْنَ - قول امیر المومنین عثمان ست رضی الله عنه

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ يَتْرُكَهَا وَاَرْضٰى رَبَّهُ قَبْلَ

بہتر بنی آدمیوں کا جو کوئی ترک کرے دنیا کو پہلے اس سے کہ چھوڑے ہو اسکو اور راضی کرے رب

اَنْ يَلْقَاهُ وَعَمَّرَ قَبْرَهُ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَهُ -

اپنے کو پہلے اس سے کہ ملے اس سے اور آباد کیا اپنی قبر کو پہلے اس سے کہ داخل ہو اس میں۔

پس ای عزیز چون عمر عزیز ست حیرت بر آن بی تمیز ست که فرصت را
بگذارد و وقت را غنیمت نشمارد در خبر ست هر روزی که بر عباد میگوید -

يَا ابْنَ اٰدَمَ اِغْتَنِمْنِيْ وَخُذْ حَظَّكَ مِنِّيْ فَمَتٰى اُفَارِقُكَ لَا اَعُوْدُ اِلَيْكَ -

اے بیٹو آدم کے غنیمت جان مجھکو اور فائدہ اپنا مجھ سے لے جب جدا ہونگا میں تجھ سے نہ پھر آؤنگا طرف تیرے

و نیز گور خانه ایست جای کژدمان و ماران که پر از موذیان و مردم آزاران ست
عقارب و افاعی باشند از بزرگان سماع ست که پادشاهی را مرضی سخت
لاحق شد طبیبان آن را به نیش عقارب دوا فرمودند پس آن مقدار کژدم که بایست هر چند
که کافتند نیافتند درویشی بود صاحب کشف پادشاه پیش آن درویش رفت و ماجرا
گفت درویش جواب نمود و فرمود که هر چه غرض دارید از ینجا بردارند کسان پادشاه
آن مقام را کافتند خزانه عقارب یافتند چنانچه قدر حاجت برداشتند باقی همانجا
گذاشتند پادشاه التماس نمود که این چه نوع جای ست درویش گفت این قبر ستمگاری
ست حفره مردم آزاری بود پادشاه چون از درویش چنین شنید و دید آنچه دید ملک
دنیا بر دل او سرد شد سلطنت ترک داده در خدمت درویشان در آمد و یکی از ایشان
گشت و برای نجات ازین حال تضییع مال و دادن زکوة ببخیلی و تارک الصلوة مقدورست -

قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مدد کرو اوپر نیکی اور تقویٰ کے اور مت مدد کرو اوپر گناہ اور زیادتی کے

اما بہترین تریاق کہ برای آن حاذق بر دارند آن ہست کہ زبان بہ کلمہ توحید تر دارند

و ہر کہ بحقیقت این کلمہ رسید کہ آن حقیقت نفی و اثبات ہست بر حکم

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُہُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ را من حجاب ظلمت

اللہ ولی ہے انکا جو ایمان لائے نکالتا ہے انکو اندھیروں سے طرف اجالے کے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَہُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے یہ لوگ واسطے ان کے

الْاَمْنُ وَہُمْ مُّہْتَدُوْنَ بِظُلْمٍ اَیْ بِشِرْکٍ کَمَا قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ

امن ہے اور وہ راہ پا گئے ہیں ساتھ ظلم کے یعنی ساتھ شرک کے جیسا کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے

یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔

اے بیٹے میرے شریک کر ساتھ اللہ کے تحقیق شرک البتہ بڑا ظلم ہے۔

و پنجم کلمہ کہ قبر میگوید آن ہست کہ من خانہ تنگی ام پس چیزے ازین فراخی خود برای تنگی

ہمراہ بیارید فَاَمَّا الْقَبْرُ یُوَسَّعُ عَلٰی بَعْضِ اَہْلِہٖ وَیُضَیِّقُ عَلٰی بَعْضٍ اٰخَرَ

پس اما قبر کشادگی کرتی ہے اوپر بعضے صاحب قبر کے اور تنگی کرتی ہے اوپر بعض آخر کے۔

پس گورہا مومنان مخلص ہمچو سینہ ہاے ایشان فراخ و کشادہ باشند و گورہاے

کافران و منافقان بر خلاف آن۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَہُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا پس جو شخص کہ کھولدیا اللہ نے سینہ اسکا واسطے اسلام کے پس وہ اوپر روشنی کے

رَّبِّہٖ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَۃِ قُلُوْبُہُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ

کے ہو رب اپنے کی پس خرابی ہے واسطے انکے جنکے دل سخت ہیں یاد اللہ کی سے یہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں

مُبِین قَالَ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ لَیْسَ عَلٰی اَھْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

فرمایا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام نہیں ہے اوپر کہنے والوں لا الہ الا اللہ کے

وَحْشَۃٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ وَکَاَنِّیْ بِاَھْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَنْفُضُوْنَ

وحشت بیچ قبروں انکی کے اور گویا کہ میں ساتھ اہل لا الہ الا اللہ کو جھٹرتے ہیں

التُّرَابَ عَلٰی رُءُوْسِھِمْ وَیَقُوْلُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا

مٹی کو اوپر سروں اپنے کے اور کہیں کے سب تعریف واسطے اللہ کے جو لیگیا ہم سے غم

الْحَزَنَ ط اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرٌ۔

تحقیق رب ہمارا البتہ بخشنے والا قدر دان ہے۔

و باید دانست کہ فجار را در گورہا بر ایشان تنگی باشد بر انواع۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَلَّا اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ۔

فرمایا اللہ تعالے نے حق ہے تحقیق عمل نامہ بدکاروں کا البتہ بیچ سجین کے

و بدانچہ رسول علیہ و آلہ السلام فرمود لَیْسَ عَلٰی اَھْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْشَۃٌ

نہیں اوپر اہل لا الہ الا اللہ کے وحشت

از اہل لا الہ الا اللہ مخلصان مراد اند کہ لباس حیات در بر ایشان تنگ ست

کہ در ایشان اوامر ایشان را ہمیشہ با خویشتن جنگ ست و اہتمام تمام شان

بر عدم التماس ست و ایشان را با صد ندم بر نفقہ و خود پاس ست

فَالْقَبْرُ لَھُمْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ۔

پس قبر واسطے انکے ایک باغ ہے باغوں بہشت کے سے۔

الا کلمہ شکر تقریب آن ست کہ بگوییم خانہ نفس را ہمیں زخم بسیار ہست بر ایشان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور توشہ اٹھاؤ پس تحقیق بہتر توشہ پرہیزگاری ہے

و رسول علیہ وآلہ السلام فرمود کہ شما یان دوست میدارید مالہا دیگران را و دشمن

میدارید مالہای خود را گفتند یا رسول اللہ این چہ باشد ما ہر یکی دوست میداریم

مالہای خود را فرمود علیہ وآلہ السلام مالہای شما آن ست کہ پیش فرستید و مالہای

غیر آن ست کہ پس بگذارید ہ برگ عیشی بگور خویش فرست

کس نیارد ز پس تو پیش فرست کلمہ ہفتم کہ گور بگوید آن ست کہ میگوید

من خانہ ام کہ در من سوال ست و آن سوال منکر و نکیر ست مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ

پس بیار بگوید بسبب قول لا الہ الا اللہ پس باید کہ مومن ہمیشہ بدل و زبان

بیدار و بزبان در یاد حق سبحانہ وتعالیٰ مستغرق و مشغول باشد زار و بیقرار

بنالد و بپوید محبت غیر از دل بگسلاند ہ چون بلبل بیقرار در موسم گل

مے نالد و لاکہ بعد از ین نتوانے در مشارق الانوار مسطور ست۔

وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ

روایت ہے براء بیٹے عازب سے مسلمان جب پوچھا جاتا ہے بیچ قبر کے گواہی دیتا ہے کہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد بندہ ہے اسکے اور پیغمبر اسکے پس یہ ہی قول ثابت رکھتا ہے

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔

اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے۔

در روضۃ زندویسہ مسطور ست گفتہ اند بعضے علما چون دو فرشتہ یعنی منکر و

نکیر مومن را در گور بیایند و بپرسند من ربک پس بیدار کنند مومن را از

خوابی خوش پس مومن گمان برد کہ وقت نماز ست بگوید۔

هَاتُوا الْمَاءَ حَتّٰى اَتَوَضَّأَ وَاُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔
لے آؤ پانی یہانتک کہ وضو کروں میں اور نماز پڑھوں دو رکعتیں۔
یعنی آب طلبید و بگوید کہ آب بیارید تا وضو کنم دو رکعت نماز بگذارم فرشتگان گویند
لَيْسَ هٰذَا وَقْتُ الصَّلٰوةِ وَلٰكِنَّا جِئْنَاكَ لِنَسْئَلَكَ عَنِ الرَّبِّ تَعَالٰى
نہیں یہ وقت نماز کا ولیکن ہم آئے ہیں تیرے پاس تو پوچھیں ہم تجھ سے پروردگار تعالےٰ سے
یعنی وقت نماز نیست و ما فرشتگان خدائیم و ترا از خدا سوالے پرسیم پس مومن
بتوفیق حق تعالےٰ جواب گوید کما قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
جیسا فرمایا اللہ تعالےٰ نے ثابت رکھتا ہے اللہ انکو جو ایمان لائے ہیں
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ فَاِذَا اَجَابَ الْعَبْدُ
ساتھ قول ثابت کے بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کے پس جب جواب دیا بندے نے
قَالَ لَهُ الْمَلَكَانِ نَمْ نَوْمَةَ الْعَرُوْسِ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ عَنْكَ اِلٰى يَوْمِ
کہیں اُسکے دو فرشتے سو سونا دلہن کا پس نماز پڑھتے ہیں تیری طرف سے طرف دن
الْقِيٰمَةِ وَثَوَابُهَا لَكَ بِحُرْمَةِ تَوْحِيْدِكَ وَاِيْمَانِكَ وَاِيْنَ عَسَرَ الْاٰنِ
قیامت کے اور ثواب اُسکا تجکو ساتھ برکت توحید تیری کے اور ایمان تیرے کے۔
معنیست کہ رسول علیہ و آلہ السلام فرمود کما تَعِيْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَكَمَا
جیسا زندگی کرتے ہو تم مرو گے اور جیسا
تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ وَكَمَا تُبْعَثُوْنَ تُحْشَرُوْنَ۔ قطعہ
مروگے اُٹھائے جاؤگے اور جیسا اُٹھائے جاؤگے حشر کیے جاؤگے۔

پنداری کہ مہرت از دل عاشق برود ہرگز	چو میر و مبتلا میرو چہ خیزد مبتلا خیزد
ز لحد مرگ من بینی گیاہ بر گور من رستہ	نوشتہ نامت ایجانان ز ہر برگ گیاہ خیزد

سبحان الله بندهٔ مخلص در عبادت حق سبحانه و تعالی چنان مستغرق فرو رفته
باشد و بطاعت پروردگار خود بطریق انس گرفته باشد که از واقعه جان دادن
و در گور افتادن خبرش نبود تا از فرشتگان آب طلبد و گوید۔

هَاتُوا الْمَاءَ حَتّٰی اَتَوَضَّأَ وَاُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ رباعی

لے آؤ پانی یہاں تک کہ وضو کروں میں اور نماز پڑھوں میں دو رکعت۔

از بهر رخ تو مبتلا می باشم | واندر غم تو در بلا می باشم
در یاد جمال تو چنان مدهوشم | کز خود خبری نیست کجا می باشم

هر آئینه جائیکه در محبت و عشق یافته اگرچه هر ذره خاک وجود او را باد بهر جانب ببرد
نهانی که در محبت و یاد دوست نهاده باشد از جا نبرد

این ندانی که گهر مهر تو از یاد برود | گرچه تن خاک شود مهر بجان خواهد بود

پس مومن شدت های گوناگون ... سکرات و غمرات موت چشیده باشد
اما چون عنان باطن از محبت غیر تافته و انس بکمال توحید یافته باشد از دل او
آن راز و ران هیبت باز پرس نرود که در گور بدانچه در دنیا داشته هم بدان راز بر
سینه رود چنانکه گفته ف

در سینه دارم یاد تو تا بر زبانم میرود | با این همه بیداد او و آن عهد بی بنیاد او

از بزرگان سماع ست که چو دو پیر از
دوستان خدا فرشتگان در گور رسیدند از توحید پرسیدند آن بزرگ گفت مقام
شما ازینجا چه مقدار راست گفتند چندین صد سال راست گفت شما چندین راه
آمدید حقتعالی را فراموش نکردید مرا که یک ذراع زمین فرو آمده ام حق را چگونه فراموش

فصل سیزدهم ۱۳ در تصحیح محاسبه حال برای مراقبه مال و منزلت نزول
شدید و دست مزدن بهره وری توحید

صادق باید که بهمه حال از کار خود دوراز نی که با حضرت کردگار در مراقبه دارد آنرا
هیچگاه بے محاسبه نگزارد و قدر منزلت خود عند الله مقدار محبت حق سبحانه و تعالیٰ
که در دل اوست پندارد در روضه زندوسیه مسطور ست

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْرِفَ مَنْزِلَتَهُ مِنَ اللهِ

فرمایا حضرت نے اپنے اور انکی آل پر سلام جو ارادہ کرے یہ کہ پہچانے مرتبہ اپنا الله سے

فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللهِ تَعَالَى عِنْدَهُ مَعْنَاهُ مَنْ أَرَادَ أَنْ

پس چاہئے کہ دیکھے کیونکر ہے مرتبہ الله تعالیٰ کا نزدیک اسکے معنے اسکے یہ ہین کہ جو ارادہ کرے کہ

يَعْرِفَ مَحَبَّةَ اللهِ تَعَالَى إِيَّاهُ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَحَبَّتُهُ لِلّٰهِ

پہچانے محبت خدا تعالیٰ کی اپنے حق ہین پس چاہئے کہ دیکھے کیونکر ہے محبت اسکی واسطے الله کے

مے آرند چون نمرود لعین مهتر ابراهیم علیه السلام را در خانه کشید و منجنیق کرد
تا به آتش اندازند خلیل الله علیه السلام گفت حسبی الله پس در هوا بود که جبرئیل
رسید و گفت هَلْ لَكَ حَاجَةٌ یا خلیل الرحمن اگرچه در مقام [illegible] خاص شود
متوجه تام که داشت دل از جبرئیل علیه السلام بر داشت و گفت أَمَّا إِلَيْكَ فَلَا
جبرئیل علیه السلام گفت سَلْ رَبَّكَ گفت حَسْبِيْ مِنْ سُؤَالِيْ عِلْمُهُ بِحَالِيْ پس از
حضرت عزت فرمان در رسید يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ

اے نار رہو جا ٹھنڈی اور سلامت اوپر ابراہیم کے

یا در بے خبری چه دوای تو منم
گر بے سر کوئے عشق باکش تو شوی

در کس منگر چو آشنای تو منم
شکرانه بده که خونبهای تو منم

در روضه زندوسیه مسطور ست که خلف نام بادشاہے بود در بصره او گفتا
که بر من مجذوبے را آورد که دست و پائے نداشت و چشم هم رفته بودند

چیزے کہ پیش آدمی نہادند چون بہائم میخورد پس او را مجذوب دانستم و را آوردم
و از حال او چند روز یاد نیاوردم باز نزد پیش او رفتم و عذر خواستم و گفتم

إِنِّي لَمْ أَذْكُرْكَ گفت لٰكِنْ لِي مَنْ يَذْكُرُنِي

تحقیق میں نہیں یاد کرتا ہوں تجھکو لیکن واسطے میرے وہ شخص ہے کہ یاد کرتا ہے مجکو
یعنی چون گفتم کہ چندروز ترا یاد نیاوردم گفت کہ من کسی دارم کہ مرا یاد میکند باز گفتم

إِنِّي غَفَلْتُ عَنْكَ فَقَالَ لِي مَنْ لَا يَغْفُلُ عَنِّي باز گفتم إِنِّي نَسِيتُكَ فَقَالَ

تحقیق میں غفلت کی تجھ سے پس کہا مجکو وہ شخص کہ نہیں غافل ہوتا مجھ سے تحقیق میں بھول گیا تجھکو

لِي مَنْ لَا يَنْسَانِي - پس کہا مجکو وہ شخص ہے کہ نہیں بھولتا مجکو-

پس گفتم شاعرے بجو اہم کہ غمخواری تو کند گفت این —

چہ سخن ست من خود بادشاه تمام دنیا و تمام عروسان دنیا ام گفتم سبحان الله این
چہ بادشاہی ست کہ دست و پا و چشم نداری و چون بہائم میخوری پس گفت

ای خلیفه أَلَيْسَ رَبِّي قَدْ تَرَكَنِي لِسَانًا أَذْكُرُ رَبَّهُ وَيَرْزُقُنِي مِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ

کیا نہیں رب میرے نے تحقیق چھوڑی ہے مجکو زبان کہ یاد کروں رب اپنے کو اور رزق دیتا مجکو اس جگہ سے کہ نہیں گمان ہے

پس چند مدت بر لبیت و برحمت حق پیوست من از بیت الاکفان کفنے دا ورا بیرون
آوردم وا ورا در آن پیچیدم اندکے ورا ز آمد پاره کردم خوش نشد در خواب دیدم کہ گویند
بیگو یدک بخیلے کردی بر دوست خدا کفن دراز و آنرا پاره کردی حاجت نیست یار
کفن تو کہ ما او را در سندس و استبرق پیچیدیم پس بیدار شدم از خواب و کفن را از
کفن خانہ نیافتم پس مومن باید کہ در ہر حالے متوجہ باشد الی الله توجہ نام اگرچہ
در تحقیق بود یا در خاص و چنان در یاد حق مستغرق بود کہ نداند صبح ست یا شام
و ہوش نداشتہ باشد از اندام چنین کس متقی باشد قوی کہ بہشتاد درجہ از مومن

ضعیف بہتر و برتر باشد مے آرند کسے از خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمہ پرسید
كَيْفَ اَصْبَحْتَ فَقَالَ لَا صَبَاحَ عِنْدِيْ وَلَا مَسَاءَ خوش گفت ہر کہ گفت
کیونکر صبح کی تو نے پس کہا نہین صباح نزدیک میرے اور نہ شام

مستغرق یادش آنچنانم — کز ہستی خویش شد فراموش

و مر مومن را ہیچ نعمتے بالاتر از زبان ذاکر و دل شاکر نیست چون این دو چیز
با آن دو چیز ہم دارد چنانکہ شایان ست خزانہ دارد و بانود کہ بے پایان ست
ولے این سعادت با ہر دو لئے کہ ہست در چہار پایان ست — **قطعہ**

شب تاریک دوستان خدائے	مے بتابد چو روز رخشندہ
این سعادت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مے آرند کہ ایوب صابر علیہ السلام در بلا صابر ہمے بود و ہیچ نے نالید مر تا
کرمے میگذشتند میگفتند اے ایوب از خداوند خود بخواہ تا ترا عافیت دہد گفتے
نخواہم شد کہ حقتعالے مرا طعنہ زند کہ ہفتاد سال نعمت دادم ہفت سال محنت
من نکشیدے ازین نتوانم خواست رضا حق تعالے ست ہرگاہ کہ خواہد عافیت
دہد تا روزے کرم از تن مبارک وے جدا شد ایوب علیہ السلام برگرفت و بر تن نہاد
و گفت بخور تا بہ شمارا روزی ہست بدین ہر دو کرم فرمان شد کہ یکے دل ایوب علیہ السلام
را بخورد و دوم زبان را چون آن ہر دو کرم بدان مقام رسیدند ایوب علیہ السلام بنالید و گفت
كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ -
جیسا فرمایا اللہ تعالے نے یہ کہ مجکو چھوا ضرر نے اور تو بڑا رحم کرنیوالا سب رحم کرنیوالون سے
جبرئیل علیہ السلام در رسید و گفت ہفت سال و ہفت ماہ و ہفت روز و ہفت ساعت
کرمان بخوردند نے نالیدی اکنون کہ مے نالی چیست ایوب علیہ السلام گفت چندین

مدت در و نبود چنانکه اکنون در و مندم جبرئیل علیه السلام گفت دانی چیست
گفت نمیدانم جبرئیل گفت فرمان میشنو و آنچه از ما بود و باخت سپار ما بود و این
باخت سپار لست از ان تو را درد رسید و ستیهنده گو بیند جبرئیل علیه السلام پرسید چرا ای
نبی ایوب علیه السلام گفت دردمندم گفت از چه چیز گفت تن و مال و اهل و عیال
همه را فدای کردم بدین و چنین خرسند بودم دل و زبان اکنون زبان میرسد
که این دو خزینه که جایگاه معرفت و شهادت و مقام یاد و محبت حق تعالی
بود و ست درین افتاد و هلاک ایوب آمد و چون اینهمه ابتلا را ایوب علیه السلام
را از خواهش شیطان زخم رسیده بود هم بدو بشت کرده بنالید و گفت۔

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰانُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ مولف ست فرد

یعنی کہ مجکو ہاتھ لگایا شیطان نے ساتھ رنج اور عذاب کے

چون من بد شمن تو فرد و نا در هم و دیش
در حق من تو گفته دشمن مکن بگوش

ایوب علیه السلام این سخن بگفت حق تعالی را رحمت کرد و تعالی شنید جبرئیل
گفت کما قال الله تعالی اُرْکُضْ بِرِجْلِکَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ
جیسا فرمایا الله تعالی نے لات مار ساتھ پاؤں اپنے کے یہ جگہ نہانے کی ہے ٹھنڈی اور پانی
مقصود آن بود که ایوب علیه السلام باز نمود که غارت این دو خزینه ایوب علیه السلام
را در ناله آورده است و گفته اند که هر چه فوت شد غیر خدا آنرا عوضی هست مگر
محبت حق تعالی که آنرا عوضی بها نیست من فاته المولیٰ فاته الکل
جو شخص کہ فوت کیا اپنے مولے کو فوت کیا اوسنے تمام کو

لِکُلِّ شَیْءٍ اِنْ فَارَقْتَهٗ عِوَضًا
واسطے ہر چیز کے اگر جدائی کرے تو بدل ہے

وَلَیْسَ لِلّٰهِ اِنْ فَارَقْتَهٗ عِوَضًا
اور نہیں واسطے اللہ کے اگر جدائی کرے تو اسکے

ونیز باید دانست که ارایشے سرتنے ازہمین دو چیزست یکے زبان که ظاہر انسان
زبان ذاکر بساید دوم دل شاکر که از صلاح آن مضغه تمام تن در صلاح درآید
حکایت لقمان حکیم علیه السلام را مے آرند که روزے خداوند او لسبوا و نامه حر
کرد به گوسپندان شوی و گوسپند ذبح کنی وانچه از اندام او بهتر باشد سوی من
فرستی لقمان علیه السلام گوسپندے ذبح کرد و دل و زبان او بخواجه خود فرستاد بعده
چند روز باز نامه فرستاد باز لقمان علیه السلام همچنان کرد خواجه از لقمان
پرسید که دو بار بر تو نوشتم همین دو اندام فرستادی مرا از علم خود خبر ده لقمان
گفت ای خواجه اندر تن همین دو اندام اصلند یکے دل دوم زبان چون هر دو اصلاح
یابند از ایشان نکوتر چیزی نیست چون خبیث باشند از ایشان بدتر چیزی نیست خواجه را این سخن لقمان خوش آمد
بحکمت آزاد کرد پس چون دل و زبان بنده از آفت ایمن باشد و توجه و استغراق
و مراقبه در باطن بدل بنده یافته شود و تسبیح و تحمید در ظاهر بر زبان موجود بود بنده
همیشه بر زبان بود چنانکه ایوب علیه السلام از جفای کرمان همه اندام خود تا دل و
زبان سلامت داشته هیچ ننالید و در یاد حق سبحانه و تعالی هم بیاد حق تعالی
شاد مے بود و هرچه از رنج و بلا داشت آنرا هدیه از درحق سبحانه و تعالی پنداشت در یاد
کردن هر بنده را تعمیر میکرد و یاد کردن حق تعالی هر بنده را از رنج و بلا باشد نعمت
و راحت در روضه زندہ مسطورست **نقل** است از عطا سلمی که او مریض شد
گفتند فلان دارو مفید است گفت شرم دارم از خدا تعالی که بلا بے حکم راحت خود
بجاے رحمت و آمرزش حضرت او و گفت

إِنَّ الْمَرَضَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَبْدَهُ وَنِعْمَتُهُ عَلَيْهِ

تحقیق مرض یاد کرنا الله تعالے کا ہے بندہ اپنے کو اور نعمت اسکی اوپر اسکے

ونیز مسطور ست که عبد الله مبارک وعظ می گفت و مجوسی بر سر جمع ایستاده بود
مسلمانان گریان می آمد عبد الله کراہیت ایشان را دریافته گفت ای مجوسی در
مجلس اہل اسلام حاضر میشوی چرا مسلمان نمیشوی مجوسی گفت۔

اِنّی رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ خَالَفُوْا اَرْبَعَةَ اَشْیَاءَ اَوَّلُهَا یَقُوْلُوْنَ
تحقیق میں نے دیکھا مسلمانوں کو مخالفت کرتے ہیں چار چیزونکو پہلا اسکے کہتے ہیں
اِنَّ الْاٰخِرَةَ خَیْرٌ لَّهُمْ مِّنَ الدُّنْیَا ثُمَّ یَطْلُبُوْنَ الدُّنْیَا وَیَدَعُوْنَ
تحقیق آخرت بہتر ہے انکو دنیا سے پھر طلب کرتے ہیں دنیا کو اور چھوڑتے ہیں
الْاٰخِرَةَ وَالثَّانِیْ یَقُوْلُوْنَ الْفَقْرُ خَیْرٌ لَّهُمْ مِّنَ الْغِنَاءِ ثُمَّ یُحِبُّوْنَ
آخرت کو اور دوسرے کہتے ہیں فقر بہتر ہے انکو دولتمندی سے پھر دوست رکھتے ہیں
الْغِنَاءَ وَیَفِرُّوْنَ عَنِ الْفَقْرِ وَالثَّالِثُ یَقُوْلُوْنَ الْمَرَضُ خَیْرٌ لَّهُمْ
دولتمندی اور بھاگتے ہیں فقر سے اور تیسرے کہتے ہیں مرض بہتر ہے انکو تندرستی سے
مِنَ الصِّحَّةِ وَهُوَ ذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَنْهُ ثُمَّ یَشْکُوْنَ
اور وہ یاد کرنا اللہ تعالی کا بندے اپنے کو پھر گلہ کرتے ہیں۔
عَنِ الْمَرَضِ اِلٰی خَلْقِ اللّٰهِ وَالرَّابِعُ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ
بیماری سے طرف خلق خدا کے اور چوتھے کہتے ہیں تحقیق موت سچ ہے
ثُمَّ یَکْرَهُوْنَ الْمَوْتَ وَنُزُوْلَهٗ لَهُمْ فَلِذٰلِکَ لَا اَسْلَمُ
پھر کراہیت کرتے ہیں موتکو اور اسکے اترنے کو انپر اسلئے پس اسلئے نہیں مسلمان ہوتا میں

یعنی مجوسی گفت که مسلمان خلاف میکنند از آنچه میگویند در چہار چیز اول می
گویند که مرض بہتر ست از صحت و مرض یاد کردن حق تعالی ست مر بنده خود را
باز از مرض شکایت میکنند بخلق نیز میگویند که موت حق ست بعد از ان از نزول

آن کراہیت دارند پس ازین جہت کہ چندین خلاف قوال و افعال مسلمانان
مے بینیم مسلمان نمیشوم عبداللہ گفت ای مجوسی مسلمانان بر این جملہ بزبان
اقرار و بدل تصدیق دارند اما آن ست کہ نمی توانند کہ در عمل آرند و تو ای مجوسی
تکذیب وارے بر اینہمہ قولاً و فعلاً پس مجوسی گفت۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ

گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد پیغمبر خدا کے ہیں۔

پس باید دانست کہ آن مومنان کہ رنج ایشانرا شیرین باشد از نعمت آید و راحت
افزاید و از دل و جان ایشان مر بلا و محنت را خریدار ند و از انکہ اورا
ذکر اللعبد تصور کنند نعمت و رحمت پندارند آن مومنان پیغامبران اند

ثُمَّ الصِّدِّيقِينَ ثُمَّ الشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ـ

پھر صدیق لوگ پھر شہید لوگ اور نیک بخت لوگ ـ

واطلاق لفظ مومن بر پیغامبران آمدہ است ـ

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

اور فرمایا نہیں کٹوایا جاتا مسلمان سوراخ ایک سے دو بار اور اشارہ کیا

وَكَنَى بِهِ نَفْسَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ساتھ اسکے ذات اپنے کو درود اللہ کا اوپر اور آنکی آل پر سلام جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے

يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا ـ يُكَذِّبُونَ اللّٰهَ وَأَنْبِيَاءَ الْمُرْسَلِينَ

فریب دیتے ہیں اللہ کو اور انکو جو ایمان لائے ہیں اے جھٹلاتے ہیں اللہ کو اور پیغمبر اسکے بھیجے گئیوں کو

و در ملفوظ شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین آمدہ است کہ فرمودند قتیکہ بودم در لاہور
در آن شہر با انکہ ... مشغول شدم برخاستے و تنور گرم در افتی بعد از زمانے

بیرون آمدے ذرہ از تار موے اندام او سوختہ نہ شدے آرے آتش چہ بود
و آب چہ باشد کہ ایشان را وقت ایشان پریشان کند ہمچنین رنج و بلا در کار
ایشان نقصان نکند اما آنچہ بزرگی گفتہ است کہ نزدیک من آن بہتر است
کہ در عافیت باشم و شکر توفیق یابم از آنکہ در بلا دارند و در صابران باشم
کہ مرا شمارند و این قول در آداب المریدین و عوارف مسطور است و این معنی
بعجز و عبودیت قریب تر است و لیکن نزدیکتر

حکایت

در خیر المجالس
آوردہ است کہ خواجہ عثمان ہارونی رحمہ اللہ تعالے در دیہے گذشت آنجا ہمہ
آتش پرستان بودند گنبدی از خشت خام برآوردہ بودند سالہا در آن
آتش مے افروختند چنانکہ خشت ہا ہمہ پختہ و سیاہ شدہ بودند خواجہ عثمان
ہارونی رحمۃ اللہ علیہ پیش در گنبد رسید و از آتش پرستان پرسید کہ
سالہا باز آتش مے پرستید ہیچ مے توانید کہ درین آتش در آیید و شما را نسوزد
گفتند نمی توانیم خواجہ گفت اگر در آتش در آیم و مرا نسوزد شما ہمہ مسلمان
شوید گفتند بلی خواجہ پا برہنہ و بچہ را گرفتہ و در آن آتش در آمد ایشان فریاد
میکردند خواجہ در آن آتش خوش نشستہ و برہنہ و بچہ را بیہیچ خوف نشاندہ آتش
پرستان از اطراف جمع آمدند و مشاہدہ کردند ہمہ مسلمان شدند پس
ہر مومنی کہ بحقیقت کلمہ توحید را یافتہ و بدان اسرار و انوار الفت گرفتہ
یعنی یکے گفتہ و یکے دانستہ یکے شد رنج و راحت او را کار نماندہ

سُبحَانَ مَن لَا یَضُرُّ مَعَ اِسمِہٖ شَیءٌ فِی الاَرضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ

پاک ہے وہ شخص کہ نہیں ضرر کرتا ساتھ نام اُسکے کوئی چیز بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے
و رفیقت او شدہ ہر کہ از یاد حق سبحانہ باز ماند در دنیا و آخرت بعذاب

مبتلا شده و در بلا افتاده و نعوذ بالله منها من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا
پناه مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے اس سے برائیوں ذاتوں اپنی سے اور برائیوں عملوں اپنے سے
در مطلع الانوار از مواعظ المذکرین مے آرد چون عاصیان امت و گناہگاران ملت
را بدوزخ انداختن فرمان شود مالک بانگ بر دوزخ زند و گوید بگیر ایشان را
آتش گرد ایشان بر آید دران ہول ہمہ گویند اللہ اللہ آتش از ایشان بگریزد
و پنجاہ فرسنگ پستر رود مالک بانگ زند گوید بگیر این عاصیان را آتش قصد
ایشان کند و گرد ایشان برآید باز ہمہ گویند اللہ اللہ آتش بگریزد مالک
غضب شود بانگ بر آتش زند و گوید اے خاک سیاہ رو ہیچ فرمانی نمیکنی و فرمان
حق را بجا نمی آری آتش گوید اے مالک آن روز کہ مرا حق تعالیٰ بیافرید
با من شرط کردہ است کہ اگر بگویندگان کلمہ اللہ آسیبی رسانید سیصد و پنجاہ
ہزار سال ترا بہ آب عذاب کنند و خاک نہاد ترا بہ باد انتقام دہند اے مالک مرا
چہ زہرہ کہ بر گویندگان کلمہ اللہ در آیم طاقت عذاب ندارم مالک در غضب شود
بانگ زند زبانیہ ہمہ بشورند ماران و کژدمان ہمہ سرہا برارند و بیکبار بانگ کنند
و حملہ آرند از سطوات ہول این بار ایشان را گفتن کلمہ اللہ فراموش شود آتش
در گرد در آید و ہر یکے را در گیرد و غریو از اہل عرصات بر خیزد و در انیس الواعظین
مسطور ست فردای قیامت یکے را در دوزخ اندازند از زبان آورده ہو الرحیم
آتش دوزخ از وی ہفتاد سالہ راه بگریزد مالک گوید یا نار خذیہ آتش گوید مرا
فرمان ست کہ اے آتش اگر ذاکران من گرفتے ترا عذابے میکنم کہ تا چنین
گردی او ذکر میگوید من چگونہ گرد او بگردم مالک گوید اے بندہ کدام نام او را ورد
ساختی او گوید کہ من میگویم ہو الرحیم مالک گوید برو در بہشت ۔۔

فصل چهاردهم در بیان آنکه مداومت بذکر و صحبت باید و فراغ تا در تنگی
نوشته بود و در تاریکی چراغ و معرض از ذکر آتش دوزخ را وقود است بلکه من
حیث المعنی عذاب دوزخ هم امروز او را منقود است —

اینجا باید دانست که ذکر حق سبحانه و تعالی در تنگیچه دوزخ گفتن هر آنکس را
فائده دهد که در فراغت دنیا بذکر حق تعالی مشغول بوده باشند و گرنه دوزخیان
نیز در دوزخ حق تعالی را یاد کنند و سود نکند چنانچه گفته شده است در نشان فرعون
و یونس علیه السلام که فرعون را در تنگیچه غرق گفتن ذکر حق تعالی و کلمه توحید سود
مند نشد و مهتر یونس علیه السلام را در تنگیچه شکم ماهی فائده داد از آنکه در راحت
و آسانی همین کار داشت کما قال الله تعالى فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ
جیسا فرمایا اللہ تعالی نے اگر نہ ہوتا یہ کہ وہ ہو تسبیح کہنے والوں کے البتہ رہتا بیچ
لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۔ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ
پیٹ اُسکے کے اُس دن تک کہ اٹھائے جاویں اور تھا تسبیح کہنے والوں سے پہلے اس سے
و در انیس الواعظین مسطور است که اهل دوزخ کافران مر حق تعالی را تا دو هزار سال
بخوانند و گویند رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا پس بعد از هزار سال فرمان رسد
اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ فَمُنِعُوْا عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهِمْ
دور رہو بیچ اُسکے اور نہ بات کرو مجھ سے پس منع کئی گئی یاد اللہ کے سے اور دعا انکی
رَبَّنَا فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ حَتّٰى غَلَبَ عَلَيْهِمْ هٰذَا الْعَذَابُ
رب ہمارے پس سخت ہوگا اُنپر عذاب یہانتک کہ غالب ہوگا اُنپر یہ عذاب اوپر
عَلٰى عَذَابِ جَهَنَّمَ حَتّٰى قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عذاب دوزخ کے یہانتک کہ کہا معاذ بن جبل نے راضی ہوا اللہ تعالی اُس سے

الآن غلبت الشقاوة حیث منعوا عن ذکر الله

اب غالب ہوئی بدبختی اس طرح سے کہ منع کیے گئے یاد اللہ کے سے

و باشد کہ عذاب سخت ہمان عذاب مراد بود واللہ اعلم بدانکہ کہ خدا تعالی میفرماید

ومن یعرض عن ذکر ربه یسلکه عذابا صعدا۔

اور جو کوئی منہ پھیرے یاد رب اپنے سے داخل کریگا اسکو عذاب سخت میں

یعنی ہر کہ روی بگرداند از توحید و از یاد حضرت معبود در آرد حق سبحانہ تعالی

در دوزخ یوم الموعود یا منع و باز داشت از ذکر بقول اخسئوا فیها ولا تکلمون

دور ہو بیچ اسکے اور نہ بات کرو مجھ سے

مبتلا گرداند در دنیا بعذاب معنوی یعنی حلاوت طاعت از وی سلب کند و فنات

از وی بردارد کہ نزدیک عارفان این نوع را عقوبت معنوی گویند چنانچہ گفتہ

گفت ان لکل شیء عقوبة وعقوبة العارف انقطاعه

واسطے ہر چیز کے عذاب ہے اور عذاب عارف کا منقطع ہونا اسکا یاد سے

عن الذکر و در بیان آیت من اعرض عن ذکری فان له

جس نے منہ پھیرا یاد میری سے پس تحقیق واسطے اسکے

معیشة ضنکا در مدارک مسطور است عن ابن جبیر رضی الله عنه

زندگانی تنگ ہے۔ ابن جبیر سے راضی ہوا اللہ تعالی اس سے

ای نسلبه القناعة حتی لا یشبع وقال علیه وآله السلام

ای چھینتے ہیں ہم قناعت یہانتک کہ نہیں سیر ہوتا اور فرمایا اوپر اور آل کی ہے سلام

حاکیا عن الله یا ابن آدم تفرغ لعبادتی املأ صدرک

حکایت کرنیوالا اللہ سے اے بیٹے آدم کے فراغت کرو واسطے عبادت میری کے بھر دونگا سینہ تیرا

غنا واسد فقرک وان لا تفعل ملأت یدک شغلا ولم اسد فقرک

اگر ہے دولتمند ہی کے اور بند کرونگا محتاجی تیری اور اگر نہ کریگا بھرونگا ہاتھ تیرا مشغول ہونیمیں اور

فقرک و در مدارک مسطورست فمع الدین التسلیم والقناعۃ و

بند کرونگا تجھسے محتاجی تیری پس ساتھ دین کے سپرد کرنا ہے اور قناعت کرنا اور

التوکل فیکون حیوۃ طیبۃ ومع الاعراض الحرص

توکل کرنا پس ہوتی ہے زندگی پاکیزہ اور ساتھ منہ پھیرنیکے حرص اور

والشح فمعیشۃ ضنک وحالۃ مظلمۃ کما قال المتصوفۃ

بخل ہے پس معیشت تنگ اور حالت تاریک جیسا کہا صوفیوں نے نہیں

لایعرض احد عن ذکر ربہ الا اظلم علیہ وقتہ وتشوش

منہ پھیرتا کوئی یاد رب اپنے سے مگر اندھیرا کیا جاتا ہے اوپر اسکے وقت اسکا اور

علیہ رزقہ و در تفسیر مدارک آمدہست المراد منہ عذاب القبر وقد

پریشان ہوتا ہے اوپر اسکے رزق اسکا مراد اس سے عذاب قبر ہے اور تحقیق

ورد ان المعیشۃ الضنک ان یسلط علیہ تسعۃ وتسعون

وارد ہوا ہے کہ معیشت تنگ یہ کہ غالب کئے جاتے ہیں اوپر اسکے ننانوے

حیۃ تنہشہ الی یوم الساعۃ اوفی ان لاطمانینۃ لہ۔

سانپ ڈستے ہیں اسکو یہانتک کہ قائم ہو قیامت یا بیچ اسکے کہ نہیں آرام اسکو۔

و در روضۃ ندوسیہ مسطورست در جلد سیوم باب بیان یاد الٰہی و بیان فضل ذکرست

قال رحمہ اللہ تعالیٰ وحکی ابو الفضل باسناد لہ عن جعفر

کہا رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ اور حکایت کیا ابو الفضل نے ساتھ اسناد کیے واسطے اس کے جعفر

بن محمد رضی اللہ عنہما قیل لعلی ابن ابیطالب علیہ السلام

بن محمد سے راضی ہو اللہ ان سے کہا گیا واسطے علی بن ابیطالب کے اوپر اسکے سلام

أين موضع السفلة في كتب الله تعالى وأين ذكر الله تعالى

کہاں ہے جگہ کم ہمتوں کی بیچ کتاب اللہ تعالے کے اور کہاں کیا ذکر اللہ تعالے نے

في كتابه السفلة فقال في قوله تعالى فاعرض عمن تولى عن

بیچ کتاب اپنے کی کمینوں کو پس کہا بیچ قول اللہ تعالے کے پس منہ پھیر اس شخص

ذكرنا ولم يرد الا الحيوة الدنيا ذلك مبلغهم من العلم

سے کہ پھرا یاد ہماری سے اور نہ ارادہ کیا مگر زندگانی دنیا کا یہ رسائی انکی ہے علم سے

و در مدارک مسطور ست فاعرض عمن رايته معرضا عن ذكر الله تعالى

پس منہ پھیر اس شخص سے کہ دیکھا تو نے اسکو منہ پھیرنیوالا یاد اللہ تعالے

الى القرآن ولم يرد الا الحيوة الدنيا اى اختار همته

کے سے مراد قرآن ہے اور نہ ارادہ کیا مگر زندگانی دنیا کا یعنی اختیار کیا اسکی ہمت نے دنیا کو اور راضی ہو

الدنيا والرضاء بها و گفته اند که سفله کسی ست که تمام شب تحجد

سفلی ست که بر حضرت او علیه السلام وحی شد من نام جميع الليل

جو سویا تمام رات نہیں اترتی

لا يصلي لشيء و می آرند که بعضی از قبیله های عرب چنان بودند که بحضرت رسول

علیه السلام می آمدند و اسلام قبول میکردند و بمقام خود می رفتند پس اگر سال ایشان

خوب شدی و زراعت و باغ نیکو آمدی بر دین اسلام ثابت می بودند و اگر بخلاف

می بودی بر میگشتند در حق ایشان این آیت فرود آمد۔

ومن الناس من يعبد الله على حرف فان اصابه خير اطمأن

اور بعضے لوگوں میں کوئی ہے کہ عبادت کرتا ہے اللہ کی اوپر ایک کنارے کے پس اگر پہنچے اسکو بھلا آرام پکڑا

به وان اصابته فتنة انقلب على وجهه خسر الدنيا والاخرة

ساتھ اسکے اور اگر پہنچے اسکو برائی پھر گیا اوپر منہ اپنے کے ٹوٹے میں دیا دنیا اور آخرت

ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔

یہ وہ ہے ٹوٹا پاناظاہر۔

یعنی حاصل آنست کہ حق سبحانہ وتعالیٰ سیفرماید یعنی از مردمان کسی ہست کہ می‌پرستند مرا بطمع دنیا پس اگر نصیب شد دنیا تجارت او سود مند آمد بر ایمان و توحید بماند و اگر فائدہ نشد از عبادت خدا و توحید برگشتہ و در پرستش بت افتادہ پس زیان کرد دنیا و آخرۃ را زیان دنیا آنکہ خون و مال او بر مومنان حلال شد و زیان آخرت عذاب دوزخ

فصل فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ بِقُوَّةٍ دَخَلَ فِيْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ مَعَ حُبِّ الْاِيْمَانِ وَفِيْهِ ذِكْرُ تَكَلُّمِ الصِّبْيَانِ قَبْلَ الْاَوَانِ۔

بیچ نگاہ رکھنے زبان کے ساتھ قوت کی داخل ہے بیچ دل مسلمان کے ساتھ محبت ایمان کے اور بیچ اسکے ذکر بات کرنے لڑکے کا ہے پہلے وقت سے۔

و مشارق مسلم ہست ابو هريرة مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فَاِذَا شَهِدَ اَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ اَوْ لِيَسْكُتْ فِيْ شَرْحِهِ شَهِدَ اَمْرًا اَيْ اَدْرَكَ

روایت ہے ابو ہریرہ سے جو کوئی ہو کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے پس جب پاوے ایک کام کو پس چاہیے کہ بولے ساتھ خیر کے یا چاہیے کہ چپکا رہے بیچ شرح اسکے کے معنی شہد امرا کے

اَلْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مِنْ شَرَائِطِ الْاِيْمَانِ حِفْظَ اللِّسَانِ

یعنی دریافت کر یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اس بات کے شرطوں ایمان کے سے ہے نگاہ رکھنا زبان کا

عَنِ اللَّغْوِ وَالْهَذَيَانِ وَالتَّكَلُّمِ بِالْخَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالنَّصِيْحَةِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

بے فائدہ اور بیہکی باتوں سے اور کلام کرنا ساتھ خیر کے ذکر اللہ تعالیٰ کا ہے اور خیر خواہی اور حکم کرنا ساتھ موافق شرع کے اور منع کرنا خلاف شرع کے

وگفتہ اند کہ کلام بنی آدم جملہ وبال ہست مگر ذکر خدا یا امر معروف ونہی از منکر
در روضۃ زندوسیہ مسطور ہست اگر یکے را گفتن کلمہ کہ موجب کفر ہست سدے
لاحق شود چنانکہ بر بدن عضوے از اعضای یا زدن مواز نہ نہصد تازیانہ پس افضل
آن باشد کہ از زبان او کفر برود و اگر بگوید ودل او برایمان وتوحید قرار گرفتہ بود روا
باشد کقولہ تعالیٰ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کوئی کافر ہوا ساتھ اللہ کے پیچھے ایمان اپنے کے مگر جو جبر کیا گیا اور اسکا دل آرام میں ہے ساتھ ایمان کے
پس بدین گفتن اگرچہ کافر نشود اما شدت دنیاوی وراحت جہان را اعتبارے
وبقای نیست بہتر آن باشد کہ خود را بہ تلف سپارد وکلمہ کفر بر زبان نیارد زینہار
در روضۃ مسطور ہست کہ در وقت بنی اسرائیل بادشاہے کافر بود کہ مسلمانان را
بدین خود کشیدے وبکفر دعوت کردے ہر کہ از مسلمانان طوعًا وکرہًا متابعت او کردے
از جفای او رستی وہر کہ بر اسلام ماندے وبر دین خود استقامت نمودے او را بکشتی در دست
او عورتے مسلم گرفتار شد کہ سہ دختر داشت آن بدبخت او را بکفر خواند آن زن
کافر نشد آن ملعون با وزرای خود گفت کہ من میخواہم کہ این را در نکاح خود درآرم
واو در دین ما نمی شود چہ باید کرد وزیرا بدررا گفتند کہ دختران او در دہن او ذبح
باید کرد تا چون خون این دختران در حلق او رود از شفقت مادری بتو ایمان آرند
ہمچنان کردند لگامے در دہن آن مظلومہ درآوردند ودو دختران او را یکے بعد دیگر ذبح
کردند فَشَرِبَتْ دَمَهُمَا غُصَّةً بِغُصَّةٍ وَجُرْعَةً بِجُرْعَةٍ۔
پس پیا لہو اس کا غصے سے ساتھ غصے کے اور گھونٹ ساتھ گھونٹ کے۔
یعنی خون شان فرو برد وہیچ از کلمات کفر بر زبان نراند پس دختر شیرخوارہ او را
خواستند کہ ذبح کنند شفقت مادری درآمد وبا خود گفت۔

أَقُولُ شَيْئًا بِاللِّسَانِ فَلْبِي مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ۔

کہتا ہون ایک چیز کو ساتھ زبان کے دل میرا چین مین ہے ساتھ ایمان کے

آن دختر شیرخوارہ را وقت گفتن نرسیدہ بود حقتعالے در سخن آورد گفت

اِصْبِرِي وَلَا تُنَافِقِي یعنی صبر کن ومنافق مشو پس آنرا نیز ذبح کردند وآن

زن را کشتند و ہیچ از کلمات کفر بر زبان او نرفتہ۔

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

ثابت رکھتا ہے اللہ آن کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے بیچ زندگانی دنیا اور بیچ آخرت کے

ونیز در روضة زندوسیہ مسطور ہست کہ ہیچ طفل را حقتعالے قبل از اوان تکلم در سخن

آوردہ است یکے این دختر کہ در ذکر آمدہ است دوم حضرت عیسے علیہ السلام۔

كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے کیونکر کلام کرین ہم اس سے کہ ہے بیچ جہولے کے لڑکا۔

یعنی قوم گفتند کہ ما با طفل چگونہ سخن گوئیم مہتر عیسے علیہ السلام در سخن آمد و گفت

إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وسومی شاہد مہتر یوسف علیہ السلام کہ چون زلیخا یوسف علیہ السلام

در تنازع شدند زلیخا گفت گناہ یوسف ست ویوسف گفت گناہ زلیخاست در آن

خانہ طفلے بود او بر صدق یوسف علیہ السلام گواہے داد۔

كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا۔

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور گواہی دی ایک گواہ نے لوگون اسکے سے۔

چہارم شاہد زاہد وآنچنان است کہ زاہدے بود در بنی اسرائیل مر حقتعالے را عبادت کردے در

صومعہ خود بستہ داشتے تا روزے مادرش بر در صومعہ آمد آواز داد زاہد در نماز بود

در وا نکرد و نکشاد مادرش دعا بد کرد کہ اگر آواز من در گوش رسیدہ و بسخن در نکشادے

حقتعالی میان خلق ترا رسوا گرداند پس مادران زاهد وفات یافت دران ایام
بادشاه وقت را دختری بود بکر ازوی پسری متولد شد بادشاه ازان دختر پرسید
که پدر این پسر کیست او گفت آن زاهد که در فلان صومعه ست بادشاه اشارت کرد
تا صومعه زاهد را خراب کردند و زاهد را بر خر سوار کرده در شهر آوردند و خواستند
که بر دار کشند زاهد گفت آن طفل را بیارید طفل را آوردند زاهد گفت

بالذی خلقک ان تخبر هذا القوم من ابوک۔
سا نہ اُس ذات پاک کے جن نے پیدا کیا تجکو یہ کہ خبر کر ہی اس قوم کو کون ہے باپ تیرا۔
یعنی بحق آفریدگار پاک که از آب و خاک وجود تو موجود کرده است خبر ده این قوم
را که پدر تو کیست حق سبحانه تعالی او را در سخن آورد و گفت۔
الذی یرعی غنم جدی یعنی آنکه گوسپندان جد من یعنی بادشاه می‌چراند و شبانی
او بر قصر بادشاه آن دختر هر شب از قصر خود پنهانه او فرود می‌آمد و با او عمل
میکردند تا حق سبحانه تعالی امرا از آب او بیافرید بادشاه فرمودند تا صومعه زاهد
زر و نقره بنا آوردند و شبان را رجم کردند و آنچه در مشارق قصه جریج عابد و تکلم
طفل و قصه سخن گفتن طفل دیگر در کنار مادر در باب حدیث مسطور ست و آنچه در رود
زنده و سبیه مسطور ست میان این هر دو عبارت اختلاف بسیار ست و اینجا از
روضه آورده شده و ختم طفل که در سخن آمده است صاحب روضه گفت که در اما
نقل ست از محمد بن اسحق صاحب المغازی او گفت که رسول الله صلی الله علیه
و آله السلام در مجلس نشسته بود که زنی از مشرکان گذر کرده که در حق رسول علیه
السلام سخنان ناشایسته گفتی و با او طفلی بود دو ماهه چون زن بهر مجلس
رسول علیه السلام آمد روی ترش کرده و رخ بگردانید پس طفل از کنار آن زن آواز

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَیَا مُحَمَّدُ ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ۔
سلام تم پر اے پیغمبر خدا کے اور اے محمد بیٹے عبد اللہ کے

آن زن را خوش نیامد رسول علیہ السلام فرمود از کجا دانستے کہ من رسول خدایم و محمد بن عبد اللہ منم گفت خدا تعالے مرا آگاہ نمیندہ و روح الامین مرا خبر کردہ مہتر جبرئیل علیہ السلام بر سر رسول ایستادہ بود گفت بپرس ای محمد کہ روح الامین کیست گفت جبرئیل است ای رسول رب العالمین و او بر سر تو ایستادہ ست و سوی من می بیند پس رسول علیہ والہ السلام پرسید کہ ای طفل چہ نام داری گفت عبد العزیٰ۔
وَہُوَ الصَّنَمُ وَاَنَا کَافِرٌ بِہٖ نُسَمِّیْنِیْ بِاَحْسَنِ الْاَسْمَآءِ۔
اور وہ بت ہے اور میں کافر ہوں اُس کا نام رکھئے تو سا تھ نیکتر ین ناموں کے۔
یعنی مرا عبد العزیٰ میگویند و عزیٰ نام ستنے ست و من بدان بت کافرم پس تو ای رسول خدا مرا نامے بنہ نیکوترین نامہا رسول علیہ والہ السلام فرمود انت عبد اللہ پس گفت دعا بکن ای محمد رسول خدا کہ خدا تعالے مرا بہبشت از خادمان تو گرداند جبرئیل بگفت دعا بکن ای محمد رسول علیہ والہ السلام دعا کرد و طفل گفت۔
سَعِدَ مَنْ اٰمَنَ بِکَ وَشَقِیَ مَنْ کَفَرَ بِکَ۔
نیک ہوا جو ایمان لایا ساتھ تیرے اور بدبخت ہوا جو کافر ہوا ساتھ تیرے۔
و نعرہ بزد و جان بحق تسلیم کرد بعد ازان مادر آن طفل بحضرت علیہ السلام عذرہا ازانچہ در حق او ناسزا گفتہ و اسلام عرض کرد رسول علیہ والہ السلام فرمود۔
اُنْظُرِیْ اِلٰی کَفَنِکِ وَحُنُوْطِکِ مَعَ الْمَلٰٓئِکَۃِ۔
دیکھ تو طرف کفن اپنے کے اور خوشبو اپنے کے ساتھ فرشتوں کے۔
پس آن عورت نیز پیش ازانکہ در منزل شود و برسد از جہان برفت حق تعالے جمیع منازل بران دا

کہ جان در راہ دوست در بازند و خود را فدا محبت و عشق سازند و با غبار قلبا و قالبا نپردازند

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا

فرمایا اللہ تعالٰے نے تحقیق اللہ حکم کرتا ہے تمکو یہ کہ ادا کرو تم امانتوں طرف اہل اُسکے کے

یعنی چنانکہ واجب ادا امانت اوست بدوست سپارید و خود را در زمرۂ مردگان بحکم

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا الشماییست	جان بجانان ده وگرنه از تو بستاند اجل
خود تو منصف باش ایجان این سخن با آن کی	جان بجانان ده تو ای عاشق بیا لی تا جوا
ورنه باید بیشکی روزی بملک الموت داد	سخن در ان بود که اگر مومن را جان و تن

در کار ایمان شود سہل شمارد و بلکہ غنیمت پندارد و شرک آوردن بخدا تعالٰے بزرگتر از ان

داند کہ در آتش سوختہ شود و بلکہ آتش را بجای شرک دوست دارد

فصل

ست از ابی ذرین عقیل رضی اللہ عنہ او گفت کہ من آمدم پیش رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و گفتم

مَا الْاِیْمَانُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کیا ہے ایمان اے پیغمبر خدا کے فرمایا یہ کہ گواہی دے تو یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَتَشْھَدَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنْ

ایک ہے وہ نہیں شریک اُسکا اور گواہی دے تو یہ کہ محمد بندہ اُسکا اور پیغمبر اُسکا اور یہ کہ ہووے

یَکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ تُحْرَقَ بِالنَّارِ

اللہ اور پیغمبر اُسکا پیارا زیادہ ہو تیرے طرف اُس چیز سے جو سوا اُنکے اور یہ کہ جلایا جاوے تو ساتھ

اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ اَنْ تُشْرِکَ بِاللّٰہِ وَاَنْ تُحِبَّ غَیْرَ ذِیْ نَسَبٍ لَا تُحِبُّ

آگ کے پیارا تر ہو طرف تیرے اس بات سے کہ شریک کرے تو ساتھ اللہ کے اور یہ کہ دوست رکھے تو غیر صاحب نسب

اِلَّا لِلّٰہِ فَاِذَا کُنْتَ کَذٰلِکَ فَقَدْ دَخَلَ حُبُّ الْاِیْمَانِ قَلْبَکَ کَمَا دَخَلَ

کو نہ دوست رکھے مگر واسطے اللہ کے پس جب ہووے تو اسیطرح پس تحقیق داخل ہو محبت ایمان کی دل تیرے میں جیسا [illegible] داخل ہو [illegible]

دخل حب الماء قلب الظمآن في يوم القائظ يعني يوم السموم

محبت پانی کے دل پیاسے کے بیچ دن قائظ کے یعنے دن لو کے۔

گفت ابی ذر رضی اللہ تعالے باز پرسیدم از رسول علیہ السلام کہ یا رسول اللہ

[illegible] معلوم شود کہ مومنم پس فرمود علیہ والہ السلام۔

ما من عبد يعمل حسنة فيعلم انها حسنة وان الله مجازيه

نہیں کوئی بندہ عمل کرتا ہے نیکی پس جانتا ہے کہ وہ نیک ہو اور یہ کہ اللہ بدلہ دینے والا ہے اسکے

بها خيرا منها ولا يعمل سيئة فيعلم انها سيئة فيستغفر الله

ساتھ اسکے بہتر اسے اور نہیں عمل کرتا برائی پس جانتا ہے کہ وہ برا ہے پس بخشش طلب

تعالى منها ويعلم انه لا يغفر الذنوب الا هو وهو مؤمن۔

کرتا اللہ تعالے سے اس سے اور جانتا ہے کہ نہیں بخشتا ہے گناہوں کو مگر وہ اور وہ مومن ہے۔

پس ازین حدیث معلوم میشود کہ شہادت بزبان رکن ایمان ست و ظاہر و محبت

خدا عز وجل و محبت رسول خدا علیہ والہ السلام و محبت توحید و محبت غیر ذی نسب

خالصا [illegible] ارکان ایمان ست در باطن و عوارف [illegible]

عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه قال ثلاثة

پیغمبر خدا کے درود اللہ کا ان پر اور انکی آل پر اور سلام یہ کہ انہوں نے فرمایا تین چیز

من كن فيه وجد حلاوة الايمان من كان الله ورسوله

ہیں جو شخص [illegible] بیچ اسکے پاوے مزہ ایمان کا جو شخص کہ ہووے اللہ اور پیغمبر اس کا

احب اليه مما سواهما ومن احب عبدا لا يحبه الا لله و

پیارا تر سو طرف اسکی [illegible] سوا ان دونوں کے ہوا اور جو دوست رکھے بندہ کو نہیں دوست رکھتا مگر

من يكره ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما

ہیو اطہر اور جو شخص کہ کرے وہ مکروہ یہ کہ پھر آوے بیچ کفر کے پیچھے اسکے کہ چھڑایا ہو اسکو اللہ نے اس سے جیسا مکروہ

یکرہ ان یلقی فی النار و نیز در عوارف مسطور ست کان رسول اللہ

رکھتا ہو یہ کہ ڈالا جاوے بیچ آگ کے۔ تھے پیغمبر خدا

علیہ و آلہ السلام یدعو اللھم اجعل حبک احب الی من نفسی

آپ پر اور آپکی آل پر سلام دعا کرتے تھے اے خدا کر محبت تیری سے محبوب تر بے طرف میری جان اپنی

وسمعی وبصری واھلی ومالی ومن الماء البارد العطشان

سے اور کان اپنے سے اور آنکھ میری اور لوگوں میرے سے اور مال میرے سے اور پانی ٹھنڈے سے واسطے

فکان رسول اللہ علیہ و آلہ السلام یطلب خالص الحب و خالص الحب

پیاسے کے پس تھے پیغمبر خدا اپر اور انکی آل پر سلام طلب کرتے خالص محبت اور خالص محبت

ھو ان یحب اللہ تعالی بکلیتہ

وہ یہ کہ دوست رکھے اللہ تعالی کو پورے سب

و ہم در عوارف مسطور ست کہ بواعث محبت در انسان بر انواع ست پس محبت روح

ست و محبت دل ست و محبت نفس ست و محبت عقل ست پس بسیار ست از محبت

روح و دل کہ نفس آنرا موافقت میکند مثل ان یکون راضیا والجبلۃ قد تکرہ

و قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ در دعا اہل و مال و آب سرد ذکر کردہ است

تا غالب باشد محبت حق سبحانہ و تعالی در انواع محبت و دوست دارد حق تعالی

را بدل و روح کلا و جملا بجد سو کہ در طبع نیز محبت حق سبحانہ و تعالی سرایت کند تا محبت

آب سرد غالب آید وھذا یکون حبا خالصا للخواص

اور یہ ہوتی ہے محبت خالص واسطے خواص کے۔

و در ... مسطور ست کہ وحی کرد حق تعالی بر ابراہیم علیہ السلام کہ اے ابراہیم کہ تو دوست

تا ئی و ما دوست تو ایم پس ہشیار باش تا بر دل تو مطلع شوم و دل تو بغیر خود
آویختہ نیابم و اگر بغیر ے مشغول یابم دوستے خود بیرم از تو بدرستیکہ خنیا
نمیکنیم ہیز ے دوستی خود مگر کسے را کہ بسوزم او را در آتش دل او از ما بزنگرد و بغیر ما مشغول
نشود و در ذکر ما باشد و از آتش ہیچ در دنیا بد و اگر در آریم او را در بہشت آراستہ
اگر دانیم بہشت را در نظر او و بحور و قصور و نعمتہائے گونا گون کہ در بہشت ہائے برائے اہل
آن آمادہ نہادہ ایم بدان رو نیارد و آن جملہ را نعمت نشمارد و دل را بدان مشغول
نیارد و از یاد من ہیچ نپردازد۔

فَاِذَا کَانَ کَذٰلِکَ کَانَ سَکَنَ فِیْ قَلْبِہٖ فَتَوَاتَرَتْ عَلَیْہِ اَلْطَافِیْ
پس جب اسطرح ہوگا آرام ہیچ دل اسکے کو پس پے در پے آتے ہیں او پر عنایات
قُرْبَۃً مِّنِّیْ وَ وَھَبْتُ لَہٗ مَحَبَّتِیْ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِحَبْلِ قُرْبِیْ
بسبب نزدیکی میرے کے بخشتا ہوں اسکو اپنی محبت پس تحقیق مضبوط پکڑا کہ دوست رکھتا ہے مجاور کی نزدیکی میری
نَعَمْ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرٌ اٰخَرُ شَرِیْفٌ اَشْرَفُ مِنْہُ عِنْدِیْ
نعمت برابر ہوتی ہے اسکے یا کون سے بزرگی بزرگ تر ہے اسسے نزدیک میرے
فَوَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ لَا یَسَعُ صَدْرُہٗ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی غَیْرِیْ وَ ذٰلِکَ
پس قسم ہے عزت میری اور جلال میرے کی نہیں گنجایش کرتا ہے سینہ اسکا نظر سے طرف غیر میرے
اِنِّیْ حُبٌّ لِمَنْ اَحَبَّنِیْ پس آنکہ حق سبحانہ تعالیٰ فرمود کان سکن فی قلبہ
کے اور یہ اس سبب سے ہے کہ تحقیق دوست رکھنے والا ہوں اسکو کہ دوست رکھے مجکو۔
از ہیچ سکون اطمینان دل بندہ مراد است لیکن آنکہ فرمود عز وجل کہ اگر در آتش بسوزم
ہیچ در دنیا ید و در ذکر ما باشد و اگر در بہشت در آریم بدان نپردازد و در یاد ما باشد
[illegible] دوست کہ مہتر موسیٰ علیہ السلام گفت۔

يَا رَبِّ اَيْنَ تَسْكُنُ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ فِىْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ

اے رب میرے کہاں رہتا ہے پس وحی بھیجی اللہ تعالےٰ نے طرف اسکے بیچ دل مومن کے

و معنی این گفته اند که حق سبحانه و تعالی منزه از کل سکون و حلول ست وَاِنَّمَا هُوَ ثَبَاتُ
الذِّكْرِ و اثبات ذکر آنست که ذاکر از خود رفته و در ذکر و محبت حق سبحانه و تعالی جای
گرفته باشد پس در هیچ حالی ذاکر محب از یاد حضرت محبوب قلبًا و قالبًا ساکت نشود و مشغول
بلای یعنی بغیر دوست نگردد چه در نعیم و چه در جحیم دائم شده باشد و این اعلی مراتب ذکر ست
و یاد خالص همان ست که به محبت و عشق بود و بے تکلف صادر شود که بحکم

كَمَا قِيْلَ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ

جیسا کہا گیا جو کوئی دوست رکھے ایک چیز کو زیادہ تر کرے ذکر اسکا۔

هم آرند زلیخا بسکه یوسف علیه السلام را دوست داشتی هر چیز را بنام او یاد کردی تا روزی
یک در زیر پیش او میوه درخت گو که پیراهن زلیخا شکسته بود میخواست که بجوید این پیراهن
را گر که بدوزد گفت این پیراهن را یوسف علیه السلام بدرد پس چون ذکر بدرجه دیگر
رسد ذکر و ذاکر در مذکور محو گردد و اینجا رنج و راحت یکی شود و آخر وی در عالم تحقیق او چو بینا
مراتب بلند او دائم در نور حضور بی حجاب باشد در عوارف مسطور ست

قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ حَاكِيًا عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلٰى عَبْدِيْ

فرمایا اوپر انکے اور آل انکے سلام حکایت کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے جب غالب ہوتا ہے اوپر بندہ میرے کے

الْاِشْتِغَالُ بِيْ جَعَلْتُ هِمَّتَهٗ وَنَهْمَتَهٗ وَلَذَّتَهٗ فِىْ ذِكْرِيْ عَشِقَنِيْ وَ

مشغول ہونا ساتھ میرے کرتا ہوں قصد اسکا اور ہمت اسکی اور لذت اسکی بیچ ذکر میرے عاشق ہوتا ہے میرا اور

عَشِقْتُهٗ وَرَفَعْتُ الْحِجَابَ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَا يَسْهُوْا اِذَا سَهَى النَّاسُ

عاشق ہوتا ہوں اسکا اور اٹھاتا ہوں پردہ بیچ اسچیز کے کہ درمیان میرے اور درمیان اسکے ہیں خواہش کرتا نہیں اسکی

اُولٰئِکَ کَلَامُھُمْ کَلَامُ الْاَنْبِیَاءِ اُولٰئِکَ ھُمُ الْاَبْدَالُ حَقًّا اُولٰئِکَ

یہ لوگ کلام انکا کلام پیغمبرون کا یہ لوگ وے ہین ابدال تحقیق یہ لوگ

الَّذِیْنَ اِذَا اَرَدْتُ بِاَھْلِ الْاَرْضِ عُقُوْبَةً اَوْ عَذَابًا ذَکَرْتُھُمْ

وہ ہین جب ارادہ کرتا ہون ساتھ رکھنے والون زمین کے مار یا عذاب ذکر کرتا ہون انکو

فِیْهِ فَصَرَفْتُهٗ بِهِمْ عَنْهُمْ آوردہ اند کہ خواجہ یحیی معاذ رضی اللہ عنہ

بیچ اسکے پس پھیر دیتا ہون اسکو ساتھ اُن لوگون کے اُن سے۔

را پرسیدند کہ ہیچگاہ لب شما در خندہ ندیدیم فرمود کہ ہیچ ساعت نیست کہ از اسرار

انوار الٰہی تجلی در دل من نیست پس ہر کہ دران انوار عشق دوست مسکن گیرد او را

با خندہ و حکایت چہ کار بود و نیز داو نعیم دو جہانی در شمار نیاید در روضہ مسطور است

کہ روزی خواجہ ابراہیم علیہ الرحمہ را در بصرہ آرزوی خرما شد و چیزی نداشت کہ خرما خرد

نعلین کہنہ در پای بود پیش خرما فروش عرض کرد و گفت اَعْطِنِیْ بِھَا تَمْرًا خرما فروش

سخن در گوش نکرد و گفت فِیْ بَیْتِیْ مِثْلُ ھٰذَا النِّعَالِ کَثِیْرًا و خواجہ نعلین خود را

میرے گہر مین مانند اسکے پاپوشین

پیش خرما فروش برداشت و دل از آرزوی کہ داشت نیز برداشت در وان شد ہمسایہ خرما

فروش خواجہ را بشناخت بخرما فروش گفت یعنی بخرما فروش این مرد را می شناسی گفت نہ گفت

فَاِنَّهٗ اِبْرَاھِیْمُ اَدْھَمُ مِنْ اَبْدَالِ الْخُرَاسَانِ۔

پس تحقیق وہ ابراہیم ادہم ہے ابدالون خراسان سے۔

پس بر این خرما خود و بہای خرما کہ او بخورد و ہیچ با دنیاری از من بستان خرما

فروش بشتافت و خواجہ را در گورستان یافت آواز داد و گفت ای ابراہیم بگیر من ترا

نشناختم و گرنہ باز نمیداشتم از تو خرما و انجیر پس خواجہ خورد و گفت

اَطْعِمِ الَّذِیْنَ بِالتَّمْرِ وَالتِّیْنِ فَاَطْعِمْهَا مِسْکِیْنًا۔

نہیں پہنچتا ہے نا ہیں وین کو سنا کہ جو ارادہ انکے پیش تحقیق یہ سودا گری ٹوٹی والے ہے

این گفت و باسخت و بلیغت مَولَائِی مَولَائِی ذِکْرُکَ ثَمَرِی وَحَلْوَائِی

صاحب میرا صاحب میرا یاد تیری کہجور میری اور حلوا میرا

واما محمد درین زیادہ کردہ آورده است ذِکْرُکَ کَرْمِی وَبُسْتَانِی ذِکْرُکَ دُنْیَا

یاد تیرا انگور میرا اور باغ میرا یاد تیری دنیا اور آخرت

وَآخِرَتِی ذِکْرُکَ اَهْلِی وَوَلَدِی وَاَنَا غَرِیبٌ وَالْغَرِیبُ بِالْفِ الْغَرِیبِ

میری ذکر تیرا اہل میرا اور اولاد میری اور میں مسافر ہوں اور مسافر الفت کرتا ہے مسافر

پس ہاتف آواز داد تَنْجُوا یَا اِبْرَاهِیمُ فَالْزِمْهَا و در این الغربا در مناجات مسطور است

نجات پاویگا اے ابراہیم پس لازم پکڑ اسکو۔

اِلٰهِی کَفَانِی مِنْ نَعِیمِ الدُّنْیَا ذِکْرُکَ حقیقتا در با ذاکران اہل شوق سفر باید فرد

اے خدا کافی ہے مجکو نعمتوں دنیا سے یاد تیری

اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِی خبردار ہو دراز ہوا شوق نیکوں کا طرف دیدار میرے	وَاِنِّی اِلٰی لِقَائِهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا اور تحقیق میں طرف ملنے انکے کی البتہ سخت ہوں شوق میں
رحمت بر جان قائل باد کہ گفت یا حی وہ یا ہی الم السبت زیاد تو مسرا ذو فکر حمد دست زیاد تو مسرا	ای بلبل جان مست زیاد تو مسرا لذات جہان را ہمہ دریا فگند قال علیہ وآلہ السلام۔

عَلَامَةُ حُبِّ اللّٰهِ حُبُّ ذِکْرِهِ وَعَلَامَةُ بُغْضِ اللّٰهِ بُغْضُ ذِکْرِهِ

فرمایا آپنے اور انکی آل نے سلام نشانی محبت اللہ کی محبت یاد اسکی کی ہے اور نشانی بغض اللہ کی بغض یاد اسکی کو

ہر آئینہ ایشانرا کہ عنایت رہبر کردہ وچشم ایشانرا بکشادند تا دنیا را دیدند بحقیقتہا

در ماہیتہا چنانکہ رشتی حال اوست و آخرت را دیدند در قربت بی الجذبہ مرحوہا

چنانکہ ہست و مولی را سبحانہ و تعالے دیدند و شناختند آفریدگار و پروردگار و معطی و مانع بجلالت و عظمت پس در جنب عزت و جلال حقیقتے ہیچ چیز را در دل ایشان جائے نماند و گفتند انچہ رسول علیہ و آلہ السلام گفت ست

فرد

اَلدُّنْيَا لَهُمْ وَالْعُقْبٰى لَكُمْ وَالْمَوْلٰى لِيْ

دنیا واسطے اُنکے اور آخرت واسطے تمہارے اور صاحب واسطے میرے۔

اینحنلق حدیث او مسگوئید		باشے ہمہ شاہد ان شمارا

خواجہ جنید را رحمۃ اللہ تعالے از تصوف پرسیدند گفت

اَنْ تَكُوْنَ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِلَا عَلَاقَةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاذْكُرِ اسْمَ

یہ کہ ہووے تو ساتھ اللہ تعالے کے بغیر علاقہ کے فرمایا اللہ تعالے نے اور یاد کر نام رب

رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا اَىْ دُمْ عَلٰى ذِكْرِهٖ وَتَبَتَّلْ

اپنے کا اور منقطع ہو طرف اُسکے منقطع ہو جانا یعنی ہمیشگی کر اوپر یاد اُسکی کی اور معنی تبتل کرا کی

اَىْ اِنْقَطِعْ اِلَى اللّٰهِ لِعِبَادَتِكَ تَبْتِيْلًا وَاقْطَعْ وُجُوْهَ نَفْسِكَ عَمَّا سِوَاهُ تَبْتَكًا

طرف اللہ کی واسطے عبادت اپنی کے کاٹنے کو یا کاٹ تو ہستی نفس اپنی کو اس چیز سے کہ سوا اسکی ہے کاٹنے کو

فصل پانزدہم فی ترک ما سوی اللّٰہ تعالیٰ بقطع المحبۃ

بیچ چھوڑنے سوائے اللہ کو ساتھ توڑنے محبت کے

وَالْاِلْتِفَاتِ كَمَا لَا يَفْرَحُ بِمَا اُوْتِيَ وَلَا يَنْدَمُ عَلٰى مَا فَاتَ

اور التفات کی جیسے کہ نہ خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ دی گئی اور نہ پشیمان ہووے اوپر اس چیز کے کہ فوت ہوئی

و در مذمت حال غفلت و جہل و شکایت کار و اعراض ناوان و نا اہل۔

در عوارف مسطور ست نقل فی غرائب التفسیر فی قولہ تعالے

کہا گیا بیچ غرائب التفسیر کے بیچ قول اللہ تعالے لئے کے

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى قِيلَ نَعْلَيْكَ وَهُمَا اَهْلُكَ وَغَنَمُكَ

پس اتار ڈال دونو جوتیاں اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے کہ طوی نام ہے کہا گیا نعلیک سے مقصد اہل اور بکریاں اپنی

و نیز مسطور ست روی ابو هریرة رضی الله تعالی عنه عن رسول الله

روایت کیا ابو ہریرہ نے راضی ہو اللہ تعالے اُس سے پیغمبر خدا سے

صلى الله تعالى عليه واله السلام ان العبد اذا قام الى الصلوة

درود اللہ تعالے کا اُنپر اور آنکی آل پر سلام تحقیق بندہ جب کھڑا ہوتا ہے نماز میں

فانه بين يدي الرحمن فاذا التفت قال الرب الى من تلتفت

پس تحقیق وہ آگے رحمن کے ہے پس جب ادھر ادھر دھیان کرتا ہے فرماتا ہے رب طرف کس کے دھیان کرتا ہے

الى من هو خير لك مني ابن ادم اقبل الي فاني خير لك ممن تلتفت اليه

طرف اُسکی کہ وہ بہتر ہے تجھکو مجھ سے اے بیٹے آدم کے ادھر میرے پس تحقیق میں بہتر ہوں تجھکو اُس سے کہ دھیان کرتا ہے تو طرف اسکے

التفات کثیر ست و قلیل ست اما التفات کثیر بسوی غیر حق از ضعیفی بود یعنی از سستی

دین و نادرستی یقین باشد که پیغمبر علیه واله السلام فرمود مومن قوی فاضل ترست از

مومن ضعیف بهقنا و درجه و التفات قلیل بسبب سهو و نسیان و بی اختیار باشد و آن از ظاهر دلیل آید

بلا انه يصدر عنه بالعادة والجبلة من غير ان يوجد فيها عزم قال الله تعالى

بلا واسطے اسکے کہ وہ صادر ہوتا اُس سے ساتھ عادت اور خو کے سوا اسکے کہ پایا جاوے واسطے اُسکے بیچ اُسکے کہ قصد ہے فرمایا اللہ

ولقد عهدنا الى ادم من قبل فنسي ولم نجد له عزما

نے اور البتہ تحقیق عہد کیا ہمنے طرف آدم کے پہلی اس سے پس بھول گیا اور نہ پایا ہمنے واسطے اسکے قصد

گفتم گنہ ہمہ کردہ شود — زہر ست کہ بے گمان ہمہ خوردہ شود

گر عدل کنی تو آبرو ہم ریزے — ور فضل کنی کردہ نہ کردہ شود

نوع دوم اعراض ست اَلنَّوعُ الثَّانِی ھُوَ اَسۡلَظُ مِنَ الۡاِلۡتِفَاتِ اَغۡلَبُ

قسم دوسری وہ سخت تر ہے التفات سے اور غالب تر ہے اس

مِنۡهُ وَھُوَ اَنۡ تَشۡتَغِلَ بِکُلِّیَّتِهٖ بِمَا سِوَی اللّٰهِ تَعَالٰی مُعۡرِضًا عَنۡ

سے اور وہ یہ کہ مشغول ہو بالکل ساتھ اُس چیز کے کہ سوا اللہ کے ہے منہ پھیر والا

ذِکۡرِ رَبِّهٖ وَالتَّوَجُّهِ اِلَیۡهِ وَھُوَ الۡاِعۡرَاضُ۔

یاد رب اپنے سے اور توجہ سے طرف اُس کے اور وہ منہ پھیرنا ہے۔

وآن از غفلت وجہل پیدا آید ومنشا آن باطن قلب ہا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِکۡرِیۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیۡشَةً ضَنۡکًا۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے جسنے منہ پھیرا یاد میری سے پس تحقیق اُسکو گزرانا تنگ ترا ہے

پس مر اہل اعراض را چون از مقصود اصلی باز ماندند وسرگردان شدند ہمہ حرکات

سکنات قولے وفعلے ایشان ضائع ست وبرباد وسعی باطنی وظاہری ایشان باطل

ست وبے بنیاد پس ضلالت را از نادانی ہدایت شمارند ومرخواری را از جہل عزت

پندارند اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُهُمۡ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَھُمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ یُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا

جنہونے کہودی کوشش اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ جانتے ہین یہ کہ اچھا کرتے ہین

اے راہ زد مشغولی عالم ترا
نیست پرواے خدا یکدم ترا

اے دریغا ترک دولت کردہ
خواریت را نام عزت کردہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَقَدۡ ذَرَاۡنَا لِجَهَنَّمَ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ

فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے جہنم کیواسطے بہتون کو جن سے اور آدمیون سے

لَهُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا یَفۡقَهُوۡنَ بِهَا وَلَهُمۡ اَعۡیُنٌ لَّا یُبۡصِرُوۡنَ بِهَا وَلَهُمۡ اٰذَانٌ

واسطے اُنکے دل ہین کہ نہین سمجھتے اُنکو اور واسطے اُنکی آنکھین کہ نہین دیکھتے اُنکو اور واسطے اُنکو کان ہین

یسمعون بها اولئک کالانعام بل هم اضل اولئک هم الغفلون
نہیں سنتے ساتھ انکے یہ لوگ مانند چارپایون کے ہین بلکہ وہ گمراہ زیادہ وہین یہ لوگ وہی ہین بیخبر
یعنی آفریدیم ایشانرا اسبابے فرخ و دادیم ایشانرا اسباب ہدایت یعنی چشم و گوش
آنرا بکار نمیبرند لا ینتفعون بشیء من هذه الجوارح التی
نہیں فائدہ مند ہوتے ساتھ کسی چیز کے ان اعضا سے جو پیدا کیا انکو اسنے
خلقها الله للاهتداء اولئک کالانعام بل هم اضل
واسطے راہ پانیکے یہ لوگ مانند چارپایون کے بلکہ وہ گمراہ زیادہ
ایشانند غافل تر چرا که جماعتے از حاضران سخن میگفتند و بانگ اگرچہ انباشتہ و
مست و شدہ باشد ہمہ گوسپندان در اینجا بیرند ظاہر گردد از آنچہ مرینران را حاجتے
ہست ہر کجا کہ چاہے باشد کرد بابردار شنیدہ و آنرا چنانکہ ہست عیان می بینند
بخاطر این ضعیف رسید که اگر آدمی گور ناکافتہ خود نہ بیند و غفلت و نسیان گزیند
و تن خود را مردہ نشمارد و پردہ پندار از پیش چشم فکرت برندارد و نداند که گور ہر کس
در علم قدیم حق سبحانہ تعالی جای معین ہست که نہ یکبار موی از دو لب او ہیچ نوع تجاوز
نشود و تن آدمی ہمین مردہ ایست کہ ہیچ ازین جوارح متغیر و متبدل نشود پس
ہر آئینہ بے نور این شعور را از شرف این قفس دور و مہجور آدمی کمتر از بہائم باشد و گمراہ
تر از گاو و خر لاجرم اولئک کالانعام بل هم اضل بر چنین کس صادق آید
اما اعراض بر دو نوع ہست یکی غفلت دوم تجاہل و اعراض بغفلت اہل بدعت
کہ دعوت نبی و صحبت ولی بہدایت مبدل گردد اما آنکہ تجاہل است آن سخت ترست
واز قبول دعوت دورست قال الله تعالی لو علم الله فیهم خیرا لاسمعهم
فرمایا اللہ تعالی نے اگر جانتا اللہ انمیں بھلائی البتہ سناتا انکو

واین نوع خاصه کافرست ومنافقان واین از شر سید ابد یعنی منشا این غم است واین یعنی نشا نیست از قهر ازلی وشقاوت ابدی ۔

قَالَ اللهُ تَعَالٰی سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا
فرمایا الله تعالے نے برابر ہے اوپر انکے بیچ ڈرایا تو نے انکو یا نہ ڈرایا تو نے انکو نہیں ایمان لاتے

یُؤْمِنُوْنَ خَتَمَ اللهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَۃٌ
مہر کی الله نے اوپر دلون انکے کے اور اوپر شنوائی انکی کے اور اوپر انکہون انکی کے پردا ہے

وتجاہل آن ست که داند وبران کار کردن نتواند وباز دارنده او همان شقاوت او باشد که بدان درماند قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا
فرمایا الله تعالے نے اور جو کوئی آنکھین چرا یاد رحمن کی سے ہم اسپر تعین کرین شیطان

ودر مدارک آورده است که درین دو قراءت ست اگر بفتح شین خوانند معنی آن باشد وَمَنْ یَّعْمَ وَمَعْنَی الْقِرَاءَةِ بِالضَّمِّ وَمَنْ یَّتَعَامَ عَنْ ذِکْرٖ
اور جو کوئی آنکھ ڈھانپے · اور جو کوئی جان بوجھکر اندھا ہوا اسکی یاد سے

اَیْ یَعْرِفُ اَنَّهُ الْحَقُّ وَهُوَ یَتَجَاهَلُ کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَجَحَدُوْا
اور پہچانتا ہے کہ وہ حق ہے اور وہ انجان ہوتا ہے جیسا فرمایا الله تعالے نے اور انکار کیا انہوں نے

بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ چون فرعون وابو جهل که مقتدای سنگدلان
ساتھ اسکے اور یقین جان لیا تھا اسکو انکی جانون نے ۔

وه پیران بوده اند چنانکه گفته اند شعر	سبت در هر نفس این دعوی ولیک
خویش را فرعون ظاهر کرد لیک	و نکونه ع از غفلت محمود است بیشی

فراموشی غیر حق نیز غفلت ست چنانکه کفر بغیر حقتعالے را کفر گویند ۔
کَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰی فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللهِ وهمچنین گویند مَنْ لَّمْ یَکْفُرْ لَمْ یُؤْمِنْ

جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ کوئی کافر ہووے ثابت کی اور ایمان لاوے ساتھ خدا کی جس نے کفر کیا مومن نہوا۔

ہر کرا کفر نیست ایمان نیست		کفر و ایمان قرین ہم گردند

وآن غفلت آن ست کہ در باب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمان ست۔

اَلَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ در باب آیت

جو لوگ تہمت لگاتے ہیں بیبیاں عورتوں بے خبر ایمان والیوں کو۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ

نزدیک ہوا واسطے لوگوں کے حساب انکا اور وہ بیچ غفلت کے منہ پھیرنے والے ہیں

در مدارک مسطور ست اقتراب عام ست و غفلت و اعراض متفاوت ست بتفاوت

حال مکلفان فَرُبَّ غَافِلٍ عَنْ حِسَابِهٖ لِاسْتِغْرَاقِهٖ فِیْ دُنْیَاهُ وَاِعْرَاضِهٖ

پس بہت سے غافل ہیں حساب اپنے سے واسطے ڈوبنے اپنے کے بیچ دنیا اپنی کی

عَنْ مَوْلَاهُ وَرُبَّ غَافِلٍ عَنْ حِسَابِهٖ لِاسْتِهْلَاكِهٖ فِیْ مَوْلَاهُ وَاِعْرَاضِهٖ

اور منہ پھیرنے اپنے کے مالک اپنے سے اور بہت سے غافل ہیں حساب اپنے سے واسطے ہلاک ہونے اپنے بیچ مولا اپنے کے اور منہ

عَنْ دُنْیَاهُ فَهُوَ لَا یُفِیْقُ اِلَّا بِرُؤْیَةِ الْمَوْلٰی وَالْاَوَّلُ اِنَّمَا یُفِیْقُ فِیْ عَسْكَرِ

پھیرنے اپنے کے دنیا اپنی سے پس وہ نہیں افاقت میں آتا مگر ساتھ دیکھنے اللہ کے اور پہلا سوا اسکے نہیں کہ افاقہ پاتا ہے

لِلْمَوْلٰی و در روضہ زندوسیہ مسطور ست رُبَّ رَجُلٍ یَضْحَكُ بِلَاقِیَةٍ وَقَدْ

بیچ لشکر موت کے

بہت سے آدمی ہنستے ہیں منہ پھیر کر اور تحقیق

خَرَجَ كَفَنُهٗ مِنْ یَدِ الْقَصَّارِ یعنی دنی موتہ قال علیہ وآلہ السلام

نکلا ہے کفن انکا ہاتھ قصار سے یعنی نزدیک ہوئی موت انکی فرمایا آپنے اور انکی آل پر سلام۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ اِتِّبَاعُ الْهَوٰی وَطُوْلُ الْاَمَلِ

تحقیق خوفناک زیادہ اس چیز کا جس سے ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کے پیچھے چلنا خواہش کا اور درازی امید کا

نیز در روضہ مسطور ست از کعب الاخبار رضی اللہ تعالے عنہ او گفت کہ چون بیافرید حق تعالے موت را بیافرید سرا پیموت کبش املح پس فرمان داد کہ بدین ہیبت کہ ترا دادہ اند دو چشم خود را واکردہ و دو بازو فراخ داشتہ بسوی ملائک سجوام بجنبان کرد تا چون نظر فرشتگان بر صورت افتاد ہیچ فرشتہ نماند کہ بیہوش نشد قریب دو ہزار سال بیہوش شدند پس چون فرشتگان بخود آمدند گفتند ای آفریدگار این چہ چیزیست فرمان شد این موت فرشتگان گفتند بر کیان مسلط ست یارب این موت فرمان شد علی کل نفس فرشتگان گفتند

ربنا لم خلقت الدنیا قال لیسکنہا بنو آدم قالوا لم خلقت

اور رب ہمارے کیون پیدا کیا تو نے دنیا کو فرمایا تو آرام کرینگے اسمین بیٹے آدم کو کہا انہون نے کیون پیدا کیا تو نے

النساء قال لیکون من اولادھم نسل فرشتگان گفتند بار یہ

عورتون کو فرمایا تو کہ ہو اولاد ان کے سے نسل۔

در گمان نمی آید کہ عاقلے کہ بروی این موت مسلط باشد دل بدنیا و زنان پردازد۔

فقال اللہ تعالی ان طول الامل یغلب علیھم فینسیھم الموت

پس فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق درازی آرزو کی غالب ہوگی انپر پس بہلاویگی ان کو موت

حتی یکون منھم اخذ الدنیا وشھوات النساء۔

یہانتک کہ ہو ان سے لینا دنیا کا اور خواہشون عورتون کا۔

پس مومن را باید کہ گذشتہ را بتوبہ و پشیمانی تدارک نماید و دیدہ دل از خواب امل بکشاید تا ہر چند کہ از فرصت عمر باقیست از نیز غفلت نیاید و از پشیمانی کہ در وقت نزول مرگ بود ہیچ حاصل نیاید

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشد الندامۃ یوم القیمۃ

فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اُن پر اور اُنکی آل پر اور سلام بڑی پشیمانی دن قیامت کے اور

وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ و در روضہ مسطور ہست ترجمہ حضرت

بڑی معذرت جس وقت حاضر ہوتی ہے موت۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آمد او را دید دیوار گل میکرد فرمود

مَا تَصْنَعُ فَقَالَ نَطِيْنُ فَقَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔

کیا کرتا ہے تو پس کہا کام مٹی کا کرتے ہیں ہم پس فرمایا کام یعنی موت کا جلد ہے

ونیز در روضہ مسطور ہست کہ خواجہ فضیل بن عیاض پیش از توبہ در راہ دزدی

بود از جانبے بجانبے می تاخت و ستر عصیان بر بساط فراموشی می باخت تا

بزانوی غلامے سر خود نہادہ بود کہ از جانبے قافلہ پیدا شد چون وقوف یافتند

کہ فضیل اینجا ست نزدیک رسیدہ بودند ہیچ ندانستند و حیران ماندند پس از

میان سہ کس بیرون شدند و گفتند بیرون نہ بینید تا تیرہا اندازیم اگر نافع آید

فہو المراد وگرنہ برگردیم پس یکے از ایشان کہ تیر انداختہ بود این آیت خواند۔

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

کیا نہیں وقت آیا واسطے انکے جو ایمان لائے یہ کہ عاجزی کریں دل اُنکے واسطے ذکر اللہ کے

فضیل بشنید و نعرہ بزد و بیہوش شد غلام گمان برد کہ تیرش رسیدہ در اندام اوکہ

میکرد چون فضیل بخود آمد گفت یَا غُلَامُ مَا اَحْمَقَكَ اَصَابَنِيْ سَهْمُ اللّٰهِ۔

اے غلام کس چیز نے احمق کیا ہے تجکو پہنچا ہے مجکو تیر اللہ کا

بار دوم کسے تیر از شست جہاند او روے کسو خواجہ کرد و این آیت خواند۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔

پس بھاگو طرف اللہ کے تحقیق میں تمکو اسکی طرف سے ڈرانے والا ظاہر ہوں۔

فضیل رحمۃ اللہ تعالی بار آواز برآورد و بیہوش شد غلام ہمچنان گمان برد و تیر در اندام
او میدید چون ہوشیار شد گفت ای غلام احمق ہستی تیر در تن میجوئی این تیر آدمی نیست
کہ در تن باشد تیر نسبت کہ حق تعالی بر دل بندہ گرفتہ یا خود زدہ و آنرا صیبہ محبت خود کرد
و بعبادت خود آویختہ ہمہ برین بودند کہ سوی کس تیر انداخت و او دل خواجہ را
بدین آیت نشانہ ساخت وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا پس خواجہ رح
نعرہ برآورد و از ان دو نعرہ قوی تر زد مر ہر یکی را از غلام چشم خود گفت ہر انچہ از من
بیغیر ما واقع شد ہست پشیمان شدم و در دل من خوف حق سبحانہ تعالی در آمد پس گزشتم
وگزاشتم انچہ میکردم و جانب کعبہ روان شد تا چون نزدیک نہروان رسید ہارون رشید
خلیفہ استقبال کرد و گفت ای فضیل شب در خواب بودم کہ منادی بآواز بلند ندا میکرد

إِنَّ فُضَيْلَ خَافَ اللّٰهَ تَعَالَىٰ وَاخْتَارَ خِدْمَتَهُ فَأَحِبُّوهُ۔

تحقیق فضیل ڈرا اللہ تعالے سے اور اختیار کیا خدمت اُسکی کو پس دوست رکھو اُسکو۔

فضیل عیاض رحمۃ اللہ تعالے نعرہ زد و گفت۔

بِكَرَمِكَ وَكِبْرِيَائِكَ تُحِبُّ عَبْدًا مُذْنِبًا كَانَ هَارِبًا مِنْ بَابِكَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً

اپنے کرم سے اور بڑائی اپنی سے دوست رکھتا ہے تو بندہ گنہگار کو بھاگنے والا اور دور تیرے دروازے سے ابتدا سے چالیس برس سے

آوردہ اند کہ مردے توبہ کرد و باز شکست و در گناہ افتاد روزے در دل او گزشت اگر
سوی توبہ باز گردم چہ باشد حکم من چگونہ بود حال من۔

فَهَتَفَ هَاتِفٌ يَا أَبَا فُلَانٍ أَطَعْتَنَا فَشَكَرْنَاكَ ثُمَّ تَرَكْتَنَا فَأَ

پس آواز دی فرشتہ غیب نے اے ابا فلاں اطاعت کی تونے ہماری پس قدر دانی کی ہمنے تیری پھر تو نے چھوڑا ہم کو

مْهَلْنَاكَ وَإِنْ عُدْتَ إِلَيْنَا قَبِلْنَاكَ۔

پس ڈھیل دی ہم نے تجھکو پس اگر پھر آیا تو ہمارے پاس قبول کیا ہم نے تجھے سے۔

آوردہ اند کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ روزے در فکر بود کہ اگر فردا مرا از عبادت لات و عزےٰ پرسش شود چہ جواب گویم ہمدرین بود رسول علیہ والہ السلام برسر وقت او رسید از رسول علیہ والہ السلام پرسید رسول علیہ والہ السلام منتظر وحی شد عمر چون رسول علیہ والہ السلام را متامل دید ترسید و فریاد برآورد یا رسول اللہ نزدیکست کہ زہرہ من آب شود زود فرمای کہ سبب تامل چیست ہمدرین از حضرت ارحم الراحمین وحی آمد فرمان شد نَحْنُ اِذَا صَالَحْنَا مَعَ عَبْدٍ لَا نَسْاَلُہٗ عَمَّا مَضٰی۔

ہم جب صلح کرتے ہین بندے سے نہین پوچھتے ہین ہم اس چیز سے کہ گذرا

این نوع علامت صحت انتباہ ست یعنی ہر وقتے کہ گناہ را یاد آرد آن حال بروے تازہ گردد واز و پشیمان شود و در عوارف مسطور ست۔

عَلَامَۃُ صِحَّۃِ الْاِنْتِبَاہِ خَمْسَۃٌ اِذَا ذَکَرَ نَفْسَہٗ اِفْتَقَرَ وَاِذَا ذَکَرَ ذَنْبَہٗ اِسْتَغْفَرَ وَاِذَا ذَکَرَ الدُّنْیَا اِعْتَبَرَ وَاِذَا ذَکَرَ الْاٰخِرَۃَ اِسْتَبْشَرَ وَاِذَا ذَکَرَ الْمَوْلٰی اِفْتَخَرَ

نشانی درستی خبرداری کی پانچ ہین جب یاد کرے اپنی ذات کو محتاج جانے اور جب یاد کرے اپنے گناہ کو استغفار کرے اور جب یاد کیا دنیا کو عبرت پکڑے اور جب یاد کرے آخرت کو خوشوقت ہووے اور جب یاد کرے اللہ کو فخر کرے

فصل شانزدہم در بیان آیت فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَفِیْہِ مَا یُلَائِمُہٗ

پس یاد کرو مجھکو یاد کرون تمکو اور بیچ اسکے وہ چیز ہے کہ مناسب ہے

نقل ست کہ جبرئیل علیہ السلام گفت مر رسول اللہ علیہ والہ السلام را کہ خدای تعالےٰ میفرماید کہ من دادم مر امت ترا چیزے کہ ندادم ہیچ یکے را از پیغامبران و امتان ایشان و آن انست کہ فرمودم۔

فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ لَمْ نَقُلْ ھٰذَا لِاَحَدٍ غَیْرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

پس یاد کرو مجھکو یاد کرون تمکو نہین کہا ہم نے یہ واسطے کسی کے سوائے اس امت کے

در روضہ مسطور ست قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَخْبَرَ بِاَنَّ مَنْ ذَکَرَہٗ مِنْ عِبَادِہٖ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے خبر دی ساتھ اس کے جس نے ذکر کیا اسکا اسکو بندون

ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِھٰذَا ذٰلِکَ الْعَبْدَ وَمَنْ ذَکَرَہُ اللّٰہُ نَجٰی

سے ذکر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے واسطے اسکے اس بندہ کو اور جسکو کہ یاد کرے اسکو اللہ نجات پا

مِنْ عِقَابِہٖ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ

عذاب اسکے سے اور سعید بیٹے جبیر کے سے راضی ہوا اللہ تعالیٰ اس سے یہ کہ انہوں نے کہا بیچ قول اللہ

قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ قَالَ اذْکُرُوْنِیْ بِطَاعَتِیْ اَذْکُرْکُمْ بِمَغْفِرَتِیْ وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدِ الطُّوْسِیْ

تعالیٰ کی پس یاد کرو مجکو یاد کرون تمکو کہا یاد کرو مجکو ساتھ بندگی میری کے یاد کرونگا تمکو ساتھ بخشش اپنی کے اور کہا ابو سعید طوسی نے

رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ قَالَ اذْکُرُوْنِیْ بِالشُّکْرِ اَذْکُرْکُمْ

رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ بیچ اسکے کہا یاد کرو مجکو ساتھ شکر کے یاد کرون تمکو ساتھ

بِالزِّیَادَۃِ وَقِیْلَ اُذْکُرُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ اَذْکُرْکُمْ بِالْاِجَابَۃِ

زیادتی کے اور کہا گیا یاد کرو مجکو ساتھ دعا کے یاد کرون تمکو ساتھ قبولیت کے

وَقَالَ ابْنُ عُتْبَۃَ اُذْکُرُوْنِیْ بِالصَّفَاءِ اَذْکُرْکُمْ بِالْوَفَاءِ۔

اور کہا بیٹے عتبہ نے یاد کرو مجکو ساتھ صفائی کے یاد کرون تمکو ساتھ وفا کے۔

و ذکر بصفا آن باشد کہ خقتعالیٰ را بدل صاف از اوصاف ذمیمہ یاد کند و باطن

از ہموم و غموم دنیا رفانی و اندیشہ لایعنی بر آ ذکر حق سبحانہ تعالیٰ پاک دارد۔

وَھٰذَا اِسْمُ النَّفْیِ وَالْاِثْبَاتِ وَمِنَ الْمُرَاقَبَاتِ در روضہ مسطور ست

اور یہ بہید ذکر نفی اور اثبات کا ہے اور بہید مراقبون کا۔

قَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ النَّسَوِیْ

فرمایا رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ اور سنا مین نے احمد بیٹے عبد الرزاق نسوی سے

رحمه الله تعالى يقول الذكر اربعة ذكر الدنيا وذكر
رحم کرے اسکو اللہ تعالی کہ فرماتے تھے ذکر چار قسم کے ہیں ذکر دنیا کا اور ذکر
الخلق وذكر العقبى وذكر المولى فذكر الدنيا حجاب وغرور
خلق کا اور ذکر آخرت کا اور ذکر اللہ کا پس ذکر دنیا کا پردہ ہے اور غرور ہے
وذكر الخلق ظلمة ونفور وذكر الجنة حور وقصور و
اور ذکر خلق کا تاریکی ہے اور نفرت ہے اور ذکر بہشت کا حوریں اور مکانات اور
ذكر الرب نور وسرور وقد قيل قال الله تعالى اذكروني
ذکر رب کا روشنی ہے اور خوشی اور تحقیق کہا گیا فرمایا اللہ تعالی نے یاد کرو مجکو
بالاقرار وبالخطاء اذكركم بالكرم والعطاء واذا ذكرني
ساتھ اقرار کے اور ساتھ خطا کے یاد کروں میں تمکو ساتھ کرم اور بخشش کی اور جب یاد کرتا ہے مجکو
عبدي وحده ذكرته وحده واذا ذكرني في ملاء ذكرته
بندہ میرا اکیلا یاد کرتا ہوں اسکو تنہا اور جب یاد کرتا ہے مجکو بیچ جماعت کے یاد کرتا ہوں
في ملاء خير منه وعن ابي الفضل ابي معدان رحمه الله تعالى
اسکو بیچ جماعت کے کہ بہتر ہے اس سے اور روایت ہے ابو الفضل ابی معدان سے رحم کرے اسکو اللہ تعالی
يقول اذكروني بمعنى العبودية اذكركم بفضل الربوبية و
کہ فرماتے تھے یاد کرو مجکو ساتھ معنے عبودیت کے یاد کروں تمکو ساتھ فضل پروردگاری کے
عن ابي الحسن المفسر المذكر يقول اذكروني على وجه الارض
اور ابو الحسن تفسیر کرنیوالے نصیحت کرنیوالے سے کہ کہتے تھے یاد کرو مجکو اوپر روے زمین کے
اذكركم على بطن الارض كما دعى بعض العارفين بربه فقال
یاد کروں تمکو اوپر پیٹھ زمین کے جیسا دعا کی [illegible] بیچ عرفات کے کہا

اِلٰهِیْ عَجِبْتُ اِلَیْکَ الْاَصْوَاتُ بِضُرُوْبِ اللُّغَاتِ وَیَطْلُبُوْنَ

الٰہی تعجب کرتا ہون طرف تیری آوازون کی ساتہ طرح طرح کے لغتون کے اور طلب کرتے ہین

مِنْکَ صُنُوْفَ الْحَاجَاتِ حَاجَتِیْ اِلَیْکَ اَنْ تَذْکُرَ

تجہسے طرح طرح کے حاجتین حاجت میری طرف تیری یہ ہے کہ یاد کرے تو مجکو اوپر

عَلٰی طُوْلِ الْبَلَاءِ اِذَا اسْتَنْسٰی اَهْلُ الدُّنْیَا و یاد کرون حق سبحانہ

بلا کے جب جدا کرے لوگ دنیا کے۔

و تعالے هر بنده را در گور یکے آن ہست کہ بر توحید ثابت دارد و بر جواب با صواب

بر سوال منکر و نکیر قدرت بخشد و تثبیت دہد

کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے ثابت رکھتا ہے اللہ انکو جو ایمان لائے ساتہ قول ثابت کے

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ و دوم آن ہست کہ بنده را در گور نگذارد

بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے۔

و در وقتہ زندہ بسبب مسطور ہست از حسن طویل رحمہ اللہ تعالے گفت کہ ثابت بنانی

را حنبل دادیم و در کفن پیچیدیم دختر او را گفتیم کہ بہ بین روی پدر خود را آخر بیاراست

دختر گفت بگذار پدر را کہ او عبادت کرده ہست حق سبحانہ و تعالے را

چنانکہ حق عبادت کردن ہست حسن گفت پس دفن کردیم او را و نظر کردیم در گور پیش از

آنکہ مسدود کرده شود ہیچ اثر از وی در گور ندیدیم پس بیامدیم در خانہ او دختر

او بیرون آمد گفت اِخْتَلَصَ وَالِدِیْ مِنَ الْقَبْرِ پس از دختر پرسید

اے نیکبخت چگونہ دانی کہ او را در گور نگذاشتہ گفت او این دعا بسیار میکرد

خدا مستجوست و کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْنِیْ فِی الْقَبْرِ وَحِیْدًا وَ فَرِیْدًا

چیزون سے اور ایک ہوا اسکا لینا تسبیح اپنے کے جو تھے ساتھ اسکے ہوا انسست اور جو کوئی ہو نکلا سا
حَالَهُ اِذَا مَاتَ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ هٰؤُلَاءِ بِاَنْ لَا يَتَعَدّٰى عَلَى النَّاسِ
حال اسکے جب گیا مر آرام پاتے ہین اُس سے یہ چیزین ساتھ اس بات کے کہ نہین زیادتی کرتا اوپر
وَلَا يَعْمَلُ فِي الْاَرْضِ بِالْفُجُوْرِ واز تنبیہ ابو اللیث رحمہ در مفتاح الجنان
لوگونکے اور نہین عمل کرتا بیچ زمین کے ساتھ نا شائستگی کے۔
آوردہ است کہ موسیٰ علیہ السلام از حضرت عزت درخواست کرد گفت یارب بندہ را کہ
دوست داری و بندہ را کہ دشمن داری چگونہ شناسم فرمان شد آنرا کہ دوست دارم
بدو علامت شناسی یکے آنکہ بذکر خود او را الہام دہم واو مرا یاد کند و من فرشتگان را فرمایم
تا او را یاد کنند دوم آنکہ او را در حمایت و حفظ من باشند تا در آنچہ مستوجب خشم
و عذاب ست نیفتند و نیز آنرا کہ دشمن دارم دو علامت ست اول آنکہ ذکر خود را
بر زبان او فراموش گردانم واو را بد و باز گذارم تا در حرام نیفتند و تا گاہ بینی کہ عذاب
من بر وے فرود آید و در انیس الواعظین مسطور ست۔
وَقِيْلَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ اَىْ فَاذْكُرُوْنِيْ
اور کہا گیا بیچ قول اللہ تعالیٰ کے پس یاد کرو مجھکو یاد کرون تمکو اے پس یاد کرو مجھکو
بِالتَّذَلُّلِ اَذْكُرْكُمْ بِالتَّفَضُّلِ وَقِيْلَ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْاِرَادَةِ اَذْكُرْكُمْ
ساتھ عاجزی کے یاد کرون تمکو ساتھ فضل کرنیکے اور کہا گیا یاد کرو مجھکو ساتھ ارادہ کے
بِالْاِفَادَةِ وَقَالَ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ اُذْكُرُوْنِيْ بِطَرْحِ الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ
یاد کرون تمکو ساتھ فائدہ دینے کے اور کہا بعض تصوف والونے پس یاد کرو مجھکو ساتھ ڈالنے ملک اور ملکوت کے
اَذْكُرْكُمْ بِجَذْبِ الْجَبَرُوْتِ فَاذْكُرُوْنِيْ فِي الْجَمَالِ وَالْجَلَالِ اَذْكُرْكُمْ
یاد کرونگا تمکو بیچ جذب جبروت کے پس یاد کرو مجھکو بیچ جمال اور جلال کے یاد کرون تم کو

اور سستی کرو اور مت غم کھاؤ اور تم ہی ہو بلند اگر ہو تم مسلمان یعنی ایسکے مت ناتوان ہو

وَاَنْتُمْ وَلَا تَحْزَنُوْا اِلَّا اَنَّكُمْ لِيْ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ عَلَى الْكُفْرِ وَيُنْقَلُ

سے تحقیق ہیں واسطے ہمارے ہو اور مت غم کھاؤ واسطے اسکے کہ تم واسطے میرے ہو اور تم ہی ہو بلند اوپر کفار کے

کہ سنا حضرت علیہ والسلام فرمود چون بندہ سہ بار بگوید یارب یارب خفتہ بلطف بگوید

لَبَّيْكَ عَبْدِيْ وَقَالَ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ فِيْ قَوْلِهٖ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ

سنتا ہوں بندہ میرے اور کہا بعضے تصوف والوں نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے پس یاد کرو مجھکو یاد کرونگا

الْقُرْاٰنِ اَنَّ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَظَهْرُ الْقُرْاٰنِ ظَاهِرُ الشَّرِيْعَةِ وَبَطْنُ الْقُرْاٰنِ

تمکو قرآن واسطے اسکے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اور ظاہر قرآن ظاہر شریعت ہے اور باطن قرآن

بَاطِنُ الشَّرِيْعَةِ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّحْمِيْدُ ذِكْرٌ فِيْ حُكْمِ ظَاهِرِ الشَّرِيْعَةِ

باطن شریعت ہے پس تسبیح اور تحمید ذکر ہے بیچ حکم ظاہر شریعت کے

وَالسَّمَاعُ لِلصُّوْفِيَّةِ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى وَالْمَفْهُوْمِ ذِكْرٌ فِيْ حُكْمِ

اور سماع واسطے صوفیہ کے از راہ معنی اور مضمون کے ذکر ہے بیچ حکم

بَاطِنِ الشَّرِيْعَةِ لِاَنَّهٗ يُفْضِيْ اِلٰى تَذَكُّرِ جَلَالِ اللّٰهِ وَجَمَالِهٖ سُبْحَانَهٗ

باطن شریعت کیواسطے اسکے کہ پہنچاتا طرف یاد لانے جلال خدا اور جمال اسکے کی پاک ہے

وَيُقَالُ وَمَا ذَكَرَ الشَّيْخُ الْمَكِّيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّ السَّمَاعَ ذِكْرٌ

اور کہا جاتا ہے اور جو ذکر کیا ہے شیخ مکی نے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ یہ کہ سماع ذکر ہے

مِنَ الْاَذْكَارِ يُؤَيِّدُ هٰذَا مِثْلُ ذِكْرِ الْخَائِفِيْنَ يُوْرِثُ الْكَرْبَ

ذکروں سے تائید کرتا ہے اسبات کو جیسا کہ ذکر ڈرنیوالوں کا فائدہ دیتا ہے سختی کا

وَذِكْرُ الرَّاجِيْنَ يُوْرِثُ الطَّلَبَ وَذِكْرُ الْمُشْتَاقِيْنَ يُوْرِثُ الْقَلَقَ

اور ذکر امید رکھنے والوں کا فائدہ دیتا ہے طلب کا اور ذکر شوق والوں کا فائدہ دیتا ہے بیقراری کا

سماعُ الخائفینَ والراجینَ والمحبّینَ کما کان یورثُ ما یورثُ

طرح سماع ڈرنیوالوں اور امید رکھنے والوں اور دوستوں کا جیسا فائدہ دیتا جو دیتا ہے

الذکرِ بلافرقٍ بینهما من الکربِ والطلبِ والطربِ یکون ذکرا

دیتا ذکر بغیر فرق کے درمیان ان دونوں کے سختی اور طلب اور خوشی سے ہوتا ہے ذکر

دور عوارف مسطور ہست فاذا سمع العبدُ الی بیتٍ من الشعرِ وقلبُه

پس جب سنے بندہ طرف بیت کے شعر سے اور دل اُسکا

مُنشرحٌ حاضرٌ فیه مثل ان یسمع الحادی یقول

خوش ہو حاضر ہونیوالا اسمیں مانند اس کی سنتا ہے ادی کہ وہ کہتا ہے

اتوبُ الیک یا رحمن انّی	اسأتُ وقد تضاعفت الذنوبُ
توبہ کرتا ہوں طرف تیری اے رحمن تحقیق میں	برائی کی میں نے اور تحقیق زیادہ ہو گئی گناہ
فامّا من هوی لیلی وحبّی	زیارتها فانّی لا اتوبُ
پس بے خواہش لیلی اور دوست رکھنا میرا	زیارت اسکی لیس تحقیق میں نہیں توبہ کرتا

فطاب قلبُه لما یجد من قوة عزمه علی الثبات فی امر الحق

پس خوش ہوا دل اسکا اسواسطے کہ پاتا ہے قوت قصد اپنے کی اوپر ثابت رہنے کے بیچ کام حق

الی انما یکون فی سماعه هذا ذاکر الله تعالی -

سو تک ہوتا ہے بیچ سننے اس کے ۔ یہ ذاکر اللہ کا کہ ہوتا ہے

ونیز مسطور ہست کہ بعضے از صالحان ابا عباس خضر را پرسید کہ در حق سماع چہ گوئی

اختلاف ہست اقوال اصحاب در وے فقال هو الصفا الزلال لا یثبت علیه

پس فرمایا وہ صفا ہی زلال یعنی آب شیریں نہیں ٹھہرتے اوپر قدم عالموں کے

اقدام العلماء وغیرہ در آداب المریدین و در عوارف مسطور ہست کہ ذو النون رح

در بغداد بود جماعتے زائران پیر وے درآمدند با ایشان قوال بود از خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ
دستوری خواستند در آنکہ قوال چیزی بگوید خواجہ دستوری داد قوال این شعر بگفت

صغیر هواك عذبني ۔۔۔ فكيف به اذا احتنكا
چھوٹی خواہش تیری نے عذاب میں ڈالا مجھکو ۔۔۔ پس کیونکر ہوگا ساتھ خواہش کا جبکہ لگام دی گئی
وانت جمعت في قلبي ۔۔۔ هوا قد كان مشتركا
اور تونے جمع کی ہے بیچ دل میرے کے ۔۔۔ وہ خواہش کہ تحقیق تھی مشترک

أما ترى لمكتئب اذا ضحك الخلي بكا فطاب قلبه وقام
کیا نہیں دیکھتا ہے تو غم والے کی کہ جب ہنستا ہے خلی تو وہ روتا ہے پس خوش ہوا دل اسکا اور کھڑا ہوا
وتواجد وسقط على وجهه والدم يقطر من جبهته ولا يقع على الارض
اور وجد کیا اور گرپڑا اوپر منہ اپنے کے اور لہو ٹپکتا تھا پیشانی اسکی سے اور نہیں گرتا تھا اوپر زمین کے
پس مردے دیگر ازین جماعت برخاست ذوالنون رحمہ اللہ تعالیٰ بجانب او دید و گفت
الذي يراك حين تقوم پس آن مرد نشست نیز مسطور است وقال الجنيد
وہ ذات پاک کہ دیکھتا ہے تجکو جب کھڑا ہوتا ہے تو ۔۔۔ اور فرمایا جنید نے
رحمه الله تعالى ينزل الرحمة على هذه الطائفة في ثلثة مواضع
رحم کرے اللہ تعالیٰ اترتی ہے رحمت اوپر اس گروہ کے بیچ تین جگہوں کے نزدیک کھانے کے
عند الاكل وعند المذاكرة وعند السماع واقول
اور نزدیک ذکر کرنیکے ۔۔۔ اور نزدیک سننے راگ کے اور
ذلك انما عند الاكل فلانهم لما يأكلون ليحصل لهم القوة
کہتا ہوں میں محمد بن احمد نزدیک کھانیکے پس اسواسطے کہ یہ لوگ جب کھاتے ہیں تو حاصل ہو
على ذكر الله وعبادته يكون اكلهم ذلك ذكرا وعبادة

ہیں انکو قوت اوپر یاد اللہ کے اور اسکی عبادت کی ہوتا ہے انکا کہنا یہ ذکر اور عبادت تو سبب اترنے

فیتنزل الرحمة علیهم کما ینزل علی الذاکرین والعابدین

ہے رحمت انپر جیسا اترتی ہے اوپر ذکر کرنے والون اور عبادت کرنیوالون

المخلصین و خیر المجالس مسطور ست قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

خالص کے فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر ان کے

وسلم لو کانت الدنیا برکة دم ما اکل المؤمن الا الحلال

اور انکی آل کے سلام اگر ہوو دنیا حوض لہو کا نہ کہاوے مسلمان مگر حلال

معنی این حدیث چه باشد وجه نوع مستقیم آید فرمودند که در حدیث آمده است

المؤمن لا یاکل الا عن فاقة پس چون در حالت فاقه مجبور و محتاج

مسلمان نہیں کہاتا ہے مگر فاقہ سے

مخمصه او را مردار مباح شود اما عند المذاکرة فلانهم یتجاوزون

اور پر نند و یاد کر کر نیکی پس واسطے اسکے کہ وہ گزر کرتی

فی مقامات الصدیقین والاحوال النبیین وجاء فی آداب

ہیں بیچ مرتبون صدیقون کے اور احوال نبیون کے اور آیا بیچ آداب

المریدین سئل الجنید رحمه الله تعالی ما فائدة المریدین

المریدین کے پوچھے گئے جنید رحمہ اللہ تعالی کیا فائدہ ہے مریدون کو

فی الحکایات فقال انها تقوی قلوبهم فقیل هل فی ذلک

بیچ حکایتون کے پس فرمایا کہ تحقیق وہ مضبوط کرتے ہیں دلون انکے کو پس کہا گیا ہے بیچ

حجة من کتب الله تعالی فقال نعم قال الله تعالی وکلا نقص

اسکے دلیل کلام اللہ کے پس فرمایا ہان فرماتا ہے اللہ تعالی اور ہر ایک کا قصہ بیان کرتے

یعنی عبادت جوارح بے نیت دل قدری ندارد و نیت دل از نظر کردن بسوی عظمت و هیبت
و کرم و رافت حق سبحانہ تعالے حاصل آید پس سامع بیت و شعر از ان شنیدن معانی حاصل
میکند کہ آخرت را و ذات حق تعالے را با و میدهد بر طریق فرح یا حزن یا خوف یا انکسار
یا افتقار پس دل سامع درین چیزہا ذاکر میگردد و اگر سامع آواز طائری میشنود و خوش میکند
انرا پس تفکر میکند در قدرت حق سبحانہ تعالے از راست کردن نار گلوی آن طائر و تسخیر حلقه
و انشاء الصوت و تادیه الی السماع پس سامع درین فکر آیینه مسبح و مقدس باشد مر حق
سبحانہ و تعالے را و نیز چون سامع آواز آدمی میشنود و فکری کہ گفته شد میکند این فکر در تو
او را بذکر و فکر حق سبحانہ و تعالے میگرداند پس این نوع فکر را منکر چگونه تواند شد و از باب
انکار سخن آورده نشد و در باب فی القول فی السماع ترفعا و استغناء مسطور ست۔

اِعْلَمْ اَنَّ الْوَجْدَ یُشِیْرُ بِسَابِقَةِ فَقْدٍ فَمَنْ لَمْ یَفْقِدْ لَمْ یَجِدْ قَالَ
جان یہ کہ وجد خبر دار کرتا ہے ساتھ سبقت گم کرنیکے پس جو کوئی نہ گم کرے نہیں وجد کرتا ہے
الْحَضْرَمِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَا اَدْوَنَ حَالَ مَنْ یَحْتَاجُ اِلٰی مَنْ یُزْعِجُهُ
کہا حضرمی نے رحم کرے اسکو اللہ تعالے کیا کمتر ہے حال اسکا کہ محتاج ہے طرف حرکت دینے والے کے کہ حرکت
قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ سَهْلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی صَحِبْتُ سَهْلًا سِنِیْنَ
اور کہا بعض اصحاب سہل نے رحم کرے اسکو اللہ تعالے صحبت رکھی میں نے سہل کی دو برس
مَا رَاَیْتُهٗ تَغَیَّرَ عِنْدَ شَیْءٍ کَانَ مِنَ الذِّکْرِ وَالْقُرْاٰنِ فَلَمَّا کَانَ
نہ دیکھا میں نے اسکو کہ بدلا ہو نزدیک کسی چیز کے کہ ہو ذکر سے اور قرآن سے پس جب ہوا
اٰخِرُ عُمْرِهٖ قُرِئَ عِنْدَهٗ فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ فَارْتَعَدَ وَکَادَ
آخر عمر اسکی پڑھا گیا نزدیک اسکے پس آج کے دن نہیں لیا جاویگا تم سے عوض پس کانپا اور
یَسْقُطُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ لَحِقَنِیْ ضُعْفٌ وَسَمِعَ مَرَّةً الْمَلِكَ

قریب تہا کہ گر پڑے پس پوچھا میں نے اسکو اس سے پس کہا ہان شامل ہوا مجکو ناتوانی اور سنایا

تو مثیدنی للحق للرحمن اضطرب فسأل ابن سالم وکان صاحبه

ایکبار بادشاہت اس ثابت والی رحمن کے سے بیقرار ہوا پس پوچھا ابن سالم نے اور تھا صاحب

قال ضعفت فقیل له ان کان هذا من الضعف فما القوة قال

اسکا کہا ناتوان ہوا ابن پس کہا گیا اسکو اگر ہے یہ ناتوانی پس کیا ہے قوت کہا

القوة ان لا یرد علیه وارد الا ابتلعه بقوة حاله ولا یغیره الوارد

قوت یہ کہ نہ وارد ہو اوپر اسکے کوئی وارد مگر نگلجاوے اسکو ساتھ قوت حال اپنے کے اور نہ

ومن هذا القبیل قول ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه

بدلے اسکو وارد اور اسیطرح سے ہے قول حضرت ابی بکر صدیق کا رضی ہوا الله تعالی ان سے

هکذا کنا حتی قست القلوب وقال بعضهم حالی قبل الصلوة

ایسے ہی تھے ہم یہانتک کہ سخت ہوئے دل اور کہا بعض انکے نے حال میرا پہلے نماز کے جیسا حال ہے

کحالی فی الصلوة وقد قال الجنید رحمه الله تعالی لا یضر نقصان

بیچ نماز کے اور تحقیق کہا جنید نے رحم کرے اسکو الله تعالی نہیں ضرر کرتا نقصان

الوجد مع فضل العلم وفضل العلم اتم من فضل الوجد

وجد کا ساتھ بزرگی علم کے اور بزرگی علم کی تمام زیادہ ہے بزرگی وجد کے سے

آمدیم بر سر سخن و معنی فاذکرونی اذکرکم گفته ست الذکر الدائم معناه

پس یاد کرو مجکو یاد کروں تمکو — ذکر دائم معنی اسکے

التعلق الدائم والتعلق الدائم معناه الاشتیاق الدائم والاشتیاق

علاقہ دائم ہے اور علاقہ دائم معنے اس کے اشتیاق دائم اور اشتیاق

الدائم معناه الاحتراق الدائم والاحتراق الدائم معناه الافتناء

دائم معنی اسکے چلنا دائم اور چلنا دائم معنے اسکے چن لینا دائم اور
الدائم والاقتباس الدائم معناه الانعکاس الدائم والانعکاس الدائم
چن لینا دائم معنی اسکے عکس قبول کرنا دائم اور عکس لینا دائم معنی اسکی مشاہدہ دائم
معناه المشاهدة الدائم واینجا باید دانست کہ حق سبحانہ وتعالیٰ از آنکہ یاد کردن وفراموش
کردن یکے از بندگان بحضرت او نسبت کنند منزہ ومبرا است پس از یاد وفراموشی خواست
او ہمین قبول ورد ومنع وعطا وفضل وعدل وہدایت وضلالت ومثل آن مراد باشد
وینبغی ان یعلم من یذکر الله تعالی من عباده ویعبده ق
اور لائق ہے یہ کہ جانے اسکو کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو بندوں اسکے سے اور عبادت کرتا
یدعوه بالاخلاص انه یبلغ بذلک الی ذکره تعالی ایاه الرحمة والاختصاص
اسکی اور پکارتا ہے اسکو ساتھ اخلاص کے یہ کہ پہنچا وساتہ اس کے طرف یاد اسکا اللہ تعالیٰ کہ وہ رحمت
وانه تعالی لا ینسیه من ذکره من العوام والخواص وانه لیس من
اور خصوصیت ہے اور یہ کہ وہ تعالیٰ نہیں فراموش کرتا اسکو کہ یاد کرے اسکو عام اور خاص لوگون

عذابه بدون شکره الخلاص
سے اور یہ کہ نہیں عذاب اسکے سے بغیر شکر اسکے کے خلاص کرنا۔

پس ذکر حق سبحانہ وتعالیٰ بندہ را کہ عبارت از مغفرت وزیادت وعطا ووفاست مخصوص
بذاکران اوست ونسیان حق سبحانہ کہ عبارت از خذلان وضلالت ست در حق آن
کسانست کہ حضرت اورا فراموش کردند وعصیان وطغیان ورزیدند۔
کما قال الله تعالی نسوا الله فنسیهم ای ترکوا امره فخذلهم
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے بھول گئے اللہ کو پس بھول گیا انکو یعنی چھوڑا انہوں نے حکم اسکا پس رسوا کیا انکو
ودر روضہ مسطور ست کہ گفت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہ روزے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بقضاء حاجت بجانب صحرا بیرون آمده بود دهن با او بود هم طائری در نظر رسول صلی الله
علیه وسلم آمد و آواز خوش آواز میکرد رسول علیه و آله السلام فرمود میدانی که چه
میگوید این جانور گفتم اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ فرمود که میگوید
یَا رَبِّ اَذْهَبْتَ بَصَرِیْ وَخَلَقْتَنِیْ اَعْمٰی فَارْزُقْنِیْ فَاِنِّیْ جَائِعٌ
اے رب میرے لیگیا تو بینائی میری آنکھ کی اور مجھکو پیدا کیا تو نے اندھا پس رزق دے مجھکو تحقیق میں بھوکا ہوں
انس گفت همه بین بودیم و سوی آن طائر میدیدیم که جراده پیدا شد و در دهن او در آمد
و طائر آنرا فرو برد و باز آواز خوش آغاز کرد باز رسول علیه و آله السلام فرمود میدانی چه میگوید
انس گفت اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ رسول علیه و آله السلام فرمود که میگوید۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَنْسَ مَنْ ذَکَرَهٗ۔ و در اینجا لفظین مسطور ست
سب تعریف اللّٰہ کو جو نہ بھولا واسطے اسکے کہ یاد کیا اسکو۔
چون بخت نصر بیت المقدس را خراب کرد دانیال پیغمبر علیه السلام را اسیر برد هر بار که
او را تعذیب میکرد میگفت الحمد لله علی کل حال۔ بعده او را پیش دو شیر گرسنه
انداختند شیران چون سگان آشنا دم می جنبانیدند و هیچ زخمش نرسانیدند و چون
بلا را نعمت دانسته شکر میگفت روزی آرزوی طعام شد حق تعالیٰ ارمیا پیغمبر
را وحی فرستاد که دانیال را طعام راست بکن ارمیا علیه السلام گفت الهی من بنده
حاجز بشام و برادرم دانیال در بابل طعام چگونه رسد فرمان شد راست کردن از تو
و رسانیدن از ما چون طعام موجود شد پارچه ابری پیش ارمیا علیه السلام بیامد ارمیا
بران ابر نشست ابر در هوا شد و بسر آن چاه فرود آمد دانیال علیه السلام گفت
کیست بسر چاه گفت برادر تو ارمیا گفت خداوند من مرا یاد کرد گفت آری دانیال
گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

سب تعریف اللہ کو جو نہیں بہولتا جسنے یاد کرے اسکو اور سب تعریف اللہ کو ایسا اللہ

مَنْ وَثِقَ بِهٖ كَفَاهُ وَلَا يَكِلُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُجَازِيْ

جو کوئی مضبوط رہا اسپر کفایت کیا اسکو اور نہیں سونپتا اسکو طرف غیر اپنے کے اور سب تعریف اللہ کو

بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُجَازِيْ بِالصَّبْرِ نَجَاةً اَلْحَمْدُ

جو بدلا دیتا ہے بدلے احسان کے احسان اور سب تعریف اللہ کو جو جزا دیتا ہے سبب صبر کے نجات سب تعریف

لِلّٰهِ الَّذِيْ يَكْشِفُ الضُّرَّ بَعْدَ الْكَرْبِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ رَجَاؤُنَا

اللہ کو جو کھولتا ہے نقصان کو پیچھے سختی کے سب تعریف اللہ کو جو کہ وہ

حِيْنَ تَنْقَطِعُ الْحِيَلُ عَنَّا در روضہ مسطور است کہ مردی را پادشاہ ظالم بگرفت

امید گاہ ہمارا ہے جب ٹوٹجاتے ہیں حیلے ہم سے

مال او را غارت کرد و حبس کرد و بر سر او چیزی مواخذہ مقرر کرد و ضمان کرد و مہلت ادا مواخذہ داد پس آن مرد بر یکے از دوستان و آشنایان رفتہ ہیچ کس دستگیر نشد و در کار خود برو نکشادند و جوابے باصواب ندادند مرد متحیر شد و مہلت ادا نزدیک رسید مرد غمگین شد و متحیر در مسجد در آمد و وضو ساخت و دوگانہ گزارد و دست خویش پیش قاضی الحاجات بدعا بر آورد و گفت۔

اِلٰهِيْ اَنْتَ اَنْتَ وَاَنَا اَنَا وَكُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ اِلٰهِيْ لَمْ اَحْضُرْ

اے خدا تو ہے تو ہے اور میں میں ہوں اور ہر ایک کام کرتا اوپر طور اپنی کے اے خدا نہیں حاضر ہوا

بِبَابِكَ اِلَّا بَعْدَ الْيَاْسِ مِنْ جَمِيْعِ اَمْثَالِيْ اِلٰهِيْ اَنَا مُعْتَرِفٌ بِوَحْدَانِيَّتِكَ

میں تیرے دروازے پر مگر پیچھے نا امید ہونے تمام مانندوں اپنی سے اے خدا میں اقرار کرتا ہوں تیری تنہائی

وَقُوَّتِكَ وَغِنَائِكَ وَبِضُعْفِيْ وَفَقْرِيْ يَا قَوِيُّ الْغَنِيُّ اِرْحَمِ الضَّعِيْفَ

کا اور تیری قوتکا اور بے پروائی کا اور ساتھ ضعف میرے کے اے زبردست بے پروا رحم کرنا توان

الفقير في ازالة هذا الظلم عنه فانه لا يقدر على ذلك

فقیر کو بیچ دور کرنے اس ظلم کے اس سے پس تحقیق نہیں ہے قادر ہوتا اوپر اس کے

احد غيرك يا رؤف يا رحيم سعادت بین بود که آنمرد آواز شنید ای مرد

کوئی سواے تیرے اے شفقت کرنیوالی اے مہربان

اگرچه در حضرت مولے نیک شناسنده نیستی اما چون با دل سلیم و زبان فصیح آمده و

حاجت خود بدرگاه قاضی الحاجات آورده و یقین دانسته که روا کننده حاجات

بجز او دیگر نیست پس حاجت تو برآورده شد مرد چون آواز شنید در سجده افتاد و میگفت

الهي الضعيف ببابك فقيرك بفنائك يا قوي ارحم الضعيف

الہی ناتوان تیرے دروازے پر فقیر ساتھ غنا تیرے کے اے زبردست رحم کرنا توان

وانجز ما وعدت فانك لا تخلف الميعاد

کو اور پورا کر جو وعدہ کیا تو نے پس تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدہ کو

آواز شنید که سر آن [illegible] سر بردار آواز بگوش او رسید که میگوید ای مرد حق خود بستان و آنچه از من

در وجود آمده عفو بکن و مردی که در عقب من تیغ کشیده می آید و هر آنکسی تو می آرد وازان

خلاص ده آنمرد روی در پس کرده چه بیند که ظالم آنچه ازین مرد گرفته بود جمله آورده است

میگوید که هر آنچه بخش که شب بر ما منغص گردانیدی این مرد حق خود را ازان گرفت

و گفت الحمد لله الذي لم ينس من ذكره ودعا به فدفع

سب تعریف اللہ کو جو نہیں بھولتا اسکو جو یاد کرے اسکو اور پکارے اسکو پس اٹھا

حاجته اليه والله سبحانه بالاجابة ممن دعاه بالاخلاص

حاجت اپنی اسکی طرف اور اللہ پاک ہے ساتھ قبولیت کے اس سے کہ پکارے اسکو ساتھ اخلاص

قريب فطوبى لمن له من علم قربه تعالى نصيب قال الله تعالى

نزدیک ہے پس خوشی ہو اسکو کہ واسطے اسکے علم قرب اللہ تعالیٰ کی سے حصہ ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

اور جب پوچھیں تجھ سے بندے میرے مجھ سے پس میں نزدیک ہوں جواب دیتا ہوں پکارنے والے کو جب مجھ کو پکارتا ہے

در شرح تیسیر یافی مسطور ست وقتے حضرت جبریل علیہ السلام بر حضرت رسول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم آمد و گفت ای محمد چیزی معائنہ کردم کہ ہرگز آن چیز معائنہ نکردہ بودم

وآن آنست کہ بت پرستی بتے پیش خود نہادہ ہر بار میگوید یا رب و از سرادقات

اجلال آواز می آید لبیک عبدی۔ گفتم خداوندا او بت را رب میگوید چگونہ ست کہ تو

اورا اجابت میکنی فرمان شد ای جبریل اگر او رب خود را غلط کردہ ست من میدانم

کہ رب او کیست پس در حقیقت گویا مرا میخواند پس چون مرا خواند ہر آئینہ اجابت کنم

سُبْحٰنَكَ وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا۔

پاک ہے تو سما لیا ہے تو نے ہر چیز کو رحمت میں اور علم میں۔

سبحان خالقے کہ داعیان مشرک گمراہ بفلاح بدرگاہ عالی نبار او از شرف اجابت

محروم نیستند با آنکہ در باب ایشان فرمان ست

وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ

اور جو کوئی پکارے ساتھ اللہ کے معبود اور کو نہیں دلیل اوسکو ساتھ اسکے پس سوائے اسکے نہیں حساب اسکا نزدیک رب اسکے

اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ تا بدانند خوانندگان مخلص کہ بدرگاہ او چہا کہ خواہد بود مر ایشان را

تحقیق نہیں فلاح پاتے کافر

کہ حق سبحانہ تعالیٰ را بنور توحید یکے می بینند و یکے میدانند و او را بیگانگی میخوانند و در باب ایشان است

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا

جدا ہوتے ہیں کروٹیں انکی خوابگاہ سے پکارتے ہیں رب اپنے کو ڈر سے اور لالچ سے اور اس چیز سے

رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ

کر دیا ہم نے انکو خرچ کرتے ہین پس نہین جانتا کوئی شخص کیا چھپایا گئی ہے واسطے انکے ٹھنڈک آنکھونکی

در روضہ مسطورست کہ مالک بن دینار قصد تلبیہ کردہ وخواست کہ بگوید

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ وبیہوش شد چون بخود آمد باز قصد کردہ باز بیہوش شد ہمچنین

سہ کرت چون سومی کرت باز بخود آمد پرسیدند ماجرا چیست گفت ترسیدم ازانکہ چون

بگویم اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ندا آید لَا لَبَّیْكَ وَلَا سَعْدَیْكَ۔

ایخدا حاضر ہون تیری خدمت مین — نہین حاضر ہے تو اور نہین حاضر ہے تو

بے نیازیش را چہ کفر و چہ دین — بے زبانیش را چہ شک چہ یقین
چہ مسلمان چہ گبر بر در او — چہ کنشت و چہ صومعہ در رہ او

پس در قصہ بت پرست کہ دعوت او بشرف اجابت رسیدہ اشارت ست بانبساط

آنکہ رشتۂ لطف عام او برای اعتصام بس درازست و در گاہ لطیف او باوجود انعام

بہر کس و ناکس و ازست وازانجا باز چون بصنعت کار خواجہ مالک بن دینار نظر فتد

حسن ادب و کمال نیازست قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّ

فرمایا اللہ تعالے نے پکارتا ہون رب اپنے کو ڈر اور

طَمَعًا بخوف الْخَائِفِیْنَ مِنَ النَّارِ وَالْعِقَابِ وَبِخَوْفِ الْمُقَرَّبِیْنَ

لالچ سے پس ڈر ڈرنیوالون کا آگ سے اور عذاب سے اور ڈر نزدیکون کا۔

مِنَ الْبُعْدِ وَالْحِجَابِ كَمَا قَالَ بَعْضُهُمْ فِیْ مُنَاجَاتِهٖ اِلٰهِیْ مَهْمَا

نقصان سے اور پردے سے جیسا کہا بعضے انکے نے بیچ مناجات اپنے کے

تُعَذِّبُنِیْ فَلَا تُعَذِّبْنِیْ بِذُلِّ الْحِجَابِ وَطَمَعُ الطَّامِعِیْنَ هُوَ الْحُوْرُ

ایخدا جسکہ عذاب کرے تو مجھکو پس عذاب کر مجھکو ساتھ ذلت پردے کے اور لالچ لالچ کرنیوالونکا وہ حورین

وَالْقُصُوْرُ وَطَمَعُ الْمُخْلِصِیْنَ هُوَ الْمُشَاهَدَةُ وَالْحُضُوْرُ وَهُمُ الَّذِیْنَ

اور محل ہین اور لالچ خالص لوگونکو مشاہدہ اور حضور سے اور وہ لوگ ہین کہ ارادہ کرتے ہین

یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ اَے ہُمْ یُرِیْدُوْنَ اللّٰہَ لَا عِوَضًا مِنْہُ اَلدُّنْیَا۔

ذات اپنے کا اور ارادہ کرتے ہین اللہ کو نہین عوض اس سے دنیا کو

آزادانند کہ ایشان از غم و کون رستند اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ لِاَجْلِیْ

ہین نزدیک ٹوٹے ہوئے دلون کے ہون کہ میرے لیے ٹوٹے ہین

دولت ایشانست کہ درشکستگی رستند قال اللہ تعالیٰ وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ

فرمایا اللہ نے صبر کر ذات اپنی کو ساتھ اون لوگونکے

یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ۔

کہ پکارتے ہین رب اپنے کو صبح کو اور شام کو ارادہ کرتے ہین ذات اسکی کو۔

در تفسیر آمدہ است کہ سبب نزول این آیت آن بودہ است کہ سران قوم بر رسول علیہ و آلہ

السلام گفتند کہ این درویشان را از خود دور کن تا ما با تو بگرویم رسول علیہ و آلہ السلام

منتظر وحی شد فرمان آمد وَاصْبِرْ نَفْسَکَ اَے احْبِسْھَا مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ آیہ

اور روک ذات اپنے کو اے روک رکہ اپنے کو ساتھ ان لوگونکے کہ پکارتے ہین

باز گفتند چون ایشانرا از خود دور نکنی بارے در سخن گفتن رخ و منظر خود جانب ما آر باز فرمان شد

وَلَا تَعْدُ عَیْنَاکَ عَنْھُمْ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَلَا تَعْدُ اَیْ لَا تَصْرِفْ

اور نہ تجاوز کرے آنکھین اپنی ان سے ارادہ کرتا ہے تو زینت زندگانی دنیا کا اور نہ تجاوز کر اور مت

بَصَرَکَ اِلٰی غَیْرِھِمْ عَنْ ذَوِی الْغِنٰی وَالْمَرْتَبَۃِ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا

پھیر بینائی اپنے طرف غیر انکے کہ صاحب دولت اور مرتبے ہو چاہتا زینت زندگانی دنیا کے

بِحَالِ الْاَشْرَفِ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا اَے لَا تُطِعْ

ساتھ حال بزرگ کے اور مت کہا مان اسکا جسکو غافل کیا ہم نے دل اسکے کو یاد اپنی سے اور مت کہا مان

مَنْ يَبْعُدُ الْفُقَرَاءَ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ اَيْ جَعَلْنَا قَلْبَهُ غَافِلًا

کہ دور کرے فقرا سے جسکو غافل کیا ہم نے دل اُسکے کو اور کیا ہمنے دل اُسکو غافل اور

وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهُ فُرُطًا۔

پیچھے چلا خواہش اپنی کے اور ہے کام اُسکا زیادتی ۔

یعنی گفتہ میشود غافلانرا کہ کار ایشان بسبب متابعت ہوا الفت باطل ولا یعنی ست

وبگفتۂ ایشان رخ از فقرا برمگردان و باز دار خود را باین درویشان کہ میخوانند

خداوند خود را بامداد و شبانگاہ و رضاء خدا تعالی میخواہند و جز دیدار او مطمع دیگر

ندارند اکنون باید دانست آنکہ در معنی آیت فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ آمدہ است۔

اُذْكُرُوْنِيْ بِالدُّعَاءِ اَذْكُرْكُمْ بِالْاِجَابَةِ

یاد کرو مجکو ساتھ دعا کے یاد کرون تمکو ساتھ قبولیت کے۔

حکایت طیرمے وقصہ دانیال علیہ السلام وحکایت مرد مظلوم وغیرہ موافق ست

اَيْ لَا يَنْبَغِيْ بِالْاِجَابَةِ مَنْ يَذْكُرُهُ بِالدُّعَاءِ اما اگر گویند فَاذْكُرُوْنِيْ بِالشُّكْرِ

اے نہین ہوتا ساتھ قبولیت کے جو یاد کرتا ہے اسکو ساتھ دعا کے۔ پس یاد کرو مجکو ساتھ شکر

اَذْكُرْكُمْ بِالزِّيَادَةِ شکر حق سبحانہ وتعالی گزاردن عین ذکرست و ذکر عین شکرست

یاد کرونگا تمکو ساتھ زیادتی کے

چنانکہ نقل ست کہ مہتر موسی علیہ السلام در مناجات خود گفت۔

اِلٰهِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ كَثِيْرًا فَدُلَّنِيْ عَلٰى شُكْرِ نِعْمَتِكَ فَاَوْحَى اللّٰهُ

الہی انعمت کی تونے مجہ پر بہت پس راہ دکھا مجکو اوپر شکر نعمت اپنی کے پس حکم بہیجا اللہ

تَعَالٰى يَا مُوْسٰى اُذْكُرْنِيْ كَثِيْرًا فَاِنَّكَ اِذَا ذَكَرْتَنِيْ كَثِيْرًا شَكَرْتَنِيْ

تعالی نے اے موسی یاد کر مجکو بہت پس تحقیق تو جب یاد کیا مجکو بہت شکر کیا تونے میرا

وَاِذَا نَسِيْتَنِيْ كَفَرْتَنِيْ در عوارف مسطور ست قولہم فِي الشُّكْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ

اور جب فراموش کیا تو نے مجکو ناشکری کی پھیری قول انکا ہے بیچ شکر کے کہا بعضوں انکو نے
اَلشُّكْرُ هُوَ الْغَيْبَةُ عَنِ الشُّكْرِ بِرُؤْيَةِ الْمُنْعِمِ وَقَالَ يَحْيَى مُعَاذ
شکر وہ غیبت ہے شکر سے ساتھ دیکھنے نعمت دینے والے کے اور کہا یحیی معاذ الرازی
الرَّازِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى لَسْتَ الشَّاكِرَ مَا دُمْتَ الشُّكْرَ
نے رحم کرے اسکو اللہ تعالے نہیں تو شکر کرنے والا جبتک ہو اہم کر تو شکر اور نہایت
وَغَايَةُ الشُّكْرِ التَّحَيُّرُ وَذٰلِكَ لِاَنَّ الشُّكْرَ نِعْمَةٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى يَجِبُ
شکر حیرت ہے اور یہ کہ واسطے اسکے کہ شکر نعمت ہے اللہ تعالے سے واجب ہو شکر اس پر
الشُّكْرُ عَلَيْهَا در زبور مسطور ست کہ داود نبی علیہ السلام گفت کہ خداوندا چگونہ شکر
کنم بدرگاہ بے نیاز تو کہ شکر نتوانم کردن مگر بنعمت دوم کہ آن توفیق شکر ست
بنعمت قربان شد اِذَا عَرَفْتَ هٰذَا فَقَدْ شَكَرْتَنِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
جب پہچانا تو نے پس تحقیق شکر کیا تو نے فرمایا پیغمبر نے درود ہووے خدا کا
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ
کا انپر اور انکی آل پر اور سلام تحقیق پہلی جو بلائے جاوینگے طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہیں
يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي السَّرَّاۤءِ وَالضَّرَّاۤءِ وَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ مَنِ ابْتُلِيَ
جو حمد کرتے ہیں اللہ کی بیچ خوشی اور رنج کے اور فرمایا حضرت نے انپر اور انکی آل پر سلام جو آزمایا
فَصَبَرَ وَاُعْطِيَ فَشَكَرَ وَظُلِمَ فَغَفَرَ وَظَلَمَ فَاسْتَغْفَرَ قِيْلَ فَمَا
گیا پس صبر کیا اسنے اور دیا گیا پس شکر کیا اسنے اور ظلم کیا گیا پس بخشدیا اور ظلم کیا پس
بَالُهٗ قَالَ اُولٰۤئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ قَالَ يَحْيٰى مُعَاذُ الرَّازِيُّ
بخشش چاہی کہا گیا پس کیا ہے حال اسکا فرمایا یہ لوگ ہیں کہ انکو امن ہے اور وہ راہ پائے گئے ہیں کہا یحیی معاذ الرازی
رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ وَالشُّكْرُ مِفْتَاحُ الزِّيَادَةِ

نے رحم کرے اسکو اللہ تعالے صبر کنجی کشادگی کی ہے اور شکر کنجی زیادتی کے ہے

وَالذِّكْرُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ وَعَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَنَّهُ مَنْ أَكَلَ

اور ذکر کنجی بہشت کی ہے اور پیغمبر سے آنپر اور آنکی آل پر سلام یہ کہ جسنے کہایا

طَعَامًا ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالَى وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا

کہانا پھر ذکر کیا اللہ تعالے کا اور کہا سب تعریف اللہ کو جسنے کہلایا مجھکو یہ

الطَّعَامَ وَرَزَقَنِي مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

کہانا اور رزق دیا مجھکو بغیر طاقت میری کے اور بغیر قوت میری کے بخشا گیا واسطے اسکو جو پہلے ہوچکا

وَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالَى عَلَى كُلِّ حَالٍ

گناہ اسکے سے اور فرمایا آنپر اور آنکی آل پر سلام جو ذکر کرے اللہ تعالے کا اوپر ہر حال کے۔

رَزَقَهُ اللّٰهُ تَعَالَى خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

رزق دے اسکو اللہ تعالے بہتری دنیا اور آخرت کے۔

در مفتاح الجنان آمدہ است کہ مردی در حج میرفت در راہ دوگانہ نماز در مسجدی ادا کرد و گفت الحمد للہ علی کل حال۔ پس برفت و حج گزارد و بازگشت و ہمدران مسجد رسید و نماز کرد و خواست کہ الحمد للہ علی کل حال۔ باز بگوید بشنید کہ میگفتند ہزار فرشتہ آسمان را بثواب نوشتن کہ در حمد اول مشغول کردہ ہنوز فارغ نشدہ اند و در عوارف مسطور است جماعتے از اصحاب در مقابر بشیر بن حارث در آمدند پس گفت بشیر ایشان را کہ ای قوم از خدا بترسید این کسوت را اظہار مکنید کہ شما بدین کسوت شناختہ میشوید و از جہت این کسوت گرامی داشتہ میشوید پس ہر یکی ایشان خاموش شدند مگر جوانے برخاست و گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِمَّنْ يُعْرَفُ بِهٖ يُكْرَمُ

سب تعریف اللہ کو جسنے کیا ہم کو ان سے کہ پہچانا جاتا ہے ساتھ اسکے اور تکریم کیجاتی ہے

وَاللّٰہِ لَنُظْہِرَنَّ ھٰذَا الدِّیْنَ حَتّٰی یَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ۔

اور قسم اللہ کی البتہ ظاہر کرینگے ہم اس کو یہانتک کہ ہووین سب واسطے اللہ کے۔

پس گفت بشیر رحمہ اللہ تعالے اَحْسَنْتَ یَا غُلَامُ مِثْلُکَ مَنْ یَلْبَسُ الْمُرَقَّعَۃَ

اچھا کہا تو اے نوجوان مانند تیرے جو کوئی پہنے گدڑی کو

وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِعَبْدٍ خَیْرًا اَعْطَاہُ قَلْبًا شَاکِرًا

جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالے واسطے بندے کے بھلائی کا بخشتا ہے اسکو دل شکر کرنے والا

وَلِسَانًا ذَاکِرًا وَبَدَنًا فِی الْبَلَاءِ صَابِرًا۔

اور زبان یاد کرنے والی اور بدن بیچ بلا کے صبر کرنے والا۔

در روضہ مسطورست کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ گفت کہ دہ سال در خدمت

رسول علیہ وآلہ السلام بودم در بخدمت نفرمود مرا ہیچگاہ کہ فلان کار کن و نگفت کہ فلان

کار مکن پس از انچہ میکردم منع نکردہ و از انچہ نمیکردم امر نکردہ تا روزے فرمود۔

اَنَا مُوْصِیْکَ بِوَصِیَّۃٍ فَاحْفَظْہَا اَکْثِرِ الصَّلٰوۃَ فِی اللَّیْلِ یُحِبُّکَ

مین وصیت کرتا ہون تجکو ایک وصیت پس یاد رکہ اسکو زیادہ پڑہ نماز بیچ رات کے دوست رکہینگے

الْحَفَظَۃُ وَاِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَہْلِکَ فَسَلِّمْ عَلَیْہِمْ یَزِدِ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ

حفاظت کرنیوالے فرشتے اور جب داخل ہو تو اوپر لوگون اپنے کے پس سلام کہہ انپر زیادہ کریگا اللہ تعالے بیچ

بَرَکَاتِکَ وَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَنَامَ اِلَّا عَلٰی فِرَاشِکَ اِلَّا عَلٰی طَہَارَۃٍ

برکتون تیری کے اور اگر کرسکے تو یہ کہ جگہ پکڑے تو اوپر بچہونے اپنے کے مگر اوپر وضو کے

فَافْعَلْ فَاِنَّکَ اِذَا مُتَّ مُتَّ شَہِیْدًا وَاِذَا خَرَجْتَ مِنْ اَہْلِ بَیْتِکَ

پس کر پس تحقیق تو جب مریگا مریگا شہید اور جب نکلے تو اپنے گھر کے لوگون سے

فَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ لَقِیْتَ یَزِدِ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ حَسَنَاتِکَ وَوَقِّرِ الْکَبِیْرَ

پس بھیا پایچ ہی اپنے کے ڈرا مو پوشیدہ کیا پیچ ہی اپنے کے ڈر۔

گفت مگر کیسہ دارند در دل کہ طعام نخورند گفت شان را بلطف الا تأکلون

جبریل علیہ السلام گفت انّا لا نأکل طعاماً حتّی تؤدّی ثمنہ۔

تحقیق ہم نہیں کھاتے کھانا یہانتک کہ ادا کریں اسکی قیمت

گفت یعنی ما قومے ایم کہ طعام کسے بے بہا نمیخوریم بہا پدید کن تا بدہیم ابراہیم علیہ السلام

بہا طعام ما آن ہست تسمّون اللہ تعالی اذا ابتدأتم و تحمدونہ اذا فرغتم

نام لو اللہ تعالی کا جب شروع کرو تم اور حمد کرو اسکی جب فارغ ہو تم

بجانب یکدیگر نگریستند و گفتند لذلک اتّخذک ربّک خلیلا

واسطے اسکے اختیار کیا تجکو رب تیری نے دوست

کہ بہای طعام خود ذکر دوست نہاد و آنگاہ مہمانان خود را پیدا کردند و گفتند۔

لا تخف انّا ارسلنا الی قوم لوط در عوارف مسطور ست۔

مت ڈر تحقیق ہم بھیجے گئے ہیں طرف قوم لوط کے۔

قال الجنید رحمہ اللہ تعالی فرض الشکر الاعتراف لہ بالنعم

فرمایا جنید نے رحم کرے اسکو اللہ تعالی فرض شکر اقرار کرنا واسطے اسکو ساتھ نعمتوں

بالقلب واللسان نیز مسطور ست شعر انشد عن بعضہم

کے ساتھ دل اور زبان کے ہے سنایا شیخ نے شعر فرمائے بعض انکے سے

اولیتنی نعماً ابوح بشکرہا
عطا کی تو نے مجکو نعمتیں کہ ظاہر کروں شکر اسکا

وکفیتنی کلّ الامور باسرہا
اور کفایت کیا تو نے مجکو تمام کاموں کو

لاشکرنّک ما حییتُ و ان امُت
پس البتہ شکر کرونگا تیرا جبتک جیتا ہوں پس اگر مروں

فلاشکرنّک اعظمی فی قبرہا
البتہ شکر کرینگے تیرا ہڈیاں میری اپنی قبر میں

و نیز مسطور است که معنی شکر در لغت کشف و اظهار است پس آشکارا کردن نعمت را
یاد کردن و شمردن بزبان از ظاهر شکر است و باطن شکر آن است که بنعمتها استعانت
کند بر طاعت و اہل طاعت را وَلَا يَسْتَعِينُ بِهَا عَلَى الْمَعْصِيَةِ فَهُوَ شُكْرُ النِّعْمَةِ
اور نہ طلب کرے ساتھ اسکے اوپر گناہ کے پس وہ شکر نعمت کا ہے
و نیز مسطور است۔ قال علیه و آله السلام اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ يَنْفِي الْفَقْرَ
ازین وضو شستن دو دست مراد داشته اند و گفته اند که غسل یدین را نافی
فقر باشد از آن است که شستن دو دست استقبال نعمت است به ادب و ادب نعمت
از شکر است و شکر مستوجب مزید است پس هر آئینه غسل یدین مزیل فقر باشد۔
وَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكْثُرَ خَيْرُ أَهْلِ بَيْتِهِ
اور فرمایا انہوں نے اور انکی آل پر سلام جو شخص دوست رکھے یہ کہ بہت ہو بہتری گھر والوں اُسکے میں
فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ بعد از آن تسمیه بزبان آرد کما قال الله تعالی
پس چاہیے کہ وضو کرے جب حاضر ہووے کھانا اسکا جیسا فرمایا اللہ تعالی نے
وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وتفسیره تسمیه
اور مت کھاؤ اُس چیز سے کہ نہیں یاد کیا جاتا نام اللہ کا اُسپر اور تفسیر اُسکے نام لینا۔
الله تعالى عند ذبح الحيوان فهم صوفیان بعد قیام بظاهر شرع آن است
اللہ تعالی کا نزدیک ذبح حیوان کے۔
که طعام نباید خورد مگر آنکه بذکر حق سبحانه و تعالی مقرون باشد و این نوع فرض وقت است
مر صوفی را و صوفی باید که بداند که طعام خوردن و آب نوشیدن و دوست از آنکه آفات نفس
و متابعت هوا از وی میزاید و ذکر حق سبحانه و تعالی دوا و تریاق آن است و در خیر المجالس مسطور
است که شیخ محمد غزالی رحمه الله تعالی قدس سره نوشته پس گفتند او را که صالحی است

در بعضے روایات شیخ محمد غزالی قصد زیارت او کرد پس او را بیافت کہ در صحرا تخم
گندم میپاشید چون شیخ غزالی بیامد آن صالح اقبال کرد مردے از اصحاب او تا تخم
او میپاشید تا بر خیزد و کار او روان دارد تا آنکہ او بہ شیخ غزالی مشغول شود آن صالح
امتناع آورد و تخم می پاشید پس شیخ غزالی پرسید کہ چرا تخم بکسی دیگر ندہے گفت من
تخم را بزبان ذاکر و بدل حاضر بزمین می اندازم و امید دارم کہ درین تخمے پیدا آید تا
ازین طعام ہر کہ تناول کند بدان برکت رسد پس بدین جہت بدیگرے نمی سپارم —
فَبَدِّلْ رَبِّ بِلِسَانٍ ذَاكِرٍ وَقَلْبٍ شَاكِرٍ وَابْنِ لِاَمْثَالِهِمْ
پس تحقیق والے ہیں مشتہ زبان سے ذکر کرنیوالے اور دل سے شکر کرنیوالے کے —

فصل ہفتادہم در فضل کلمہ توحید

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
بزرگتر ذکر کلمہ لا الہ الا اللہ ہے اور بزرگ تر دعا کلمہ الحمد للہ ہے

و در بیان این حدیث در روضہ زندویسے مسطور ست۔ قال الفقیہ
اِنَّمَا كَانَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَفْضَلَ الذِّكْرِ لِاَنَّ الْعَمَلَ اِذَا اسْتَقْبَلَهُ الْمِحْنَةُ اَلْجَأَ اِلَيْهِ
سوائے اسکے نہیں ہے یعنی کوئی معبود مگر اللہ افضل ذکر واسطے کہ جب پیش آئی اسکو محنت لجا کرتا ہے طرف اسکے
یعنی چون فرعون بغرق قریب رسید گفت قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ
کہا ایمان لایا میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ شخص کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اسکے بنی اسرائیل
بہ بنو اسرائیل یعنی نسبت خدا کہ آتش را راحت کند چنانکہ بر ابراہیم علیہ السلام کرد و با
اعداء عقوبت گرداند چنانکہ برین قوم کرده
اِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْ اِسْرَآءِيْلَ وَتَحَبَّبَ لَمَّا اسْتَقْبَلَهُ الْمِحْنَةُ اَلْجَأَ
مگر وہ شخص کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اسکے بنی اسرائیل و حبیب ہے آئی اسکو محنت التجا کی —

الی الشہادۃ کما قال اللہ تعالیٰ حکایۃ عن یونس فنادیٰ
طرف گواہی کے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ازروئے حکایت کے حضرت یونس سے پس پکارا
فی الظلمات ان لا الٰہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظّٰلمین
بیچ اندھیریوں کے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھکو تحقیق میں تھا ظالموں سے۔
فقیہ گفت ظلمات سہ ظلمات بود ظلمت شب و ظلمت آب و ظلمت بطن حوت گفتند
اہل اشارت کہ نیست خدا کہ حبس او در شکم ماہی باشد [illegible] تو یا رب و حبس ملوک دنیا
در خانہ و منازل باشد و نیست عجب مر ملوک را از ملوک قدرت بر آنکہ حبس کنند زندہ را
در شکم زندہ پس حبس کردہ یونس زندہ را در شکم ماہی زندہ۔
لذلک قال لا الٰہ لہ سبحٰن مثل ھذا الا انت گفت فقیہ اندر آنچہ شہادت
اسیواسطے کہا نہیں کوئی معبود کہ واسطے اسکے قیدخانہ ہو مانند اسکے مگر تو۔
بر فرعون رد شد و قیل لہ الاٰن وقد عصیت قبل۔
اور کہا گیا فرعون کو کیا اب ایمان لاتا ہے تو اور تحقیق نافرمانی کی تونے پہلے اس سے
و قبول افتادن شہادت از یونس علیہ السلام حکمت آن ست کہ فرعون گویندہ این
کلمہ بود در راحت و آسانی پس او را در محنت و شدت این گفتن نافع نباشد
کما قال اللہ تعالیٰ فلولا انہ کان من المسبّحین للبث
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس اگر نہ ہوتا یہ کہ وہ تھا تسبیح کہنے والوں سے البتہ رہتا بیچ پیٹ
فی بطنہ الی یوم یبعثون فلذلک اجیب لہ ولذلک انفرد الحال
مچھلی کے طرف دن کہ اٹھائے جاوینگے پس اسیواسطے قبول کیا گیا واسطے اسکے اور اسیواسطے منفرد ہوا حال
و نیز مسطور ست کہ از احمد بن سہیل رحمہ اللہ تعالیٰ نقل ست او گفت کہ دیدم یحییٰ
بن اکثم را در خواب و پرسیدم کہ حق تعالیٰ با تو چہ کرد گفت۔

قَدَّمُوْنِیْ اِلٰی رَبِّیْ فَقَالَ لِیْ رَبِّیْ یَا شَیْخَ السُّوْءِ جِئْتَنِیْ مُخَلِّطًا کَثِیْرًا

لیگئی مجکو طرف رب میرے کے پس فرمایا مجکو رب میرے نے ای بوڑھے بد ہو آیا تو میرے پاس ساتھ خبط بہت کے

پس گفتم من کہ نیست ای پروردگار اینحدیث از حضرت کہ نقل ست بر ما فرمان شد

چہ داری بگو گفتم حکایت کرد برما عبد الرزاق و او از معمر و او از زہری و او از عروہ و او

از عائشہ رضی اللہ عنہا و او از رسول صلے اللہ علیہ والہ وسلم و رسول علیہ الہ السلام

از جبرئیل علیہ السلام و او از حضرت تعالے پروردگار۔

تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اِنَّکَ قُلْتَ لَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ اَنْ

بہت بابرکت ہے تو اور بلند ہے تو تحقیق تو نے کہا البتہ حیا کرتا ہوں میں غلام اپنے سے اور لونڈی اپنی سے

اُعَذِّبَهُمَا فِی النَّارِ وَقَدْ شَابَا فِی الْاِسْلَامِ شَیْبَةً وَاَنَا الشَّیْخُ الضَّعِیْفُ

کہ انکو عذاب کروں آگ میں اور تحقیق تو بڈھا ہو گیا ہے وہ دونو اسلام میں بڈھا ہونا اور میں بڈھا ناتواں ہوں

یعنی تو فرمودہ یارب کہ من از بندۂ خود شرم دارم کہ در آتش عذاب کنم و او اند

پیر شدہ باشد در اسلام و من بندۂ پیر ضعیف ام۔

فَقَالَ الرَّبُّ صَدَقَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ صَدَقَ مَعْمَرٌ صَدَقَ زُهْرِیٌّ

پس فرمایا رب نے سچ کہا عبد الرزاق نے سچ کہا معمر نے سچ کہا زہری نے

صَدَقَ عُرْوَةُ صَدَقَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا صَدَقَ النَّبِیُّ

سچ کہا عروہ نے سچ کہا عائشہ نے راضی ہوا اللہ اس سے سچ کہا نبی نے

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ صَدَقَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَا قُلْتُ

درود ہو حبیب اللہ تعالے کا اوپر انکے اور آل کے سچ کہا جبرئیل نے اوپر سلام ہو میں نے کہا

ذٰلِكَ فَحَمَلُوْهُ اِلٰی ذَاتِ الْیَمِیْنِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

یہ اٹھا لیجاؤ اسکو داہنی طرف اور فرمایا پیغمبر نے درود ہو حبیب اللہ کا اوپر اور انکی آل پر سلام

ثمن الجنة لا اله الا الله وعن ابی قتادة رضی الله عنه

قیمت بہشت کی لا الہ الا اللہ ہے اور ابی قتادہ سے راضی ہو اللہ اس سے کہ

قال قال النبی علیه وآله السلام قال الله تعالی بعزتی وجلالی

کہا فرمایا پیغمبر نے اوپر اور آل کے انکے سلام فرمایا اللہ تعالے نے قسم ہے عزت اپنی کی اور جلال

وعلمی وقدرتی وارتفاع مکانی لا استحیی من عبدی وامتی ان

اپنے کی اور بردباری اپنے کی اور قدرت اپنے کی اور بلندی مکان اپنے کی تحقیق نہیں شرم

اعذبهما وقد شابا شیبة فی الاسلام فسر

رکھتا ہوں غلام اور لونڈی سے یہ کہ انکو عذاب کروں اور تحقیق بوڑھے ہوئے ہوں بوڑھا ہونا بیچ اسلام

کرم بین ولطف خداوندگار گنہ بندہ کردست و او شرمسار

بعض المشایخ فی معنی قوله تعالی حم عسق قال ح حلمه

اور بعض مشائخ نے بیچ معنے قول اللہ تعالے کے حم عسق کہا حا اشارہ علم اسکے سے

وم ملکه وعین عظمته وسین سنائه وقاف قدرته

اور میم اشارہ ملک اسکا اور عین عظمت اسکے اور سین بلندی اسکی اور قاف قدرت اسکی

قال فکان الله تعالی یقول بحلمی وملکی وعظمتی وسنائی وقدرتی

کہا پس ہے اللہ تعالے کہ فرماتا ہے قسم ہے حلم میری کی اور ملک میری کی اور عظمت میری کی اور بلندی میری

لا اعذب فی النار من قال لا اله الا الله وقال رسول الله صلی الله

نہ عذاب کرونگا بیچ آگ کے جو کہے لا الہ الا اللہ اور فرمایا رسول خدا نے درود ہو

علیه من قال فی اول کلامه لا اله الا الله وآخر کلامه

اللہ تعالی کا اوپر ان کے جس نے کہا بیچ پہلے کلام اپنے کے لا الہ الا اللہ اور آخر کلام اپنے کے

لا اله الا الله وعمل الف سیئة لا یسأل الله تعالی عن ذنب واحد

لا الہ الا اللہ اور عمل کیا ہو ہزار برائی کا نہ پوچھے گا اللہ تعالے گناہ ایک سے

ودر مشارق مسطور ست من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

جس نے کہا نہیں کوئی معبود سوا اللہ ایک ہے وہ نہیں شریک واسطے

لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر عشر مرار

اسکے اوسیکے ملک اور اوسیکی ہے تعریف اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے دس مرتبہ

کان کمن اعتق اربعۃ انفس من ولد اسمعیل

ہو گا مانند اسکے کہ آزاد کیا چار جانوں کو اولاد اسمعیل سے

فی شرح قولہ من ولد اسمعیل ای من اشرف القوم

بیچ شرح قول کے اولاد اسمعیل سے اسے بزرگتر قوم سے

ونیز در روضہ مسطور ست کہ گفت ابوبکر محمد بن ابراہیم صاحب کتاب المتبقی کہ دید

در عرفات ہفت سنگ را دہ بودم بیچیدہ دست دہست وان سنگہا او انشعب شد مید داشتہ بودم و گفت

لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ

نہیں کوئی معبود سوا اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد پیغمبر اللہ کے ہیں

پس گفت آنرا ای سنگہا گواہ باشید بانی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا

یہ کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد پیغمبر ہیں

رسول اللہ پس آنرا در خواب شدہ دیدہ کہ گویا قیامت قائم شدہ ست و او بندہ را

حساب شمار دوزخ شدہ واورا بدوزخ روان کردہ اند پس ناگاہ سنگے از ان

ہفت سنگ پیدا شد و خود را بر در دوزخ رسود و دوزخ را سد و ساختہ و فرشتگان

عذاب جمع شدند تا بردارند نتوانستند بعد ہشتن پس او را بدیگر در بردند باز سنگے

دیگر از ان سنگہا بیامد و آن در را نیز بست فرشتگان آنرا نیز نتوانستند بردار شتن

ہمچنین ہر ہفت درِ دوزخ را ببستند باز بسوی عرش بروند فرمان شد
عَبْدِیْ اَشْهَدْتَ الْاَحْجَارَ فَلَمْ یُضَیِّعْ حَقَّهُمْ فَکَیْفَ اُضَیِّعُ
بندہ میرے گواہ کیا تونے پتھروں کو پس نہیں ضائع کرتا ہوں حق انکا پس کیونکر ضائع
حَقَّكَ وَاَنَا شَاهِدٌ بِشَهَادَتِكَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔
کروں حق تیرا اور میں گواہ ہوں ساتھ شہادت تیری کے داخل ہو تم بہشت میں
پس چون نزدیک شد از بہشت درہا بہشت را بستہ دید پس بیامد کلمۂ شہادت
و درہا بہشت را بکشاد و نیز مسطور ست از عبد اللہ طرابلسی رحمہ اللہ تعالے
نقل ست کہ گفت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بست وچہار حرفند
وشب و روز بیست وچہار ساعت اند پس چون بگوید بندہ بصدق دل کلمۂ توحید
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فرمان شود عَبْدِیْ اَتَیْتَ بِهٰذِهِ
بندے میرے آیا تو ساتھ اس
الْاَرْبَعَةِ وَعِشْرِیْنَ حَرْفًا وَقَدْ جَاءَتْ سَاعَاتُ لَیْلِكَ وَنَهَارِكَ
چوبیس حرفوں کے اور تحقیق کیا چاہیے ساعتیں رات تیری کی اور دن تیرے کی
اَرْبَعَةً وَعِشْرِیْنَ سَاعَةً وَکُلُّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَ فِیْ هٰذِهِ
چوبیس ساعت پس جو گناہ کہ گناہ کیا تونے بیچ اس
السَّاعَاتِ صَغِیْرِهَا وَکَبِیْرِهَا سِرِّهَا وَجَهْرِهَا خَطَاهَا
ساعتوں کے چھوٹے اسکے اور بڑے اسکے چھپے اسکے اور ظاہر اسکے انجان اسکے
وَعَمْدِهَا قَوْلِهَا وَفِعْلِهَا غَفَرْتُ لَكَ بِحُرْمَةِ قَوْلِكَ مَرَّةً لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اور جانکر اسکے کہنا اسکا اور کرنا اسکا بخشا میں نے تجکو برکت کہنے تیرے کے ایکبار کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ و نیز مسطور ست کہ حکیمی را پرسیدند کہ اگر ہمہ دنیا در ملک تو باشد

ودر نصرت تو درآید چکنی وکجا نهی و بکه دہی فقال جعلتها لقمة واحدة

پس کہا کر دونگا میں اسکو لقمہ ایک اور رکہون

ووضعتها في فم من قال لا اله الا الله محمد رسول الله

بیچ منہ اسکے کہ جسنے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یعنی ہمہ را یک لقمہ سازم و در دہن قائل کلمۂ توحید اندازم ونیز مسطور ست که
نقل ست از سعید بن مسیب رحمہ اللہ تعالے از ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ
کہ رسول علیہ وآلہ السلام فرمود یا ابا ہریرہ اگر بینی پلیدی در راہ پس بپوش آنرا
کہ اجرے عظیم باشد مر ترا وای ابوہریرہ راہ نمامر نابینا را اجر باشد ترا وای ابوہریرہ
راہ نما گمراہے را راہ نماید ترا فرشتگان کسبوے حسنات وبگیر دست چپ نابینا
را در دست راست خویش پس ہر کہ بردو یا نابینا برہ نمونی او مقدار میلے باشد
ورا بہر قدمی ثواب آزادی بردہ دہند ای ابوہریرہ راہ منما یہود و نصاری
را بسوے کنیس ایشان و نہ سفر وحنن ایشان ورا منما صابئین را بسوے
صومعہ ہاء ایشان و نہ مشرکان را بسوے تبکدہا ایشان پس بدرستیکہ تو نشستہ
شوند بر تو گناہان تا برگردند ازان مقامہا و راہ بنما بندگان خدا را بسوے
مسجدہا وبسوے کعبہ ای ابوہریرہ بسیار سخن بگوی کم گردانند بدیہا ترا در روز قیامت وبسیار
بگوی قول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر

پاک ہے اللہ اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ

ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔

بزرگتر ہے اور نہیں طاقت اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ بلند بڑے کے پس

پس بدرستی چون بیرون آئی از دنیا بسیار باشد نیکوئی تو کہ بدان حساب کردہ

نشوی و ہیچ عذاب کردہ نشود مرترا ای ابوہریرہ اگر خواہی کہ از رستگاران باشی پس ایمان آر بہ بہشت و دوزخ وَاَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمَۃٌ

اور یہ کہ اللہ زندہ کریگا ہڈیوں کو اور وہ گلے ہوئی ہیں

و ایمان آر بحساب و میزان ای ابوہریرہ ہر نیکی کہ ہست وزن کردہ میشود غیر شہادت اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ای ابوہریرہ اگر مردے بیاید بہ نیکی ملاء الارض یک آوردہ باشد در کلمہ توحید قبول کردہ نشود از وی ہیچ نیکی ای ابوہریرہ اگر نہادہ شود کلمہ لا الہ الا اللہ در یک پلہ و نہادہ شود ہفت آسمان و ہفت زمین و آنچہ درینہا ست ہمہ در پلہ دیگر ہر آئینہ گران آید کلمہ لا الہ الا اللہ تم الحدیث پس آنکہ در حدیث ذکر افتادہ ہست کہ اگر نیکی ملاء الارض باشد در کلمہ شہادت ہیچ نیز ز و سود مند نیاید مشیر ہست بر آنکہ گفتن کلمہ توحید بقدر اخلاص مفید ہست و اعمال دیگر را نیز قدر و قیمت بحسب ہمان اخلاص باشد و این حدیث در خزانہ جلالی مسطور ہست قَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ

لَا یَتَکَلَّفُ اَحَدُکُمْ عَلٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاِنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

نہ ہیتے ڈالے ایک تمہارا اوپر کلمہ لا الہ الا اللہ کے پس تحقیق لا الہ الا اللہ ہی

مِجَنُّ الْاِسْلَامِ وَاِذَا لَمْ یَکُنْ وَثِیْقًا لَنَفَذَ السَّھْمُ فِیْہِ

ڈھال اسلام کی اور جب نہ ہووے ڈھال مضبوط البتہ ہر جاوے تیر بیچ اسکے

قَالَ السَّیِّدُ الشَّرِیْفُ قُدِّسَ الْمَذْکُوْرُ اَیِ الْمَذْکُوْرُ فِیْ

کہا سید شریف نے پاک کیا گیا مذکور ای ذکر کیا گیا بیچ

الْخَبَرِ اَنَّہٗ وَکُلُّ سَھْمٍ جَاوَزَ الْمِجَنَّ قَتَلَ صَاحِبَ الْمِجَنِّ

خبر اسکے اور ہر تیر کہ تجاوز کرے ڈھال کے تئیں قتل کرے صاحب ڈھال کو

ونیز اسطور است منقول است از ابن عیشبہ رضی اللہ عنہ او گفت کہ مردے در عہد
رسول علیہ السلام وفات یافتہ جنازہ او پیش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
حاضر شد رسول علیہ وآلہ السلام پرسید هَلْ هٰذَا كَانَ مُؤْمِنًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ
کیا ہے یہ مسلمان پس نماز پڑھی اُس پر
عمر رضی اللہ عنہ گفت لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا لَمْ نَرَهٗ فِيْ خَيْرٍ قَطُّ
نہ نماز پڑھو اسپر اے پیغمبر خدا پس تحقیق ہمنے نہیں دیکھا اسکو بھلائی میں
پس گفت مردے دیگر از اصحاب رسول علیہ وآلہ السلام
كُنَّا مَعَهٗ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ هٰذَا يَحْرُسُنَا
تھے ہم ساتھ اسکے بیچ لڑائی تبوک کے اور تھا یہ نگہبانی کرتا ہمکو
واین قول منفیست وقول ابی الفضل کہ گفت مردے از اصحاب رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رَاَيْتُهٗ لَيْلَةً عَلٰى بَابِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
دیکھا میں نے اسکو ایک رات دیکھا اسنے دروازہ مدینہ کا فرمایا پیغمبر خدا نے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ السَّلَامُ اِنَّهٗ لَمُؤْمِنٌ فَقَامَ وَصَلّٰى عَلٰى جَنَازَتِهٖ
درود اللہ کا انپر اور انکی آل پر سلام تحقیق یہ البتہ مومن ہے پس کھڑے ہوا اور پڑھی نماز جنازہ اسکے
ثُمَّ وَضَعَ فِيْ قَبْرِهٖ بِيَدِهٖ وَقَالَ يَا هٰذَا اِنَّ اَصْحَابَكَ يَشْهَدُوْنَ
پھر رکھا بیچ قبر اسکے کو اپنے ہاتھ سے اور فرمایا اے شخص تحقیق یار تیرے گواہی دیتے ہیں
اِنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْهَدُ اِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ
تحقیق تو دوزخی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں تحقیق ہے تو بہشتی۔
وگفت ابن عتبہ رضی اللہ تعالے عنہ چون رسول علیہ وآلہ السلام او را در گور
نہاد و انکشیر [illegible] نازل دیدتا گواہی او را بہشت پس رسول علیہ السلام

رخ بجانب عمر رضی اللہ عنہ کرد و گفت

لا یسأل اللہ فی العقبی عن الاعمال انما یسأل عن الفطرۃ

نہ پوچھیگا اللہ آخرت میں عملوں سے سوائے اسکے نہیں پوچھیگا اصل دین سے

لا تشهد بعد هذا للنار لاهل لا اله الا الله محمد رسول الله

نہیں گواہی دی تونے پیچھے اسکے دوزخ کیواسطے واسطے اہل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

فانهم فی الجنة ولو جاؤا بتراب الارض خطیئة وعن انس

پس تحقیق وہ بیچ بہشت کے ہیں اور اگرچہ لاویں برابر مٹی زمین کے گناہ۔ اور حضرت انس

بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه

بیٹے مالک سے راضی ہوا اللہ اس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نے درود اللہ کا اسپر اور

وسلم لا ازال اشفع فاشفع فاشفع حتی اقول ای رب شفعنی

سلام ہمیشہ شفاعت کرونگا پس شفاعت کرونگا پس شفاعت کرونگا یہانتک کہ کہونگا کہ اے رب میرے شفاعت قبول کر میرا

فیمن قال لا اله الا الله محمد رسول الله فیقال هذه لیست

بیچ ان لوگوں کے کہ کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس فرمایا یہ نہیں واسطے تیرے

لك ولا لاحد هذه لی فلا یبقی فی النار احد قال لا اله

اور نہیں واسطے کسیکے یہ واسطے میرے ہے پس نہیں باقی رہیگا دوزخ میں کوئی کہ کہا کلمہ لا الہ

الا الله الا اخرج منها نقل ست از انس رضی اللہ عنہ او گفت

الا اللہ مگر نکالونگا دوزخ سے

از معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ او گفت کہ من ردیف رسول علیہ السلام بودم

و میان ما و رسول خدا فرق نبود مگر مقدار چوب پالان پس فرمود یا معاذ گفتم

لبیك یا رسول الله وسعدیك پس فرمود یا معاذ گفتم لبیك یا رسول الله وسعدیك

پس فرمود یا معاذ هل تدری ما حق اللہ تعالیٰ علی عبادہ قلت
کیا جانتا ہے تو کیا ہے حق اللہ کا اوپر بندوں کے پس کہا میں نے
اللہ و رسولہ اعلم قال حقہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا
اللہ اور رسول اسکا داناتر ہے فرمایا حق اسکا اوپر بندوں کے یہ کہ ایک جانیں اسکو اور نہ شریک
بہ شیئا ثم سکت فقال یا معاذ هل تدری ما حق العباد
کریں ساتھ اسکے کسی چیز کو پھر خاموش رہے پس فرمایا اے معاذ کیا جانتا ہے تو کیا حق بندوں کا اوپر
علی اللہ تعالیٰ اذا هم فعلوا ذلک قلت اللہ و رسولہ اعلم
اللہ تعالیٰ کے جب وہ کریں یہ بات کہا میں نے اللہ اور رسول اسکا داناتر فرمایا
قال فان حق العباد علی اللہ تعالیٰ اذا هم فعلوا ذلک ان یغفر
پس تحقیق حق بندوں کا اوپر اللہ کے جب وہ کریں یہ کہ بخشے واسطے انکے اور نہ عذاب کرے انکو
لہم ولا یعذبہم و نیز مسطور ست کہ بشنیدم رسول علیہ والہ السلام از
حضرت ذی الجلال والاکرام مردحیہ کلبی را اسلام درخواست کرد و می گفت
اللہم ارزق دحیۃ الکلبی الاسلام۔
اے بار خدا رزق دے دحیہ کلبی کو اسلام
تا روز دو دحیہ کلبی بر رسول علیہ والہ السلام بیامد و گفت۔
ما شرائط الاسلام اعرض علی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک
کیا ہیں شرائط اسلام کی عرض کر اوپر میرے اے پیغمبر خدا کہ درود اللہ کا اوپر تیرے
علیک وسلم فرمود بگو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔
دحیہ کلبی بگفت و بعد از ان درگریہ شد رسول علیہ السلام پرسید سبب گریہ تو چیست
گفت یا رسول اللہ حق تعالیٰ مرا اسلام روزی کرد و از گناہان بسیار گوناگون

واقع شدہ است پس پرسید از حضرت عزت جل جلالہ و عم نوالہ کہ کفارت آن خطا
تا چیست اگر سفر باید خود را بکشتم و اگر سفر باید از آنچہ در ملک من است بیرون آیم
پس رسول علیہ والہ السلام پرسید خطا تو تا چیست گفت من پادشاہ بودم از پادشاہان
عرب پس ننگ داشتم از آنکہ مرا دختران و دامادان باشند پس نود و شش دختر را زندہ بستہ
کشتیم پس متحیر ماند رسول علیہ والہ السلام تا در حق دحیہ کلبی چہ فرمان شود و ہمین است
جبرئیل علیہ السلام در رسید و گفت ای محمد خدا ترا سلام گفتہ است و بگو دحیہ کلبی را

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّکَ کَمَا قُلْتَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ غَفَرْتُ لَکَ کُفْرَ

قسم ہو اپنی عزت کی اور اپنے جلال کی تحقیق تو نے جب کہا لا الہ الا اللہ بخشا میں نے واسطے تیرے

سِتِّیْنَ سَنَۃً وَسَیِّئَاتِکَ فَکَیْفَ لَا اَغْفِرُ لَکَ قَتْلَ بَنَاتِکَ ھُنَّ اٰتٍ

کفر ساٹھ برس کا اور برے کام تیرے پس کیونکر نہ بخشوں تجھکو مارنا بیٹیوں تیری کا وہ ہیں اسطرح تیرے

رسول علیہ والہ السلام و صحابہ رضی اللہ عنہم تا دیر گریستند و رسول علیہ والہ السلام گفت

اِلٰہِیْ غَفَرْتَ لِلدِّحْیَۃِ الْکَلْبِیِّ قَتْلَ بَنَاتٍ بِشَہَادَۃٍ مَرَّۃً فَکَیْفَ لَا

اے اللہ بخشا تو نے واسطے دحیہ کلبی کے مارنا بیٹیوں کو ساتھ گواہی ایک بار کے پس کیونکر نہ بخشے تو

تَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ صَغَائِرَھُمْ وَکَبَائِرَھُمْ بِشَہَادَۃٍ کَثِیْرَۃٍ مَعَ

واسطے مسلمانوں کے چھوٹے اور بڑے گناہ انکو ساتھ گواہی بہت یعنی کلمہ شہادت کے ساتھ نیت سچی کے

نِیَّۃٍ صَادِقَۃٍ وَبِعَمَلٍ صَادِقٍ وَشَارٍ مَسْطُوْرٍ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اور ساتھ عمل سچے کے کہا انس نے رضی اللہ عنہ اس

مَا مِنْ اَحَدٍ یَّشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ

نہیں ہیں کوئی کہ گواہی دیے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے نہیں شریک اس کا

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّ

اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بندہ اسکے اور رسول اسکی ہیں جو دل اپنے سے مگر حرام کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ علی النار در شرح آوردہ است قال المحققون معناہ

اوپر آگ کے ۔
کہا محققون نے معنے اُس کے

من اتی بهاتین الشهادتین لا یدخل النار الا ان یرتکب

جو کوئی آیا ساتھ ان شہادتوں کے نہیں داخل ہوتا آگ میں مگر یہ کہ مرتکب ہوئے

ما یوجب له النار وان لا یبالی بما امر من الاوامر فقوله

اس چیز کا کہ واجب ہو واسطے اسکو آگ اور یہ کہ نہیں پرواکرتا ساتھ اس چیز کے کہ حکم کیا گیا

من قلبه صفة صدقا لان الصدق قد لا یکون عن قلب

حکموں سے قول حضرت کا من قلبہ صفت ہو صدقا کیواسطے اسکے صدق تحقیق کبھی نہیں ہوتا ہو قول

الا عن اعتقاد کقول للمنافق انك لرسول الله ۔

سے مگر اعتقاد سے مانند کہنے منافق کے تحقیق تو البتہ پیغمبر خدا کا ہے ۔

و نیز در شرح آوردہ است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ این حدیث در بدایت

اسلام فرمودہ است کہ در آنوقت غیر از شہادت چیزے دیگر واجب نبود و محتمل انکہ

رسول علیہ و آلہ السلام در باب کاشتے فرمودہ است کہ بمجرد آنکہ ایمان آرد بغیر عن

دیگر وقوف نیافتہ بر دوزخ زانہ جلالی از شبیہ آوردہ است

مروی عن عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنه انه قال سألت ابن

روایت کیا گیا عطا بیٹے ابی رباح سے یہ کہ اس نے کہا پوچھا میں بیٹے حضرت عباس کے سے

عباس رضی اللہ عنه عن قوله تعالی غافر الذنب شدید

راضی ہو اللہ ان فرمانے اللہ کے سے بخشنے والا گناہ کا سخت عذاب کرنے والا کہا بخشنے

العقاب قال غافر الذنب لمن قال لا اله الا الله وشدید العقاب

والا گناہ کا واسطے اسکے کہ کہا لا الہ الا اللہ اور سخت کرنے والا عذاب کا واسطے اسکے کہ نہ کہے لا الہ الا اللہ

لِمَنْ لَا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ورا اورا وآورده ہست در وضو کردن ہر عضو کہ بشوید
بگوید اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندہ اسکا اور پیغمبر اسکا
و در دل کند کہ این کلمہ مردم را از کفر سالہا پاک گردانیدہ گناہان از کفر بیشتر نخواہد بود
وہر بار کہ آب بران عضوے ریزد بگوید بگفتن کلمہ شہادت از کونین بپرہیزد تا بظاہر و
باطن وضو کردہ باشد و بحقیقت وضو رسیدہ شود
قَالَ الْمَشَايِخُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَلطَّهَارَةُ فَصْلٌ
فرمایا مشایخون نے راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سب سے ستھرائی جدا کرنا ہے
وَالطَّهَارَةُ وَصْلٌ فَمَنْ لَا يَنْفَصِلُ فِي الطَّهَارَةِ عَنِ الْكَوْنَيْنِ
اور ستھرائی ملنا ہے پس جو کوئی کہ نہ جدا ہو بیچ طہارت کے دونو جہان سے
لَمْ يَصِلْ فِي الصَّلٰوةِ اِلٰى صَاحِبِ الْكَوْنَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاذْكُرِ
نہ وصل ہوا بیچ نماز کے طرف صاحب دوجہان کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کر
اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا
نام رب اپنے کا اور منقطع ہو جا طرف اسکے منقطع ہو جانا
تا چون بندہ مخلص مر حق سبحانہ و تعالیٰ را بجلال و عظمت او یاد کند و کسیکہ حضرت او
از کونین بریدہ متوجہ شود حق تعالیٰ او را بکرم خود یاد کردہ شد
كَمَا قَالَ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ
جیسا کہ کہا بعضے تصوف والون نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے پس یاد کرو مجھکو یاد کرونگا
اَيْ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ اَذْكُرْكُمْ بِالْوَصْلِ وَالْاِتِّصَالِ
تمکو اور یاد کرو مجھکو ساتھ جلال اور جمال کے یاد کرونگا تمکو ساتھ ملنے اور متصل ہونے کے

فصل سیزدہم در بیان حاضر شدن در حلقۂ ذکر

باید دانست کہ اگر مستمعے با گویندگان ذکر ذکر بگوید و با ایشان بشنید و شنود در ثواب ایشان شریک ایشان باشد۔

لقوله علیه وآله السلام المستمع شریك الذاکر

واسطے قول حضرت کے اوپر آنکے اور آنکی آل کے سلام سننے والا شریک ہے ذکر کرنے والے کا

و نیز بحیر و شنیدن اگر بشنود و نگوید فائدہ و ہر آنکہ خبر سید انبیا ہیچکس ہمنشین این جماعت نشوند کہ شقی و بد بیل۔

لا یشقی جلیسهم قال علیه وآله السلام ان لله ملائکة

نہیں بے نصیب ہوتا ہمنشین انکا فرمایا اوپر آنکے درود اور آنکی آل کے سلام تحقیق واسطے اللہ کے

فضلا عن کتاب الناس یطوفون فی الطرق یلتمسون

فرشتے ہیں زیادہ کتاب لوگون کے پھرتے ہیں بیچ راہون کے ڈھونڈھتے ہیں

اهل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون الله تنادوا

ذکر کرنیوالون کو پس جب پاتے ہیں ایک قوم کو کہ یاد کرتے ہیں اللہ کو پکارتے ہیں

هلموا الی حاجتکم قال فیحفونهم باجنحتهم الی

آپس میں چلو طرف حاجت اپنی کے کہا پس گھیرتے ہیں انکو ساتھ بازوؤن اپنے کے طرف

السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا الی السماء قال فیسألهم

آسمان دنیا کے پس جب فارغ ہوئے چڑھ گئے طرف آسمان کے فرمایا پس پوچھتا ان سے

ربهم وهو اعلم بهم منهم ما یقول عبادی قالوا یسبحونک

رب انکا اور وہ دانا تر ہے انکو ان سے کہا کیا کہتے بندے میرے کہتے ہیں تیری ذات پاک کرتے

ویکبرونک ویحمدونک ویمجدونک قال فیقول هل

کرتے ہیں اور اللہ اکبر کہتے ہیں اور حمد کرتے ہیں تیری اور کلمہ لا الہ الا اللہ تیرا کہتے ہیں اور بزرگی تیری بیان کرتے ہیں فرمایا

رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ

پس فرماتا ہے اللہ کیا دیکھا ہے انہوں نے مجھکو پس کہتے ہیں وہ نہیں قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا انہوں نے تجھکو فرمایا پس فرماتا ہے اللہ

يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ

کیونکر ہو اگر دیکھیں مجھکو فرمایا پس کہتے ہیں اگر دیکھیں تجھکو ہوویں سخت زیادہ واسطے تیرے عبادت میں اور زیادہ واسطے تیرے بزرگی کرنے میں

تَسْبِيحًا قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ

اور زیادہ واسطے تیرے تسبیح کرنے میں کہا پس کہتا ہے پس کیا مانگتے ہیں مجھسے بہشت فرمایا پس فرماتا ہے اللہ

يَقُولُ هَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ

آیا دیکھا ہے انہوں نے اسکو فرمایا حضرت نے کہ کہتے ہیں فرشتے نہیں قسم ہے اللہ کی اے پروردگار نہیں دیکھا انہوں نے

فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا

اسکو کہا فرماتا ہے اللہ پس کیونکر ہو اگر دیکھیں اسکو فرمایا کہتے ہیں اگر وہ دیکھیں اسکو ہوویں سخت تر اوپر اسکی حرص میں

وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ يَقُولُ فَمِمَّا يَتَعَوَّذُونَ قَالَ

اور سخت تر اسکو واسطے طلب میں اور بزرگ تر بیچ اسکی رغبت میں فرمایا کہ فرماتا ہے اللہ پس کس چیز سے پناہ چاہتے ہیں

يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ فَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ وَاللّٰهِ يَا رَبِّ

آگ سے کہا فرمایا پس کیا دیکھا انہوں نے اسکو فرمایا کہتے ہیں قسم ہے اللہ کی اے رب نہیں دیکھا انہوں نے

مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ

فرماتا ہے پس کیونکر ہو اگر دیکھیں اسکو کہا کہتے ہیں اگر کہ وہ دیکھیں اسکو ہوویں سخت تر اس سے

مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالُوا يَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ

بھاگنے میں اور سخت تر ساتھ اسکے ڈرنے میں کہا انہوں نے اور بخشش طلب کرتے ہیں تجھ سے فرمایا

أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَا رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ

هذا یدل علی جواز الرؤیة پس فرشتگان گویند والله ندیده اند ترا

یہ فرمانا دلالت کرتا ہے اوپر جائز ہونے رویت کے

باز فرماید چگونه باشد اگر ببینند مرا فرشتگان گویند اگر ببینند ترا ایشان نزا باشند که

عبادت بیشتر کنند و بیشتر تسبیح و تمجید گویند ترا بعده خدای تعالی فرماید چه طلب میکنند

از ما فرشتگان گویند بهشت میخواهند باز فرماید آیا هست که دیده اند بهشت را فرشتگان

گویند والله که ندیده اند ایشان بهشت باز فرماید اگر ببینند بهشت را چگونه باشند

فرشتگان گویند اگر ببینند حرص و طلب و رغبت بیشتر باشد ایشان را بعده خدای تعالی

فرماید از چه چیز باز داشت میخواهند فرشتگان گویند از آتش دوزخ خدا تعالی فرماید آیا

هست که دیده اند آنرا فرشتگان گویند والله یا رب ندیده اند باز فرماید چگونه باشد اگر ببینند فرشتگان

گویند اگر ببینند دوزخ را آنچنان باشند ایشان را فراری و خوفی سخت تر از آن آتش فرشتگان گویند

و امرزش میخواهند از تو بعده حق تعالی فرماید ای فرشتگان گواه باشید بشما که

بیامرزیدم ایشان را و دوزخ آورده است فان قلت ما فائدة

پس اگر کہے تو کیا فائدہ ہے

هذا الاشهاد قلت لیس هذا اشهادا حقیقیا ولکن

اس گواہ کرنے کا کہتے ہیں ہم نہیں ہے گواہ کرنا درحقیقت ولیکن

من لوازم اشهاد الشخص علی نفسه الالزام بطریق الکلی

لوازمون گواہ کرنے شخص کے ہی ہے اوپر ذات اپنی کے لازم کرنا ساتھ طور پکے

و نزدیک اهل سنت و جماعت مر بندگان را بر حق تعالی هیچ واجب نبود

اما از برای اطمینان دل بندگان ضعیف خویش بعضی کارها در صورت

ذکر الزام نموده تا الشراح باطن ایشان گردد امیدها ایشان و طمانیت گشتا

ہو مجہ پر اور نہیں پس اتری ہے رحمت طرف اس قوم کے اور وہ کہ ذکر کرتے تھے اللہ کا پس جلد گیا میں اور بیٹھا

مَعَهُمْ حَتّٰی وَسِعَتْ عَلَیَّ وَعَلَیْهِمْ یعنی رسول علیہ والسلام فرمود

ساتھ انکے یہانتک کہ واقع ہوئی مجھ پر اور ان پر

چنانکہ گمان می بردید بلکہ حسبتی من آنچہ کہ کشادہ گردید آسمان و رحمت

نازل شد منکر رسول چندایم گمان می بردیم کہ تحقیق آن رحمت ہر ما و شما واقع خواہد شد

پس پیوستہ قوم ایشان در ذکر خدا بودند پس من نزول آن رحمت را پیش ایشان

و با ان قوم نشستم تا بر ما و بر آن قوم فرود آمد پس این حدیث دلالت میکند بر کمال فضیل

ذکر و حلقہ ذکر [illegible] تمام رحمت بر حاضر شدن در حلقہ ذکر با حسن ارادہ و خلاص

رغبت شود [illegible] بطریق مبالغہ چنانکہ رسول علیہ السلام از مجلس خود برخاست

در حلقہ ذاکران رفتہ و در رحمت با ایشان شریک شدہ یا فضیلے کہ حضرت او را بود صلی

اللہ علیہ وسلم پس بحکم این سنت مومن باید کہ در حاضر آمدن در حلقہ ذکر مسارعت و

مبادرت نماید کہ تا چنین قسمت یابد و اگر بجمعت حاضر شود بیابد [illegible]

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ مَعْنَاهُ فَامْضُوْا اِلٰی ذِكْرِ

فرمایا اللہ تعالی نے پس شتابی کرو طرف یاد اللہ کے معنے اسکے پس چلے جاؤ طرف ذکر

اللّٰهِ مِثَالُهٗ قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ یعنی [illegible]

اللہ کے مثال اسکی فرمایا اللہ تعالی نے پس جب پہنچا ساتھ اسکے سعی کو یعنی [illegible]

وَهٰكَذَا فِیْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض فَامْضُوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ

اور ایسا ہی ہے قراءت ابن مسعود کے رضی اللہ عنہ پس چلے جاؤ طرف ذکر اللہ کے اور تھے عبد اللہ

یَقُوْلُ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّهَا فَاسْعَوْا لَسَعَیْتُ حَتّٰی یَسْقُطَ رِدَائِیْ [illegible]

کہتے تھے اگر جانتا میں یہ کہ وہ لفظ فاسعوا ہے [illegible] یہانتک کہ گر پڑتی چادر میری

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ مَشْیًا فَامْشُوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ

پس شتابی کرو طرف یاد کی یعنی اسکے پس چلو طرف ذکر خدا کے

بِاَرْجُلِکُمْ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ بِقُلُوْبِکُمْ

ساتھ پاؤں اپنے کے پس شتابی کرو طرف ذکر خدا کے بساتھ دلوں اپنے کے

پس از سعی سعی باطن مراد ست اما در مشی سرعت چندان شرط نیست بلکہ ممنوع ست خواہ در نماز باشد یا در ذکر در مشارق مسطور ست۔

قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا

فرمایا ابوہریرہ نے راضی ہوا اللہ تعالیٰ اس سے جب سنو تم اقامت نماز کو پس چلو

اِلَی الصَّلٰوةِ وَعَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ وَالْوَقَارِ لَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَکْتُمْ

طرف نماز کے اور لازم پکڑو آرام اور وقار اور مت جلدی کرو پس جو پاؤ تم

فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔ اما سعی باطن آنست کہ دل برنیت عمل دوام

پس نماز پڑھو اور جو فوت ہو تم سے پس پورا کرلو۔

کرده باشند تا اگر بعذر رہ و در ظاہر عمل تقصیر افتد بدان سعی باطن کہ حسن نیت ست شاید

آید کَمَا قَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ السَّلَامُ اِنَّ اَقْوَامًا خَلْفَنَا بِالْمَدِیْنَةِ

جیسا فرمایا حضرت نے آپ پر اور آپکی آل پر سلام تحقیق قوم پیچھے ہی ہمارے مدینہ میں

مَا سَلَکْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِیًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

نہیں چلے ہم کسی درہ پہاڑ کے اور نہ جنگل میں مگر اور وہ ہمارے ساتھ میں روکا انکو عذر نے

پرسیدند یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشان با ما چگونہ شریک شوند فرمود

حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ فَشَرِکُوْنَا بِحُسْنِ النِّیَّةِ۔

روکا ان کو عذر نے پس شریک ہو ہمارے ساتھ نیک نیت کے۔

و در خزانۂ جلالی مسطور ست جماعتے کہ ذکر گویند اگر بحلقہ بایستند و ذکر بگویند جائز نیست و پسندیدہ بود و سنت ست اما جماعۂ کہ در حلقہ پیران ما منقول ست در کثرت ذکر و شدت ضرب با مدد و نافع ست ولیکن ایستادہ گفتن نیز وجہے دارد اما عمل مشائخ برین سنت و بوقت خبر نیست الا کہ عامۂ مومنان در شبہای ماہ رمضان بعد تراویح در مساجد ذکر ایستادہ میگویند و نیز مسطور ست۔

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ

فرمایا پیغمبر نے انپر اور انکی آل پر سلام جب گزرو تم بیچ باغ بہشت کے

فَارْتَعُوا قَالُوا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حَلْقَةُ الذَّاكِرِينَ

پس چرو تم کہا صحابہ نے اور کیا ہے باغ بہشت کا فرمایا حلقہ ذکر کرنے والون کے

و نیز در خزانۂ جلالی مسطور ست کہ این حدیث دیگر در لفظ مرتق حلقۂ ذکر و نشستن بسینہ بیشاید

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ إِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلٰئِكَةِ

فرمایا انپر اور انکی آل پر سلام تحقیق واسطے اللہ کے سیر کرنے والے ہین فرشتون سے

إِذَا مَرُّوا بِحَلْقَةِ الذَّاكِرِينَ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوا فَإِذَا دَعَا

جب گزرتے ہین بیچ حلقہ ذکر کرنیوالون کے کہتے بعض انکے واسطے بعض کے بیٹھو پس جب دعا کرتا

الْقَوْمُ اٰمَنُوا عَلٰى دُعَائِهِمْ فَإِذَا صَلَّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّوْا مَعَهُمْ حَتّٰى

قوم آمین کہتے اوپر دعا انکی کے پس جب درود بھیجتے اوپر نبی کے درود بھیجتے ساتھ ان کے یہانتک

يَفْرُغُوا ثُمَّ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰى لِهٰؤُلَاءِ يَرْجِعُونَ مَغْفُورًا لَهُمْ

کہ فارغ ہوں پھر کہتے ہین بعض انکے واسطے بعض کے خوشی ہو واسطے انکے اور پھرتے ہین حالانکہ مغفرت کی گئی واسطے انکے

و نیز مسطور ست کہ شیخ الاسلام امین الدین گاذرونی رحمہ اللہ تعالے در رسالۂ خود نبشتہ ست ہر کس کہ ذکر میگوید اگر جماعتے اطلب کند کہ ذکر گوید فاضلتر باشد

ونیز مسطورست که خواجه جنید در کتاب نزہة الارواح ذکر کرده است که داود علیه السلام
پیر شده و کبیر سن گشته بود هر گاه که نماز گذارده فرشتگان و مرغان آن جا حاضر بودی و ذکر
ابراهیم علیه السلام از حق تعالی خواست و گفت الٰهی جماعتی از بندگان خود پیش
من فرست تا در حضور من ذکر تو گویند و من با ایشان ذکر تو گویم حق سبحانه تعالی
جمعی را از غیب فرستاد و در حضور او ذکر میگفتند ابراهیم علیه السلام با ایشان ذکر
حق تعالی میگفت و آورده اند که چون آدم صلوات الله و سلامه علیه از رنج و زلت
خود میگریست بعد از بشارت با مرزش باز در گریه شد فرمان آمد اکنون سبب
گریستن چیست آدم صلوات الله علیه گفت الٰهی آن جماعت که گرد عرش تو
صف میکروند و ترا تعظیم یاد میکنند از نظر من غائب شده اند ایشان جماعتی
اند از فرشتگان پیش سر و چشم کشیده گرد عرش میگردند و هر یکی دست دیگری
گرفته باواز بلند میگویند سبحانک ما عبدناک حق عبادتک چون پرده از پیش
چشم آدم علیه السلام برداشتند نظر او بر ایشان افتاد و آنگاه از گریه باز ایستاد

فصل نوزدهم در بیان طریق مخصوص است بدین فریق در ذکر وابسته

باید دانست که طریق پیران خاندان چشتیه که سلاسل مشہور اند آن سنت کرده
بود وقت بعد نماز شام و بعد نماز بامداد ذکر جہر بلند گویند و از حضرت کردگار
دیدار پاک او جویند پس وهم الذين في صلاتهم قال الله تعالے

اور وہ لوگ ہیں کہ صبح اور شام ذکر کرتے ہیں قال الله تعالے

يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه ودر معنی

پکارتے ہیں رب اپنے کو صبح اور شام کو ارادہ کرتے ہیں ذات اُسکی کا

بكرة واصيلا و در مدارک مسطورست بكرة اول النهار واصيلا آخره

صبح اور شام یعنی شروع دن اور پچھلا آخر دن سے اور خاص کر کے ذکر

النهار وخصا بالذكر لان ملائكة الليل والنهار يجتمعون فيهما

اور دو وقت ساتھ ذکر کے واسطے اسکے کہ فرشتے رات کے اور دن کے اکٹھے ہوتے ہیں بیچ اسکے

اما چون خواہند کہ بعد نماز مغرب ذکر گویند طریق آن ست کہ بجلسہ مذکور مربع نشینند

و ابتدا از ذکر نفی و اثبات کنند و بسیار ضرب چندان گویند کہ نفی خطرات غیر سبحانی

حاصل آید بعد آن بدو ضرب گویند تا آنکہ غیر حق سبحانہ و تعالی را در دل جا نماند

التوجه الى الله والاعراض عما سوى الله۔

متوجہ ہونا اللہ کیطرف اور منہ پھیرنا اس چیز سے کہ سوائے اللہ کے ہے۔

تمام و کمال رسد بعد آنگاہ اسم ذات گویند و بسیار گویند تا آنکہ حرارت آن

باصبح ماند و تمام تلوثات را از دل دور گرداند و طریق ذکر بعد نماز بامداد آن ست

کہ بجلسہ مذکور نشینند و آغاز ذکر سبحان اللہ کنند و سی و سہ کرت یا بیست

و یک زمان بگویند بعد از آن الحمد للہ سی و سہ کرت بعد از آن لا الہ الا اللہ

بسیار ضرب بعد از آن اللہ اکبر اگرچہ در حدیث آمدہ است لا یضرک بایہن بدأت

و اسم در حدیث بدین ترتیب ذکر شدہ است و عمل ذاکران بہمین ترتیب است

و اگر ترتیب نگاہ ندارد بیچ در فضل ذکر نقصان نبود و در احادیث زبان ندارد ما ہم

ترتیب را در مسنون شمارد و در شارع مسلوک است۔

عن سمرة بن جندب رضي الله عنه احب الكلام الى الله اربع

سمرہ بیٹے جندب سے راضی ہو اللہ اس سے زیادہ پیارا کلام بیچ اللہ کیطرف چار

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر لا يضرك

سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہیں نقصان کرتا تجھکو

يَا أَيُّهَا بَلْ أَتَتْ فِي شَرْحِهِ مَعَ هٰذِهِ الْكَلِمٰتِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ
جو تنہا انہیں پہلے پڑھو تو اسکے بیان میں ساتھ ان کلموں کے پیارا تر اللہ کی طرف
أَنَّهُ أُرِيدَ زِيَادَةُ فَضْلِهَا اَلْحَدِيثُ يَتَضَمَّنُ التَّرْغِيبَ فِي
جو فرمایا ہو یہ ہے کہ ارادہ کیا گیا ہو زیادتی بزرگی ان کلموں کی حدیث شامل ہے رغبت دینے
اَلْمُوَاظَبَةِ عَلٰى كَلِمَةِ التَّسْبِيحِ الَّتِي خَفِيفَةٌ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَةٌ فِي الْمِيزَانِ
میں بیچ ہمیشگی کے اوپر کلمہ تسبیح کے جو ہلکا ہے اوپر زبان کے بھاری ہو ترازو میں
پس چون ہر یکے ازین اذکار سی سہ کرت بگوید بعد آن شغل باطن را بجہر کشد
و دم تا مقدوری جہر گردد و بعد از اسم ذات بگوید و بسیار بگوید چنانکہ ہر بار سوبرتن
زبان گردد و شما تسبیح نیز از رسول علیہ والہ السلام منقولست کہ رسول علیہ والہ
السلام مر فاطمہ را رضی اللہ عنہا چنین فرمودہ ست و بشارت مسطور ست
قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ
فرمایا علی نے بزرگ کی اللہ نے انکی ذات کیا نہ خبر دوں تجکو کہ کیا چیز کہ وہ بہتر ہے تجکو اس سے
تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ
تسبیح کر اللہ کو تینتیس بار اور حمد کر اللہ کو تین اوپر تیس بار
وَتُكَبِّرِينَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ قَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِينَ سَأَلَتْهُ
اور بڑائی کر اللہ کو چونتیس بار کہا اسکو حضرت فاطمہ کو راضی ہے اللہ ان جب مانگا
خَادِمًا فِي شَرْحِهِ اِخْتَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنَتِهِ
نبی صلے حضرت سے خادم کام کیواسطے اسکی بیان میں ہے کہ پسند کیا پیغمبر نے درود اللہ انپر اور انکی آل پر اور سلام
مَا اخْتَارَ لِنَفْسِهِ وَأَرْشَدَهَا إِلَى أَرْشَدِ الْأَذْكَارِ وَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ
اپنی بیٹی کیواسطے جو پسند کیا اپنے واسطے اور ارشاد کیا انکو طرف راہ بہتر زیادہ ذکر کے لئے اور فرمایا اوپر آپ کے اور انکی آل کو سلام

كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان

دو کلمے ہیں کہ ہلکے ہیں زبان پر بھاری ہیں ترازو میں پیارے

الى الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم

طرف رحمن کے وہ یہ ہیں پاک ہے اللہ اور پاکی کرتا ہوں ساتھ حمد اسکی کے پاک ہے اللہ بڑا

اما از شمار مذکور کم نکند و ہر چند بیشتر بگوید بہتر باشد و در خزانہ جلا آوردہ است

قال عليه وآله السلام من سبح الله مائة بالغداة ومائة

فرمایا حضرت نے اپنے اوپر اور انکی آل پر سلام جو تسبیح کرے اللہ کو سو مرتبہ صبح کو یعنی سبحان اللہ کہے

بالعشي كان كمن حج مائة حجة ومن حمد الله مائة بالغداة

اور سو بار شام کو ہوا ثواب مانند اسکے جو کیا سو حج اور جو حمد کرے اللہ کی سو بار صبح کو

ومائة بالعشي كان كمن حمل مائة فرس في سبيل الله ومن

اور سو بار شام کو یعنی الحمد للہ کہے ہوگا مانند اسکے سوار دی سو اونٹ اللہ کی راہ میں اور

هلل الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن اعتق

جسنے لا الہ الا اللہ کہا سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو ہوگا مانند اسکے کہ آزاد کیا

مائة رقبة من ولد اسمعيل ومن كبر الله مائة بالغداة

سو بردے اولاد حضرت اسمعیل سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو مرتبہ صبح کو

ومائة بالعشي لم يأت في ذلك اليوم احد افضل مما جاء الا

اور سو مرتبہ شام کو نہیں آدمی گا تسبیح اس دن لے کوئی فضل اس چیز سے کہ آیا مگر

من قال او زاد على ما قال در مشارق مسطور است قال عليه السلام

جسنے کہا یہ کلمہ یا زیادہ کیا اوپر اسکے کہ کہا حضرت نبی نے سلام

لان اقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر

اور فرمایا اوپر اونکے اور اونکی آل کے سلام بہت زیادہ کلام اللہ کے طرف

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ در مشارق مسطورست مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ

کلمہ سبحان اللہ وبحمدہ ہے جس نے کہا جب صبح ہو

وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ

اور جب شام ہو سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ نہ آوے گا کوئی دن قیامت

الْقِیٰمَۃِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْہِ

کے ساتھ افضل اس چیز کے کہ آیا مگر ایک کوئی کہ کہا مانند اس چیز کے کہ کہا یا زیادہ کیا اوپر

وَفِیْ شَرْحِہٖ قَالَ الْمُظْہِرُ سُبْحَانَ عَلَمُ التَّسْبِیْحِ لَا یَنْصَرِفُ

اسکے اور بیچ شرح اسکی کے کہا مظہری نے کلمہ سبحان علم تسبیح کا ہے نہین منصرف ہوتا

مَنْصُوْبٌ عَلَی الْمَصْدَرِ وَقَوْلُہٗ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مَعْنَاہُ سَبَّحْتُہٗ

نصب کیا گیا اوپر مصدر کے اور قول انکا سبحان اللہ وبحمدہ معنی اسکے تسبیح کی مین نے

بِجَمِیْعِ اٰلَائِہٖ وَبِحَمْدِہٖ سَبَّحْتُہٗ وَقِیْلَ مَعْنَاہُ سَبَّحْتُہٗ بِحَمْدِہٖ

اسکی ساتھ تمام نعمتون کے اور ساتھ حمد اسکی کے تسبیح کی مین اور کہا گیا معنے اسکے تسبیح کی مین نے اسکی

کَاَنَّہٗ یَذْہَبُ اِلٰی اَنَّ الْوَاوَ صِلَۃٌ اَلْحَدِیْثُ یُحَرِّضُ الْاِنْسَانَ

ساتھ حمد اسکی کی گویا کہ وہ جاتا ہے طرف اسکے کہ واو صلہ کا ہے حدیث رغبت دلاتی ہے آدمی کو

عَلَی التَّسْبِیْحِ عِنْدَ ہٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ لِمَا اَنَّ ذِکْرَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْہِمَا

اوپر تسبیح کے نزدیک ان دو وقتون کیواسطے اسکے کہ ذکر اللہ تعالے کا ان دو وقتون مین

اَفْضَلُ لِفَضْلِہِمَا عَلٰی سَائِرِ الْاَوْقَاتِ در مدارک مسطورست قَالَ اللّٰہُ

افضل ہے واسطے بزرگی اونکی کے اوپر تمام وقتون کے فرمایا اللہ تعالے نے

تَعَالٰی اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

سے نے یاد کر اللہ کو یاد کرنا بہت اور تسبیح کرو اوسکی صبح اور شام
وَالْفِعْلَانِ اُذْكُرُوا اللّٰهَ وَسَبِّحُوهُ مُتَوَجِّهَانِ اِلَى الْبُكْرَةِ
اور دونو فعل اے یاد کرو اللہ کو اور تسبیح کرو اوسکی متوجہ کئے گئے طرف صبح
وَالْاَصِيْلِ كَقَوْلِكَ صُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالتَّسْبِيْحُ مِنْ جُمْلَةِ الذِّكْرِ
اور شام کے جیسا کہنا تیرا روزہ رکھ دن جمعہ کے اور تسبیح تمام ذکر سے ہے
وَاِنَّمَا اخْتُصَّ مِنْ بَيْنِ اَنْوَاعِهِ اخْتِصَاصَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ
اور سوا اسکے نہیں خاص کیا درمیان قسموں اسکے کے مثل خاص ہونے جبرئیل اور میکائیل کے
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنْ بَيْنِ الْمَلٰئِكَةِ اِبَانَةً لِفَضْلِهِ عَلٰى سَائِرِ الْاَذْكَارِ
اوپر اونکے سلام درمیان فرشتوں کے سے واسطے جدا کرنے بزرگی تسبیح کی اوپر تمام ذکروں
لِاَنَّ مَعْنَاهُ تَنْزِيْهُ ذَاتِهِ عَمَّا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ مِنَ الصِّفَاتِ
کے واسطے اسکے کہ معنے اوسکے ستھرائی بیان کرنا اسکے ذات کا اوس چیز سے نہیں روا ہے اوسپر
ونیز مسطور ہست یُکْثِرَ اَنْ تُصَلِّيَهُ بِضُرُوْبِ الثَّنَاءِ وَاَكْثَرَ ذٰلِكَ
صفات سے ۔ یاد کرنا بہت ستائش کرو اوپر اوسکے ساتھ طرح بطرح تعریف کے اور زیادہ تر اوس سے
نقل ہست کہ رسول علیہ و آلہ السلام فرمود ہر یار انرا کہ بگیرید برای خود سپر گفتند
از برای دشمنان فرمود نے از برای آتش دوزخ گفتند سپر آتش دوزخ چیست
گفت سبحان اللہ والحمد للہ الی آخرہ و ہر کہ بگوید بعد از فریضہ سے و سہ کرت
سبحان اللہ سی و سہ کرت الحمد للہ سی و چہار کرت اللہ اکبر ہرگز خوار نگردد و بے وقر
نشود از بے قدری و فرومایگی دنیا و آخرت ایمن باشد و در مشارق مسطور ہست
مِنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ
کعب بیٹے عجرہ سے پیچھے آنیوالے ہیں نہیں محروم ہوتا ذکر کرنیوالا اوسکا یا ذکر کرنیوالا اوسکا پیچھے ہر

صلوٰۃ ثلث و ثلثون تسبیحۃ و ثلث و ثلثون تحمیدۃ و اکبر
ایک نماز کے تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور
و ثلثون تکبیرۃ در شرح گفتہ است رسول علیہ و آلہ السلام خبر داد کہ
اور چونتیس بار اللہ اکبر
قال ابن اثیر فاعل آن خائب نگردد و خاب الرجل یخیب خیبۃ
بے مراد ہوا مرد بے مراد ہوتا ہے بے مراد ہوئے کہ جب نہ پہنچا اوسکو کہ طلب کیا
اذا لم ینل ما طلب و آنکہ معقبات نام کردہ از آنکہ این کلمات باز میگردند
مرۃ بعد مرۃ فی کل صلوٰۃ و کل من عمل عملا مرۃ
ایک مرتبہ پیچھے ایک مرتبہ کے بیچ ہر ایک نماز کے اور جس شخص نے عمل کیا عمل کرنا ایک بار
ثم عاد الیہ فقد عقب فہی اذکار تخلف اعقاب الصلوٰۃ
پھر دوہرایا اوسکو سب تحقیق ایک کے پیچھے ایک آئی پس یہ ذکر ہیں بالتشبیہ جو پیچھے نماز کے
و رسول علیہ و آلہ السلام فرمود ہر کہ صدکرت بگوید سبحان اللہ الی آخرہ
جزای آزاد کردن دہ بردہ در راہ خدا تعالی یابد
قال علیہ و آلہ السلام من قال سبحان اللہ والحمد للہ مائۃ
کہا اوپر اونکے سلام اور آل پر جسنے کہا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ سو ۱۰۰
مرۃ خیر لہ من عشر رقاب یعتقہا
مرتبہ بہتر ہے اوسکو مثل بردہ سے کہ آزاد کرے اوسکو۔
پس آنکہ رسول علیہ السلام بر صدکرت تسبیح ثواب آزادی دہ بردہ فرمودند
بر حکم قیاس بر دو وجہ متوجہ میشود یکے آنکہ اگر کسی دہ کرت تسبیح گوید ثواب
آزادی یک بردہ یابد یعنی ثواب یک بردہ بدہ کرت تسبیح گفتن و اگر نسبت

کرت گوید ثواب آزادی دو بردہ یا بد ہمچنین تا نود و صد و بیشتر وجہ دوم
آن ست شاید ہمین عدد کامل شامل این اجر است اگر ناقص ازان باشد
در اجر نقصان پذیرد پس بہر ہیچ وجہ باید کہ طالب اجر کامل صد کرت بتمام ہیچ یک
مرتبہ گوید تا ثواب آزادی دہ بردہ یابد و ذکر بحلقہ گفتن از رسول علیہ و آلہ
السلام آمدہ ست اِنَّہٗ کَانَ یَجْھَرُ مَعَ الصَّحَابَۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی

یہ کہ وہ تھے جہر کرتے تھے صحابہ کے ساتھ راضی ہوا اللہ تعالے

عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ بِالْاَذْکَارِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّسْبِیْحِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ

اُنپر سب سے ساتھ ذکروں کے اور لا الہ الا اللہ کے اور سبحان اللہ کے پیچھے نماز کے

و نیز حق سبحانہ تعالے فرمود کہ اگر یاد کند بندہ من ورجی یاد کنم من کہ پروردگار اویم
اور اور جمعے بہتر ازان فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ

پس اگر یاد کرتا ہے مجھکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اُسکو اپنے جی مین

وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْہُ

اور اگر یاد کرتا ہے مجکو بیچ جماعت کے یاد کرتا ہون اسکو بیچ جماعت کے بہتر ہے اُس سے

و در خزانہ جلالی آوردہ است قَالَ ثَوْبَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُہٗ

کہا ثوبان نے راضی ہوا اللہ اُس سے جب اوترا قول

تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اللہ تعالے کا جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا کے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ

درود اللہ کا اوپر اور اونکی آل پر اور سلام بیچ بعضے سفرون اُنکے کے پس کہا اونکے یارون نے

لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَہٗ فَقَالَ اَفْضَلُہٗ لِسَانٌ ذَاکِرٌ

اگر جانتے ہم کونسا مال بہتر ہے پس اختیار کرتے ہم اسکو پس فرمایا افضل اس مال کا زبان ذاکر ہے۔

وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ تُعِينُهُ عَلَى اِيمَانِهِ وَاَيْضًا سُئِلَ

اور دل شکر کرنیوالا ہی اور جورو کہ مدد کرے اسکو اوپر ایمان اسکے کے اور سوال کئے گئے

عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا

حضرت اوپر انکے سلام اور آنکی ال کے کونسا عملون مین افضل عمل ہی فرمایا یہ کہ جدا کرے تو دنیا سے

وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى ذِكْرُ اللِّسَانِ الْكَامِلِ

اور زبان تیری تر ہووے یاد اللہ تعالے کی سے ذکر زبان کا جو کامل ہے

الذِّكْرُ الْجَهْرُ لِاَنَّ الْخَفِىَّ فِيهِ شُبْهَةُ الْعَدَمِ وَالنَّفْسُ

ذکر ظاہر ہے اسواسطے کہ پوشیدہ ذکر انمین شبہ نہونیکا ہے اور نفس

تَسْتَيْقِظُ بِالذِّكْرِ الْجَهْرِ لِنُزُولِ الرَّحْمَةِ وَاِذَا سَمِعَهُ مُؤْمِنٌ

بیدار ہوتا ہی ساتھ ذکر جہر کے واسطے اترنے رحمت کے اور جب سنے اسکو مسلمان

آخَرُ وَجِلَ قَلْبُهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِى مِدْحَةِ الْمُؤْمِنِينَ

دوسرا ڈر جاوے دل اوسکا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے بیچ تعریف مسلمانون کے

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَبِهِ يَحْصُلُ اِزَالَةُ الْغَفْلَةِ

جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہین دل اونکے اور ساتھ اسکے حاصل ہوتا ہی دور ہونا غفلت کا

عَنِ النَّفْسِ وَتَحْرِيضُ النَّاسِ عَلَى اَفْضَلِ الْعِبَادَاتِ وَهُوَ ذِكْرُ اللّٰهِ

نفس سے اور رغبت دلانا لوگونکا اوپر افضل عبادات کے اور وہ یاد اللہ بڑے کے ہے۔

اَكْبَرُ وَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ

فرمایا حضرت نے درود اللہ کا اوپر اور آنکی آل کے سلام قسم ہی اوس اللہ کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اسکے

اَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ اَوْ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

ایسے نہیں مسلمان ہوتا ایک تم میں یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے ہمسایہ کیواسطے یا اپنے بھائی کیواسطے جو دوست رکھتا ہے اپنی ذات کیواسطے

و این ذکر گفتن آن جمله معمول است مریدی را بے صحبت مرشد کامل بہتر نبود پس باید
که در دائره مرشد حاضر شود و با او گوید و سالها در ملازمت و خدمت او باشد
تا صاحب استقامت گردد و اگر از خدمت مرشد پیش از وقت نظام در وقت شیر
خوارگی جدا شود هلاک گردد و از آمیزش محترز باشد و اگر از ذکر دائره بضرورت
بیرون خواهد که تنها بگوید و اگر بفضل حق تعالی استقلال بکمال رسیده باشد دیگر
آنرا اگر تحریص کند و برائے ذکر طلبد بهتر باشد اما این معنی را اجازت مرشد شرط است
که مرید را در ابتدا امر ذکر جهر نافع تر از خفی است و باید دانست که حاضر شدن در دائره ذکر
افضل است از عبادت هزار سال و در مفتاح الجنان آورده است که رسول صلی الله علیه وآله السلام
مر ابوذر رضی الله عنه را فرمود نشستن تو ساعتی نزدیک خلقی که ذکر حق تعالی میگویند از عبادت
هزار سال بهتر است و مومن چون بنشیند نزدیک قومی که ذکر خدا تعالی گویند بگشاید خدای
تعالی بران مومن درهاے رحمت و تحیر ازان مگر آنکه حق تعالی همه را بیامرزد و پس منادی ندا
کنند که عملها از سر گیرید بدرستیکه بیامرزیدیم همه گناهان شما را در دائره ذاکران هم
دائره که است این فضل وارد علی الخصوص در مجالس مرشد کامل حاضر آمدن از تفرقه
ایمن باید دانست و حالیکه در حضور مرشد دست دهد در خلوت نباشد سبب اینکه
پیش اهل صحبت ظاهر است و انوار صحبت در نظر ایشان مستور نیست و در مشارق
مسطور است - عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَیْدِیْ رَحِمَهُ اللّٰہُ تَعَالٰے

روایت ہے حنظلہ اسیدی سے رحم کرے اوس کو اللہ تعالے

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ اَوْ فِی

قسم ہے اللہ تعالی کی جو جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے اگر ہمیشگی کرو تم اوپر اوس چیز کے کہ ہوتے ہو تم نزدیک میرے یا

الذكر لصافحتكم الملائكة على فرشكم وفي

بیچ ذکر کے البتہ مصافحہ کریں تم سے فرشتے اوپر بچھونوں تمہارے کے اور بیچ

طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة ثلث مرار

راہوں تمہارے کے ولیکن اے حنظلہ ایک دم اور ایک دم تین بار فرمایا

حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرد کہ روزے من و حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
بر رسول علیہ وآلہ السلام آمدیم و من گفتم کہ یا رسول اللہ حنظلہ اسیدی منافق شد
رسول علیہ وآلہ السلام فرمود از چہ مے گوئی گفتم یا رسول اللہ با نزدیک
تو مے باشیم و تو ما را از بہشت و دوزخ خبر میدہی چنانستے کہ آنرا بچشم خود
مے بینیم باز چون از مجلس تو بیرون مے آئیم و با زن و فرزند اختلاطے پیدا میشود
و بکسب کار و بارے افتد آنہمہ فراموش مے شود و بسیارے ازان از یاد میرود
رسول علیہ وآلہ السلام فرمود والذی نفسی بیدہ الحدیث یعنی بآن
آن کہ سوگند بخدائیکہ جان محمد در قبض و تصرف اوست اگر ہمیشہ باشید بر صفتیکہ
میباشید نزدیک من و ہمیشہ باشید در یاد خدا تعالی ہر آئینہ مصافحہ کنند با شما
فرشتگان بر بسترہائے شما و در راہہائے شما ولکن یا حنظلہ ساعتی در ذکر خدا باید
بود و ساعتی در اصلاح امور دنیاوی لفظ ساعۃ سہ کرت فرمود پس از آنچہ
حنظلہ اسیدی رضی اللہ تعالی عنہ پیش رسول علیہ والسلام التماس کرد معلوم میشود
کہ جمعیت بکمال حضور در حضرت پیر کامل و مرشد عامل حاصل شاید وانچہ رسول علیہ
والہ السلام در جواب او فرمود اشارتیست بر ضعف انسانی و موانع نفسانے
کہ در کار دین بہ دوام بدین خلقت ضعیف قیام نمودن دشوار است و باید دانست کہ
فوائد صحبت بسیار است و با یکدیگر دوستی کردن خالصاً للہ عین کار است

سبعة يظلهم الله تعالى في ظله يوم لا ظل الا ظله امام عادل

سات شخص ہیں سایہ دیگا اونکو اللہ تعالے اپنے سایہ میں اُس دن کہ نہیں سایہ مگر سایہ اوسکا امام عدل کرنیوالا

وشاب نشاء في عبادة الله ورجل قلبه معلق في المساجد ورجلان

اور جوان کہ پیدا ہوا بیچ عبادت اللہ کے اور ایک مرد ہے کہ دل اسکا مسجدوں میں لگا ہوا ہے اور دو مرد

تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امرأة

ہیں کہ دوستی کرتے ہیں راہ اللہ میں جمع ہوتے ہیں اوپر اسکے اور جدا ہوتے ہیں اوپر اوسکے اور ایک مرد کہ بلایا اسکو عورت

ذات منصب وجمال فقال اني اخاف الله ورجل تصدق

صاحب مرتبہ اور جمال نے پس کہا میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور ایک مرد کہ صدقہ کیا

بصدقة فاخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ورجل

ایک صدقہ پس چھپایا اسکو یہانتک کہ نجانا بائیں ہاتھ اوسکے نے کہ کیا خرچ کیا داہنے اُسکے نے

ذكر الله خاليا ففاضت عيناه وفي شرح قوله يظلهم

اور ایک مرد کہ یاد کیا اللہ کو خالی ہوکر پس بہیں آنکہیں اوسکی اور اُسکی شرح میں فرمایا اُنکا سایہ دیگا انکو

الله في ظله ان يدخل في ظل رحمته ورعايته وقيل المراد

اللہ اپنے سایہ میں یہ کہ داخل کریگا بیچ سایہ رحمت اپنی کے اور رعایت اپنی کے اور کہا گیا مراد

منه ظل العرش وهذه الاصناف انما خصهم الله تعالى

اس سے سایہ عرش کا اور یہ قسمیں سوا اسکے نہیں کہ خاص کیا اونکو اللہ تعالے نے

بهذه الكرامة لاختصاصهم بالاعمال الشاقة

ساتھ اس کرامت کے واسطے اختصاص اُنکے کے ساتھ اعمالوں سخت کے۔

تحلى النفس على خلاف الهوى وانيس الواعظين و بيان قوله تعالى

[illegible] بیچ برعکس نفس خواہش کے

رُجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ

دو مرد محبت کرتے ہیں بیچ اللہ کے جمع ہوئے اوپر اوسکے اور جُدی ہوئے اوپر اوسکے

مسطور است کہ حق سبحانہ وتعالے مر پیغامبر علیہ وآلہ السلام را گفت۔

وَجَبَتْ مُحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللّٰهِ ۔ در اداب المریدین مسطور است قال النبی

واجب ہوئی محبت میری واسطے محبت کرنیوالونکی بیچ راہ اللہ کے — فرمایا پیغمبر نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ حُقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ

درود اللہ کا اوپر اسکے اور آل انکی کی تحقیق اللہ فرماتا ہے ثابت ہوئی محبت میرے واسطے محبت کرنیوالوں بیچ راہ میرے اور زیارت کرنیوالے

نیز در انیس الواعظین مسطور است کہ حسین گفت علیہ السلام مریدین از فاسق فر نہی است

در حضرت الٰہی وقال علیہ آلہ السلام فِرَّ مِنْهُمْ فِرَارَكَ مِنَ الْاَسَدِ

اور فرمایا پیغمبر نے اوپر اسکے اور آل انکی کی سلام بھاگ اونسے اونچ بھاگنا تیرا شیر سے

یعنی از ابنا و دنیا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ

فرمایا اللہ تعالے نے پس بھاگو اللہ کیطرف

پس آنکہ بسوے مولے رفتن وگریختن وبحبل اللہ آویختن است وانی بیچ کار ست

وبکدام راہ جز بریدن از اہل دنیا وپیوستن با اہل اللہ ست بشنو

ز دنیا و اہل آن چون تیر بگریز		چو بگریزے بدرو لیثے ہیا ویز

نیز در انیس الواعظین مسطور است بدانکہ اے مومن دوستی برائے خدا آن باشد کہ

در وطمع دینی و دنیاوی نباشد چنانکہ بر پیر واوستاد پس در صحبت وخدمت پیر ومرشد

بودن باکمال محبت شرط استفادہ است اگر نقد محبت در عقد نداشتہ باشد

در تاویل افعال واعمال از عاجز آید وازمقصود باز ماند ومصباح این نوع گفتہ

امام شد آن طالبان خدا را ومرید اسرار دوست واز بہجتی اداد ہ رفتہ ...

صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ السلام فرمود۔

اَکْثِرُوا مِنَ الاِخْوَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ

بہتایت کرو بہائیون سے پس تحقیق اللہ حیا کرنے والا کریم ہے شرماتا ہے

اَنْ یُعَذِّبَ عَبْدَہٗ بَیْنَ اِخْوَانِہٖ واینمعنی باہل تواضع مخصوص است نقل

یہ کہ عذاب کرے بندیکو درمیان بہائیون او سکے کے۔

ست کہ مہتر عیسلے را علیہ السلام پرسیدند کہ چندین سیاحت چیست گفت باشد کہ آنجا قدم دوستے از دوستان خدا افتادہ باشد سجدہ گاہ من شود تا آنخاک شفیع وقت من گردد۔

یقین میدان کہ شیران شکارے	درین رہ خواستند از مور یارے
گرچہ غافل برین عمل خندد	لیک عاقل جز این نپسندد

در ذکر ترک بعضے درویشان کہ در دائرہ حضرت پیر دستگیر متع اللہ المسلمین بطول بقایہ حاضر آمدند وبحضرت ایشان پیوستند

اما حضرت پیر دستگیر اول در تحصیل علم بودند بعد آن چند سال در ترکش بندے گزرانیدند و ترک مرا ایشانرا ہم در ترکش بندی میسر شد و دوازدہ سال در ابتدای حال در خدمت پیر دستگیر خود بودند چون از جونپور پرنور درین ولایت رسیدند بیشترے از خواص و عوام خلق بطلب ارادہ مے آمدند حضرت ایشان میفرمودند کہ با سوختگان کسے پیوندد کہ سوختہ باشد و در ارادت من کسی در آید کہ زن را بیوہ و فرزندان را یتیم کردہ بیاید تا چنان بود کہ بسیارانرا از طالبان حق بشنیدن نام و کلام حضرت ایشان ترک میسر شد و مستی پدیدار آمد و ہر کرا ارادت ایشان بحکم سعادت ازلی نصیب شد ہر قدر استعداد و قابلیت خود از تاثیرات برکات نامتناہی بہرہ مند گشتہ و ہر کہ بتوجہ تام و بصدق و اہتمام در حلقہ ذکر ایشان

حاضر شد دیگر التفات بکونین نکرد ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
یہ فضل خدا ہی دیتا ہے اس کو جس کو
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اولاً بسعادت تربیت رسیدند و بشرف بیعت
چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے۔
و تلقین مشرف شدند و برکت خدمت صحبت دریافتند سید السادات منبع العبادات
میران سید مسعود بن بندگی میران سید جمال الدین سرسی ایشان در مکہ
بودند و رسول علیہ وآلہ السلام ایشان را در خواب فرمود و بدین دولت راہ نمودند
چون درین ولایت رسیدند بر حکم فرمان عالی شان نعمت صحبت و خدمت دریافتند و میران
سید فرید ہم ازان فرقہ بودند در آغاز جوانی کار خیر نوشتہ بود کہ در ارادت
در آمدند و از برکت تاثیر قبول حضرت ایشان بمجرد در آمدن در حلقہ
درویشان جذبہ پیدا شد چنانکہ خبر از عالم و از خود نبود گاہ در ملامت
و گاہ در سلامت مے افتاد و از تاثیر صحبت این سید بسیار آنرا جذبہ پدید آمد
شیخ بھورہ بوسیلۂ ایشان بخدمت رسید۔
شیخ احمد الاجود مرید سید فرید بود حالتے خوب داشت اما آنکہ در
آغاز بشرف خدمت رسیدند و بایشان صحبت داشتند۔
شیخ بہاؤ الدین قریشی و شیخ یوسف افغان ایشان پیش از ہمہ
یاران بخدمت پیوستند و ترک عجب میسر شد سالہا آب کشی و ہیزم کشی کردند
سبقت پیوند ایشان داشتند اما ذکر سادات را از راہ تبرک و تعظیم تقدیم دادہ شد
و شیخ فرید شیخزادہ فرزند مخدوم شیخ فرید الحق والشرع والدین سالہا
بسیار خدمتہا بیشمار بجا آوردہ...

و شیخ منجهن کولوے

و سید عبد الکریم و میان تاج خان سنبھلی ایشان در یکوقت متوجه میگردیدند و شیخ یوسف ابن مرید عجب صاحب جذبه بود از بسیاران نسبت داشته و بخدمت پیوسته و برکات تربیت یافته و خدمت شیخ المشائخ شیخ

عبد الرزاق میرٹھے

و شیخ نصرت خالی نیز از میرٹھ بود و شیخ عبد الرزاق عجب مستی داشته علم و جاه و شیخزادگی گذاشته و بوانی خود را ایله کرده مشقتهای بسیار ظاهری و باطنی در مستی و هوشیاری بجا آورده با آنکه تنے ضعیف و طبعے لطیف داشته رنجهای بسیت ظاهری در بدایت میکشید و بیشتری این بیت در انحال بر زبان آوردے

عشق شاه است و دلم تخت ولایت بدنم + گر نه فرمانش برم لایق گردن زدنم

چندگرت در جونپور همراه حضرت پیر دستگیر رسید و از حضرت سید بهان شفقتے بسیار بود و هم در خدمت برحمت حق پیوسته در خندیدن جان پاک آواز کالبد بیرون رفته

و شیخ بایزید میرٹھی باخلاص تمام و صدق وافر بخدمت رسیده و نعمت تربیت و تلقین یافته علم با کمال و عقل با اسد باجمال در صدق چون صدیق اکبر و در مسند تحقیق برتر۔

شیخ خواجه افغان بشرف ارادت رسیده عجب حالے پیدا شده و ترک عجب دست داد از خدمت و صحبت بهره مند شده انواع خدمت بجا آورده و به خلعت خاص تشریف یافته۔

و بنده یعنی مولف این رساله شیخ اله بخش بن شیخ بدن ازگنگوه ملکیسه بخدمت رسیده حضرت شیخ المشائخ شیخ عبد الرزاق میرٹھی برادر بزرگ این فقیر بودند

بعد وفات ایشان بنده بخدمت رسیده در آغاز بلوغ بیقراری عجب پدید آمد
و سیرے از جان و جهان روے نمود۔

شیخ شمس میر ٹھی و این بنده و شیخ بھورہ افغان و خواجه خضر
کرمانی و شیخ الهدایه دهقان در یکوقت خدمت میکردند۔

شیخ کمال فرزند شیخ جمال کولوے و ملک محمد از بلکهه بخدمت رسیدند
و نعمت تربیت و تلقین دریافتند۔ ترکش بندی گذاشته و کار روزگار
دنیاوی آنچه داشتند همه برهم زدند و ترک عجب بلیسر شد۔

و شیخ نظام از دلیوه بشرف خدمت رسید و نعمت خلعت یافته
و شیخ نور محمد گجراتی از گجرات۔
و شیخ نور الدین کشمیری از کشمیر در یک وقت بخدمت رسیدند۔
و شیخ علاء الدین الحاجی الحرمین فراغ دنیاوی داشته و
خدمت مخلوق گذاشته ترک سبب میسر آمد سفر مکه کرده و سناسک حج و زیارت
رسول علیه و آله السلام بجا آورده سالها در خدمت گزرانیده و از یاران شیخ
بودند و سنه جلال و جلال با استقلال کشیده در شیخ حضور دور دیده و جفا

تنبیه و تربیت بسیار کشید و بشیری میگفت
تا در سر کار رست نشود نگریزم و گاه میگفت
حقا که عزیزیست چو آسان بر دل
بارے که بر کشید نتوان بر دل

حالی نیز دارم که یار عیش کشد
رباعی هر رنج که از تو آید آسان بر دل
تو قصه مکن در غم من جوشے نه
و یاران ... و مرشد حضرت مخدوم ما

دامت برکاته تربیه دولت یا سے چندکس باشند کم و بیش والله اعلم از مرد
زان که طلب حق در رسیده اند و بشرف تربیت مشرف شدند اما تربیت

چهارم کسی صاحب حال وتارکان فارغ البال که الَّذِینَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا در شان ایشان ست وَلَا تَطْرُدِ الَّذِینَ یَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیدُونَ وَجْهَهُ اور مت ہانکدے اونکو جو پکارتے ہین ربا اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہین اسکی ذات.
در وصف آن درویشان ست واز یاران پیشینه ومقربان دیرینه سابق در ایام تنہائی یارے صادق وبرادر ثانیے شیخ الاسلام
شیخ عبد الشکور در صحبت رسیدند نعمت خلعت وخلافت یافتند وحضرت سید جہانرا نیز دیدند وآنجا ہم بدولت تربیت وتلقین رسیدند اما ختم تذکره از ذکر سادات کرده آید سید السادات منبع العبادات سید منتجب رسول دار ونیز خدمت مجمع السیادت منبع البرکت والسعادت.
سید شرف الدین از شہر دار الملک بشرف تلقین رسیدند سید منتجب بسا تحجیب حالت بو العجب داشتند مدت مدید ریاضت خدمت کشیدند وانواع مشقت در طلب حق سبحانه تعالیٰ دیدند وخدمت سید شرف الدین چند کرت در جونپور رسیدند وبخدمت سید جہان مشرف شدند ومنظور گشتند اکنون ازین یاران بعضے ازین جہان سفر کردند وبرحمت حق در پیوستند و بعضے دیگر بعد از کمال در اطراف ولایت بوطن اصلے خود رسیدند وبعضے ایشان که قریب الوطن اند اکثر اوقات حاضر اند وبعضے دائم در حضور اند اما این عجب تر بود که حضرت ایشان در خدمت حضرت پیر دستگیر خود وطالبان حق از سر صدق در خدمت ایشان با آنکه بیشترے از یاران درویشان را دیده و بسیارے رسیده بودند سبحان الله مثل درویشے این کجا مخصوص درینوقت که ایام ذہ صدیست الحمد للّٰه الذی انعم علینا ہذہ النعمة العظمیٰ

سب تعریف واسطے اللہ کے جس نے انعام کیا اور ہمارے اس نعمت بڑی کو۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اور درود اللہ کا اوپر بہترین خلق اسکے کہ محمد ہیں اور انکے آل کے سب اسکے

فصل

ذکر در بیان معنی و مفہوم اذکار مذکور۔

ذکر حق سبحانہ تعالے در خلا و ملا ہر جا کہ باشد و ہر چونکہ باشد بجہر و خفی باید کہ با ملاحظہ مفہوم گوید و معانی آن کلمات در دل تصور کند و بدان محظوظ و بہرہ مند گردد تا عنقریب خلوت در انجمن دست دہد و جمعیت بکمال روے نماید و اینجا ذکر ذاکران در بیان الفاظ و معانی اذکار افتاد دلیل بر آنکہ ذاکر حقیقی در الفاظ و دقائق ذکر حق سبحانہ و تعالے مستغرق و محو ست چنانکہ بزرگی گفتہ است

چنان در اسم او کن چشم پنہان	کہ میگردد الف در بسم پنہان

وہستی ایشان در ذکر حق گداخت شدہ است

اِهْتَزُّوْا بِذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى وَضَعَ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَوْزَارَهُمْ

لہرای ساتھ ذکر اللہ کے یہانتک کہ رکھا ذکر نے ان سے ان کے بوجہ ان کو

مستغرق یاد وش آنچنانم	اگر ہستی خویش شد فراموش

پس ذاکر باید کہ مفہوم و معانی ذکر در دل تصور کند و طریق ملاحظہ در اثنا ذکر روان دارد آغاز کلمہ سبحان اللہ باید کہ کلمہ سبحان اللہ با تفخیم و تعظیم وہیئت تمام باپست و یک زبان بدل و جان بگوید چنانکہ درون و بیرون برتن و موے و در رگ و خون در تسبیح خداوند بیچون در آید و ذاکر گردد و ذرہ تن و آسمان دل بنور تسبیح پر نور و معمور گردد و سترہ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔

پاکی بیان کرتے ہین اللہ کو جو کہ آسمانون اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہین -

عیان میشود و در ملاحظہ مفہوم و مفہوم ملاحظہ مستغرق باشد اما معنے

سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلتَّنْزِيْهُ لِلّٰهِ عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِجَلَالِهٖ

ستہرا ہی اللہ کیو اسطے ہی اوس چیز سے کہ نہین لایق ساتھ بزرگی اوسکی کے -

یعنی کہ حق سبحانہ و تعالے از موجبات حدوث و نقص منزہ است و از ادراک حس و تصور خیال شوجلال او مبرا است و از انچہ عقل و فہم و وہم ماگردآن گرددذات پاک او مقدس است و بداند کہ وصول بحضرت قدس او ممکن نیست الا بعد از قطع از عالم کثیف نفسانی و جسمانی و بعد عروج لبوسے عالم لطیف روحانی و باید کہ مست و مقصور اللّٰهم ایصلے لقائہ و جمالہ باشد تا بوصال و انس بجمال حضرت ذو الجلال رسد و انچہ در شرح اسم قدوس ذکر رفتہ است اما معنے الحمد الشکر و الثناء و بپارسی سپاس و ستایش لیس سپاس معنی شکر است و ستایش مدح لپس ذاکر باید کہ بداند کہ ثنا بجمال بحضرت او مخصص است بدیگرے نرسد و موصوف بجمال غیر او روا نبود کہ باشد و بدوام مستغرق و مشغول ثناء ایزد تعالے باشد تا از بسیارے ثناء در عجز رسد و گوید

لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ كَمَا اَثْنَيْتَ اَنْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

نہین شمار کرتا ہون تعریف اوپر تیرے جیسے تعریف کی تونے اوپر ذات اپنی کے -

و نیز در صبح و شام بشکر قیام نماید و بہر حالے مدام بسپاس مشغول باشد

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى

فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر اور انکی آل پر اور سلام پہلے جو بلائے جاوینگے طرف بہشت کے

اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِى السَّرَّاءِ وَ الضَّرَّاءِ

دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے تھے اللہ کی بیچ خوشی اور ناخوشی کے
ونیز در شکر گفتن باید کہ بداند کہ نعمتہای حق تعالے چون از شمار بیرون آید شکر
گفتن بران چگونہ تواند وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا پس سرانجام شکران
گفتن ہمہ از جہل بود و ناشکری باشد سرآنکہ شکر شاکر تقاضا احسان میکند
كَمَا قِيْلَ لَسْتُ بِشَاكِرٍ مَا دُمْتُ بِشُكْرٍ وَغَايَةُ الشُّكْرِ
جیسا کہ کہا گیا نہیں ہون مین شکر کرنیوالا جب تک ہون مین شکر مین اور نہایت شکر کا
الْعَجْزُ وَذٰلِكَ اَنَّ الشُّكْرَ نِعْمَةٌ يَجِبُ عَلَيْهَا الشُّكْرُ
تعریف ہے اور یہ بات یہ ہے کہ شکر نعمت ہے کہ واجب ہوتا ہے اوسپر شکر

حکایت شبے در ایام قحط و غلبہ فقر در مجلس شریف حضرت مخدوم باعظمۃ اللہ تعالے سہ پنج و شش حاضر بود یاران در تناول بودند شیخ علاء الدین حاجی و شیخ منجمن کوہی و شیخ شمس میرٹھی و بندہ وخواجہ خضر کروانی بخدمت حاضر بودند وطعام با فراغ بود شیخ علاء الدین دران ایام از سفر مکہ رسیدہ بود التماس نمود کہ حق سبحانہ وتعالے فرمودہ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

وہ ذات پاک ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچھ زمین کی ہے سب

یعنی ہمہ چیز کہ ہست برائے شما آفریدہ ہم و شمارا برائے عبادت خود آفریدہ ام
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ

اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور آدمی کو مگر واسطے اپنی عبادت کے

د ما بمقابلہ یک نعمت خارجی کہ طعام چنین لطیف و رچنین وقت ما شرمسار میشویم بسیج و گمان این را شکر تمام خواہم کرد لیکن نعمتہائے دیگر از آفریدن لصورت بشر و تسویہ جوارح و عقل تمام داران و گنجینہ عشق و معرفت در سینہ نہادن

وغیر آنہمہ را ہیچگونہ شکر نتوانیم کرد حضرت پیر دستگیر بلطف فرمودند ہر کہ بندہ ست از وی ہمین قدر بسندہ است یعنی بندہ ضعیف باید کہ داند کہ شکر گفتن بمقابلہ نعمتہا منے منتہا او ہیچگونہ نتواند پس باید کہ بدین علم بار منت حضرت کردگار بر گردن نفس سرکش نہد وا و را در غفلت و فراموشی رفتن ندہد آوردہ اند کہ رسول علیہ وآلہ السلام این آیت خواند۔

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ فرمود غَرَّهُ جَهْلُهُ

اے آدمی کس چیز نے فریب دیا تجکو ساتھ رب تیرے کریم کے۔ فریب دیا اسکو اسکی جہل نے

حق ترا پروردہ با صد عز و ناز	تو بنادانے بہ غیرے ماندہ باز
از قدم تا فرق نعمتہا ہم اوست	عرض دہ با خویش نعمتہا و دوست
تا بدانے کہ کہ دور افتادہ	در حسابے اے بس مہجور افتادہ

آوردہ اند اول ذکر یکہ بر زبان ابو البشر مہتر آدم صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلام رفت ہمین بود الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ہر آئینہ چون او مقبول ازل و محبوب حق سبحانہ وتعالیٰ بود بچیزے کہ محبوبترین چیزہا نزدیک حضرت او بود توفیقش دادکہ در خبر است مَا أَحَبَّ عَبْدًا عِنْدَهُ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى وَلِهٰذَا مَدَحَ نَفْسَهُ و معنے کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

بشرح حاجت نیست کہ در بالا رفتہ است اما چون اللہ اکبر گوید باید کہ با ہیبت و عظمت تمام این کلمہ را بر زبان راند چنانکہ ہیچ مخلوقے را نزد او شرفے نماند وار عزت و بزرگی و کبریا حضرت سبحانہ قدر وقیمت دو جہان را در چشم ہمت او جا نبود کما قیل إِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِي الْقَلْبِ صَغُرَ الْخَلْقُ فِي الْعَيْنِ

جیسا کہا گیا جب بڑائی کی رب نے بیچ دل کے چھوٹی ہوی خلق بیچ آنکھ کے۔

و درالوقت که ذاکر این کلمه گوید باید که در خود نگرد و غیر حق را در دل خود عزتے
نیابد و در باطن او هیچ چیز محبوب و مقصود و مطلوب غیر معبود نباشد و اگر
چنین نبود گفتن این کلمه سود ندهد و از ان ذکر در دل ذاکر دوری پدید آید
و باید دانست که لقاے بزرگی و شرف دنیا و محبت و میل بدو در کار طلب
آخرت مضر ہست و در روضه زندوسیه مسطور ہست که در توریت مکتوب است

که مَنْ كَانَ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّهِ نَزَعَ اللّٰهُ خَوْفَ الْاٰخِرَةِ عَنْ قَلْبِهِ

جو کوئی که ہووے دنیا بڑی ہمت اوسکی دور کرتا ہے اللہ ڈر آخرت کا دل اوسکے سے

ہمچنین عزت و شرف دنیا و آخرت کلاهما حجاب راه حق تعالے ہست تا اگر
ذره از محبت بهشت و نعیم آن در دل طالب حق سبحانه گرزد و زینت و زخارف
آنرا بنزد او قدرے و قیمتے بود از اسرار تکبیر محروم و دور و از مقصود محجوب
و مهجور مانده باشد در عوارف در باب صلوٰة مسطور است۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اِطَّلَعَ الْمَلَكُ فِيْ قَلْبِهِ فَاِذَا
تحقیق مسلمان جسوقت کہتا ہے اللہ اکبر جہانکتا ہے فرشتہ اوسکے دلمین پس جب
لَيْسَ فِيْ قَلْبِهِ شَيْءٌ اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ
نہین اوسکے دلمین کوئی چیز بزرگ تر اللہ تعالے سے پس کہتا ہے فرشتہ
صَدَقْتَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فِيْ قَلْبِكَ وَيَتَشَعْشَعُ مِنْ قَلْبِهِ نُوْرٌ
سچا ہے تو اللہ بزرگتر ہے تیرے دلمین اور چمکتا ہے اوسکے دل سے نور
يَلْحَقُ بِمَلَكُوْتِ الْعَرْشِ وَيَكْشِفُ لَهُ بِذٰلِكَ النُّوْرِ مَلَكُوْتُ
که شامل ہوتا ہے ساتھ ملکوت عرش کے اور کہلتا ہے اسکو ساتھ اس نور کے ملکوت
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيُكْتَبُ لَهُ حَشْوُ ذٰلِكَ النُّوْرِ الْحَسَنَاتُ

آسمانوں اور زمین کے اور لکھی جاتی ہو واسطے اوسکے برّی اوس نور کی نیکیان ۔

وَالْغَافِلُ اِذَا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اِطَّلَعَ الْمَلَكُ عَلٰى قَلْبِهٖ فَاِذَا

اور غیر جب کہتا ہی اللہ اکبر جھانکتا ہے فرشتہ اوسکے دل مین پس

كَانَ فِيْ شَيْءٍ قَلْبُهٗ اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ عِنْدَهٗ فَيَقُوْلُ كَذَبْتَ

جب ہوتا ہی بیچ کسی چیز کے دل اوسکا کہ بزرگتر ہو اللہ سے نزدیک اوسکے پس کہتا ہی جھوٹا ہی تو

لَيْسَ اللّٰهُ اَكْبَرَ فِيْ قَلْبِكَ كَمَا تَقُوْلُ فَيَثُوْرُ مِنْ قَلْبِهٖ دُخَانٌ

نہین ہی اللہ بزرگتر تیرے دل مین جیسا کہتا ہی تو پس اٹھتا ہی اوسکے دل سے دہوان

يَلْحَقُ بِعَنَانِ السَّمَاءِ فَيَكُوْنُ حِجَابًا لِقَلْبِهٖ عَنِ الْمَلَكُوْتِ

شامل ہوتا ہی طرف آسمان کی پس ہوتا ہی پردہ اوسکے دل مین ملکوت سے ۔

فَيَزْدَادُ ذٰلِكَ الْحِجَابُ ظُلْمَةً وَيَلْتَقِمُ الشَّيْطَانُ قَلْبَهٗ فَلَا

پس بڑہتا ہی یہ پردہ سیاہی کر اور لقمہ کرتا ہے شیطان اوسکے دلکو پس

يَزَالُ يَنْفُخُ فِيْهِ وَيَنْفُثُ وَيُوَسْوِسُ اِلَيْهِ وَيُزَيِّنُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ

ہمیشہ پھونکتا ہی بیچ اوسکے اور دم کرتا ہی اور وسوسہ کرتا ہی اسکی طرف اور زینت دیتا ہے یہانتک کہ باز رہتا ہے

عَنْ صَلٰوتِهٖ لَا يَعْقِلُ مَا كَانَ فِيْهِ ۔

نماز سے اور نہین سمجھتا ہے کیا ہی بیچ اوسکے

معلوم است که در جنب جناب کبریا رب الارباب برابر است اگر عالمی در طاعت آید یا عالمی برگردد اما کار غافل از غفلت او همی ابتر گردد و جهت بر قالب باد که گفت

ای ذات تو بی کمال استغنا	فارغ ز عبادت و گناه زن و مرد
گر جمله کنند کافری کافر گردد	بر دامن کبریات ننشیند گرد

اما اطلاع بر دل بنده روا بود که در هر تکبیر از ذکر ربانی باشد

قِیَاسًا عَلٰی مِثْلِ هٰذَا مِنَ الْمَنْقُوْلَاتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ پس فکر بکو کہ ہست
اور فکر قیاس کے اوپر مانند اوسکے کے منقولات سے اور اللہ دانا زیادہ ہے ساتھ بہتری کے

بیلا خطہ مفہوم بہرہ ندہد واز ذکر بغفلت وعادت گفتن جز حجاب وسواس حاصل نیاید
وَقَدْ قِیْلَ اَلْقَلْبُ نَوْمٌ وَیَقْظَةٌ فَیَقْظَتُهٗ ذِکْرُ اللّٰهِ وَنَوْمُهُ الْغَفْلَةُ
وتحقیق کہا گیا واسطے دل کی نیند ہے اور بیداری ہے پس بیداری اسکی ذکر اللہ کا اور نیند اوسکی غفلت ہے
پس ذکر حق سبحانہ تعالے تا با تصور معانی نبود مزیل غفلت نباشد او واے بران دل
کہ از ذکر حق تعالے قساوتے دیگر پدید آید یعنی چون ذکر بغفلت بود جز غفلت
چہ افزاید فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ
پس واے ہے اونکو جنکے دل سخت ہین اللہ کی یاد سے وہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین
پس بگفتن کلمہ اللہ اکبر در ملاحظہ بزرگی وجلال حق سبحانہ تعالے چندان فرو رود
کہ وہم عقل وفہم وقیاس فانی ومحو گردد وعظمت وہیبت حق جا او وانی باقی ماند
ولپس رحمت بر قائلے باد کہ گفت ـــہ اللہ اکبر این بزرگے وکبریاست
کان برتر از احاطہ وہم وخیال ماست ❊ بعد ازان ذکر اسم ذات بسیار گوید چنانکہ
اللہ ولا سوا اللہ مقصود وقت او گردد پس آنکہ در ذکر اسم ذات توحید دارد سر نعرہ
اللہ اور نہین سوا اسم اللہ کے
لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰهِ برآرد اینجا حضرت پیر
نہین ہیچ جبہ میرے کے سوائے اللہ کے
دستگیر فرمودند فی جُبَّتِیْ اَیْ فِیْ قَلْبِیْ ومر صاحب عرفانرا در ذکر حق است
حیات اواسے ذاکر ازچنین دولتے اگر ملول شوی نرسید ازخدا ❊ تو در روضہ
زندہ سیہ طوبست عَنْ یَحْیٰی مُعَاذِ الرَّازِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَّهٗ
یحیی معاذ الرازی سے رحم کرے اسکو اللہ تعالے یہ کہ

كَانَ يَقُولُ عَيْشُ الْعَارِفِيْنَ بَيْنَ الْبِرِّ وَالذِّكْرِ لَا يَمَلُّ

وہ کہتے تھے آرام عارفون کا درمیان نیکی اور ذکر کے ہے نہین ملول ہوتا۔

اَلْعَارِفُ مِنْ ذِكْرِهٖ لَا يَمَلُّ مِنْ بِرِّهٖ و مرصاحب اطمینان راندائے الست

عارف ذکر اپنے سے نہین ملول ہوتا نیکی اپنی سے

ست در گوش و او ہمیشہ بلے گویان در خروش چنانکہ گفت۔

بفریاد قالو بلے در خروش		الست از ازل ہمچنان شان بگوش

دریحال دل گویان و زبان خاموش آید و ذاکر ست و بدہوش گرود و بچشم اہل صورت مجنون نماید قال علیہ السلام اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّكُمْ مَجَانِيْنُ

بہت یاد کرو اللہ کی یہانتک کہ کہا جاوے تحقیق تم دیوانے ہو۔

اینجا کثرت ذکر بحقیقت کثرت رسد یعنی ذکر تا من حیث الکیفیت کثیر نبود کثرت کمیتہ معتبر نباشد پس چون کثیر الکیفیتہ شد کثیر حقیقی شد و ایمان ذاکر چون او درینمقام رسد کامل میگردد کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ السلام لَا يَكْمُلُ اِيْمَانُ الْمَرْءِ حَتّٰى يَظُنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ

نہین کامل ہوتا ایمان آدمی کا یہانتک کہ گمان کرین لوگ یہ کہ دیوانہ ہے۔

در روضہ زندوسی مسطورست کہ امیر المومنین علی علیہ السلام درعہد خلافت خود برای خرید پیراہن در بازار رفتہ بزازی را گفت بچندین درہم پیراہن داری بزاز بشناخت و اکرام کرد از انجا روان شدند بدکانے دیگر رفتند آن بزاز گفت کہ زمانے قرار کن کہ بدہم پیرہنے خریدند و پوشیدند اندکے آستین دراز آمد پارہ کردند بزاز گفت کہ مگر دیوانۂ یعنی جامہ نو پارہ کردن کار دیوانگان ست امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ آنکہ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا در باب اوست

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذو الفقار		برزبان روح گفته با محمد کردگار

دوگانہ شکر ادا کردہ قنبر رحمۃ اللہ تعالیٰ ہمراہ بود پرسید کہ نیاز سنتے نا سزا گفت
و امیر المومنین علی علیہ السلام را دیوانہ گفت دوگانہ شکر بکدام موجب باشد امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ فرمود کہ از حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شنیدم کہ گفت
لا یکمل ایمان المرء الحدیث و آوردہ اند کہ از درویشے پرسید
متی عرفت اللہ قال حتی سمونی مجنونا قال علیہ و آلہ
کب پہچانا تونے اللہ کو کہا جب نام رکھا سب کو دیوانہ فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل
السلام اکثر اهل الجنة البلهه در خزانہ جلالی مذکورست
انکی کے سلام اکثر جنت کے لوگ بھولے ہین ۔
یعنی فی امور الدنیا و این رباعی نیز مسطورست ۔ رباعی

و این نزل بخفتگان منزل ندہند		این دولت بیدلی بہر دل ندہند
یکذرہ بصد ہزار عاقل ندہند		در عالم عشق الحذر عقلا نزا راست

فصل بست و نہم در بیان دعا و مناجات و ختم صلواۃ کہ بعد از ذکر است

چون امام ذاکران از ذکر فارغ شود بگوید بعد از ذکر شام سہ بار کلمہ تمجید و سہ
بار درود و بعد ازان در مناجات شروع کند و بعد از نماز بامداد بگوید ۔
الصلوٰۃ والسلام اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
درود اور سلام گواہ ہے دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین شریک
له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله در رسالہ بزرگے
اسکا اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندے اوسکے اور رسول اوسکے ہین
نبشتہ است الصلوٰۃ والسلام از کہ ماندہ است بہر و از اصحاب صفہ ماندہ است

و آنکہ چون درویشان طعام میخورند الصلواۃ والسلام میگویند این خود روا نباشد زیرا کہ اکل طعام قوت نفس است پس ای درویش معلوم میشود کہ مراد ازین صلوۃ وسلام چیزے دیگر است والصلواۃ مِنَ اللہِ الرَّحْمَۃُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اور درود اللہ سے رحمت ہے اور مسلمانون سے

اَلدُّعَاءُ وَمِنَ الْمَلٰئِکَۃِ الْاِسْتِغْفَارُ وَمِنَ الْوُحُوْشِ وَالطُّیُوْرِ التَّسْبِیْحُ

دعا ہے اور فرشتون سے استغفار ہے اور چرندون اور پرندون سے تسبیح ہے

دیگر باسناد صحیح از حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت علی علیہ السلام درلیست کہ رسول علیہ وآلہ السلام فرمودہ است در شب معراج چون در آسمان چہارم رسیدم گنبدے دیدم از زمرد سبز نزدیک آن گنبد رسیدم و درون گنبد شنیدم کہ سرے از اسرار الٰہی میگفتند گفتم بہ بینم کہ تا چہ عاشقان اند در بروم جواب رسید از ایشان کیستی گفتم منم رسول خدا دگر ایشان ہیچ جواب نداوند از انجا بگذشتم تا بمقام قاب قوسین رسیدم حضرت عزت با من بتکلم شد و نود ہزار سخن با من گفتند و من مستمع کلام حضرت حق سبحانہ وتعالے شدم و روح من در تلذذ استماع شد و چشم من مشاہدہ جمال کردہ وجان من در لامکان جولان نمودہ در وقت مراجعت شوق آن عاشقان خدا در دل غالب آمد از حضرت عزت فرمان رسید کہ ای حبیب ما ایشان والہان ما اند چون پیش ایشان در آئی باچیزے در آئی رسول علیہ وآلہ السلام گفت الٰہی چہ چیز پیش ایشان برم حضرت عزت مر جبرئیل علیہ السلام را فرمان داد برو در بہشت از ان درخت کہ آدم علیہ السلام تکیہ کردہ بود یک سیب بردار وبیار و بدست حبیب ما بدہ کہ آن سیب را چندین ہزار سال بنظر رحمت خود پروردہ ام واز خازنان بہشت نگاہداشتہ ام

از برای است که حبیب من نزدیک دوستان ما رود و او را تحفه برد رسول
علیه و آله السلام برین اشارت کرده که فرمود

كُلُّ شَيْءٍ تَبَعٌ لِي وَأَنَا تَبَعٌ لِلْفُقَرَاءِ

ہر چیز تابع ہووے میری اور میں تابع ہوا فقیروں کا۔

چون رسول علیه و آله السلام بر گنبد رسید نا بشنید که ایشان سی هزار سخن که با
رسول علیه و آله السلام شده بود که هٰذَا سَبِيْلِي وَبَيْنَكَ
یہ بیچ ہے میرے اور تیرے درمیان
همان بگفتند رسول علیه و آله السلام را عجب آمد فرمان شد ای حبیب من محمد با
رسول علیه و آله السلام در بزد و آواز آمد کیستی رسول علیه و آله گفت اَنَا سَيِّدُ
الْقَوْمِ وَخَادِمُ الْفُقَرَاءِ از اینجاست که رسول علیه و آله السلام میفرماید
سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ در باز شد رسول علیه السلام در آمد ایشان بوی
سلام کردند و اعزاز کردند و گفتند خوش آمدی رسول علیه و آله السلام آن سیب را
پیش ایشان نهاد آن سیب چهل و یک پهلو داشته و هزار و یک بوی داشته آن
سیب را پیش رسول علیه و آله السلام نهادند و گفتند چون شما را رحمت عالمیان
خوانند پس اولی تر است که شما رحمت خدا آیید نعمت خدا را خادم باشید تا از دست
شما رحمت خورند پس چون ایشان آن سیب را خوردند شکر آن نعمت

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

درود اور سلام اوپر تیرے ای پیغمبر اللہ کے

گفتند دیگر الصلوٰة چیزی را گویند که سلطان بکسی بخشد دیگر آنکه چون جمال
رسول الله جمال را دیده بود و خلعت رحمت فقر یافت اصحاب [illegible] نور
جمال الله [illegible] جمال رسول الله دیدند و مشاهده کردند و بشکرانه آن الصلوٰة والسلام

گفتند پس آنچه درینجا یعنی بعد فراغ از ذکر لبشکر فاذکرونی اذکرکم
ذاکران حق سبحانہ تعالی الصلواۃ والسلام میگویند بدان موافق مے آید واحد
الصلواۃ والسلام اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک ہے اوسکا
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۳ بار و یکبار گوید لَا اِلٰهَ
اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندہ اُسکا اور رسول اوسکا نہین کوئی معبود
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ
مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک اوسکا اُسکی ہے بادشاہی اور اُسیکو تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے
وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
اور وہ زندہ ہے نہین مرتا کبھی بزرگی والا اور صاحب بخشش اُسکے ہاتھ ہے بھلائی
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
بعد ازان سہ بار این مناجات گوید ای دلیل دلها وای مالک تنہا ای صانع ساز علیہ غم
کن ما را از جمیع تفرقہ ہا بحق محمد المصطفے وآلہ اجمعین۔ بعد ازان این مناجات

یا الہ العالمین درماندہ ام
غرق خون در خشک کشتی راندہ ام

کس ندارم نے سر و پا ماندہ ام
در میان راہ تنہا ماندہ ام

دست من گیر و مرا فریاد رس
دہشت بر سر چند دارم چون مگس

حالقا پروردگارا منعما
پادشاہا کارسازا مشکلا

بیگذر نگزشتہ از ما ساعتے
با حضور دل نکردم طاعتے

نفس و شیطان زد کریما راہ من
رحمتت باشد شفاعت خواہ من

از در خویشم مگردان نا امید
ذرۂ از لطف سیاہم کن سفید

حسن القا بیچارہ را ہم ترا
ہم چو مور لنگ در چاہم ترا

چارہ ما ساز کہ بے یاوریم
گر تو نوازنے بہ کہ رو آوریم

و بعضے ابیات استغاثات کہ معہود ست و ہرچہ پسندیدہ آید گوید بعد ازان بگوید دستگیرا و کارسازا کارم بساز و دستم بگیر کارم گزشتہ از حیلہ و تدبیر بعد ازان این مناجات بخواند ملکا بادشاہا بنظر رضا و رحمت بما نگر و خداوندا ظاہر و باطن مارا در طلب رضا خود جمع گردان و تفرقہ و پریشانی و سرگردانی از راہ ما و از راہ جمیع مسلمانان بدور دار مغفرت و عافیت را قرین وقت ما کن عنایت و رعایت سابق و لاحقہ ما گردان مارا بدست تفرقہ ما باز مدہ مارا بما باز مگزار مارا بر ما مگمار مارا از شر ما نگاہدار کارہای ما و کارہای آنہمہ مسلمانان را با عفو و عافیت و با رضاے خویش باصلاح آر کردہ را درگذار آئندہ را نگاہدار ہرچہ بر بندہ بخشی دینے بخش و با رضا خود قربتے بخش مارا بالقہر خود مخذول مکن مارا با خود معزول مکن مارا بدون خود مشغول مگردان اگر بہر سی حجتے ندارم و اگر بسوزی طاقتے نیارم و اگر بسنجی بضاعتے ندارم منم مفلس بیمایہ و از طاعت بے پیرایہ منم عاجز حیران منم درماندہ پریشان منم مضطر رنجور منم متفکر مہجور از بندہ خطا و ذلت و از تو ہمہ عطا و رحمت اے قدیم لم یزل و اے عزیز بے بدل

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ اَحْوَالِنَا

یا اللہ اصلاح کر ہماری اور اصلاح کر فساد دلون ہمارے کی اور اصلاح کر فساد احوال ہماری کی

وَاَصْلِحْ فَسَادَ اَفْعَالِنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ اَقْوَالِنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ

اور اصلاح کر فساد افعال ہمارے کی اور اصلاح کر فساد اقوال ہماری کی اور اصلاح کر فساد

أَعْمَالِنَا وَأَصْلِحْ فَسَادَ صُدُوْرِنَا وَأَصْلِحْ زَلَّاتِ أُمُوْرِنَا

عملون ہمارے کی اور اصلاح کر فساد سینوں ہمار یکے اور اصلاح کر لغزشوں کاموں ہماریکی

وَأَصْلِحْنَا بِمَا أَصْلَحْتَ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ يَا مُصْلِحَ

اور اصلاح کر ہمکو ساتھ اُس چیز کے کہ سنوارا تو نے ساتھ اُسکے بندوں اپنے نیکوں کو یا سنوارنیوالے

الصَّالِحِيْنَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ اِخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ رَبَّنَا

نیکوں کے اے بڑے بخشش کرنے والے بخشش والوں سے خاتمہ کر واسطے ہمارے ساتھ خیر کے

تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ

اے رب ہمارے مار ہمکو مسلمان اور شامل کر ہمکو نیکوں میں اور حشر کر ہمارا گروہ میں نیکوں کے

الشُّهَدَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

اور غریبوں کے اور بخشش چاہنے والونکے اور درود اللہ کا اوپر

خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ أَجْمَعِيْنَ - بعد ازان این دعا بخواند

بہترین خلق اوسکے کے کہ محمد ہیں اور انکی آل کے سب پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اِلٰهِيْ بِجَلَالِ قُدْسِكَ وَبِكَمَالِ

شروع کرتا ہوں نام سے اللہ کے جو مہربان ہے رحم کرنیوالا یا اللہ ساتھ بزرگیوں پاک تیری کے اور ساتھ

أُنْسِكَ وَبِنَظْرِكَ إِلٰى أَوْلِيَائِكَ وَبِقُرْبِكَ إِلٰى أَصْفِيَائِكَ وَ

کمال محبت تیری کے اور ساتھ دیکھنے تیرے کی طرف دوستوں اپنے کے اور ساتھ نزدیکی تیری کے طرف برگزیدوں تیرے کے

بِشَوْقِكَ إِلٰى مُشْتَاقِكَ وَبِحُبِّكَ إِلٰى طَالِبِيْكَ أَنْ تُنَوِّرَ قُلُوْبَنَا

اور ساتھ شوق تیرے کی طرف مشتاق تیرے کے اور ساتھ محبت تیری کے طرف طالبوں تیرے کے یہ کہ روشن کر دل

بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ وَتَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِ حُضُوْرِكَ وَارْفَعْنَا فِيْ دَرَجَاتِكَ

ہمارے ساتھ نور معرفت اپنی کے اور کر ہمکو اہل حضور اپنے سے اور بلند کر ہمکو بیچ درجوں اپنے کے

یَاهَادِیُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اِجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ
اے راہ دکھانے والے دکھا ہمکو راہ سیدہی کر ہمسکو مقبولون سے

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَرْدُوْدِیْنَ اِجْعَلْنَا مِنَ الصَّالِحِیْنَ وَالْمَسَاکِیْنَ
اور مت کر ہمکو مردودون سے کر ہمسکو نیکون سے اور غریبون سے

وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بعد ازان این دعا بخواند
اور بخشش چاہنے والون سے ساتھ رحمت اپنی کے اے زیادہ رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالون سے

اِجْعَلْنَا مَحْبُوْسَ مَحَبَّتِکَ وَمَسْجُوْنَ عِشْقِکَ وَمَجْنُوْنَ لِقَائِکَ وَاٰتِنِیْ عِلْمَ مَحَبَّتِکَ وَعَلٰی قلبی
کر ہمکو قیدی محبت اپنی کا اور قیدی عشق اپنے کا اور دیوانہ دیدار اپنے کا اور دے مجھکو علم محبت اپنی کا اور میرے دل پر تاج

تَاجَ مَعْرِفَتِکَ یَا اَسَالُ الْمُشْتَاقِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ونیز بخواند اَللّٰهُمَّ
تاج پہچان اپنی کا اے زیادہ مانگے گئے مشتاقون کے ساتھ رحمت اپنی کے اے بہت رحم کرنیوالے سب راحمون سے اے خدا

زِدْ نُوْرَنَا وَزِدْ سُرُوْرَنَا وَزِدْ مَعْرِفَتَنَا وَزِدْ طَاعَتَنَا وَزِدْ
زیادہ کر نور ہمارا اور زیادہ کر خوشی ہماری اور بڑھا معرفت ہماری اور بڑہا بندگی ہماری اور بڑہا

شَوْقَنَا وَزِدْ مَحَبَّتَنَا وَزِدْ عِشْقَنَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ
شوق ہمارا اور بڑہا محبت ہماری اور بڑہا عشق ہمارا ببرکت محمد اور انکی آل کے سب کے ۔

ونیز بخواند اَحْیِنِیْ عَاشِقًا وَّاَمِتْنِیْ عَاشِقًا وَّاحْشُرْنِیْ مَعَ الْعَاشِقِیْنَ
جلا ہمسکو عاشق اور مار مجکو عاشق اور حشر کر میرا ساتھ عاشقون کے

یَا مَطْلُوْبَ الْعَاشِقِیْنَ وَیَا مَحْبُوْبَ الطَّالِبِیْنَ اُرْزُقْنِیْ
اے مطلوب عاشقون کے اور اے محبوب طالبون کے رزق دے مجکو

بِفَضْلِکَ ذَوْقَ شَوْقِ مَحَبَّتِکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ
اپنے فضل سے ذوق شوق اپنی محبت کا ببرکت محمد اور آل انکی کے سب کے ۔

و در حضرت الله جلالی آورده ست که حضرت سید السادات بعد از ذکر وصلوٰة

در بعضی اوقات این دعا بخواند۔

اللّٰهُمَّ اِنَّا ذَكَرْنَاكَ عَلٰى قَدْرِ قِلَّةِ عُقُولِنَا وَ فَهْمِنَا

اے خدا ہمنے ذکر کیا تیرا موافق تھوڑی عقل ہماری اور فہم اپنی کے۔

فَاذْكُرْنَا عَلٰى قَدْرِ سَعَةِ رَحْمَتِكَ وَ فَضْلِكَ يَا خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ

پس یاد کر ہمکو موافق کشایش رحمت اپنی کے اور فضل اپنے کے اے بہتر رزق دینے والے

و نیز مے خواند اللّٰهُمَّ اَقْدِرْنَا عَلٰى اَدَاءِ الْحُقُوْقِ وَ وَفَاءِ الْعُهُوْدِ وَ

یا خدا قادر کر ہمکو اوپر ادا کرنے حقوق کے اور پورا کرنے عہدوں کے اور

رِضَاءِ الْخُصُوْمِ وَ مُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ شَانَنَا كُلَّهٗ

راضی کرنے دشمنوں کے اور محبت کرنے فقیروں کے ایخدا سنوار حال ہمارا سب

اگر تواند این دعا نیز بخواند اللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا عَنْ نَوْمَةِ الْغٰفِلِيْنَ اللّٰهُمَّ

اے بار خدایا خبردار کر ہمکو نیند غافلوں کی سے اے بار خدا

اجْعَلْنَا مِنَ التَّوَّابِيْنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَ الْمَغْفُوْرِيْنَ اللّٰهُمَّ تَوَسَّلْنَا

کر ہمکو توبہ کرنیوالوں ستھرائی کرنے والوں سے اور بخشے گئے ہوؤں سے اے خدا وسیلہ کیا ہم نے

بِذِكْرِكَ اَنْ تَرْزُقَنَا الْاِسْتِقَامَةَ عَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا

ساتھ یاد تیری کے یہ کہ رزق دے ہمکو ٹھہرے رہنا اوپر دین نبی اپنے کے

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ السَّلَامُ و این دعا نیز بخواند اول صلوٰة

کہ محمد ہیں درود اللہ کا انپر اور انکی آل پر سلام۔

و بعد ازو بگوید اللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ

ایخدا تو نے کہا پس یاد کرو مجھکو میں یاد کروں تمکو۔

وَقَدْ ذَكَرْنَاكَ كَمَا اَمَرْتَ فَاذْكُرْنَا كَمَا وَعَدْتَنَا يَا
اور تحقیق یاد کیا ہم نے تجکو جیسا حکم کیا تونے پس یاد کر ہمکو جیسا وعدہ کیا تونے ہم سی اے
خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
بہتر رزق دینے والونکے ساتھ فضل اپنے کو اور کرم اپنے کی اے بہتر رحم کرنیوالے سب راحمون سے
واگر خواہد این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِسَانَنَا رَطْبًا بِذِكْرِكَ
اے خدا کر زبان ہماری تازہ اپنی یاد سے
وَاجْعَلْ ذِكْرَكَ لَنَا مُوْنِسًا فِيْ وَحْشَةِ الْقَبْرِ وَاجْعَلْ
اور کر یاد اپنی ہمکو دوست بیچ وحشت قبر کے اور
ثَمَرَةَ فُؤَادِنَا فِيْ ذِكْرِكَ يَا حَبِيْبَ قُلُوْبَ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ
پھل دل ہمارے کا بیچ یاد اپنی کے اے دوست دلون یاد کرنے والونکی ساتھ فضل اپنے کے
وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ واگر خواہد این دعا نیز بخواند
اور کرم اپنے کے اے زیادہ رحم کرنے ولے سب راحمون سے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذِكْرَكَ اَحَبَّ اِلَيْنَا مِنْ سَمْعِنَا وَبَصَرِنَا فَاِذَا اَقَرَّتْ
اے خدا کر یاد اپنی زیادہ محبوب ہماری طرف سنوائی ہماری سے اور بینائی ہماری سے پس جب
عُيُوْنَ اَهْلِ الدُّنْيَا فَاَقِرَّ عُيُوْنَنَا بِمُدَاوَمَةِ ذِكْرِكَ
ٹھنڈی کی تونے آنکھین دنیا کی لوگونکی ساتھ دنیا کی پس ٹھنڈی کر آنکھین ہماری ساتھ ہمیشگی یاد اپنی کے
يَا قُرَّةَ عُيُوْنِ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اے ٹھنڈک آنکھون یاد کرنیوالونکے ساتھ فضل اپنے کے اور کرم اپنے کے اے زیادہ رحم کرنیوالے سب راحمون سے
واگر خواہد این دعاء دیگر بخواند اَللّٰهُمَّ نَبِّهْ قُلُوْبَنَا لِاِدْرَاكِ اَسْرَارِ
اے خدا خبردار کر ہمارے دلونکو واسطے پانے بھیدون

ذِكْرِكَ قَبْلَ الْمَوْتِ وَاشْغَلْ اَرْوَاحَنَا بِمُعَايَنَةِ اَنْوَارِ

یاد تیری کے پہلے موت کے اور مشغول کر ہماری روحونکو ساتھ دیکھنے نورون

ذِكْرِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ

ذکر اپنے کے نزدیک موت کے اور بخش ہمکو اور ہمارے ماں باپ کو اور مسلمانون کو

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِمَا مِنْ اٰثَارِ ذِكْرِكَ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا مُنَوِّرَ قُلُوْبِ

اور مسلمان عورتون کو ساتھ برکتون نشانیون ذکر اپنے کے بعد موت کے اے روشن کرنیوالے دلون

الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَاگر خواہد این

ذاکرون کے ساتھ فضل اپنے کے اور کرم اپنے کے اے زیادہ رحم کرنے والے سب رحمون سے

دعا نیز بخواند اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِذِكْرِكَ اَبْصَارَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا

اے خدا روشن اپنی یاد سے آنکھیں ہماری اور کھول سینون ہمارون کو

وَانْطِقْ بِذِكْرِكَ لِسَانَنَا وَاَرِحْ بِذِكْرِكَ قُلُوْبَنَا يَا فَائِضَ الرَّحْمَةِ

اور گویا کر اپنی یاد سے زبان ہماری اور آرام دے اپنی یاد سے ہمارے دلونکو اے فیض عنایت کرنیوالے رحمت

عَلٰى اَرْوَاحِ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ

اوپر روحون یاد کرنے والون کے اپنے فضل سے اور کرم سے اے بہت رحم کرنیوالے

الرّٰحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

سب رحمون سے اور درود اللہ کا اوپر بہترین خلق اسکی کے کہ محمد ہین اور انکی آل پر سب پر۔

واگر بیکے یا بدو یا بسہ ازین دعا با بسندہ کند بسندہ باشد بعد ازان برائے

قبولے طاعت ونگہداشت ایمان وخوشنودی خدا ودفع بلا فاتحہ خواند بروح

جمیع پیران چشت وپیران سہرورد ومشرب شطار وزہاد وعباد واوتاد ونجبا ونقبا

وپیران قلندری وجمیع استادان وجمیع مرشدان وجمیع برادران گزشتہ وگزشتگان

کل کافہ اہل اسلام سورۃ فاتحہ خوانند و بروح حضرت رسالت پناہ سید المرسلین
ہدیہ بارگاہ باجاہ برگزیدۂ الہ سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ مع
اصحابہ الصغار والکبار و باجمیع پیغمبران ختم کند بعدہ سلامتی پیر و مرشد و برای
سلامتی ایمان و امان از نجات کفر الزمان و برائے سلامتی حاضران مجلس و سلامتی
جمیع صوفیان قوت کار طالبان و مزید ذوق و شوق ایشان و مقہوری اعدائے
ظاہر و باطن و برای مزید ذوق و شوق معرفت حق تکبیر گوید بعد آن بدرود گفتن
اعلام رسانند و گوید خداوندا ہر ان بندہ رحمت کن و بدوام قوام در عشق خویش
بدار و راضی و خوشنود باشد کسی کہ دہ بار درود بر سید عالم بفرستند یا حضور
بعد آن دہ بار این درود بخواند بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَبِعَدَدِ

الٰہی درود بھیج اوپر محمد کے ساتھ گنتے ناموں اپنے کے کہ نیک ہیں اور ساتھ گنتی

کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَحْبَابِہٖ

ہر ایک چیز کے کہ معلوم ہے تجکو اور انکی آل پر اور اصحابوں پر اور دوستوں پر

بعدہ کلمہ بر زمین کند و گوید مصطفےٰ و علی المرتضےٰ و نام پیر و مرشد خود بر زبان راند
و گوید عشق عشق بعد ازان از موضع ذکر برخیزد و با یکدیگر مصافحہ کنند
و چون مصلے ہمہ دیگر پردازند و بکارے مشغول شوند باید کہ ہمچنان ظاہر و باطن
بنور ذکر درگرفتہ بود و شغل باید درون و بیرون معمور باشد تا از شغل و کار لابدی
در باطن کثافت پیدا نیاید و دل از حضرت حق باز نماند در امور ظاہری نیاید و نیز
کما قال اللہ تعالیٰ رِجَالٌ لَّا تُلْہِیْہِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ای باللسان والقلب
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مرد ہیں کہ نہیں غافل کرتا اونکو بیع اگری اور نہ بیچنا یاد اللہ کے سے ای ساتھ زبان کے اور دل کے

پس ازین لازم نباشد که ایشان را بیع و تجارت نباشد نے اگر باشد باشد اما از مشغولی بحق باز ندارد و بجز و مشغول نکند و نیز از امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ مرویست که مزین سلت راست میکرد و او کلمہ سبحان اللہ و الحمد للہ می گفت مزین گفت لحظہ لب را از جنبش باز دار تا بریدہ نشود فرمود لب بریدہ بہ نہ از یاد رب بریدہ پس ہر چون کہ باشد و ہر کجا کہ باشد و ذکر حق سبحانہ و تعالیٰ باشد و حیات و بیاد بے ذکر ممات داند و بے یاد دوست زندگانی زندان بلے نجات تصور کند واللہ الموفق۔

فصل بیست و دوم در ذکر آنکہ قیامت قایم شود بعد ازان کہ ذکر در جہان نماند

اکنون بعد از خاستن دائرہ ذکر و یاران ذاکر جہان برود یگر عسا کر چہ داری خود بہتر آن ست کہ جہان را بلے ذکران حق سبحانہ و تعالیٰ برپا نگزاری یعنی چون ختم ذکر سبحان ختم کار جہان ست بہتر آن ست کہ بعد ختم میانہ ذکر سخن در باب قیامت افتد در مشتاق مسطورست عن انس رضی اللہ عنہ لا تقوم الساعۃ

انس سے راضی ہوا اللہ ان سے نہ قایم ہوگی قیامت

حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ۔

یہانتک کہ کہا جاوے بیچ زمین کے اللہ اللہ

معنے حدیث آن ست کہ عدم قیام ساعت منتہی ست بعدم قول اللہ اللہ چون عدم قول یافتہ شود عدم قیام انتہا پذیرد و در شرح مسطورست۔

الحدیث یدل علی افضلیۃ ھذا الاسم و ان من اشراط

حدیث دلالت کرتی ہو اوپر بزرگتر ہونے اس نام کے شرطون قیامت کی سے ہی

الساعۃ اعراض الناس عن ذکر اللہ۔

منھ پہیرنا لوگون کا یاد اللہ کی سے۔

تا چون بروے زمین ہیچ گوئیندہ اللہ نماند قیامت قایم شود و نیز مروی ست کہ علی علیہ السلام پیش حضرت رسالتمآب التماس کرد و گفت ای رسول خدا را ہم بنما بخدا و ندارض و سما برا ہیے کہ نزدیک تر آسان تر باشند و رسول علیہ و آلہ السلام فرمود لازم گیر اے علی چیزے کہ من بسبب آن بدرجہ نبوت رسیدم علی گفت آن چیست یا رسول فرمود آن ذکر خدا ایست عز و جل علے کرم اللہ تعالی وجہہ بر طریق تعجب و استفہام گفت این چنین ست فضیلت ذکر حال اینست کہ آدمیان ہمہ در ذکر اند فقال علیہ و آلہ السلام مَہْ یَا عَلِیُّ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ عَلٰی وَجْہِ

ای علے نہین قایم ہوگی قیامت اوپر روے

الْاَرْضِ مَنْ یَقُوْلُ اللّٰہُ اللّٰہُ در شرح مشارق مسطور ست قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ

زمین کے جو کوی کہیگا اللہ اللہ کہا عبد اللہ

اِبْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یُؤْمَرُ صَاحِبُ الصُّوْرِ اَنْ یَنْفُخَ

بیٹے عمر کے نے راضی ہوا اللہ تعالے ان دونوں سے حکم کیا جاویگا صاحب نرسنگے کا یہ کہ

فَیَسْمَعُ رَجُلًا یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَیُؤَخِّرُ مِائَۃَ عَامٍ قِیْلَ الْمُرَادُ

پھونکے پس سنیگا ایک مرد کو کہ کہتا ہی کلمہ لا الہ الا اللہ پس ڈھیل کریگا سو برس کہا گیا ہے

بِھٰذَا الْاِخْلَاصُ فِیْ ھٰذِہِ الْکَلِمَۃِ دُوْنَ اِطْلَاقِ الْکَلِمَۃِ

مراد ساتھ اسکے اخلاص ہی بیچ اس کلمہ کے نہ مطلق پڑھنا کلمہ کا

زہے شرف یاد حقتعالے کہ سبب گفتن یک تن کلمہ طیب باخلاص خلاص عالم از نفخہ صور تا یک عام باشد در مطالع الانوار مسطور ست کہ بعد وفات حضرت عیسی علیہ السلام حقتعالے بادے خوشبوی تر از مشک از یمن پیدا آرد و جمیع مومنان از غایت فرحت با دجان بدہند و ہمہ بمیرند و بد ترین ہمہ مردمان [illegible]

میان خود در مجادله و مقابله و فسق و فجور و خواب و خور بطریق حیران مشغول باشند
که ناگاه قیامت قایم شود و ناگاه بیک مرتبه اسرافیل علیه السلام بانفخه صور بدمد
و این معنی در مشارق مسطور است و نیز مسطور است

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ

کہا ابو ہریرہ نے راضی ہوا اللہ اوسے نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ گذریگا

الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ وشرح مسطور ست

ایک مرد اوپر قبر ایک مرد کے پس کہیگا اے کاشکے میں ہوتا اسکی جگہہ۔

الْحَدِيثُ يَتَضَمَّنُ ذِكْرَ مَا يَشْتَدُّ عَلَى الْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتَنِ

حدیث شامل ہے یاد اُس چیز کی شدت ہوگی اوپر مومن کے فتنوں سے یہانتک کہ آرزو

حَتّٰى يَتَمَنّٰى رَائِي الْقَبْرِ أَنْ يَكُونَ مَكَانَهُ لِمَا أَنَّهُ يَسْتَعْظِمُ شَأْنَهُ

کریگا دیکھنے والا قبر کے یہان کہ ہو جگہہ اُسکی۔

و نیز در مطالع الانوار مسطور ست که چون اسرافیل علیه السلام گوید

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

جو کوئی زمین پر فانی ہے اور باقی رہیگی ذات رب تیرے کی صاحب بزرگی و بخشش

ہمین که صور دمد اهل آسمان و زمین همه بیهوش افتند

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور جسدن پہونکا جاویگا بیچ صور کے پس ڈرجاویگا جو کوئی

السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ۔

بیچ آسمانونکے اور جو کوئی بیچ زمین کے ہے۔

زمین و آسمان در جنبش آیند آسمان چون آسیا بگردد و پاره پاره شوند و ماهتاب

و آفتاب و ستارگان سیاه گشته ذره ذره شوند چون جلال جل و فنا فرو رفتند
کما قال الله تعالی اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ
جیسا فرمایا الله تعالے نے جسوقت آسمان چرجاوے اور جب تارے جھڑجاوین -
و نسیم هموار گردد چنانکه اگر جهنده در مشرق باشد از مغرب نماید و نسیم جانوری
زنده نماند خلایق زمین و طاقات آسمان همه جان داده باشند حق سبحانه تعالے
نه که کلام و نه که زبان و نه که صوت و نه که الحان فرماید -
وَاَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ وَاَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ
مین بادشاه هون کهان هین تکبر کرنیوالے اور کهان هین سرکش
کجا انا که میخواسته نشانی لاف جهان بانی میزدند و از بدبینی کوس خودبینی
میکوفتند لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ امروز ملک کراهست و هم خود جواب
فرماید لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ بعد ازان چهار فرشتگان مقرب زنده شوند
مهتر اسرافیل علیه السلام برای نفخ ثانی زیر عرش آید و بر ولیتی بر صخره
بیت المقدس ایستاده صور بدست گیرد و درین نفخه گوید
یَا اَیُّهَا الْاَجْسَامُ الْبَالِیَةُ وَالْعِظَامُ النَّخِرَةُ وَالْجُلُوْدُ الْمُتَمَزِّقَةُ
اے بدنون پرانے اور ہڈیون گلے ہوئے اور چمڑے پھٹے ہوئے
وَاللُّحُوْمُ الْمُتَفَرِّقَةُ وَالْعُرُوْقُ الْمُنْقَطِعَةُ قُوْمُوْا فَاِنَّ الدَّیَّانَ قَدْ قَامَ الْقِیٰمَةَ
اور گوشت جدا ہوئے اور رگون کٹے ہوئے کھڑے ہولیں تحقیق باریتعالے نے تحقیق قایم کیا قیامت کو
و در صور بعدد هر جانور سوراخ است جانها همه خلق دران سوراخها نهاده
اند صور بدمد جانها ازان سوراخها بیرون آیند و در هوا مانند ملخ پران نمایند
جانها مومنان چون ستارگان درافشان و جان ها کافران سیاه باشند

پس آفریدگار تعالی وتقدس بکلام فرماید ثُمَّ یُحْیِیْ کُلَّ رُوْحٍ اِلٰی جَسَدِہٖ
پھر جلا ویگا ہر ایک جان کو طرف بدن اپنے کی

همه زنده گردند و برخیزند و متحیر بالیستند و حیران تماشه هر سو بنگرند
ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ
پھر پھونکا جاویگا بیچ اوسکے دوسری بار پس ناگہان وہ کھڑے دیکھتے ہین —
بیک روایت میان دو نفخه عذاب گورستان برداشته شود چون بعث شوند
بیدار شدند مگر از خواب دنیا بیدار شده اند گویند خفتیم تا آنکه آفتاب برآمد و اشراق
شد لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا
نہین رہے مگر ایک گھڑی دن سے نہین رہے مگر اول دن یا دن چڑھے —
و هر کسی بکاری دوست زندگی بدان مشغول بوده باشد و هر یکی بیارد آن سرد که دل او نیزاو بود
کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَکَمَا تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ چنانکه گفته
جیسا جیتے تھے مروگے اور جیسا مروگے اٹھائے جاوگے —

یکی بودست زین خیاط مرشد		بوقت مرگ سوزن یاد کرده
هر آن چیزی که یکدم شغل دارد		بوقت مرگ او جان یاد آرد

و این نوع باختیار عقل نبود بلکه تحقیق و عده را باشد تا هر زنی که حامله مرده شود
حامله خیزد و از هول قیامت بار نهد تَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا
رکھدیگی ہر پیٹ والی پیٹ اپنا —
و اشتران با بار مرده باشند و خداوندان ایشان با ایشان یکجا بوند همچنان
اشتران با بار و خداوندان با ایشان باشند —
کَمَا قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی هَیْئَةٍ مَاتُوْا —

عمل بیندیش آگاه داناند کہ چہ کردہ است
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى
جانیگا ہر جی جو حاضر کیا ہی اُسدن یاد کریگا آدمی جو سعی کی
و یاد آرند انچہ کردہ باشند از خیر و شر ہر کس را نامہ او بدست او دہند فرمان آید
اقرأ کتابک ۔ بعد ازان بر کافران خطاب آید یا بر شما پیغامبران فرستادیم
و بر ایشان کتاب و وحی نازل کردیم و ایشان شما را بسوے ما دعوت کردند و براہ
راست خواندند و شما ایشانرا دشمن داشتند و دروغ پندا شتند ایشان منکر شوند و گویند
مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۔
نہین آیا ہمارے پاس خوشخبری دینے والا اور نہ ڈرانے والا ۔
انبیاء طلب شوند پرسیدہ شوند گویند بلے یارب فرمان رسانیدیم فرمان شود
ایشان منکر اند گواہ شما کیست گویند گواہ ما است محمد ست ایشانرا حاضر آرند
ایشان گواہی دہند گویند خداوندا رسل تبلیغ رسالت کردند ایشا ید بخنان
قبول نکردند کافران گویند ما گواہی ایشان قبول نکنیم گواہ از ما باید در حال مہر
بر دہان ہر یکے ایشان زنند و دست و پای و سر و گوش و پشت و ران و چشم و
جملہ اعضا در سخن آیند قال اللہ تعالے اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَ
فرمایا اللہ تعالے نے آجکے دن مہر کرینگے ہم اوپر مونہوں کے ۔ انکی کہ
تُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
اور باتین کرینگے ہم سے ہاتھ انکے اور گواہی دینگے پاؤن انکے جو تھے کماتے ۔
کافران گویند سحقا لکم و بعدا لکم دست و پا را بد گویند دور باشند و ہیچ حیلہ ندانند
و در قصص الانبیاء در قصہ مہتر داود علیہ السلام مسطور است کہ روزے بنی اسرائیل جمع شدند

وگفتند یا خلیفة الله حکمها که بقیامت خواهد بود یکی از آن بجا بنما مهتر داؤد علیه السلام
بر حکم فرمان حق سبحانه و تعالی ایشانرا وعده داد و گفت روز عید پیش ما بیایید
بنی اسرائیل بازگشتند و اندر سبط بنی اسرائیل مردی بود در تیه و مهتر قوم او را گاوان
بسیار بودند و او گاوی داشت که هرچه در عالم رنگ ست حق تعالی او را داده
بود و آن گاو را مباح کرده بودند هرچه بخواستی بخوردی
و هرجا که بخواستی چریدی و بنی اسرائیل بدیدن او شاد بودند که سخت طرفه و عجایب
بود و شاخهای او را بزر و جواهر و یاقوت گرفته بودند و جامه زربفت بر پشت
او افگنده و اندر بنی اسرائیل ندا کرده که هرکه این گاو را بزند او را بزنند و هرکه
بکشد او را بکشند هیچکس آن گاو را نیازردی و نیز دران ایام در بنی اسرائیل
زنی بود صالح و فقیره یک پسر داشت و در زهد معروف و مشهور بود و در ویرانه
صومعه داشت اما با پسر خود دران صومعه می بود و مر خدای را عبادت میکرد و بیرون
صومعه چشمه آب بود و یک درخت انار هر روز آن درخت دو انار بار آوردی
یکی پسر خوردی و یکی مادر و ایشان را بدان کفایت شدی روزی پسر پیش
مادر بنالید و گفت ای ام در بازار بیت المقدس نعمتهاست گوناگون و مرا آرزو همیست
مادر گفت ای جان مادر شکرانه نعمت بجا آر تا زوال نپذیرد که هر روز دو انار می رسد [illegible]
اگر زیاده نباشد گو مباش در سخن بودند که انار ناپیدا شد مادر گفت ای پسر ناشکری
کردی که نعمت بر ما زوال آمد سه روز گذشته هیچ نرسید از غایت گرسنگی طاقت
شان نماند پسر گفت ای مادر دعا کن خدای تعالی ما را روزی دهد از بیشتر [illegible] ناشکری
نکنم مادرش دعا کرد و پسر آمین گفت در آن حال گوساله [illegible] پدید شد که بدان زیبا
[illegible] آمد با ایشان سخن گفت که مرا بکشید و بخورید [illegible] گرسنه ام [illegible]

اے اخی این گاو را خدا ابتلاے در سخن آوردہ است تا گواہی بدہد آنچہ میگوید بعد
پسر آن گاو را ذبح کردہ گوشت از پوست جدا کردہ و از جگر وے پارہ بریان کردہ
بخوردند چون ۳ شبانہ روز برآمد گاو از خانۂ رئیس رفتہ بود و طلب میکردند و
ہیچ کس را بدان صومعہ گمانے نبود زیرا کہ ایشان بزاہدی مشہور بودند
قضا را زنے پیر سبزی فروش بدان ویرانہ گذر کرد و خون ریختہ دید و ستوری را
بصومعہ در آمد گاو کشتہ دید باز گردید و از آن حال رئیس را خبر کردہ زن عابدہ
گفت اے پسر دیدی کہ اندر بنی اسرائیل رسوا شدیم و عمر گذشتہ برباد گذاشتیم روزے
نے رنج میخوردیم آخر عمر چنین کار از دست ما برفتہ و چنین خوردہ شد و پردہ ما دریدہ
شد ایشان ہمدرین بودند کہ رئیس کسان را برگماشتہ مادر و پسر ہر دو را حاضر
آوردند ہمہ بنی اسرائیل را گمان بود کہ ہم اکنون بکشند زیرا کہ پیش ازین تہمت گرفتہ
بودند داود علیہ السلام گفت اے زاہد چرا گاو را کشتید گفت گاو با ما در سخن آمد
و گفت کہ مرا بکشید و بخورید کہ روزی حلال شما ام رئیس گفت گاو چگونہ سخن گوید
داود علیہ السلام گفت کہ اگر خدا ابتلاے در سخن آرد ہیچ عجب نباشد مہتر داود
گفت اے رئیس ہزار دینار بستان و ازین خصومت بگذر رئیس گفت حکم
عدل میخواہم مہتر داود علیہ السلام گفت زن عابدہ را کہ چند فاقہ رسید کہ این گاو
را بکشتید گفت ۳ شبانہ روز گرسنہ ماندیم و درخت بار نیاوردہ و طاقت
نداشتیم آنگاہ گاو در آمد و سخن گفت این گاو از دست ما رفتہ رئیس شاد شد کہ زن
مقرر آمد در زمان جبرئیل علیہ السلام در رسید و گفت اے داود روز عید بنی اسرائیل
جمع شوند و از آن حکم کہ روز قیامت خواہد شد یکے آشکارا بود مہتر داود علیہ السلام
گفت فردا روز عید است بہ بینید کہ حقتعالی چہ حکم کند بنی اسرائیل رفتند و منبر

بسیار است نزد داود علیه السلام روز عید بمنبر برآمد و زن عابده را و رئیس را
در پیش منبر بپا کردند پس داود علیه السلام آیتے چند از زبور بخواند و خلق
خاموش شد جبرئیل علیه السلام بیامد و گفت بگو مر رئیس را که یاد داری که [illegible]
وقت از شام بحضرت [illegible] رفتی و تو مرد دوری و مردے بودی آن مرد را با [illegible]
رخت بود [illegible] ہیچ نبود و در بارہاے او طمع کردے و حیلتے ساختی و خداوند
آن شتران ایک سو بردی بکرد و عذر و حیله آنرا بکشتے و بزیر ریگ پنهان
کردے و مالہا و بارہا او را بمصر بردے و سودے بسیار کردے و بہاے
و خود را به بنی اسرائیل نسبت کردے و از تو گواه بخواستند و مهتر و رئیس خود دانستند
از آنکه مال بسیار داشتے و هر روز مال تو زیادت می شد و آن مرد را که کشتے
شوهر این زن بود و پدر این کودک چون داود علیه السلام این قصه بگفت گفت
اے رئیس همچنان هست رئیس منکر شد و گفت من هرگز کسے را نکشته ام و مال
و مال کسے نستده ام خدای تعالے دهن او مهر کرد و دست او بسخن آمد گفت یا داود
خلیفة الله دران روزگار من داشتم و گلوے آنمرد من بریدم بعده پاے
رئیس بسخن آمد و گفت یا خلیفة الله در آن روز من بودم که میرفتم تا آن مرد را کشتم
چشم آن رئیس بسخن آمد و گفت یا خلیفة الله من دیدم که آنمرد را بکشت و
آنمرد خداوند اشتران فریاد میکرد و زینهار مے خواست چون همه اندامها [illegible]
رئیس همه فعلہا بخود اقرار کردند و گواهی دادند و زبان خاموش بود چنانکه
خدای تعالے فرمود اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُکَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ
آج مہر کریں گے ہم اوپر منہوں انکے کے اور کلام کرینگے ہم سے ہاتھ انکے
وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ

اور گواہی دینگے پاؤں اونکے جو تھے کماتے ۔

مہتر داود علیہ السلام مرکودک را فرمود کہ قصاص پدر خود ازین بگیر و او را بکشد مال او ہمہ مال پدر تست بگیر کودک ہمچنان کرد آنگاہ مہتر داود علیہ السلام سخ بجانب مومنان کرد و فرمود کہ در روز قیامت عضوہا چنین باشند یعنی بہر کارے کہ آدمی بدان کار مشغول است فردا اگرچہ انکار آرد و اعضا ہے کہ بدان کار مشغول ست اقرار کنند قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰہِ اِلَی النَّارِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جس دن اکٹھے کئے جاوینگے دشمن اللہ کے آگ کیطرف

فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ حَتّٰٓی اِذَا مَا جَآءُوْھَا شَھِدَ عَلَیْھِمْ سَمْعُھُمْ

پس وہ فرقہ فرقہ کئے جاوینگے یہانتک کہ جب آوینگے اُس پاس گواہی دینگے اوپر اونکے کان اونکے

وَاَبْصَارُھُمْ وَجُلُوْدُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ؁

اور آنکھیں اونکی اور چمڑے اونکے اوسکے جو تھے عمل کرتے ۔

یعنی روزیکہ برانگیختہ شوند دشمنان خدا تعالےٰ پس ایشان را جمع کنند حَتّٰٓی اِذَا مَا جَآءُوْھَا کلمہ ما صلہ است اے اِذَا جَآءُوْھَا

یہانتک کہ جب آوینگے اُس پاس — یعنی جب آوینگے اُس پاس

چون برسند کافران بکرانہ دوزخ گواہی دہند برین کافران گوشہا ے ایشان کہ ناحق شنیدیم نپذیرفتیم وچشمہا ے ایشان کہ آیات معجزہ دیدیم و عبرت نگرفتیم و گواہی دہند پوست ہا ے ایشان یعنی ہفت اندام کہ چہ کردیم ما از کفر و معاصی ۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِھِمْ لِمَ شَھِدْتُّمْ عَلَیْنَا قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰہُ الَّذِیْٓ

اور کہینگے اپنے چمڑون کو کیون گواہی دی تمنے ہمپر وہ کہینگے بلایا ہمکو اللہ نے جسنے

اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ وَّھُوَ خَلَقَکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ

گویائی دی ہر چیز کو اور اوسنے تمکو پیدا کیا پہلے بار اور اوسکی طرف پہیرے جاوگے

یعنی بگویند آن کافران مر اعضاے خود را چرا گواہی دادید برما ایشان گوینا

گویانید مارا خدا ایتعالے کہ سخن گویاند ہر چیزے را یعنی آنرا سخن داد وآن نیز است

کہ بیافرید شمارا اول یعنی در دنیا و سوے او باز گردانیدہ شوید وبعضے از

جلود فروج مراد دارند یعنی فروج گواہی دہند ایشان گویند چرا گواہی دادید

گویند اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۔

گویا کیا ہمکو اللہ نے جس نے گویا کیا ہر چیز کو ۔

پس اینجا باید دانست کہ ذاکران عاشق و عاشقان صادق کہ بالت یک

زبان ذکرے گویند و ہر تار موے بر تن ایشان زبان ست ؎

ہر موہم نظرے کن کہ من اندر تن خویش	یک سر موے ندارم کہ ترا ذاکر نیست

ہر قطرہ خون در رگہاے ایشان بذکر حق بیچون ذاکر و شاکر ست چنانکہ آمدہ

است کہ سنگے بر سر ذاکر رسیدہ بود و خون مے چکید و از ہر قطرہ خون کہ بر زمین

مے افتاد نقش اللہ پدید مے آمد پس دران روز جان سوز و جگر دوز

اگر موے در وے و ہفت اندام ایشان بیکام بذکر خالق اجسام ۔

سُبْحَانَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ ۔

پاک ہے وہ جو زندہ کرتا ہے ہڈیوں کو ۔

گویند بیاد حق سبحانہ و تعالے در خروش آید عجب نبود و نیز روا باشد کہ

گوئیم کہ دران روز اعضاء بار ضا و دل سلیم بالتسلیم ایشان مونس وقت شان

گردد یعنی تسبیح و تہلیل حضرت جلیل در آید و غمگسار و خلیل ایشان شود

لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ ۔

نہ غمگین کرے گی اور نکو گھبراہٹ بڑھے

حال شان باشد بدلیل آنکه مرکافر انرا و عاصیانرا درانروز اندامهای ایشان دشمن گردد و گواهی بر اعمال دهند و ایشان را نے حیله و بیچاره گردانند پس باید که صاحب نظر فیما یفصل منه او لا نظر بران دارد که نوشته تقدیریست که چشم ایشان را در استعمال مے آرد بعد آن هرچه از خیر و شر در وجود آید آنرا بشمارد و محاسبه و مواعظه را مهما امکن از دست نگزارد و مدام متحیر در جریان قضا و متفکر در ظهور قدر باشد و بر حسب کسب مر اعضا خود را با محب و با عدا بیند ماجرا ے موعود در پیش چشم او مفقود نماند خداوند هوش هرگز در اصلاح کار خود نیاید و بداند که نوشته دینه و تقدیر دیرینه وجود محدث را امروز در تحرک و سکون داشته و جریان قلم بد و کون علم بر داشته است و باز همان تقدیر الٰہی فردا جوارح را در گواهی در آرد و هیچ ذره را از ان سپیدی و سیاهی بر لوح محاسبه نا آورده نگزارد

سخن دین گرچه دارد سر بر افلاک	بذکر قدر باید داد امساک
خرد چندانکه سر سو مو شتابد	چو اندر قدر رافت ره نیابد
شریعت هم طریقت هم حقیقت	نیاورد راه بیرون زین دقیقه
بیاباید جان دراز رو مکن قدم زن	دمے افلاس بر کار قلم زن

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ

فرمایا پیغمبر خدا نے درود الله کا اوپر اونکے اور سلام نہیں تم میں سے کوئی شخص مگر قریب ہے کہ کلام کریگا اس سے رب اوسکا نہیں

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ وَلَا

درمیان اوسکے اور اوسکے رب کے واسطے پس دیکھیگا داہنی طرف اپنی سو پس نہ دیکھیگا مگر جو اگے بھیجا ہوپس دیکھیگا بائین اپنی سو پس نہ

يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ

دیکھیگا کہ جو آگے بہیجا ہے پس دیکھے آگے اپنے سے پس دیکھیگا مگر آگ کو روبرو منہ اپنے کے پس بچو آگ سے اور اگرچہ ہو ساتھ ٹکڑے کہجور کی

وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الَّذِيْنَ

اور جو نپاوے آگ پس ساتھ کلمہ طیبہ کے یا اللہ کر ہمکو ان لوگون سے کہ نہین ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ غمگین ہونگے

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِيْنَ يُدْخِلُهُمُ

اور کر ہمکو ان لوگون سے کہ داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے اور بغیر عذاب کے

اَلْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ ۔

بیا اے نیک خواہ نیک خواہان — نکو پندیست بشنو اے خواہان

بیا اے مرد زیرک پر سر ہوش — کہ پند پیر دانایان کنے گوش

بیا بیرون ز راه رسم و عادت — مکن در گوش اعلام سعادت

در آن سایهٔ دولت ہمائے — بر آزادی بیاید رہنمائے

بہمت خویشتن کان راه برداشت — چراغم از ہدایت راه برداشت

بزیر سایهٔ خود پرورد چندے — ز ہر رازے بلطفم داد پندے

ازان کل پند دادم خزانہ — طراوت آن خزانہ را خزان نہ

کہ ہر حرفش ہزاران راه آرد — ہمایہ گوش کان آگاه دارد

چو روشن کرده بر گفتار گوے — بچوگان حکم او گشتم چو گوے

ہر آنچہ از وے مراد گوش جان است — ہمانم بر سر کلک و زبان است

بظاہر اندرین کار عیان کرد — حقیقت را خود او خود بیان کرد

کنون اے راستبار و راستی خواه — بمنزل گہ نمائی روی این راه

و خشم سلک کن باکار خود باز — [illegible]

ز نیک و بد تر اثیر کردار — [illegible]

تقریظ نتیجہ افکار ابو محمد صادق علی مداح تلمیذ مرزا غالب دہلوی مرحوم

وہو اللہ العزیز الہادے العظیم

۱ ۳ ۵ ۰ ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم وہو المعید الواحد الکریم

۱ ۳ ۵ ۰ ۴

زبان از بہر ذکر کردگار ست	۱	...ان بہر زبان جائے قرار ست
امان جان و روح روح دل شد	۲	...دل چون یاد ایزد متصل شد
نگہہ را از جمالش نور دادند	۳	...ظر از بہر دیدارش کشادند
وصالش حسن امید دل و جان	۴	خیالش زیب فکر جن و انسان
زوال آید نہ اصلا در کمالش	۵	خرد معذور از ادراک حالش

فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلے جنوبکم آیہ قران مجید ہست و برائے تاکید ذکر خدای حمید ...ایستادہ وچہ نشستہ وچہ غلطیدہ تہدید سخنید فاذکرونی اذکرکم ذاکرین را ...طمینان افزاست ان اللہ لایخلف المیعاد الیفاء وعدہ را اطمانیت آرا زہی کتاب ہدایت آئین نسخہ مونس الذاکرین کہ عارفان راشوق افزای جمال است و عاشقان را ذوق آرای وصال کاملان را ذریعہ تکمیل کمالات عاملان را وسیلہ تکمیل علامات اصحاب شریعت را بحر لیست محیط و ارباب طریقت را سر لیست بسیط آورادش را ہم پہلو تسخیر و تسخیر را ہمردلیف تاثیر اعمالش معمول کرام و کرام مستحق اکرام شرحش تائید امر بالمعروف متنوعش تہدید نہی عن المنکر موصوف مصنفش امام جماعت ارشاد الٰہی منبع پاکش خنک باد ملک آب فلک رخش موسوم بشاہ الہ بخش وملقب بشاہ گنج بخش قدس سرہ و زید برہ مزار پر انوارش فیض بخش ابرار فیض پامدار سر ...ہنوز رونق مزار پر انوار طالب آید و طلب نماید حسن آشنا رو بروئیش مراد بشنید شوکت کمال و شان جمال بیند اگرچہ نہایت ذلیل و غایت خوارم فللہ الحمد کہ بوی

حضرت نسبت نسب دارم درین ایام بغرض اعلام کتاب مسطور و نسخه مرقوم بحسن سعی
مشکور حضرت مولوی محمد عبد القیوم که محسوب بحسب حضرت موصوف است و بسر رشته
عدالت صدر الصدوری بریلی در مطبع معدن کتب معروف طبع شده مطبوع طبایع خاص و عام
گشته و بنظر آمده منظور انظار ابرار و کرام گشته از کلک من بنده خدا و مداح مصطفا
تقریظش رقم شد و قطعهٔ تاریخ انطباعش حواله قلم شد

مونس الذاکرین انیس بهین
دلنشین شد از و سجیات و بدل
زانکه تکمیل معرفت سازند
زانکه تکسب علم و فضل کنند
طبع شد مصرعش گفتم

بهر عزلت گزین نیکو طبع
جمله گوشه نشین نیکو طبع
عارف و کاملین نیکو طبع
عالم و فاضلین نیکو طبع
مونس ذاکرین نیکو طبع

۱۲

اعلان

کوئی صاحب بغیر اجازت کمترین قصد طبع کتاب ہذا جزو یا کل نفرماوین
ورنہ بعوض نفع نقصان اوٹھاوین

راقم قاضی فہیم الدین